حکایات شرلاک ہومز
معروف بہ
جاسوسی افسانے

حکایات شرلک ہومز

(جاسوسی افسانے)

اردو ترجمہ:

منشی محمد یعقوب خاں صاحب کلام

یعنی

مشہور و معروف جاسوس شرلک ہومز کے عجیب غریب اور محیر العقول جاسوسی افسانے
فن جاسوسی کا کمال انسانی ذہانت و ذکاوت کا حیرت انگیز نمونہ۔ صرف دماغی
کاوشوں کی بدولت بڑے بڑے اہم معاملات کی عقدہ کشائی تجسس پسند طبائع کیلئے
خوان نعمت۔ اسکے مطالعہ سے غور و فکر کی عادت ہوگی لیکن مطالعہ میں بجائے تھکن محسوس
ہونیکے دماغ کو فرحت حاصل ہوتی ہے۔ ہر افسانہ بجائے خود ایک جاسوسی ناول ہے

مترجمہ

منشی محمد یعقوب خاں صاحب کلام بی اے

سے باخذ حق ترجمہ

مینیجر صدیق بک ڈپو لکھنؤ

نے شائع کیا

قیمت مجلد عہ

بار اول ۱۱۰۰

حکایات شرلک ہومز

(جاسوسی افسانے)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

[illegible]

از

کلام بی اے

پبلشر صدیق بکڈپو امین آباد لکھنؤ

(۱)

ڈاکٹر ہکس ڈیل

بیٹھے بیٹھے طبیعت گھبرائی۔ معمولی کام روزمرہ آتے جاتے ہی تھے لیکن عرصۂ دراز سے کوئی ایسی بات پیش نہیں آئی تھی کہ دماغ مین گرمی دل مین فکر اور رگ و ریشہ مین سرگرمی پیدا ہو۔ وہی زمین تھی وہی آسمان۔ وہی بیکر اسٹریٹ کے کمرے تھے اور وہی ہم۔ لیکن آخر کب تک یہ طلسم سکون کبھی ٹوٹنا تو چاہیئے۔ قدرت رد عمل کرتی ہے اور کرکے رہی! اور ع

مردے از غیب برون آید و کارے بکند

کی دقیانوسی کہاوت صادق آئی۔

مین اور میرے دوست ہومس اپنے دفتر واقع بیکر اسٹریٹ مین بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے مین خدمت گار نے ایک ملاقاتی کارڈ لاکر پیش کیا جسپر درج تھا۔

ڈاکٹر تھارنیکرافٹ ہکس ڈیل ایم اے پی ایچ ڈی وغیرہ وغیرہ۔ الغرض وہ ملاقاتی کارڈ جو ڈاکٹر صاحب سے چند منٹ پیشتر کمرہ کے اندر پہونچا نامبردہ کے القاب و خطاب کا ایک تاریخی نمونہ تھا جس طرح ہندوستان کے بعض شہرت پسند اور نمایش کے دلدادہ مولوی مُلّا نے اپنے ناموں کے آگے پیچھے "مولانا، مولوی، صوفی، حکیم، حافظ، قاری، حاجی .... چشتی نقشبندی، قادری، سہروردی، نظامی وغیرہ وغیرہ" لگا لیتے ہین اسی طرح ڈاکٹر صاحب کے ناموں کے آگے پیچھے اسقدر القاب و خطابات تھے کہ تقریباً نصف حروف تہجی ختم ہو گئے تھے۔ اور وہ چھوٹا سا غریب کارڈ اتنی گنجایش نہ رکھتا جسپر وہ تمام امتیازات عقلی و نقلی بخط خفی یا جلی سما سکین اس لئے مجبوراً بوجہ عدم گنجایش وغیرہ وغیرہ کرکے ختم کیا گیا تھا۔ کارڈ کے پیچھے پیچھے خود ڈاکٹر صاحب قبلہ کمرہ کے اندر نازل ہوئے۔ تن و توش کے لحاظ سے آپ اچھے خاصے پنجاب کے مشہور پہلوان کیکر سنگھ تھے۔ بلکہ قد و قامت کے لحاظ سے اگر آپ کو بیل سنگھ یا برگد سنگھ کہا جائے تو کچھ بیجا نہ ہوگا۔ ڈاکٹر صاحب زبردست کلے جبڑے اور ہاتھ پاؤن کے آدمی تھے۔ دیکھنے مین نہایت

ہوس اور سنجیدہ نظر آتے تھے لیکن سب سے پہلی حرکت جو کمرہ میں داخل ہوتے ہی آپ سے سرزد ہوئی وہ یہ تھی کہ آپ کے پاؤں ڈگمگائے سر چکرایا۔ آنکھوں میں اندھیرا آیا۔ وہ سنبھلنے کے لئے بیز پر جھکے لیکن پکڑ نہ سکے اور بایں قدوقامت و بایں تن و توش و ریش و فش و توند مبارک فرش پر دراز ہو گئے اور اُن ریچھ کی کھالوں پر جو فرش پر بچھی ہوئی تھیں چاروں شانے چت گر کر زمین ناپنے لگے اور بیہوش ہو گئے۔

ڈاکٹر صاحب کا یہ حال دیکھتے ہی ہم لوگ ست پٹا کر کھڑے ہو گئے۔ مسٹر ہوس پیری اور میں اُن کی صورت کو تکتے تھے۔ اور حیران تھے کہ یہ ڈھول کا ڈھول تن و توش اسقدر ضعیف و کمزور کیسے نکلا معلوم ہوتا تھا کہ زندگی کے پُر آزار آلام و مصائب بحر ناپیدا کنار میں ڈاکٹر صاحب کی کشتی حیات طوفانی ہو گئی ہے۔ اور مصیبتوں اور رنج و غم کی موجوں کے تھپیڑوں نے انکا یہ حال کر دیا ہے۔

مسٹر ہوس جھپٹ کر ایک نرم سا تکیہ لائے اور ڈاکٹر صاحب کا سر اٹھا کر اس کے نیچے رکھ دیا۔ اور میں نے برانڈی کی بوتل لا کر ایک گھونٹ اُن کے حلق میں ٹپکایا۔ ڈاکٹر صاحب کا بھرا بھرا چہرہ اس وقت بے انتہا تفکرات اور پریشانیوں کا پتہ دے رہا تھا۔ آنکھیں گڑ گئی تھیں حلقوں میں سیاہی بھر گئی تھی۔ اور جسم کی جھریاں بقول میرا نیس مرحوم و مغفور، جامہ ہستی کی چنی ہوئی آستینیں۔ نظر آ رہی تھیں۔ کالر اور کف سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ وہ دور کا سفر کر کے تشریف لائے ہیں۔ سر کے بال پریشان اور ژولیدہ ہو رہے تھے۔ الغرض جو شخص اس وقت ہمارے سامنے مُرغوں کے تھیلے کی طرح پڑا ہوا تھا وہ عجیب مصیبت میں مبتلا نظر آتا تھا۔

ہوس۔ واٹسن! یہ کیا معاملہ ہے؟

میں۔ تاب و تواں نے جواب دے دیا ہے اور بہت ممکن ہے کہ فاقہ کشی اور تکان کی وجہ سے یہ نوبت پہونچی ہو دیکھئے میں نبض دیکھتا ہوں۔

میں نے ڈاکٹر کی نبض پر ہاتھ رکھا جو بہت ہی سست چل رہی تھی معلوم ہوتا تھا کہ چراغ کا تیل جل چکا ہو اور چشمہ حیات کا پانی جلد خشک ہونے والا ہو۔

ہوس نے ڈاکٹر صاحب کی جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک ریلوے ٹکٹ نکالا۔

ہوس۔ شمالی انگلستان کے شہر میکلٹن سے لندن تک واپسی کا ٹکٹ ہے اور چونکہ ابھی تک بارہ نہیں بجے ہیں اس لئے معلوم ہوتا ہے کہ یہ صاحب بہت سویرے چلے ہونگے۔

اتنے میں ڈاکٹر صاحب نے آنکھیں کھولیں اور ہماری طرف دیکھا۔ پھر اس کے بعد فوراً ہی ڈاکٹر صاحب ہوش میں آکر کھڑے ہو گئے۔ اس وقت شرم ولحاظ کی وجہ سے ان کے چہرہ پر ایک خفیف سی سرخی نمودار ہو گئی تھی۔

ڈاکٹر۔ معاف فرمایئے مسٹر ہومس! میں بالکل خستہ و ماندہ ہو گیا ہوں جسم میں جان نہیں رہی ہے۔ اگر آپ مجھے ایک پیالی دودھ اور ایک بسکٹ عنایت فرما سکیں تو میں بیحد ممنون ہوں گا۔ اور اس کے ذریعہ سے میری طبیعت قطعی درست ہو جائے گی۔ میں اس وقت یہاں خود اس لئے آیا ہوں کہ آپ میرے ساتھ چلے چلیں گے۔ مجھے خیال گذرا تھا کہ اگر میں نے آپ کو بذریعہ تار طلب کیا تو شاید آپ میرے معاملہ کی اہمیت کا احساس نہ فرمائیں اور آنے میں تغافل سے کام لیں۔

ہومس۔ جب آپ کو پوری طرح افاقہ ہو جائے گا تو........

ڈاکٹر۔ نہیں میں اب بالکل اچھا ہو گیا ہوں۔ سمجھ میں نہیں آتا مجھ پر اسقدر ضعف کیوں طاری ہوا مسٹر ہومس میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے ساتھ اگلی ٹرین سے میکلٹن تشریف لے چلیں۔

یہ کہکر میرے دوست نے سر ہلا کر انکار کیا اور کہا۔

ہومس۔ میرے رفیق طریق ڈاکٹر واٹسن! آپ کو بتا سکتے ہیں کہ میں آجکل کسقدر عدیم الفرصت ہوں۔ ایک تو میں اس وقت فیررس والے معاملہ کی تحقیقات میں پھنسا ہوا ہوں دوسرے ابرگاونی والا مقدمۂ قتل پیش ہونے والا ہے۔ جب تک کوئی نہایت ہی اہم اور سخت ضروری معاملہ نہ ہو اس وقت تک میں آج کل لندن سے کہیں نہیں جا سکتا۔

ڈاکٹر۔ اہم اور ضروری! کیا آپ نے ابھی تک نواب صاحب ہولڈرنیس کے اکلوتے لڑکے کا حال نہیں سنا جس کو کوئی شخص بھگا لے گیا ہو۔

ہومس۔ ہائیں! کیا وہ جو اس سے پہلی گورنمنٹ میں وزیر تھے۔

ڈاکٹر۔ جی ہاں وہی۔ ہم نے تو ہر چند کوشش کی کہ یہ معاملہ اخباروں میں چھپنے نہ پائے اور طشت از بام نہ ہو لیکن نہ معلوم کیونکر ہوا کہ کل رات اخبار "گلوب" میں اس کی افواہ نکل ہی گئی میں نے تو یہ خیال کیا تھا کہ شاید یہ خبر آپ کے گوش گذار بھی ہوئی ہو۔

مسٹر ہومس نے اپنا لمبا اور پتلا ہاتھ بڑھایا۔ اور الماری پر سے انسائکلوپیڈیا کی وہ جلد اتاری جس میں حرف (ہ) درج تھا۔ اور کھول کر لفظ ہولڈرنیس نکالا۔

ہولڈرنیس۔ چھٹا نواب کے جی۔ پی۔ سی۔ (گویا اسی طرح نصف حروف تہجی ختم) بیرن بیلے

ارل آف کارسٹن (وغیرہ وغیرہ) ایک طویل فہرست۔ سنہ ۱۹۰۰ء سے لارڈ لفٹننٹ آف ہالامشائر سنہ ۱۸۸۸ء میں سر چارلس اپیل ڈورنگ کی صاحبزادی ایڈیتھ سے شادی ہوئی جس کے بطن سے اکلوتا لڑکا لارڈ سالٹشائر پیدا ہوا۔ دو لاکھ ۵۰ ہزار ایکڑ آراضی کے مالک ہیں۔ لنکاشائر اور ویلز میں کانیں بھی ہیں
پتہ:۔ کارلٹن ہاؤس ٹیریس۔ ہولڈرنیس ہال ہالامشائر۔
کارسٹن کاسل بینگور ویلز
سنہ ۱۸۷۲ء میں لارڈ امیر البحری رہے سنہ ۱۸۸۵ء میں وزیر........................

ہوس۔ نواب کیا ہے گویا ملک معظم کی رعایا میں سب سے بڑا آدمی ہے۔

ڈاکٹر۔ نہ صرف سب سے بڑا بلکہ سب سے متمول شخص ہے۔ مسٹر ہوس اگرچہ میں یہ خوب جانتا ہوں کہ بلحاظ پیشہ و سراغرساں ہونے کے آپ کے خیالات نہایت بلند ہیں اور آپ کام کو بھی کام کی طرح سے کرتے ہیں لیکن بایں ہمہ میں یہ عرض کر سکتا ہوں کہ حضور نواب صاحب بہادر نے یہ فرمایا ہے کہ جو شخص یہ بتا دے کہ اُن کا لڑکا کہاں ہے اُس کو پانچ ہزار پونڈ انعام دیا جائے گا۔ علاوہ ازیں ایک ہزار پونڈ کا چک اُس شخص کو دیا جائے گا جو اُس شخص یا اُن اشخاص کے نام بتلائے جو لڑکے کو بھگا لے گئے ہیں۔

ہومس۔ واٹسن! میرے خیال میں تو یہ ایک شاہانہ انعام ہے شمالی انگلستان میں ڈاکٹر صاحب کے ساتھ ضرور چلنا چاہیے۔ اچھا تو جناب ڈاکٹر صاحب قبلہ! جب آپ یہ دودھ اور بسکٹ نوش جان فرمالیں تو از راہ مہربانی تمام واقعات من وعن ارشاد فرمائیے یعنی کیا ہوا کیونکر ہوا اور یہ بھی بتائیے کہ میکلٹن کے قریب جو مدرسہ خانقاہیہ ہے اس کے ڈاکٹر ہکسٹیبل صاحب کو اس معاملہ سے کیا تعلق ہے۔ اور یہ بھی بتائیے کہ آپ میری ناچیز خدمات حاصل کرنے کی غرض سے آج تین دن بعد کیوں تشریف لائے ہیں۔ معاف فرمائیے میں نے تین دن کا تعین اسوجہ سے کیا ہے کہ جناب کا خط بڑا ہوا ہے اور یہ تین دن سے کم کا معلوم نہیں ہوتا۔

الغرض ڈاکٹر صاحب نے وہ دودھ اور بسکٹ شیر مادر کیا۔ پیٹ میں پڑتے ہی آنکھوں میں نور اور دل میں سرور پیدا ہو گیا۔ چہرہ پر رنگ اور جسم میں چستی و توانائی آ گئی اور وہ سنبھلکر بیٹھ گئے بعد ازاں انھوں نے تمام واقعہ حسب ذیل بیان فرمایا۔

ڈاکٹر۔ حضرات! میں آپ سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ مدرسہ خانقاہیہ جس کا میں بانی مبانی اور پرنسپل ہوں۔ وہ ایک ابتدائی یا تیاری کا اسکول ہے جس میں لڑکے بڑی بڑی

کلاسوں یا اعلیٰ امتحانات کے لئے تیار کئے جاتے ہیں۔ کتاب کلیات ہوریس محشی غالباً
آپ کی نظر سے گذری ہوگی۔ وہ اسی نیاز مند کی دماغ سوزیوں کا نتیجہ ہے۔ میرا قائم کردہ
اسکول واقعی انگلستان بھر میں منتخب اور بہترین اسکول ہے۔ لارڈ لیور سٹوک، ارل آف
بلیکواٹر، سر کاتھکارٹ سوامیس وغیرہ وغیرہ سب اُمرا، ورؤسا نے اپنے بچے میرے یہاں تعلیم و
تربیت کے لئے داخل کر دیے ہیں لیکن جب تین ہفتہ ہوئے نواب صاحب ہولڈرنیس نے اپنے
معتمد خصوصی مسٹر جیمس وائلڈر کو میرے پاس بھیجکر یہ اطلاع دی کہ وہ بھی اپنے صاحبزادے
لارڈ سالٹائر عمری دہ سالہ کو جو اُن کا اکلوتا لڑکا اور وارث ہے میرے یہاں بغرض تعلیم و تربیت
روانہ کرنا چاہتے ہیں تو میں نے خیال کیا کہ بس اب میرے اسکول کا عروج کمال کو پہنچ گیا ہے
افسوس مجھے کیا معلوم تھا کہ یہ میری زندگی بھر میں سب سے بڑی تباہی کا پیش خیمہ ہے۔

الغرض فصل بہار کے آغاز میں یکم مئی کو نواب زادہ میرے یہاں آیا۔ لڑکا بڑا خوبصورت
اور دلفریب اور وہ بہت جلد ہم لوگوں سے مل جل گیا لیکن میں بقدر عرض ضرور کروں گا کہ نواب
زادہ اپنے گھر پر بالکل خوش نہیں تھا۔ یہ ایک کھلا ہوا راز ہے کہ نواب صاحب کی اہلی زندگی
عیش و مسرت کے ساتھ نہیں گزری اور دونوں میاں بیوی کے درمیان باہمی رضامندی سے
علیحدگی ہوگئی اور اب بیگم صاحبہ جنوبی فرانس میں رہتی ہیں۔ یہ علیحدگی حال ہی میں ہوئی ہے
اور یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ لڑکے کی تمام ہمدردی اپنی والدہ کے ساتھ ہے۔ جب بیگم صاحبہ
چلی گئیں تو لڑکا گھبرانے لگا اور قصر ہولڈرنیس کے گرد و نواح میں مارا مارا پھرتا تھا۔ اور یہی وجہ تھی
کہ نواب صاحب نے اُس کو میرے یہاں بھیجنے کا ارادہ کر لیا۔ نواب زادہ ہمارے یہاں آتے ہی
ہفتہ عشرہ کے بعد اچھی طرح رہنے لگا۔ اس کا دل لگ گیا اور وہ خوش و خرم نظر آتا تھا۔

نواب زادہ کے آخری دیدار ہم کو ۱۳ مئی کی شب کو ہوئے تھے یعنی گزشتہ دوشنبہ کی
رات کو اُن کا کمرہ بالائی منزل پر تھا۔ اور اُس میں گزر اسی وقت ہو سکتا تھا جب کوئی شخص
ایک اور کمرہ سے نکل کر جاتا جس میں دو اور طلبا مقیم تھے۔ اگرچہ ان دونوں لڑکوں کا کمرہ نواب
زادہ کے کمرۂ استراحت سے ملحق تھا لیکن تعجب یہ ہے کہ انھوں نے نہ کوئی آہٹ سُنی نہ کوئی آواز۔
اس سے یقین ہوتا ہے کہ لارڈ سالٹائر ان لڑکوں کے کمرے سے ہو کر نہیں گذرے۔ یہ بھی دیکھا
گیا کہ نواب زادہ کے کمرے کی کھڑکی کھلی ہوئی تھی اور اس کھڑکی تک زمین سے پھولوں کی ایک
مضبوط بیل بھی پہونچی ہے جو آدمی کا بوجھ سہار سکتی ہے ہم نے یہاں بھی دیکھ بھال کی لیکن

وَن کا کوئی نشان نظر نہین آیا حالانکہ سوئے اس کے اور کوئی راستہ کمرہ سے نکل کر جانے کا
مین ہے۔
منگل کے روز صبح کے سات بجے جب دیکھا گیا تو معلوم ہوا کہ نواب زادہ موجود نہین ہے
اس کے بستر پر نظر ڈالی گئی تو وہ بھی ایسا نظر آتا تھا گویا کوئی اُسپر سویا ضرور ہے اور یہ بھی معلوم ہوا
کہ روانگی سے پہلے اُس نے اپنا روزمرہ اسکول جانے کا لباس بھی پہن لیا ۔ ایسی علامت
بھی کوئی نظر نہ آئی جس سے یہ ظاہر ہوسکے کہ کوئی غیر شخص اس کمرے مین داخل ہوا ہے اور اگر کسی قسم کی
شور وغل یا ہاتھا پائی ہوئی ہوتی تو ضرور تھا کہ برابر کے کمرے والا لڑکا کسی کا نام ضرور سُن لیتا کیونکہ
وہ بہت ہلکی نیند سوتا ہے۔
الغرض جب لارڈ سالٹائر کا غائب ہونا معلوم ہوا تو مین نے سب آدمیون کو طلب کرکے ان کی
حاضری لی اُس وقت معلوم ہوا کہ نواب زادہ تنہا نہین گیا بلکہ اُس وقت ایک جرمن اُستاد
مسمی ہیڈیگر بھی غائب تھا۔ اُس کا کمرہ مکان کی دوسری منزل پر سب کمرون کے سرے پر تھا اور
اُس کا رُخ بھی اُسی طرف تھا جس طرف نواب زادہ کے کمرے کا رخ تھا۔ اس کا بستر بھی دیکھا گیا
تو لیٹنے کی علامتین پائی گئین لیکن بظاہر ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ پورا لباس پہنکر نہین گیا کیونکہ
اس کی قمیض اور موزے فرش پر پڑے ہوئے تھے اور یہ شخص یقیناً اس پھول دار بیل کے
ذریعہ سے نیچے اترا ہوگا کیونکہ جس جگہ لان پر وہ اُترا تھا وہان اُس کے پاؤن کے نشانات نظر
آتے تھے۔ اُسی لان کے ایک کنارہ ایک چھوٹی سی کوٹھری مین اُس کی بائیسکل بھی رکھی رہا کرتی
تھی اُس وقت وہ بھی موجود نہین تھی۔
یہ شخص میرے یہان دو برس سے ملازم تھا اور جب آیا تھا تو نہایت اعلیٰ درجہ کے سرٹیفکیٹ
لایا تھا وہ ایک کم سخن زود رنج اور خاموش طبیعت کا آدمی تھا اور ماسٹرون اور طلبا نہ دیگر ماسٹرون
مین اُسے کسی قسم کی ہر دلعزیزی حاصل تھی۔ الغرض بھاگنے والون کا کوئی پتہ نہین چلا اور
آج بھی یعنی جمعرات کی صبح کو ہم ویسے بے خبر ہین جیسے منگل کے روز تھے۔ لیکن قصر ہولڈرنیس مین
جا کر مین نے پوچھ گچھ کی۔ وہ ہمارے یہان سے صرف چند میل کے فاصلے پر ہے۔ ہمارا یہ خیال تھا
کہ شاید نواب زادہ کو دفعتہً گھر کی یاد آگئی ہو اور وہ اپنے والد کو دیکھنے چلا گیا ہو لیکن وہان بھی
کچھ پتہ نہین چلا۔ نواب صاحب کو بیحد تشویش تھی۔ اور میری حالت کا تو آپ کو خود ہی اندازہ
ہوگیا ہوگا کہ ہاتھ پاؤن تک قابو مین نہین رہے۔ میری ذمہ داریون نے مجھ کو کھا لیا۔ مسٹر ہومس اگر

کسی معاملہ میں اپنی پوری توجہ صرف کر سکتے ہیں تو آپ کو خدا کی قسم ہے کہ اس معاملہ میں مزید کوشش کیجیے کیونکہ اس سے بہتر موقع آپ کو نہیں ملے گا۔

شرلاک ہومس نے اس بدقسمت اسکول ماسٹر کا تمام بیان نہایت غور و خوض سے سُنا اسوقت وہ ہمہ تن توجہ بنا ہوا تھا اور اس کے تیور پر بل پڑ رہے تھے جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ اسوقت اپنے تمام خیالات ایک ہی نقطہ پر مرکوز کر رہا ہو جس میں اُس کو نہ صرف ایک خاص قسم کی دلچسپی ہی نظر آتی ہو بلکہ بہت بڑا مالی فائدہ بھی ہے۔ اسکے بعد ہومس نے اپنی نوٹ بک نکالی اور اسمیں دو چار باتیں نوٹ کریں۔

ہومس (درشتی سے) آپ نے بڑی سخت غلطی کی جو میرے پاس جلدی نہیں چلے آئے اور اب جب میں اس معاملہ کی تحقیقات شروع کروں گا تو بہت سی دقتیں راہ میں حائل ہوں گی۔ کیونکہ یہ بات تو کسی کے خیال میں آ ہی نہیں سکتی کہ کسی ماہر فن سراغرساں کے نزدیک اُس لان اور اُس پھولوں کی بیل میں معاملہ کے متعلق کچھ نشانات ہوتے۔

ڈاکٹر۔ مسٹر ہومس! اس میں میری کچھ خطا نہیں ہے کیونکہ حضور نواب صاحب کی ہی یہ خواہش تھی کہ معاملہ کی کسیکو خبر نہ ہو کیونکہ اس میں اون کی اور اُن کے خاندان والوں کی بدنامی متصور ہے جب تک بعض خاندانی معاملات ظاہر نہ کیے جاتے اس وقت تک اس واقعہ کی تفتیش نہیں ہو سکتی تھی۔ اور اس قسم کی باتوں سے نواب صاحب بہت ہی گھبراتے ہیں۔

ہومس۔ کیا سرکاری طور پر بھی اس معاملہ کی تفتیش ہوئی ہے

ڈاکٹر۔ جی ہاں لیکن تفتیش کے نتائج نہایت ہی یاس انگیز ثابت ہوئے ایک بات کا پتہ تو فوراً ہی مل گیا تھا یعنی یہ معلوم ہوا تھا کہ ایک آدمی اور ایک لڑکا کسی قریب کے اسٹیشن سے بہت ہی سویرے جاتے دیکھے گئے تھے اور کل ہی رات یہ خبر معلوم ہوئی کہ وہ دونوں بعد تلاش بسیار لوورپول میں ملے ہیں لیکن اُن دونوں کا تعلق نواب زادہ کے معاملہ سے کچھ بھی نہیں ہے اس کے بعد میں سخت مایوس ہوا میرا دل ٹوٹ گیا مجھے پریشانی کی وجہ سے رات بھر نیند نہ آئی اور میں صبح سویرے پہلی ٹرین سے آپ کی طرف دوڑا۔

ہومس۔ میرے خیال میں جب وہ آدمی اور لڑکے والا غلط پتہ چلا تھا تو پولیس نے تفتیش میں ضرور ڈھیل ڈال دی ہو گی۔

ڈاکٹر۔ ڈھیل کیسی بالکل چھوڑ ہی دی تھی۔

ہومس- اور اس مین تین دن ضائع ہوئے افسوس اس معاملہ مین بہت غفلت سے کام لیگیا-
ڈاکٹر- مجھے اس کا خود احساس ہوا اور مین اسے تسلیم کرتا ہون -
ہومس- پھر اس عقدہ کا ضرور بالضرور کچھ حل ہونا لازم ہے مین بڑی خوشی سے اس کی تفتیش کرونگا- کیا آپ کو نواب زادہ اور اُس جرمن ماسٹر مین کچھ تعلق معلوم ہوا-!
ڈاکٹر- قطعی کچھ نہین تھا-
ہومس- کیا وہ اسی ماسٹر کی کلاس مین پڑھا کرتا تھا-
ڈاکٹر- جہان تک مجھے معلوم ہے دونون مین کبھی کوئی بات بھی نہین ہوئی-
ہومس- یہ واقعی عجیب بات ہو کیا لڑکے کے پاس بھی کوئی بائیسکل تھی؟
ڈاکٹر- نہین تھی-
ہومس- تو کیا کوئی دوسری بائیسکل بھی غائب ہوئی ہو؟
ڈاکٹر- کوئی نہین-
ہومس- آپ کو پورا اطمینان ہے-
ڈاکٹر- جی ہان پورا یقین ہے-
ہومس- تو آپ یہ خیال کرتے ہین کہ یہ جرمن ماسٹر آدھی رات کے وقت بائیسکل پر سوار ہو کر بھاگا اور نواب زادہ کو بھی گود مین اُٹھا لیگیا-
ڈاکٹر- ہرگز نہین-
ہومس- تو پھر آپنے کیا رائے قائم کی-
ڈاکٹر- میرے خیال مین تو یہ بائیسکل ایک دھوکا ہو ممکن ہے وہ کہین ادہر اُدہر چھپا دی گئی ہوا اور وہ دونون پیدل چلے گئے ہون-
ہومس- ہان ایسا ہو سکتا ہے لیکن یہ دھوکا ایک بیہودہ دھوکا ہو- کیا اس کوٹھری مین اور بھی بائیسکلین تھین
ڈاکٹر- ہان کئی تھین-
ہومس- پھر اگر وہ جرمن دھوکا ہی دینا چاہتا تو کیا وہ بجائے ایک کے دو بائیسکلین نہین چھپا سکتا تھا تاکہ لوگون کو یہ معلوم ہو کہ وہ دونون بائیسکلون پر سوار ہو کر گئے ہین-
ڈاکٹر- بیشک ضرور ایسا کر سکتا تھا-

ہومس۔ تو پھر آپ کا یہ خیال کہ بائیسکل کا غائب کرنا ایک دھوکے کی ٹٹی ہے قطعی فضول ثابت ہوا۔ اس سے کام نہین چل سکتا۔ لیکن یہ بات تفتیش شروع کرنے کے لئے بہت اہم ہے کیونکہ بائیسکل ایسی چیز نہین ہی جو بآسانی چھپائی یا توڑی جا سکے۔ اچھا ایک سوال اور ہے۔ جبدن وہ لڑکا غائب ہوا اُس سے پہلے روز کوئی شخص اُس سے ملنے آیا تھا؟

ڈاکٹر۔ نہین۔

ہومس۔ کیا نواب زادہ کے پاس خطوط آیا کرتے تھے؟

ڈاکٹر۔ ہان ایک خط آیا تھا۔

ہومس۔ کس کے پاس سے۔

ڈاکٹر۔ اُس کے والد کے پاس سے۔

ہومس۔ کیا آپ لڑکون کے خط کھول لیتے ہین۔

ڈاکٹر۔ نہین۔

ہومس۔ تو پھر آپ کو یہ کیونکر معلوم ہوا کہ وہ خط اس کے باپ کے پاس سے آیا تھا۔

ڈاکٹر۔ لفافہ پر نواب صاحب کا خاندانی معرکہ موجود تھا۔ اور اسپر پتہ بھی خود نواب صاحب کی عجیب طرز تحریر مین درج تھا۔ علاوہ ازین خود نواب صاحب اس خط کا لکھنا تسلیم کرتے ہین۔

ہومس۔ کیا اس خط سے پہلے بھی نواب زادہ کے پاس کوئی خط آیا تھا۔

ڈاکٹر۔ چند روز سے تو نہین آیا تھا۔

ہومس۔ کیا کبھی کوئی خط فرانس سے بھی آیا تھا؟

ڈاکٹر۔ نہین کبھی نہین آیا۔

ہومس۔ آپ میرے سوالات کا مطلب تو سمجھ گئے ہون گے۔ یعنی یا نواب زادہ خود اپنی رضا و رغبت سے گیا ہے یا اُس کو زبردستی لے جایا گیا۔ پہلی صورت مین اس بات کی سخت ضرورت ہو کہ کوئی باہر والا شخص لڑکے کو بہلائے پھسلائے اور اُسے اس قسم کی حرکت کی ترغیب دے اور یہ بات دو ہی طرح سے حاصل ہو سکتی ہی یعنی یا تو کوئی شخص نواب زادہ سے ملنے آئے اور اُسکو زبانی بہکائے یا بذریعہ خطوط ترغیب دے۔ یہی وجہ ہے جو مین یہ معلوم کرنا چاہتا ہون کہ اُسکے پاس کہان کہان سے خطوط آتے تھے۔

ڈاکٹر۔ افسوس ہی اس معاملہ مین مجھ سے کچھ زیادہ مدد آپ کی نہین ہو سکتی کیونکہ جہانتک

مجھے علم ہو کہ اُس کے پاس خط بھیجنے والے صرف نواب صاحب ہی تھے۔

ہومس۔ اور نواب صاحب ہی نے غائب ہونے سے ایک دن پہلے لڑکے کو خط بھیجا تھا۔ کیا باپ بیٹے کے درمیان تعلقات اچھے تھے۔؟

ڈاکٹر۔ نواب صاحب کے تعلقات کسی شخص سے بھی زیادہ دوستانہ نہیں رہتے وہ ہمیشہ بڑے بڑے ملکی معاملات میں منہمک رہتے ہیں اور معمولی قسم کے خیالات و جذبات اُن کے دل میں راہ بہت کم پاتے ہیں لیکن اپنے طور پر وہ نواب زادہ پر شفقت فرماتے تھے۔

ہومس۔ لیکن بایں ہمہ نواب زادہ کی ہمدردی اپنی والدہ کے ساتھ تھی۔

ڈاکٹر۔ ہاں۔

ہومس۔ کیا وہ خود بھی کبھی ایسا کہتا تھا؟

ڈاکٹر۔ نہیں۔

ہومس۔ تو کیا نواب صاحب فرماتے تھے؟

ڈاکٹر۔ وہ بھی نہیں فرماتے تھے۔

ہومس۔ تو پھر آپ کو یہ بات کیونکر معلوم ہوئی؟

ڈاکٹر۔ نواب صاحب کے معتمد خصوصی مسٹر جیمس وائلڈر کی نج کے طور پر باتیں ہوئی تھیں اور اسی شخص نے مجھے نواب زادہ کے خیالات کی نسبت اطلاع دی تھی۔

ہومس۔ یہ بات ہے۔ کیا نواب صاحب کا وہ آخری خط جو لڑکے کے نام آیا تھا۔ فرار ہونے کے بعد نواب زادہ کے کمرہ سے برآمد ہوا تھا۔

ڈاکٹر۔ نہیں وہ خط بھی نواب زادہ اپنے ساتھ لیگیا۔ میرے خیال میں مسٹر ہومس اب ہمارے چلنے کا وقت آگیا ہے۔

ہومس۔ میں ایک پالکی گاڑی طلب کئے لیتا ہوں اور اب کوئی پاؤ گھنٹہ کے اندر میں آپ کی خدمت کے لئے تیار ہوا جاتا ہوں۔ دیکھئے ڈاکٹر صاحب اگر آپ اپنے آدمیوں کو بذریعہ تار کسی قسم کی اطلاع دیں تو بہتر ہوگا کہ آپکے اور گرد و نواح کے لوگوں کے دلوں میں یہ خیال ڈال دیا جائے کہ معاملہ کی تفتیش ابھی تک لورپول یا کسی اور جگہ میں ہو رہی ہے۔ اسی اثنا میں خاموشی کے ساتھ میں کچھ تھوڑا سا کام آپ کے اسکول میں کروں گا۔ اگرچہ معاملہ کسیقدر پرانا ہو گیا ہے لیکن خدا کی عنایت سے اُمید ہے کہ میں اور ڈاکٹر واٹسن دونوں

مل کر اس معاملہ کی عقدہ کشائی ضرور کر سکیں گے۔

اُسی روز شام کو ہم انگلستان کے اُس شمالی علاقہ مین پھرتے نظر آئے جہان ڈاکٹر ہکسٹبل کا اسکول واقع تہا۔ جس وقت ہم وہان پہونچے تو رات ہوگئی تھی۔ ڈاکٹر صاحب کی میز پر ایک کارڈ پڑا ہوا تہا اور خدمت گار نے کوئی بات آہستہ سے اپنے مالک ڈاکٹر صاحب کے کان مین کہی جو سنتے ہی گھبرا گئے۔ اور پریشان ہو کر ہماری طرف مخاطب ہوئے۔

ڈاکٹر۔ خود نواب صاحب تشریف لے آئے ہین۔ وہ اور انکے معتمد مسٹر وائلڈر دونون اسوقت کتب خانہ مین موجود ہین آئیے مین آپ صاحبان کا بھی انسے تعارف کرا دون۔

اگرچہ مین نواب صاحب کی تصویر متعدد بار دیکھ چکا تھا لیکن خود جب انکو دیکھا گیا تو وہ اپنی تصویر سے قطعی مختلف نکلے۔ وہ قد آور اور شاندار آدمی تھے۔ اعلیٰ درجہ کی پوشاک پہنے ہوئے تھے۔ چہرہ لمبا اور پتلا۔ ناک لمبی اور کسیقدر خمیدہ۔ رنگ پھیکا اور زرد۔ منھ پر سرخ رنگ لمبی داڑھی تھی۔ جو اُن کے سینہ پر لہرا رہی تھی۔ نواب صاحب کمرہ کے وسط مین بیٹھے ہوے ہماری طرف سخت نگاہون سے دیکھ رہے تھے۔

نواب صاحب کے برابر ہی ایک بہت نوجوان شخص کھڑا ہوا تہا جسکو دیکھتے ہی مین سمجھ گیا کہ وہ اُن کا سکریٹری ہوگا۔ یہ نوجوان چست و چالاک عقیل و فہیم اور چلبلا نظر آتا تہا۔ اسکی آنکھین تیز اور جلد جلد حرکت کرتی تہین۔ اسی شخص نے دفعتاً ایک قسم کے تحکمانہ اور طنز آمیز لہجہ مین آغاز کلام کیا۔

مسٹر وائلڈر۔ ڈاکٹر صاحب آج صبح جو مین آپ کے یہان حاضر ہوا تو کسیقدر دیر سے پہونچا۔ آپ جا چکے تھے ورنہ مین آپ کو لندن جانے سے منع کر دیتا۔ مجھے معلوم ہوا کہ آپ اس معاملہ کی تفتیش کے لئے مسٹر شرلاک ہومس کی خدمات حاصل کرنے تشریف لے گئے ہین۔ حضور نواب صاحب

بہادر کو اس بات کا بڑا تعجب ہے کہ آپ نے اُن سے صلاح و مشورہ بغیر کیوں آگے قدم بڑھایا۔
ڈاکٹر۔ لیکن جب مجھے معلوم ہوا کہ اس معاملہ میں پولیس ناکامیاب ہوئی اور.........
والڈر۔ لیکن حضور نواب صاحب کو یقین نہیں کہ پولیس ناکامیاب رہی۔
ڈاکٹر۔ لیکن یقیناً مسٹر والڈر.........
والڈر۔ ڈاکٹر صاحب آپ خوب واقف ہیں کہ حضور نواب صاحب اس معاملہ کے سلسلہ میں اپنی بدنامی نہیں چاہتے۔ اُن کی خواہش یہ ہے کہ معاملہ طشت ازبام ہوئے بغیر عقدہ کشائی ہو جائے وہ بہت کم آدمیوں کو اس معاملہ سے آگاہ کرنا چاہتے ہیں۔
ڈاکٹر (پریشان ہو کر) خیر تو اب بھی کچھ نہیں گیا اس کا علاج ہو سکتا ہے۔ مسٹر شرلاک ہومس صبح کی ٹرین سے لندن واپس چلے جائیں گے۔
ہومس (روکھے پن سے) معاف کیجئے جناب ڈاکٹر صاحب ایسا نہیں ہو سکتا۔ آپ کے ملک کی آب و ہوا اسقدر روح افزا اور مناظر اسقدر دلفریب ہیں کہ میرا ارادہ یہاں کے میدانوں میں چند روز ہوا کھانے کا ہے اور اسی اثنا میں اپنے معمولی مشاغل میں بھی میں بدل و جان مصروف رہوں گا۔ اب رہی یہ بات کہ میں آپ کے یہاں ٹھہروں یا قصبہ کی سرائے میں بستر جماؤں اسکا فیصلہ آپ کر لیجئے۔
مسٹر ہومس کی یہ روکھی باتیں سنکر وہ بیچارہ ڈاکٹر اور بھی زیادہ گھبرایا اور عجیب قسم کی حالت چہ کنم میں مبتلا ہو گیا۔ لیکن تھوڑی ہی دیر بعد مہر سکوت ٹوٹی اور سرخ ریش نواب صاحب شان کے ساتھ ایک ترنم خیز لہجہ میں گویا ہوئے۔
نواب۔ ڈاکٹر صاحب! میں مسٹر والڈر کے خیال سے متفق ہوں یہ زیادہ دانشمندی کی بات ہوتی کہ آپ کوئی مزید قدم اٹھانے سے پہلے اس معاملہ میں مجھ سے مشورہ کر لیتے۔ لیکن اب چونکہ آپ نے تمام معاملہ مسٹر ہومس سے بیان کر دیا ہے تو اُن کی خدمات سے اس وقت مستفید نہ ہونا اور بھی زیادہ حماقت ہوگی۔ مسٹر ہومس! آپ سرائے میں کیوں جائیں چلئے میرے یہاں قصر مولدن میں قیام فرمائیے۔
ہومس۔ میں حضور کا شکریہ ادا کرتا ہوں لیکن تحقیقات کے خیال سے بھی زیادہ بہتر ہوگا کہ میں موقعہ واردات کے پاس ہی رہوں۔
نواب۔ خیر جیسی آپ کی مرضی ہو! جو باتیں میں یا مسٹر والڈر آپ کو بتا سکیں گے اُن سے ہرگز

واقع نہ ہوگا۔

ہومس۔ غالباً میرے لئے بھی حضور کی خدمت میں حاضر ہونا ضروری ہوگا۔ لیکن میں اسوقت حضور والا سے صرف یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ نواب زادہ کے اس پُراسرار طور پر غائب ہو جانے کے متعلق بھی حضور نے کوئی خیال قائم فرمایا ہے یا نہیں؟

نواب۔ نہیں جناب میں نے کوئی رائے نہیں قائم کی۔

ہومس۔ معاف فرمائیے اگر میں اس طرف اشارہ کردوں جس کے ذکر سے ممکن ہے حضور کے دل کو ملال ہو لیکن بغیر اس کے کوئی چارہ بھی نہیں۔ کیا حضور کے خیال میں اس معاملہ سے بیگم صاحبہ کا بھی کوئی تعلق ہو سکتا ہے۔؟

یہ سوال سُنکر وہ عظیم الشان مدبر سٹ پٹایا اور کسیقدر پس و پیش کے بعد بولا۔

نواب۔ میرے خیال میں کوئی تعلق نہیں۔

ہومس۔ تو پھر اس کے سوائے اور کوئی نتیجہ نہیں نکلتا کہ کوئی شخص نواب زادہ کو اس غرض سے بھگا لیگیا ہے کہ حضور سے کوئی بھاری رقم وصول کر کے چھوڑے۔ کیا کسی شخص نے حضور سے اس قسم کا مطالبہ کیا ہے؟

نواب۔ نہیں کسی نے نہیں کیا۔

ہومس۔ اب ایک سوال اور رہا مجھے معلوم ہوا ہے کہ جس روز نواب زادہ غائب ہوا اس روز حضور نے اس کے پاس کوئی خط بھیجا تھا۔

نواب۔ نہیں! بلکہ اس سے ایک روز قبل لکھا تھا۔

ہومس۔ بالکل درست! لیکن وہ خط اُسے ملا تھا اُسی روز۔

نواب۔ ہاں!

ہومس۔ کیا خط میں کوئی ایسی بات درج تھی جو نواب زادہ کو ناگوار گزری ہو اور اس کو اس قسم کی لغو حرکت کرنے کی ترغیب ہوئی۔

نواب۔ نہیں جناب! قطعی نہیں۔

ہومس۔ کیا حضور اپنے خطوط خود ڈاک میں ڈالتے ہیں۔

یہاں نواب صاحب کے سکریٹری نے قطع کلام کیا اور کسیقدر گرم ہو کر بولا۔

وائلڈر۔ نواب صاحب کی یہ عادت نہیں کہ وہ اپنے خطوط خود اپنے ہاتھوں ڈاک میں ڈالتے

پھر میں حضور نے یہ خط مع دیگر خطوط کے میز پر رکھ دیے تھے اور میں نے اُن کو اپنے ہاتھوں ڈاک کی تھیلی میں ڈالا تھا۔

ہومس۔ کیا جناب کو یقین ہے کہ وہ خط بھی اُن خطوط میں موجود تھا۔

نواب۔ ہاں میں نے بھی دیکھا تھا۔

ہومس۔ اُس روز حضور نے کتنے خط لکھے تھے؟

نواب۔ بیس تیس خط لکھے تھے۔ میری خط و کتابت کا میدان بہت وسیع ہے لیکن یہ سوال تو آپکا قطعی غیر متعلق ہے۔

ہومس۔ بالکل تو غیر متعلق ہرگز نہیں۔

نواب۔ خیر میں نے خود پولیس کو مشورہ دیا ہے کہ وہ اپنی توجہ جنوبی فرانس کی طرف بھی رکھیں۔ میں آپ سے یہ بھی عرض کر چکا ہوں کہ بیگم صاحبہ کی نسبت میرا ہرگز خیال نہیں ہے کہ وہ کسی ایسے بیہودہ فعل کی طرف توجہ دینگی۔ لیکن لڑکے کے خیالات بہت کچھ خراب تھے اور یہ بہت ممکن ہے کہ وہ اپنی والدہ کے پاس بھاگ گیا ہو اور اس کام میں اُس جرمن اُستاد نے بھی اُس کی مدد کی ہو۔ اب ڈاکٹر صاحب میں قصر ہولڈرنیس کو واپس جانا چاہتا ہوں۔

ایسا معلوم ہوتا تھا کہ مسٹر ہومس کچھ اور سوالات بھی نواب صاحب سے کرنا چاہتے تھے لیکن نواب صاحب کے اس طرح دفعتاً اٹھ جانے سے ملاقات کا خاتمہ ہو گیا۔ معلوم ہوتا تھا کہ خاندانی معاملات میں ایک اجنبی شخص سے اس طرح کھل کھل کر باتیں کرنا اُن کی شان ریاست اور جبلی فطرت کے خلاف تھا اور نواب صاحب کو یہ بھی خیال تھا ممکن ہے مسٹر ہومس اور بھی سوالات ایسے کریں جنکی وجہ سے انکی رئیسانہ زندگی کے اسرار سربستہ منظر عام پر آنے لگیں۔

الغرض نواب صاحب اور انکے سکریٹری صاحب تشریف لیگئے اور میرے دوست پہلے شوق و انہماک سے معاملہ کی عقدہ کشائی میں مصروف ہو گئے۔

نواب زادہ کے کمرہ کا پوری طرح غور و خوض کے ساتھ معائنہ کیا گیا لیکن وہاں سوائے اس خیال کے اور کچھ حاصل نہ ہوا کہ اگر لڑکا فرار ہوا ہے تو وہ کھڑکی کے راستہ سے فرار ہوا ہے جرمن ماسٹر کے کمرے اور اسباب کا بھی بغور معائنہ کیا گیا لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا۔ اتنی بات ضرور معلوم ہوئی کہ وہ پھولوں کی بیل کے ذریعہ کمرہ سے اُترا تھا جو بوجھ کی وجہ سے مسک گئی تھی اور جس جگہ وہ زمین پر اُترا تھا۔ وہاں لان پر ایڑیوں کے نشانات بھی نظر آئے۔ الغرض اس واقعہ کی

نسبت سوائے اس نشان کے اور کوئی قابل غور کھوج نہیں تھا - اور وہ معاملہ اسی طرح سربستہ تھا جیسا کہ روز اول ہو سکتا تھا -

شرلاک ہومس گھر سے نکلکر تنہا کہیں چلے گئے اور جب واپس آئے تو رات کے ۱۱ بج چکے تھے - انکو کہیں سے اس علاقہ کا بہت بڑا نقشہ مل گیا تھا جسے لیکر وہ میرے کمرے میں تشریف لائے اور پلنگ پر پھیلا کر اُس کے وسط میں لیمپ رکھدیا - بعد ازاں انھوں نے اپنا پائپ سُلگایا اور تمباکو کے شغل کے ساتھ ساتھ انھوں نے نقشہ کو دیکھنا اور غور کرنا شروع کیا - کبھی کبھی وہ اپنے پائپ کے سرے سے نقشہ کے بعض اہم مقامات کی طرف بھی اشارہ کرتے جاتے تھے -

نقشہ موقع متعلقہ قصبہ ہذا

ہومس۔ واٹسن: اب یہ معاملہ کسیقدر کھلتا جاتا ہے اور واقعی اس میں بعض باتیں بہت دلچسپ ہیں۔ خیر ابھی تو ابتدائی حالت ہے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ اس علاقہ کی بعض جغرافیائی خصوصیات پر نظر ڈالی جائے کیونکہ بہت ممکن ہے کہ دوران تفتیش میں ان باتوں کی بہت ضرورت پڑے۔ اچھا اب اس نقشہ کو ذرا غور سے دیکھو یہ جو سیاہ سا نشان ہے یہ مدرسہ خانقاہیہ ہے۔ میں یہاں ایک ایلپین لگائے دیتا ہوں۔ اور یہ دیکھو بڑی سڑک ہے جو شرقاً غرباً جا رہی ہے اور اسکول کے پاس سے ہو کر گزرتی ہے اور یہ بھی دیکھو کہ سڑک کے دونوں طرف تقریباً میل بھر تک ادھر ادھر سے کوئی دوسرا راستہ آکر نہیں ملتا۔ اگر دونوں مفرور سڑک سے گئے ہیں تو وہ سڑک یہی ہو سکتی ہے۔

میں۔ (نقشہ دیکھ کر) بیشک!

ہومس۔ اب حسن اتفاق سے واقعات ایسے گذرے کہ ہم اچھی طرح یہ معلوم کر سکتے ہیں کہ وقوعہ کی شب کو اس سڑک پر کیا باتیں ہوئیں۔ اس موقعہ پر جہاں میں نے اپنا پائپ رکھا ہے اس رات کو ایک دیہاتی کانسٹبل تعینات تھا۔ وہ ان ۱۲ بجے رات سے صبح کے ۶ بجے تک کا اس شخص کا بیان ہے کہ وہ اپنی جگہ سے لمحہ بھر کے لئے بھی نہیں ہلا اور وہ یقین دلاتا ہے کہ اس طرف سے اس رات کو نہ کوئی آدمی گذرا نہ لڑکا۔ اور اگر کوئی گذرتا تو ناممکن تھا کہ وہ نظر نہ آتا۔ آج رات میں اس پولیس مین سے بات چیت کر چکا ہوں اور وہ قابل اعتبار آدمی نظر آتا ہے گویا اس طرف کا معاملہ تو ختم ہو گیا۔ اب سڑک کے دوسرے حصہ کی طرف آئیے۔ یہ دیکھئے یہ نشان ایک سرائے ہے جس کا نام "سرائے سرخ بیل" ہے اس سرائے کی بھٹیاری اس روز رات کو بہت علیل تھی اور اس نے میکلٹن کو آدمی بھیجکر ڈاکٹر بلایا تھا لیکن چونکہ وہ کسی دوسرے مریض کو دیکھنے گیا ہوا تھا اس لئے صبح تک نہ آسکا۔ سرائے والوں نے وہ رات انتظار میں کاٹی اور اُن میں سے کوئی نہ کوئی ہر وقت سڑک پر نگاہ رکھتا تھا۔ اور ڈاکٹر کے لئے چشم براہ تھا۔ یہ لوگ بیان کرتے ہیں کہ اس روز رات اس طرف سے کوئی آدمی اور لڑکا نہیں گذرا۔ اگر اُن کا بیان صحیح ہے تو اس طرف کا معاملہ بھی ختم ہوا۔ گویا وہ دونوں مفرور سڑک سے گئے ہی نہیں۔

میں۔ لیکن اُن کے پاس بائیسکل تھی۔

ہومس۔ بالکل ٹھیک ہے ہم بائیسکل تک بھی ابھی پہونچتے ہیں اچھا اب پھر وہی سلسلۂ استدلال

اٹھائیے اگر وہ لوگ سڑک سے نہیں گئے تو یا تو جنوب کی طرف گئے ہوں گے یا شمال کی طرف
سے۔ گویا یہ امر یقینی ہے۔ اچھا اب دونوں صورتوں کا بھی مقابلہ کر لینا چاہئے۔ مدرسے کے
جنوب میں آپ دیکھتے ہیں کہ بہت بڑا رقبہ زیر کاشت ہے اور وہ بہت سے چھوٹے چھوٹے
کھیتوں میں منقسم ہے اور ہر کھیت پتھر کی چھوٹی سی دیوار سے گھرا ہوا ہے۔ لہذا ماننا پڑے گا کہ
کوئی بائیسکل اس طرف سے ہرگز نہیں جا سکتی لہذا اس طرف توجہ کرنا ہی فضول ہے۔ اب ذرا
شمال کی طرف آئیے اور ہرلان یا سبزہ زار سے آگے ایک قطعہ ایسا ہے جہاں بہت سے درخت اور
جھاڑیاں اس طرح گنجان اُگے ہوئے ہیں کہ اس کو لوگ جنگل یا بن کہہ سکتے ہیں اور اس
بن کے آگے ایک بہت وسیع نشیبی میدان ہے جس کو دیہات کی زبان میں کھادر یا ڈیپر کہتے
ہیں یہ میدان اسی طرح تقریباً دس میل تک چلا گیا ہے۔ اچھا دیکھو اس اُجاڑ علاقہ کے اس
طرف قصر ہولڈرنیس ہے جو سڑک کے راستہ سے دس میل ہو لیکن کھادر میں ہو کر صرف ۶ میل
رہ جاتا ہو۔ یہ ایک عجیب طرح کا اُجاڑ اور سنسان میدان ہے کہیں کہیں خال خال کوئی چھوٹا
سا کھیت نظر پڑ جاتا ہو۔ یا کہیں کہیں کسی دہقان کا جھونپڑا نظر آجاتا ہے۔ جہاں عموماً وہ لوگ
بھیڑ بکریاں یا مویشی پالتے ہیں۔ الغرض بجز ان لوگوں کے اس میدان میں چیسٹر فیلڈ کی سڑک تک
اور کسی جاندار کی صورت نظر نہیں آتی۔ اچھا اس سڑک پر دیکھو یہ کچھ تھوڑی سی آبادی، ایک
گرجا اور ایک سرائے بھی ہے اس سے آگے پہاڑیاں شروع ہو جاتی ہیں۔ الغرض اگر ہمارے معاملہ
کا کوئی سُراغ لگ سکتا ہے تو وہ اسی میدان میں لگ سکتا ہے۔

میں۔ اور بائیسکل؟

ہومس۔ ہاں ہاں! بائیسکل بھی آگئی۔ کوئی ماہر فن سائیکل سوار اچھی سڑک کی ضرورت نہیں سمجھتا
کھادر میں بیسیوں راستے نکلتے ہیں اور اس روز رات کو پورا چاند آسمان پر چمک رہا تھا
او ہو یہ کیا بات ہو؟

اس وقت دروازہ پر کسی گھبرائے ہوئے شخص نے دستک دی اور لمحہ بھر بعد ڈاکٹر ہکسٹیبل
کمرہ میں داخل ہوئے ان کے ہاتھ میں ایک نیلے رنگ کی کرکٹ کیپ تھی جس کی چوٹی پر سفید کپڑے
سے منڈھا ہوا بٹن لگ رہا تھا۔

ڈاکٹر۔ الحمد للہ! کچھ پتہ تو چل گیا ہے۔ یہ دیکھو نواب زادہ کی ٹوپی ہے۔

ہومس۔ یہ کہاں ملی۔

ڈاکٹر۔ خانہ بدوشوں کی گاڑی میں جو کھادر میں ڈیرے ڈالے ہوئے تھے وہ لوگ منگل کے روز وہاں سے چلے گئے تھے آج پولیس نے جوان کی خانہ تلاشی لی تو یہ ٹوپی برآمد ہوئی۔

ہومس۔ وہ لوگ کیا جواب دیتے ہیں۔

ڈاکٹر۔ جھوٹ بولتے ہیں۔ جھک مارتے ہیں کہتے ہیں کہ منگل کی صبح کو یہ ٹوپی انہیں میدان میں پڑی ہوئی ملی تھی۔ ابھی وہ بدمعاش سب کچھ جانتے ہیں۔ انہیں نواب زادہ کا پورا پتہ معلوم ہے بہرحال اب وہ دھرے گئے۔ حوالات میں بند ہیں۔ اب پولیس کے خوف یا نواب صاحب کے انعام کے لالچ سے سب کچھ اُگل دینگے۔

یہ خبر سناکر ڈاکٹر صاحب کمرہ سے نکل کر چلے گئے۔

ہومس۔ یہاں تک بھی غنیمت ہوا اب یہ بات قائم ہوگئی کہ سراغرسی کے لئے ہم کو کھادر میں شرقی سمت چلنا چاہیئے۔ پولیس والوں نے مقامی طور پر کی تحقیقات کچھ نہیں کیا۔ سوائے اُن خانہ بدوشوں کی گرفتاری کے یہ دیکھو واٹسن! کھادر میں ادہر سے اُدہر تک ایک نالہ بھی چلا گیا ہے دیکھو یہ نقشہ پر نشان دیا گیا ہے۔ اور بعض بعض جگہ یہ نالہ وسیع ہو کر دلدل بن گیا ہے خصوصًا اُس حصہ میں جو مدرسہ اور قصر ہولڈرنیس کے درمیان واقع ہے۔ آج کل خشکی کے موسم میں کسی اور جگہ کھوج لگا نا مشکل ہو بس اگر کچھ پتہ چل سکتا ہو تو اسی دلدلی حصہ میں چل سکتا ہے۔ اچھا میں کل صبح تم کو بہت سویرے اٹھاؤں گا۔ کل چل کر پتہ لگانے کی حتی الامکان کوشش کریں گے۔

ابھی دن طلوع ہونے ہی کو تھا کہ صبح کو میری آنکھ کھلی لیکن کیا دیکھتا ہوں کہ مسٹر ہومس پہلے ہی میرے پلنگ کے برابر کیل کانٹے سے درست کھڑے ہوئے ہیں وہ اپنا پورا لباس پہنے ہوئے تھے اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کہیں باہر پھر کر آئے ہیں۔

ہومس۔ میں نے لان اور بائیسکل والی کوٹھری کا معائنہ کر لیا ہے۔ اور سامنے والے جنگل میں میں بھی گھوم آیا ہوں۔ اچھا لو اب واٹسن دوسرے کمرے میں چائے تیار ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ تم جلدی سے تیار ہو جاؤ۔ کیونکہ آج ہمیں بہت کام کرنا پڑے گا۔

اس کی آنکھیں چمک رہی تھیں اور اُس کے رخسار پر مسرت کی سرخی جھلک رہی تھی۔ گویا وہ بہت جلد منزل مقصود پر پہونچ جانے والا ہے۔ اس وقت وہ دوسرا ہومس تھا۔ اس میں اس وقت چستی اور چالاکی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ وہ بیکر اسٹریٹ والا افیونیوں کی طرح۔

پینک بازہوس نہیں رہا تہا۔ مین نے اُس کی اس وقت یہ حالت دیکھ کر اندازہ کر لیا کہ آج یقیناً سخت کام کرنا پڑے گا۔

اپنے دلون مین بڑی بڑی امیدین قائم کئے ہوئے ہم اُس کانس اور بیونس اور جھانکڑ کے میدان مین گھسے جہان ہمیشہ دن بکریون اور مویشیون کی آمد و رفت کے ہزار بار ستے تھے۔ چلتے چلتے ہم ایک ہموار سبزہ زار کے کنارے پہونچے جو اُس دلدل کے کنارہ کنارہ دور تک چلا گیا تہا جو تھر ہولڈرنیس اور ہمارے درمیان واقع تھی۔ اور یقیناً اگر نواب زادہ گھر کی طرف گیا ہوتا تو وہ لازمی طور پر اس دلدل سے گذرتا۔ اور اگر یہان سے گذرتا تو ناممکن تہا کہ اس کے نشانات باقی نہ رہتے۔ لیکن اس کا یا جرمن استاد کا کوئی بھی نشان موجود نہیں تہا۔ میرے دوست کے چہرے کی خوشی اڑ گئی اور نہایت متفکر حالت مین دلدل کے کنارہ کنارہ غور کرتا ہوا چلنے لگا اس وقت سطح زمین پر کیچڑ کا کوئی نشان ایسا نہ تہا جس کو وہ غور سے نہ دیکھتا ہو۔ بھیڑ دن اور بکریون کے نشانات کی کچھ کمی نہ تھی اور چند گز آگے بڑھ کر مویشیون کے نشانات بھی بہت پائے جاتے تھے۔ بس اس سے زیادہ کھوج کچھ نہیں چل سکا۔ دلدل کی وسیع سطح پر مایوسانہ نگاہ ڈالتے ہوئے میرا دوست بولا۔

ہوس۔ یہ پہلی رکاوٹ ہوا اور اس سے آگے دلدل کا ایک اور تختہ ہے اور دونون کے درمیان ایک بجیا لیتی راستہ ہے۔ ادہر! واٹسن! یہ کیا ہے!

ہم ایک تنگ پگڈنڈی پر پہونچ گئے۔ اس راستہ کے وسط مین کیچڑ کے اندر بائیسکل کے ٹائر کے صاف نشانات تھے جو دور تک چلے گئے تھے۔

مین۔ واللہ مار لیا بس اب پتہ لگ جائے گا۔

لیکن مسٹر ہومس نے اپنا سر ہلایا اس کے چہرے پر تفکر و پریشانی کے آثار نمایان تھے خوشی کی کوئی علامت ظاہر نہیں ہوتی تھی۔

ہومس۔ ہان بائیسکل تو ہے لیکن وہ بائیسکل نہیں جس کی ہمین تلاش ہے واٹسن! ہمین ایسے

بیالیس مختلف نشانات سے واقف ہوں جو مختلف قسم کے ٹائر زمین پر چھوڑتے ہیں۔ دیکھو اس بائیسکل کے نشانات کی طرف غور سے دیکھو۔ اس پر ڈنلپ ٹائر چڑھے ہوئے ہیں۔ اور اوپر کے خلاف پر ایک پیوند بھی لگا ہوا ہے لیکن اس بائیسکل کے ٹائر جو جرمن استاد کی تھی پامر ٹائر ہیں۔ جن کے ذریعہ سے ایک لمبی لکیر پڑتی ہے لہذا وہ بائیسکل جس کے یہ نشانات ہیں جرمن استاد کی نہیں۔

میں تو ممکن ہو یہ بائیسکل لڑکے کی ہو۔

ہومس۔ ممکن ضرور ہے۔ بشرطیکہ آپ یہ ثابت کر سکیں کہ نواب زادہ کے پاس کوئی بائیسکل تھی لیکن یہ امر قطعی نہیں ثابت ہو سکا۔ دیکھو جس بائیسکل نے۔ نشانات چھوڑے ہیں اس کا سوار اسکول کی طرف آرہا تھا۔

میں۔ یہ بھی تو ممکن ہو کہ اسکول کی طرف سے جا رہا ہو۔

ہومس۔ نہیں دوست ہرگز نہیں۔ دیکھو زیادہ گہرا نشان پچھلے پہیہ کا ہے جس پر سوار کا تمام بوجھ پڑتا ہے اور تم یہ بھی دیکھ سکتے ہو کہ بعض بعض جگہ یہ گہرا نشان ہلکے نشان پر سے ہو کر گذرا ہے اور اس کو مٹاتا چلا گیا ہے لہذا اس میں شک نہیں کہ بائیسکل سوار شخص اسکول کی طرف آیا تھا۔ ممکن ہو اس کا ہمارے معاملہ سے کچھ تعلق ہو۔ لیکن آؤ ذرا پیچھے ہٹ کر ہم اس نشان کو کسیقدر دور تک دیکھیں

الغرض ہم نے ایسا ہی کیا لیکن چند سو گز پیچھے چلے ہوں گے کہ وہ نشانات غائب ہو گئے کیونکہ یہاں کیا دلدل کا حصہ ختم ہو گیا تھا اور سخت زمین آگئی تھی۔ لیکن ہم عقب کی طرف چلتے رہے اور کچھ دیر بعد ہم ایک اور مقام پر پہونچے۔ جہاں ایک چھوٹا سا چشمہ بہ رہا تھا۔ یہاں وہ نشانات پھر نمودار ہو گئے۔ اگرچہ وہ مویشیوں کے کھروں کے نشانات سے بہت کچھ خراب ہو گئے تھے اس کے بعد پھر کوئی نشان نظر نہ آیا۔ لیکن یہ صاف ظاہر ہو گیا تھا کہ بائیسکل ضرور اس جنگل میں سے نکل کر آتی تھی جو اسکول کے پیچھے واقع ہے ہومس ایک بڑے سے پتھر پر بیٹھ گئے اور ہاتھ پر ٹھوڑی رکھ کر کچھ سوچنے لگے۔ اتنے عرصہ میں دو سگرٹ میں نے ختم کئے۔ بالآخر وہ اس طرح گویا ہوئے۔

ہومس ہاں۔ یہ بہت ممکن ہے کہ ایک چالاک اور فریب کار آدمی اپنی بائیسکل کے ٹائر تبدیل کر لے تاکہ لوگوں کو دھوکا دے سکے۔ لیکن مجرم کے دماغ میں اس قسم کی چال آسکتی ہے جس سے شکار کھیلنا تو میں اپنے لئے باعث فخر و افتخار خیال کروں گا میری جان ہم اس معاملہ کو یہیں چھوڑے دیتے ہیں اور تحقیقات کا سلسلہ پھر دلدل سے شروع کرتے ہیں کیونکہ ابھی اس کا

بہت سا حصہ دیکھے بغیر باقی رہ گیا ہے۔

الغرض دلدل کے کنارہ کنارہ ہم نہایت غور و خوض سے دیکھ بھال کرنے لگے اور خدا کا شکر ہے کہ ہماری جانفشانیاں بہت جلد بار آور ہوئیں۔

دلدل کے زیرین حصہ کے بیچ سے ایک چھوٹا سا راستہ گذرتا تھا جس میں کیچڑ بھری ہوئی تھی۔ جب ہم یہاں پہونچے تو مسٹر ہومس نے کچھ دیکھتے ہی نعرہ مسرت بلند کیا۔ اس کیچڑ والے راستہ کے درمیان میں ایسے نشان نظر آئے جیسے کوئی شخص بہت سی رسیاں باندھ کر ایک ساتھ کھینچ لے اور اس سے دھاری دار مسلسل نشان پڑ جائے یہ پامر ٹائر کا نشان تھا۔

ہومس۔ یہ لیجئے جناب جرمن استادکی بائیسکل کا نشان۔ دیکھئے میرا استدلال کسقدر صحیح تھا۔

میں۔ میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔

ہومس۔ لیکن ہنوز دلی دور است، والا معاملہ ہے۔ اچھا ذرا مہربانی کرکے ان نشانات سے بچکر چلئے۔ میرا خیال ہے کہ نشانوں کا سلسلہ دور تک نہیں جائے گا۔

ہم اس نشان کو دیکھتے دیکھتے آگے بڑھتے۔ یہاں جگہ جگہ سرسبز اور ملائم جگہیں ملیں اور اگرچہ کبھی کبھی وہ نشان غائب ہو جاتا تھا لیکن تھوڑی دیر بعد کہیں نہ کہیں پھر مل جاتا تھا۔

ہومس۔ واٹسن! تم نے یہ بھی غور کیا کہ اس جگہ سوار نے رفتار کو تیز کرنا شروع کر دیا ہے یہ دیکھو یہ نشان دیکھو یہاں اگلے پچھلے دونوں ٹائر صاف نظر آرہے ہیں۔ اور دونوں کے نشان یکساں طور پر گہرے ہیں۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ سوار نے اپنے اگلے حصہ پر بھی پورا زور دینا شروع کر دیا ہے اور یہ اسی وقت ہوتا ہے جب بائیسکل کو زور لگا کر تیز کیا جاتا ہو۔ اوہو! یہ دیکھو! خدا کی قسم ایسا نظر آتا ہو گویا بائیسکل سوار اس جگہ گرا ہے۔

ایک جگہ راستہ پر کیچڑ میں ایسا نشان تھا جیسے کوئی زمین سانپ کر لپیٹ دیتا ہے۔ چند گز کے فاصلے پر پاؤں کے نشان نظر آئے بعد ازاں پھر ٹائر کا نشان شروع ہو گیا۔

میں۔ غالباً سوار پھسل گیا ہوگا۔

اتنے میں مسٹر ہومس کی نظر ایک خود رو پھول دار پودے کی ٹوٹی ہوئی شاخ پر پڑی جس میں بہت سے پھول اور کلیاں لدی ہوئی تھیں۔ جس وقت میں نے اس شاخ کو دیکھا تو سناٹا آگیا۔ میں سہم کر رہ گیا۔ کیونکہ زرد زرد پھول خون کے سرخ رنگ سے رنگے ہوئے تھے۔ علاوہ ازیں راستہ پر بھی اور دیگر مقامات پر بھی جمے ہوئے خون کی پھٹکیاں نظر آرہی تھیں۔

ہومس۔ واٹسن! یہ تو بہت بُرا ہوا۔ دیکھو ذرا ہٹ کر کھڑے ہو۔ بغیر ضرورت ایک قدم آگے نہ بڑھاؤ۔ دیکھو یہ کیا نظر آتا ہے۔ اور اس کے کیا معنی ہیں۔ بائیسکل سوار زخمی ہو کر گرا پھر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ پھر بائیسکل پر سوار ہوا۔ اور آگے بڑھا لیکن اس کے بعد ٹائروں کا نشان کوئی نہیں ہے۔ لیکن اس راستہ پر کسی بیل یا گائے کے پاؤں کے نشانات ضرور نظر آتے ہیں تو کیا واٹسن بائیسکل سوار کو کسی سانڈ نے زخمی کر دیا تھا۔ نہیں ہرگز نہیں لیکن یہاں تو کسی اور کے نشانات بھی نظر نہیں آتے۔ اچھا خیر آگے بڑھو۔ اب دوست یقیناً یہ ٹائر کے نشان اور خون کے دھبے ہماری کچھ رہنمائی ضرور کریں گے۔ اب مجرم ہم سے بچکر کہاں جا سکتا ہے۔

اس کے بعد ہم کو زیادہ دیر تلاش و تجسس کرنا نہیں پڑا۔ اس نم دار اور خلاب آلودہ راستہ میں ٹائر کے نشانات ٹوٹے پھوٹے اور بے قاعدہ طور پر خمیدہ اور گھوم کھائے ہوئے نظر آنے لگے اب دفعتہ جو میری نظر پڑی تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک جگہ جھاڑیوں میں کوئی دھات کی چیز چمکتی ہوئی نظر آرہی ہے۔ یہ ایک بائیسکل تھی۔ ایک پائدان شکستہ اور مڑا ہوا تھا پہیوں پر پامر کے ٹائر چڑھے ہوئے تھے۔ اور اس کے سامنے کا تمام حصہ بُری طرح خون آلودہ تھا۔ دوسری طرف جھاڑیوں میں ایک بوٹ بھی نکلا ہوا دکھائی دیا۔ ہم دونوں دوڑ کر اس جگہ گئے وہاں ہم نے اس بدنصیب بائیسکل سوار کو پڑا ہوا دیکھا۔ وہ ایک دراز قد بھری داڑھی والا تندرست و توانا آدمی تھا۔ آنکھوں پر عینک لگی ہوئی تھی جس کا ایک شیشہ ٹوٹ گیا تھا۔ یہ شخص مردہ تھا اور وجہ مرگ کسی لٹھ کی ضرب کاری تھی جس نے اس کے سر پر پڑ کر کھوپڑی توڑ دی تھی۔ اس قدر شدید ضرب کے بعد بھی اس کا آتنی دور تک بائیسکل پر چلا جانا ظاہر کرتا تھا کہ وہ شخص کس قدر تندرست و توانا ہوگا۔ علاوہ ازیں اس سے اس شخص کی ہمت و جرات بھی ظاہر ہوتی تھی۔ پاؤں میں جوتے تھے لیکن موزے نہیں تھے۔ کوٹ کے نیچے قمیص بھی نہیں تھی۔ یقیناً یہ جرمن اُستاد کی لاش تھی۔

مسٹر ہومس نے نہایت ملائمت اور احترام سے لاش کو الٹ پلٹ کر کے دیکھا۔ بعد ازاں وہ بہت دیر تک غور کرتا رہا اور میں اس کے تیور سے دیکھ رہا تھا کہ اس خوفناک انکشاف کے بعد بھی ہم ابھی تک منزل مقصود تک نہیں پہونچے تھے۔

ہومس۔ واٹسن! بڑی مشکل آپڑی کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا کیا جائے۔ میرا ارادہ تو ہے کہ سلسلہ تفتیش جاری رکھوں۔ اب تک اتنا وقت فضول ضائع ہو چکا ہے کہ اب ایک منٹ بھی ضائع نہیں کیا جا سکتا۔ علاوہ ازیں ہمارا یہ بھی فرض ہو گیا ہے کہ اس انکشاف کی اطلاع پولیس کو دی جائے تاکہ اس غریب کی مٹی ٹھکانے لگے۔

میں۔ اگر آپ چاہیں تو میں رقعہ لیکر جا سکتا ہوں۔

ہومس۔ لیکن مجھے تو آپ کے ساتھ اور مدد کی سخت ضرورت ہے۔ ذرا ٹھہرو۔ دیکھو وہ سامنے ایک شخص جا رہا ہے اکا مشارہا ہو جاؤ اس کو بلالاؤ۔ وہ پولیس کو بلالائے گا۔

میں حسب الہدایت گیا اور اس شخص کو بلالایا۔ اس کے بعد مسٹر ہومس نے رقعہ لکھ کر اس غریب شخص کے حوالہ کیا اور ڈاکٹر گرسن کے پاس بھیجدیا۔

ہومس۔ اچھا دیکھو واٹسن! آج ہم نے دو باتوں کا پتہ لگایا ہے۔ ایک تو وہ بائیسکل ہے جس پر ڈنلپ ٹائر چڑھے ہوئے ہیں اور دوسری وہ ہے جس پر پامر ٹائر ہیں۔ اب ان دونوں باتوں سے کیا نتیجہ نکلتا ہے ذرا سوچو۔ ہاں قبل اس کے کہ ہم میدان تفتیش میں مزید قدم بڑھائیں یہ بہتر ہوگا کہ ہم ان باتوں پر غور کریں جو ہمیں اب تک معلوم ہو چکی ہیں اور ضروری باتوں سے اتفاقی باتوں کو علیحدہ کر دیں۔

میں نے اتفاق کیا۔

ہومس۔ اچھا سب سے پہلے تو میں آپ کے یہ بات ذہن نشین کرانا چاہتا ہوں کہ نوابزادہ برضا و رغبت فرار ہوا ہے۔ وہ اپنے کمرہ کی کھڑکی سے بیل کا سہارا اور چل کھڑا ہوا خواہ تنہا یا کسی اور کی ہمراہی میں۔ گویا اسقدر بات یقینی ہو۔

میں۔ بیشک!

ہومس۔ اچھا اب اس بدقسمت جرمن کے معاملہ پر غور کرو جس وقت لڑکا روانہ ہوا تو وہ پوری طرح اپنا لباس پہن چکا تھا۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اس کام کے لئے پہلے ہی سے تیار تھا لیکن جرمن ماسٹر جو چلا ہے وہ موزے بھی نہیں پہن سکا۔ گویا اس کو اس معاملہ

کی حیثیت سے خبر نہ تھی۔
مین۔ بیشک!
ہومس۔ لیکن یہ جرمن گیا کیون؟ اسلئے کہ اُس نے اپنے کمرہ کی کھڑکی سے نواب زادہ کو بھاگتے دیکھا اُس نے چاہا کہ لڑکے کے پیچھے دوڑون اور اس کو پکڑ لاؤن۔ لہذا اُس نے اپنی بائیسکل نکالی۔ نواب زادہ کے پیچھے دوڑا اور اُس کو پکڑ لیا۔ اور اسی عمل مین اپنی جان سے گیا۔
مین۔ ہان بظاہر تو ایسا ہی نظر آتا ہے۔
ہومس۔ اب مین اپنے استدلال کے زیادہ اہم موقع پر آتا ہون۔ دیکھو فطرت انسانی مین یہ بات داخل ہو کہ جب کبھی وہ کسی لڑکے کو پکڑنا چاہتا ہے تو وہ اس کے پیچھے پیدل دوڑتا ہو۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ مین اس کو پکڑ لون گا۔ لیکن اس جرمن اُستاد نے ایسا نہین کیا اُس نے اپنی بائیسکل سے کام لیا اور یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ یہ جرمن اعلیٰ درجہ کا بائیسکل سوار تھا۔ اگر اس کو یہ نہ معلوم ہوتا کہ خود نواب زادہ کے پاس بھی تیز روی کا کوئی سامان یا ذریعہ موجود ہے تو وہ ایسا ہرگز نہ کرتا۔
مین۔ یعنی وہ دوسری بائیسکل!
ہومس۔ دیکھو ذرا صورت معاملہ قائم کر لینے دو۔ اچھا جرمن اُستاد کی موت اسکول سے پانچ میل کے فاصلہ پر واقع ہوئی ہے۔ لیکن یہ یاد رہے کہ کسی گولی سے واقع نہین ہوئی۔ گولی تو ایک بچہ بھی چلا سکتا ہے بلکہ ایک خونخوار اور مہلک ضرب سے واقع ہوتی ہے جو کسی طاقتور شخص کے ہاتھ کی لگائی ہوئی تھی۔ بس صاف ظاہر ہو گیا کہ بھاگتے وقت کوئی دوسرا آدمی بھی ضرور لڑکے کے ساتھ تھا۔ اور یہ بھاگ دوڑ بھی بہت تیزی کے ساتھ عمل مین آئی تھی۔ کیونکہ جب تک ایسا اعلیٰ درجہ کا سائیکل سوار لڑکے کو پکڑ سکے وہ اسکول سے پانچ میل دور نکل چکا تھا۔ لیکن جب ہم اس افسوسناک واقعہ کے موقعہ کا معائنہ غور سے کرتے ہین تو کیا دکھائی دیتا ہے۔ صرف گائے کے چند کھُر اس سے زیادہ اور کھوج کوئی نہین ہے۔ مین اس جگہ کی دور دور تک دیکھ بھال کر چکا ہون۔ گویا ۵۰ ۰۰ قدم تک کوئی اور کھوج نہین ہے۔ اچھا کوئی سائیکل سوار قتل سے قطعی کوئی واسطہ نہین رکھ سکتا تھا۔ علاوہ ازین انسانون کے پاؤن کے نشانات بھی کہین نہین پائے جاتے۔
مین۔ ہومس! یہ بات تو ناممکن ہو۔

ہومس۔ بجا فرمایا! ہاں جس طرح میں نے صورت حال بیان کی ہے اس طرح تو ضرور ناممکن ہے لہٰذا اب مجھے معاملہ کی کوئی صورت قائم کرنی چاہیئے۔ کیونکہ مجھ سے کہیں غلطی ضرور ہوئی ہوگی لیکن تمام باتیں۔ تم خود اپنی آنکھوں دیکھ چکے ہو۔ کیا کوئی نئی بات بتلائیں نہیں سوجھتی یا میری غلطی کہیں نظر نہیں آئی۔

میں۔ تو کیا یہ نہیں ہوسکتا کہ جرمن اُستاد کی کھوپڑی بائیسکل سے گر کر ٹوٹی ہو۔

ہومس۔ کیا کیچڑ میں گر کر ایسا ممکن ہے؟

میں۔ تو پھر میری تو عقل حیران ہے میں کچھ نہیں سمجھ سکتا۔

ہومس۔ میاں لاحول ولا قوۃ! ہم اس سے بھی زیادہ بہت سے پیچیدہ اور سنگین عقدے حل کر چکے ہیں۔ بہرحال اس وقت ہمارے پاس بہت کچھ مصالحہ موجود ہے۔ بشرطیکہ ہم اس سے صحیح طور پر کام لے سکیں۔ اچھا خیر اب ہم پامر ٹائر والی سائیکل سے نپٹ چکے۔ اب ڈنلپ ٹائر والی کو لو۔ وہی جس پر پیوند لگا ہوا ہے دیکھیں اُس سے کیا حاصل ہوتا ہے۔

الغرض ہم نے بہت جلد ڈنلپ ٹائر والا نشان تلاش کرلیا اور اس کو دیکھتے ہی آگے بڑھے لیکن تھوڑی ہی دور بعد میدان کی سطح اونچی اور سخت ہونے لگی۔ اور وہ نشان کچھ دور چل کر غائب ہوگیا اب ان نشانوں سے کوئی زیادہ امداد کی توقع نہیں تھی۔ جس مقام پر ہم نے ٹائر کے آخری نشانات دیکھے وہاں سے بائیسکل دو مقامات کو جاسکتی تھی۔ یعنی یا تو عالیشان قصر ہولڈرنیس کو جو اس وقت ہمارے بائیں ہاتھ کی طرف سر بفلک کھڑا نظر آتا تھا۔ یا نشیب کی طرف داہنے ہاتھ کو ایک چھوٹے سے گاؤں کی طرف جو چسٹر فیلڈ والی سڑک پر واقع تھا۔ یہی وہ گاؤں تھا۔ جہاں ایک چھوٹا سا گرجا اور ایک پرانی سرائے بنام "سرائے اصیل مرغ" واقع تھی۔

جس وقت ہم اس مکروہ صورت اور گندی سرائے کے قریب پہونچے جس کے دروازہ پر اصیل مرغ کا نشان آویزاں تھا تو دفعتہً مسٹر ہومس نے ایک ہچکولا کھایا ایک سسکی بھری۔ اُسکے پاؤں لڑکھڑائے۔ وہ لنگڑایا اور جھپٹ کر میرے شانہ پر ہاتھ رکھ دیا۔ ورنہ قریب تھا کہ وہ دَرد سے بے قرار ہوکر زمین پر گر پڑتا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ پاؤں اونچا نیچا یا کسی گڈھے میں جا پڑنے سے اُس کے پاؤں میں موچ آگئی ہے اور وہ اُس کے صدمہ سے چلنے پھرنے سے قطعی مجبور ہوگیا ہے۔ الغرض میرے شانہ پر ہاتھ رکھے اور سہارا لیکر لنگڑوں کی طرح اُچکتے ہوے وہ سرائے میں بہ مشکل تمام داخل ہوا جہاں ایک بدصورت اور ادھیڑ آدمی بیٹھا ہوا اپنا پائپ پی رہا تھا۔ یہ شخص خوب تندرست و توانا تھا۔ اس کے ہاتھ پاؤں خوب مضبوط تھے اور اُس کے چہرہ سے ایک خاص قسم کا پاجی پن برس رہا تھا۔

ہومس۔ کہئے دوست مسٹر روبین ہائیس کیا مزاج ہے؟

روبین۔ آپ ہیں کون صاحب؟ اور آپ کو میرا نام کیونکر معلوم ہوا؟

وہ دہقانی گنوار مسٹر ہومس کے منہ کو کسیقدر شک وشبہ کی نظروں سے تکنے لگا اور بدمزاجی سے ہم کلام ہوا۔ یہ شخص سرائے کا مالک بھٹیارہ تھا۔

ہومس۔ اجی آپ کا نام تو جناب آپ کے سر پر لکھا ہوا لٹکا ہے۔ گھر کے مالک کو ہر شخص بہت آسانی سے پہچان سکتا ہے۔ میرے خیال میں آپ کے یہاں کوئی گاڑی تو نہوگی۔

بھٹیارہ۔ جی نہیں میرے یہاں نہیں ہے۔

ہومس۔ آہ مجھ سے تو ایک قدم بھی نہیں چلا جاتا۔ پاؤں ہی زمین پر نہیں ٹکتا۔

بھٹیارہ۔ تو پاؤں زمین پر ٹیکتے کیوں ہو۔

ہومس۔ مجھ سے چلا بھی تو نہیں جاتا۔

بھٹیارہ۔ تو لنگڑوں کی طرح اُچک کر چلو

الغرض مسٹر روبن ایلیس کا طرز گفتگو اور رنگ ڈھنگ عجیب بیہودہ تھا لیکن واہ رے ہومس تیوری پر بل تک نہ آیا اور شگفتہ پیشانی سے تمام باتون کا جواب دیتا رہا۔

ہومس۔ دوست اس وقت تو درحقیقت بڑی دقت پیش ہوئی مجھے اپنی تکلیف کا چندان خیال نہیں ہے۔

بھٹیارہ۔ تو بندہ ہی کو آپ کا کب خیال ہے۔

ہومس۔ دوست اس وقت نہایت ضروری کام درپیش ہے اگر تم مجھے اس وقت کوئی بائیسکل لے سکو تو مین یقین انعام مین ایک اشرفی دون گا۔

بائیسکل کا نام سنکر بھٹیارہ نے کان کھڑے کیے۔

بھٹیارہ۔ تو آخر آپ جانا کہان چاہتے ہین۔

ہومس۔ قصر ہولڈرنیس تک جائین گے۔

یہ سنکر بھٹیارہ نے ہمارے کپڑون کو جو کیچڑ مین جگہ جگہ لتھڑے ہوے تھے سر سے پاؤن تک دیکھا اور ایک طنزیہ لہجہ مین بولا۔

بھٹیارہ۔ آپ صاحبان نواب صاحب کے احباب مین سے ہون گے۔

ہومس (مسکرا کر) بہرحال وہ ہم کو دیکھ کر خوش ضرور ہون گے۔

بھٹیارہ۔ آخر کس وجہ سے۔

ہومس۔ اس لئے کہ ہم یوسف گم گشتہ یعنی انکے غائب شدہ صاجزادے کی خبر لائے ہین۔

یہ سنکر وہ بھٹیارہ بہت زیادہ چونکا اور گھبرا کر بولا۔

بھٹیارہ کیا آپ لوگ اس کا سراغ لگا رہے ہین۔

ہومس۔ نہین نواب زادہ کی خبر سنکر آئے ہین کہ وہ لورپول مین ہے اور اس کے واپس آ جانے کی بہت جلد توقع کی جاتی ہے۔

یہ بات سنکر بھٹیارہ کے بھدے چہرہ پر ایک دوسری قسم کا تغیر نمودار ہوا اور بجائے بدمزاجی کے اب وہ شگفتہ مزاجی سے گفتگو کرنے لگا۔

بھٹیارہ۔ مین کوئی وجہ نہین دیکھتا کہ مین نواب صاحب سے کسی قسم کی ہمدردی کرون کیونکہ مین ایک زمانہ مین ان کا ہیڈ کوچبان تھا۔ اور وہ مجھ سے نہایت ظالمانہ برتاؤ کرتے تھے ایک دن انھون نے ایک باجی بنیہ کے جھوٹے کہنے پر جو گھوڑون کا دانہ مہیا کیا کرتا تھا

بہت بُری طرح زد و کوب کیا تھا۔ لیکن میں یہ سُنکر خوش ہوا کہ نواب زادہ ورپول میں مل گیا ہے اور قصر ہولڈرنیس تک پہونچنے میں آپ صاحبان کی ضرور مدد کروں گا۔

ہومس۔ ہم لوگ جناب کے بیحد ممنون ہونگے۔ خیر پہلے تو کچھ کھانے کو دلوائیے اس کے بعد کوئی بائیسکل لادیں۔

بھٹیارہ۔ مگر بائیسکل تو میرے پاس ہی نہیں۔

یہ سنکر ہومس نے ایک اشرفی جیب سے نکالی اور اس کی زاہد فریب جھلک بھٹیارہ کو دکھائی

بھٹیارہ۔ میں کہتا ہوں کہ میرے پاس کوئی بائیکل نہیں ہے لیکن میں آپ کو قصر ہولڈرنس تک پہونچانے کے لئے دو گھوڑوں کا انتظام کر دوں گا۔

ہومس۔ اچھا! اچھا!! پہلے تو کچھ کھانا کھالیں اسکی نسبت پھر بات چیت ہوگی۔

وہ بھٹیارہ ہم لوگوں کو باورچی خانے کے برابر ایک کرہ میں بٹھاکر چلا گیا اور میں یہ بات دیکھ کر بیحد حیران ہوا کہ وہ پاؤں کی موچ جو ہومس کو اس قدر تکلیف دے رہی تھی دیکھتے ہی دیکھتے دفعتہً غائب ہوگئی اور اب وہ اچھے خاصے چل پھر سکتے تھے۔ اس وقت دن چھپنے کو تھا اور ہم دونوں نے صبح سے اب تک کچھ نہیں کھایا تھا اس لئے جب ہمارے سامنے کھانا لایا گیا تو ہم ندیدوں کی طرح کھانے میں مشغول ہوگئے۔ اور بغیر ڈکار لئے بہت دیر تک کھاتے رہے۔ کھانے سے فراغت پانے کے بعد میں تو سگرٹ پیتا رہا لیکن مسٹر ہومس کسی سوچ میں پڑے ہوئے تھے اور اسی اثناء میں وہ دو تین مرتبہ اُٹھ کر سامنے والی کھڑکی کی طرف گئے اور جھانک کر باہر دیکھا۔ کھڑکی کا دروازہ ایک گندہ صحن پر کھلتا تھا صحن کی دوسری طرف ایک گوشہ میں لوہار کی دوکان تھی جہاں ایک زشت رو لوہار کام میں مصروف تھا۔ صحن کے دوسری طرف اصطبل تھا۔ کھڑکی کی طرف بار بار جاکر مسٹر ہومس آخر کار ایک جگہ بیٹھ گئے اور کچھ سوچنے لگے۔ پھر تھوڑی دیر بعد وہ دفعتہً چونکے اور اپنی کرسی سے اچھل کر کھڑے ہوگئے اور اس طرح ہم کلام ہوئے۔

ہومس۔ واللہ۔ واٹسن ایسا خیال میں آتا ہو کہ میں معاملہ کی تہ کو پہونچ گیا ہوں بیشک بیشک یہی بات ہوگی کیوں واٹسن۔ کچھ یاد ہے آج ہم نے کہیں مویشیوں کے کھروں کے نشان دیکھے تھے۔

مین۔ ہان بہت جگہ دیکھے تھے کیون کیا بات ہے؟

ہومس۔ کہان دیکھے تھے۔؟

مین۔ کہتا تو ہون کہ ہر جگہ دیکھے تھے۔ دلدل مین بھی تھے راستہ پر بھی تھے۔ اور وہان بھی تھے جہان جرمن ماسٹر کی لاش پڑی ہوئی تھی۔

ہومس۔ بالکل ٹھیک! اچھا تو اب یہ بتاؤ کہ تم نے کہا دریمن کتنی گائین دیکھی تھین۔

مین۔ مجھے تو یاد نہین پڑتا جو مین نے کوئی گائے دیکھی ہو۔

ہومس۔ تو کیا واٹسن یہ تعجب انگیز بات نہین ہے کہ ہم تمام راستہ تو کھرون کے نشانات دیکھتے آئین اور کہا دریمن ایک بھی گائے کی صورت نظر نہ آئے۔ واقعی حیرت انگیز بات ہے۔

مین۔ بیشک نہایت تعجب کی بات ہے۔

ہومس۔ اچھا اب کوشش کرکے ایک بات پر غور کرو۔ عالم خیال مین پھر وہین چلو جہان وہ گائے کے کھرون کے نشانات دیکھے گئے تھے۔ اور ان کو پھر غور سے دیکھو۔

مین۔ اچھا مین دیکھ رہا ہون۔

ہومس۔ دیکھو غور سے دیکھو کہ کھرون کے نشانات کہین تو ایسے ہین جیسے یہ نشانات۔

. . . .

اور کہین کہین ایسے بھی ہین جیسے یہ

. . . .

اور کہین ایسے ہین جیسے یہ

. . . .

کیون کچھ یاد آتا ہے غور کرکے بتاؤ۔

مین۔ نہین مجھے تو یاد نہین آتا۔

ہومس۔ لیکن مجھے یاد آتا ہے بلکہ مین قسم کھاکر کہہ سکتا ہون۔ خیر کسی وقت جب فرصت ہوگی تو پھر موقعہ پر چل کر یہ بات دیکھین گے اور اپنے خیال کی تصدیق کرین گے۔ افسوس میری سمجھ پر کیا پتھر پڑے تھے جو مین نے اُن نشانات کو دیکھ کر پہلے ہی نتیجہ نہ نکال لیا۔

مین۔ اور وہ نتیجہ ہے کیا؟

ہومس۔ بہت اچھا نتیجہ ہے یعنی یہ تعجب کی بات ہے کہ ایک گائے کبھی تو خرگام چلتی ہے۔

کبھی پوپٹی کبھی قدم اور کبھی سرپٹ دوڑنے لگتی ہے۔ خدا کی قسم واٹسن! کسی دیہاتی بھٹیارہ کا دماغ تو یہ ہو نہیں سکتا جو اس قسم کا ہو کا اس کے ذہن میں آسکے بس اب دیکھو یہاں میدان صاف ہے سرائے میں کوئی نظر نہیں آتا۔ صرف وہ لوہار کا لونڈا کام کر رہا ہے۔ اب ذرا چپ چاپ چلو اور کوئی اور بات معلوم کرو۔

ہم دونوں چپ چاپ کمرہ سے نکلے اور سرائے کے میلے کچیلے صحن میں پہونچے۔ یہاں اصطبل میں دو گھوڑے تھے جن کی غالباً کوئی خبر گیری تک نہ کرتا تھا۔ صحن سرائے کی طرح یہ بھی میلے کچیلے تھے، اتنے میں ہومس کو کچھ خیال آیا اور اس نے ایک گھوڑے کا پچھلا پاؤں کا معائنہ کیا اور پھر خوب قہقہہ لگایا۔

ہومس ۔ نعل تو پرانے ہیں لیکن تازہ لگے ہیں یعنی پرانے نعلوں میں نئی کیلیں جڑی ہوئی ہیں۔ واللہ یہ معاملہ تو قابل یادگار ہے۔ اچھا آؤ اب لوہار کے پاس چلیں۔

لوہار بدستور اپنے کام میں مصروف تھا اس نے آنکھ پھر کر بھی ہماری طرف نہ دیکھا لیکن ہومس نے لکڑی اور لوہے کے ٹکڑوں کے اُس انبار کی طرف، جو دوکان میں ڈھیر تھا ادھر اُدھر سے خوب غور و خوض کے ساتھ دیکھا۔

اسی اثنا میں عقب کی طرف سے ہم کو کسی کے پاؤں کی آہٹ سنائی دی کیا دیکھتے ہیں کہ وہی بھٹیارہ چلا آرہا ہے۔ اس وقت اس کی ناک چڑھی ہوئی تھی۔ تیوریوں پر بل پڑے ہوئے تھے اُس کی خونخوار آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے۔ اور وہ سخت غضبناک نظر آتا تھا۔ اُس کے ہاتھ میں لوہے کی بھاری شام چڑھا ہوا ڈنڈا تھا۔ اور وہ کچھ اس قدر ہیبت انگیز اور تہدید آمیز طریقہ سے آیا کہ میں نے احتیاطاً اپنی جیب میں ریوالور درست کر لیا۔

بھٹیارہ (او شیطان کے بچو جاسوسو! تم یہاں کیوں آئے۔ تمھارا یہاں کیا کام تھا؟

ہومس (متانت سے) کیا ہے مسٹر روبن ہائیس! کیوں ناراض ہوتے ہو۔ تم تو کچھ ایسے گھبرائے ہوئے نظر آتے ہو گویا تمھیں کسی بات کا پتہ لگ جانے کا خوف ہے۔

بھٹیارہ نے بڑی کوشش سے خود کو سنبھالا۔ پیشانی کے بل دور کئے۔ اور چہرہ پر مکارانہ شگفتگی پیدا کر کے خندۂ دندان نما کیا۔ جو اس کی ڈراؤنی صورت سے بھی زیادہ خوفناک تھا۔

بھٹیارہ۔ آپ اس وہ کان میں بڑی خوشی کے ساتھ ہر چیز کی دیکھ بھال کرسکتے ہیں لیکن دیکھو مسٹر! بندہ اس بات کو ہرگز پسند نہیں کرتا کہ لوگ بغیر میری اجازت کے سرائے میں ادھر ادھر تاک جھانک کرتے پھریں۔ لہذا بہتر ہوگا کہ آپ کوڑی کوڑی ادا کر کے یہاں سے اپنے گھر کا دھندا لیں ورنہ آپ صاحبان کے حق میں اچھا نہ ہوگا۔

ہومس۔ اچھا مسٹر ہائیس! کوئی ہرج نہیں۔ ہم تو صرف تمھارے گھوڑوں کو دیکھتے تھے لیکن خیر میں اب پیا پیادہ چل سکوں گا۔ میرے خیال میں قصر ہولڈرنیس یہاں سے کچھ زیادہ دور نہیں ہوگا۔

بھٹیارہ۔ جی ہاں دو میل سے زیادہ نہیں۔ یہ بائیں ہاتھ کو راستہ جاتا ہے۔

الغرض جب تک ہم لوگ سرائے سے نکل گئے وہ مردود ہم کو تیز نظروں سے گھورتا ہی رہا۔ ہم دونوں سرائے سے نکلکر سڑک پر آئے کچھ دور چلے اور جب ایک گھوم کی آڑ میں ہم بھٹیارہ کی نظروں سے غائب ہوگئے۔ تو ہومس ٹھہر گئے۔

ہومس۔ کیا کہوں! سرائے سے چلا آنا بہت برا ہوا بلکہ جو قدم میں وہاں سے آگے بڑھاتا ہوں اپنے مقصد سے دور پڑتا جاتا ہوں۔ نہیں واٹسن! میں یہاں سے آگے جانا نہیں چاہتا۔ میں سرائے سے دور نہیں ہو سکتا۔ ہرچہ بادا باد۔ میں تو ایک قدم آگے نہیں بڑھاؤں گا۔

میں۔ مجھے یقین ہوگیا ہے کہ اس ردبین ہائیس کو تمام معاملہ معلوم ہے۔ میں نے اس سے زیادہ سرکش اور منہ پھٹ بدمعاش کوئی نہیں دیکھا۔

ہومس۔ اوہو! آپ صرف اس بدمعاش کے ہی خیال میں ہیں۔ جناب یہاں تو ہر بات عجیب ہے وہ گھوڑے وہ لوہار کی دوکان۔ یہ سب عجیب چیزیں ہیں بلکہ سرائے ہی نہایت عجیب جگہ ہے۔ میرے خیال میں اب ہم اس سرائے کا معائنہ کسی اور طریقہ سے کرینگے۔

جس جگہ ہم دونوں کھڑے تھے اس کے عقب میں دور تک ایک پہاڑی کے ڈھلان کا سلسلہ چلا گیا تھا جس پر بڑی بڑی سنگ ایک رہوشہ کا پتھر کی چٹانیں نظر آ رہی تھیں اب ہم سڑک سے ہٹ کر پہاڑی کی طرف چلنے لگے تھے۔ الغرض ہم تھوڑی دیر بعد پہاڑی پر چڑھنے لگے۔

تھوڑی سی بلندی پر پہونچکر میں نے قصر ہولڈرنیس کی طرف نظر ڈالی جو سامنے صاف نظر آ رہا تھا تو دیکھا کہ ایک شخص بائیسکل پر سوار بڑی تیزی سے چلا آ رہا ہے۔ ہومس نے بھی اسے دیکھ لیا اور جلدی سے میرے شانہ پر ہاتھ رکھ کر نیچے دبایا۔

ہومس۔ بیٹھ جاؤ: واٹسن! دبک جاؤ۔

الغرض ہم دونوں پتھروں کی آڑ میں چھپ گئے۔ اور چھپنے ہی پائے تھے کہ وہ سائیکل سوار نہایت تیزی سے پاؤں مارتا ہوا ہمارے قریب سے سڑک پر گزرا۔ گرد و غبار کے اندر جو میں نے اس شخص کی طرف غور سے دیکھا تو ایک شخص ایسا نظر آیا جس کے چہرے پر پریشانی برس رہی تھی۔ رنگ زرد اور طبیعت گھبرائی ہوئی تھی منہ کھلا ہوا تھا اور آنکھوں سے وحشت ٹپکتی تھی۔ صاف تو نظر نہیں آسکا لیکن قرائن سے اس شخص کا چہرہ مسٹر جیمس وائلڈر کی بگڑی ہوئی صورت نظر آتا تھا۔ وہی وائلڈر جسے ہم نے کل رات نواب صاحب کے ساتھ دیکھا تھا۔

ہومس۔ او ہو واٹسن! یہ تو نواب صاحب کا سکرٹری معلوم ہوتا ہے آؤ دیکھیں یہ یہاں کیوں آیا ہو اور کیا کرتا ہو۔

الغرض ہم دونوں ایک چٹان سے دوسری چٹان پر چڑھتے چلے گئے حتیٰ کہ ہم ایک ایسے مقام پر پہونچے جہاں سے سرائے کا پھاٹک بخوبی صاف نظر آرہا تھا۔ وائلڈر کی بائیسکل دیوار سے لگی کھڑی تھی۔ عمارت کے آس پاس کوئی شخص پھرتا پھرتا نظر نہیں آتا تھا۔ اور نہ سرائے کی کھڑکیوں سے کسی کی صورت نظر آتی تھی۔ اتنے میں رفتہ رفتہ آفتاب ڈوبنا شروع ہوا اور قصر ہولڈرنیس پر شفق نے زردی رنگ پھیرنا شروع کر دیا۔ اندھیرا ہو چلا تھا اور اسی دھندلکے میں ہم نے ٹمٹم کی دو لالٹینیں سرائے کے اندر روشن ہوتے دیکھیں۔ اور اس کے تھوڑی دیر بعد گاڑی کے چلنے کی گھڑگھڑاہٹ اور گھوڑوں کے ٹاپوں کی آواز سنائی دی۔ ٹمٹم سڑک پر تیزی سے چلنے لگی اور سیدھی چسٹرفیلڈ کو روانہ ہو گئی۔

ہومس۔ کیوں واٹسن! کیا سمجھے؟

میں۔ میرے خیال میں تو کوئی شخص فرار ہوا ہے

ہومس۔ میں نے ٹمٹم میں جہاں تک میری نگاہ کام کر سکی صرف ایک آدمی دیکھا لیکن یہ شخص یقیناً مسٹر جیمس وائلڈر نہ تھا کیونکہ وہ تو سامنے سرائے کے دروازہ پر موجود ہے۔

پردۂ تاریکی میں سے دفعتہً ایک مربع روشنی نمودار ہوئی۔ اور اس کے درمیان وہ سکرٹری یعنی وائلڈر کھڑا ہوا نظر آیا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ شخص کسی کی آمد کا منتظر ہے اور سڑک کی طرف آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہا ہے۔ اس کے تھوڑی دیر بعد سڑک پر کسی آدمی کے آنے کا سایہ نظر آیا۔ دروازہ بند ہو گیا اور پھر چاروں طرف تاریکی چھا گئی۔ پانچ منٹ بعد

دوسری منزل پر ایک کمرہ مین لیمپ روشن ہوا جس کی روشنی قبر کھڑکی پر نظر آ رہی تھی -
ہومس - اس سرائے کی تمام باتین نرالی ہین -
مین - یعنے کھانے کا کمرہ دوسری طرف ہے -
ہومس - ہان - یہ لوگ جواب اس کمرہ مین موجود ہین وہ گویا خاص آدمی یا مہمان ہین عام مسافر نہین ہین - اب خیال تو کرو کہ اس وقت اس جیمیس ولائلڈر کو اس سرائے مین کون سا کام ہے اور یہ کون شخص ہے جو اس طرح خفیہ طور پر اس سے ملنے آیا ہے - آؤ واٹسن! خواہ کچھ ہو لیکن آج تو جان جوکھون مین ڈال کر اس معاملہ کی تفتیش ذرا قریب سے کرین گے -

الغرض یہ رائے قائم کر کے ہم دونون دبے پاؤن چھپتے چھپاتے سڑک پر آئے اور لوگون کی نظرون سے بچتے ہوئے سرائے کے دروازے پر پہونچ گئے - بائیسکل ابھی اسی جگہ دیوار سے لگی رکھی تھی - ہومس نے جیب سے دیا سلائی نکال آہستہ سے جلائی اور پچھلے ٹائر کو دیکھا اور دیکھ کر مسکرایا - یہ ڈنلپ ٹائر تھا جس پر ایک پیوند بھی لگا ہوا تھا - اور ہمارے سر پر وہ کھڑکی تھی جس مین لیمپ جل رہا تھا -

ہومس (چپکے سے کان مین) واٹسن! اگر تم دیوار کے سہارے دونون ہاتھ ٹیک کر کھڑے ہو جاؤ تو مین ایک نظر کمرہ کے اندر جھانک لون -

الغرض ہومس کی ہدایت کے موافق مین دونون ہاتھ دیوار پر رکھ کر کھڑا ہو گیا اور مسٹر ہومس اُچک کر میرے شانون پر چڑھ گئے اور اس طرح سوار دوش ہو کر انہون نے کھڑکی کے ذریعہ سے کمرے کے اندر جھانکا لیکن جھانکتے ہی فوراً کود پڑے -

ہومس - آؤ دوست! بس آؤ - آج ہم نے دن بھر بہت کافی کام کیا - اور میرے خیال مین جس قدر یا تین ہو سکتی تھین وہ ہم نے سب معلوم کرین - اب ہمین ڈاکٹر اکس ٹیبل کے اسکول کو چلنا ہو جو یہان سے بہت دور ہے - لہذا جس قدر جلد ممکن ہو سکے چل دینا چاہئے -

ہم دونون وہان سے مدرسہ خانقاہیہ کی طرف روانہ ہوئے - اور دونون اس قدر خاموشی سے وہ کہا در کا تمام میدان طے کیا کہ کسی کے منہ سے ایک لفظ تک نہ نکلا اور جب ہم اسکول کے پاس پہونچے تو ہومس وہان بھی نہ گئے بلکہ سیدھے میکلٹن سٹیشن کی طرف روانہ ہوئے جہان سے انہون نے مختلف مقامات کو کئی تار ارسال کئے - الغرض بہت رات گئے

ہم مدرسہ مین داخل ہوے - مسٹر ہومس سیدہے ڈاکٹر صاحب کے کمرہ مین داخل ہوے اور ان کو جو ہجوم رنج وغم سے سر ہاتھ پہ لیٹے پڑے ہوے ستھے جا کر تسکین دی - اس کے بعد ہومس میرے کمرے مین تشریف لاے - اس وقت بھی وہ شخص اسی طرح چست وچالاک اور بزار قوت عمل نظر آتا تہا جیسا صبح کو روانہ ہونے کے وقت تہا -

ہومس - لو دوست بس اب انشاءاللہ تمام معاملہ ٹھیک ہوجاے گا اور مجھے قوی امید ہے کہ ہم کل شام سے پہلے ہی اس راز سربستہ کی عقدہ کشائی مین کامیاب ہوجاینگے -

اگلے روز دن کے گیارہ بجے ہم دونوں مشہور و معروف قصر ہولڈرنیس کے پھاٹک پر تھے جسکے بعد ہم اس راستہ پر چلے دونوں طرف خوبصورتی کے ساتھ خوبصورت درخت لگے ہوئے تھے خراماں خراماں محل کے دروازے پر پہونچے۔ یہاں ایک خادم آ کر ہم کو لے گیا اور نواب صاحب کے اس کمرے میں پہونچا دیا جہاں وہ مطالعہ کیا کرتے تھے وہاں ہم نے مسٹر واٹلڈر کو دیکھا جو اس وقت اپنے کو بہت کچھ لئے ہوئے اور گر بہ مسکین بلکہ بھگت بنے ہوئے سنجیدہ نظر آتے تھے لیکن انکی بے قرار آنکھوں سے کل رات کی وحشت اور پریشانی کے آثار ضرور پائے جاتے تھے۔

واٹلڈر۔ آپ غالباً حضور نواب صاحب سے ملاقات کرنے تشریف لائے ہیں۔ مجھے واقعی افسوس ہے کیونکہ نواب صاحب کی ہو قت طبیعت اچھی نہیں ہے جب سے انھوں نے وہ افسوسناک قتل کی خبر سنی ہے اُن کے دل کو سخت صدمہ ہوا ہے۔ ڈاکٹر ہکسٹیبل نے کل شام بذریعہ تار جرمن ماسٹر کے قتل کی اطلاع دی تھی اسیوقت سے وہ ملول و مغموم لیٹے ہوئے ہیں۔

ہومس۔ لیکن مسٹر واٹلڈر میں نواب صاحب سے ضرور ملوں گا۔

واٹلڈر۔ مگر وہ تو اپنے کمرہ میں ہیں۔

ہومس۔ میں وہیں جاؤں گا۔

واٹلڈر۔ غالباً وہ سوتے ہوں گے۔

ہومس۔ کچھ پروا نہیں میں انکو جگا لوں گا۔

مسٹر ہومس نے استقدر سرد مہری اور روکھے پن سے سوال و جواب کئے تو سکریٹری کو معلوم ہو گیا کہ یہ شخص ماننے والا نہیں ہے۔ اور اس سے مزید بحث کرنا فضول ہے۔

واٹلڈر۔ وقعہ خیر مسٹر ہومس! اگر آپ مانتے ہی نہیں تو میں نواب صاحب کو آپ کے آنے کی

اطلاع دیے دیتا ہوں۔

تقریباً نصف گھنٹہ بعد نواب صاحب کی عظیم الشان ہستی نمودار ہوئی اُن کے چہرے پر مُردنی چھائی ہوئی تھی۔ متاثر ہوا تھا اور وہ نہایت ملول و حزین نظر آتے تھے۔ ہم نے نواب صاحب کو دیکھتے ہی ادب سے سلام کیا جس کا انہوں نے بخندہ پیشانی جواب دیا۔ نواب صاحب میز پر بیٹھ گئے۔ اور ان کی سرخ ریش مبارک میز کی سطح پر پھیلنے لگی اس کے بعد وہ شان رئیسانہ سے ہم کلام ہوئے۔

نواب۔ اچھا تو مسٹر ہومس! آپ کیا چاہتے ہیں۔

لیکن میرے دوست کی نظریں سکریٹری کی طرف جمی ہوئی تھیں جو اس وقت نواب صاحب کے پاس کھڑا ہوا تھا۔

ہومس۔ حضور والا میرے خیال میں اس وقت زیادہ آزادی سے گفتگو ہو سکے گی جس وقت مسٹر وائلڈر یہاں نہ ہوں گے۔

یہ سنتے ہی سکریٹری کا چہرہ اُتر گیا۔ رنگ زرد پڑ گیا اور اس نے غضبناک ہو کر ایک شرارت آمیز نگاہ مسٹر ہومس پر ڈالی۔

وائلڈر۔ اگر حضور کی خواہش یہ ہو تو ....

نواب۔ ہاں ہاں! بہتر ہے تم باہر چلے جاؤ۔ اچھا اب مسٹر ہومس فرمائیے کہ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔

ہومس اس وقت تک خاموش رہے جب تک کہ سکریٹری صاحب کمرہ سے چلے نہ گئے اور اُن کے بعد کمرہ کا دروازہ بند نہ ہو گیا۔

ہومس۔ حضور واقعہ یہ ہے کہ مجھے اور میرے رفیق طریق ڈاکٹر واٹسن کو ڈاکٹر ہکسٹیبل صاحب نے یقین دلایا تھا کہ حضور نے اس معاملہ میں کچھ انعام دینے کا وعدہ فرمایا ہے میں چاہتا ہوں کہ اس بات کی حضور والا کی زبان سے تصدیق ہو جائے۔

نواب۔ ہاں مسٹر ہومس: یقیناً میں نے انعام کا وعدہ کیا ہے۔

ہومس۔ اگر مجھے صحیح اطلاع دی گئی ہے تو اس کی رقم غالباً پانچ ہزار پونڈ ہے جو اس شخص کو دی جائے گی۔ جو یہ بتا دے کہ نواب زادہ کہاں ہے۔

نواب۔ بیشک!

ہومس۔ اور ایک دوسری رقم ایک ہزار پونڈ کی اس شخص کو دی جائے گی جو اس شخص یا اشخاص کے نام بتا دے جنھوں نے نواب زادہ کو روک رکھا ہے۔

نواب۔ بالکل ٹھیک!

ہومس۔ اور اس آخری مد میں غالباً نہ صرف وہ لوگ داخل ہیں جو نواب زادہ کو بھگا لے گئے ہیں بلکہ وہ لوگ بھی شامل ہیں جنھوں نے نواب زادہ کو موجودہ حالت میں محبوس رکھنے کی سازش کی ہے۔

نواب (بے قرار ہو کر) ہاں ہاں مسٹر ہومس! اگر آپ اپنا کام خوبی اور خوش اسلوبی سے انجام دینگے تو آپ کو انعام نہ دیے جانے کی کوئی وجہ نہیں۔

یہ سنکر میرے دوست نے ہاتھ ملے۔ بالکل اس طرح سے جیسے کوئی مکھی شہد دیکھ کر ملا کرتی ہے جسے دیکھ کر میں سخت حیران ہوا کیونکہ میں اپنے دوست کی بے غرضی، استغنا اور کفایت شعارانہ زندگی سے خوب واقف تھا۔

ہومس۔ اچھا حضور میں دیکھتا ہوں کہ اس وقت میرے سامنے حضور کی چیک بک رکھی ہوئی نظر آ رہی ہے اور میں بیحد ممنون ہوں گا اگر حضور اس وقت میرے نام ۶ ہزار پونڈ کا چیک کاٹ دیں گے۔ اور یہ بھی زیادہ مناسب ہوگا کہ حضور اس کو کراس کر دیں کیونکہ میرا کا بینک جس بینک سے ہوتا ہے اس کا نام دی کیپٹل اینڈ کاؤنٹیز بینک شاخ اکسفورڈ اسٹریٹ لندن ہے

یہ الفاظ سنتے ہی نواب صاحب کرسی پر سے سیدھے ہو گئے اور ہومس کی طرف غصہ، حیرانی اور سختی سے گھورنے لگے اور درشتی سے فرمایا۔

نواب۔ کیا مسٹر ہومس! آپ مجھ سے مذاق کر رہے ہیں۔ یہ مذاق کا کیا موقع محل ہے۔

ہومس۔ ہرگز نہیں حضور۔ میں تمام عمر میں آج سب سے زیادہ سنجیدہ گفتگو کر رہا ہوں۔

نواب۔ تو پھر آپ کا کیا مطلب ہے۔

ہومس۔ مطلب یہ ہے کہ یہ انعام میں نے لے لیا۔ میں جانتا ہوں کہ نواب زادہ کہاں ہے اور کم از کم ان لوگوں میں سے بھی بعض کو جانتا ہوں جنھوں نے نواب زادہ کو روک رکھا ہے۔

اس وقت نواب کے چہرے پر غیظ و غضب سے سرخی دوڑ گئی اور انھوں نے تحکمانہ لہجہ میں پوچھا

نواب۔ اچھا تو وہ کہاں ہے؟

ہومس۔ وہ ہے بالکل رات تک میرے اصطبل میں تھا جو حضور کے دردولت سے تقریباً دو میل فاصلہ پر ہے۔

ان الفاظ نے طلسمی کام دیا۔ نواب کی وہ حالت غائب ہوگئی اور وہ کسی فکر میں مبتلا ہو کر کرسی پر بیٹھ گئے۔

نواب۔ اور آپ ملزم کس کو قرار دیتے ہیں۔

اس وقت جو جواب شرلاک ہومس نے دیا وہ بھی بیحد حیرت انگیز تھا۔ وہ جھپٹ کر آگے بڑھا اور نواب صاحب کے شانے پر ہاتھ رکھ کر بولا۔

ہومس۔ میں حضور کو ملزم قرار دیتا ہوں اور اب میں امید کرتا ہوں کہ حضور اس ۶ ہزار پونڈ کی چیک کاٹنے کی تکلیف گوارا فرمائیں گے۔

آپ یقین فرمائیں یا نہ فرمائیں بندہ کی عادت میں جھوٹ بولنے سے اتنی ہی نفرت ہے جتنی ہندوستان کے شدھی بازوں اور سنگھٹن نوازوں کو آزادی اور وطن سے۔

افسوس میں بات کہتے کہتے دور نکل گیا کہ کچھ رہا تھا اور بک کچھ گیا۔ خیر وہ تو ایک جملہ معترضہ تھا اب آمدم بر سر مطلب وقت پڑنے پر جس طرح مدبرین برطانیہ گرگٹ کی طرح رنگ بدل جاتے ہیں اسی طرح اس وقت مسٹر ہومس کے الزام عاید کرنے اور نواب صاحب کے شانہ پر ہاتھ رکھ کر ان کو ملزم گردانے کے بعد وہی پرواز ہوا سے غرور و نخوت دماغ جس کی نشو و نما سیاسیات میں ہوئی تھی اور جس میں زیادہ تر خیالات اس قسم کے آتے تھے کہ کسی آزاد قوم کو کس طرح غلام بنایا جائے افکار و حوادث کے تھپیڑے کھا کر صحیح ہو گیا۔ واقعی قدرت کے اس منظر میں عجیب سبق ہے کہ جو تو میدان آزادی میں ہرن ستانہ وار چوکڑیاں بھرتا اور کلیلیں کرتا نظر آتا ہے لیکن جب موت کے شکاری پیچھے پڑ جاتے ہیں تو بقول ایک گنوار فقیر کے جو یہ صدا کہا کرتا تھا کہ ؎

لگا طمانچہ مرت کا تو گیا چوکڑی بھول

اس وقت نواب صاحب جیسے میدان تدبر و سیاست کے چالباز شاطر کا بھی نقشہ بدل گیا تھا۔ لب و لہجہ اور طرز تکلم کا رخ بدل گیا تھا۔ ڈہائی چال چلنے والا گھوڑا ٹھوکریں کھانے لگا۔ وہ فیل نشین اپنی ارڈمی کی ترچھی سیاسی چالیں بھولا۔ حق و صداقت کے پیادوں نے فہم و فراست

کا فرزین بیٹھ لیا، اور ضیق بچا کر شہادت کا اشارہ کیا۔

نواب صاحب کرسی وجاہت پر لیٹ گئے۔ آنکھیں بند کرلیں۔ دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ لیا۔ اور کسی عمیق خیال میں غرق ہو گئے تھوڑی دیر بعد اس استغراق سے افاقہ ہوا اور پھر اسی قدیم رئیسانہ شان سے حکیمانہ لہجہ اختیار کیا۔ اور بڑی کوشش سے اندرونی جذبات کو دبا کر فرمایا۔

نواب۔ اس معاملہ کی کہاں تک آپکو خبر ہے۔

ہومس۔ سر سے پیر تک۔ میں نے کل رات آپ دونوں کو ایک جگہ دیکھ لیا ہے۔

نواب۔ کیا سوائے آپ کے اور آں صاحب کے (واٹسن) اور بھی کوئی اس راز سے واقف ہے

ہومس۔ میں نے ابھی تک کسی سے نہیں کہا۔

یہ سنکر نواب صاحب نے کانپتی ہوئی انگلیوں میں قلم سنبھالا اور چیک بک کھولی۔

نواب۔ مسٹر ہومس! اپنا وعدہ ضرور پورا کروں گا۔ اچھا دیکھو میں آپ کے لئے چیک لکھنے والا ہوں خواہ جو اطلاع آپ نے ہم پہونچائی ہے وہ میرے لئے کتنی ہی ناگوار ہو۔ جب میں نے یہ انعام تجویز کیا تھا تو مجھے ہرگز معلوم نہ تھا کہ واقعات یہ رنگ اختیار کریں گے۔ لیکن اب معلوم ہوا کہ آپ اور آپ کے دوست صاحب دونوں نہایت عقلمند و فہیم اور مصلحت شناس آدمی ہیں اس لئے میں یقین کرتا ہوں کہ اب اس معاملہ میں مصلحت سے کام لیا جائے گا۔

ہومس۔ میں حضور کا مطلب نہیں سمجھ سکا۔

نواب۔ اچھا تو میں صاف الفاظ میں بیان کئے دیتا ہوں امید ہے کہ یہ معاملہ صرف آپ ہی دو صاحبان کو معلوم ہے اس لئے میں کوئی وجہ نہیں دیکھتا کہ اس کو شہرت اور بدنام کیا جائے یا کسی تیسرے کو کانوں کان بھی خبر ہو۔ میرے خیال میں آپ کی بارہ ہزار پونڈ رقم میرے ذمہ چاہئے کیوں ہے نا؟

ہومس مسکرایا اور سر ہلایا۔

ہومس۔ افسوس ہے حضور والا۔ اب اس معاملہ کا انتظام اسقدر آسانی سے نہیں ہو سکتا کیونکہ جیمس استاد کے قتل کا کیا جواب دوں گا۔

نواب۔ لیکن جیمس کو اس قتل کی کیا خبر تھی۔ آپ اس کو اس جرم کا ذمہ دار نہیں ٹھہرا سکتے

یہ کام تو اس سفاک بدمعاش کا ہے جسے بدقسمتی سے جیمس نے اپنا آلۂ کار بنایا تھا۔

ہومس۔ لیکن حضور اس معاملہ میں میرا خیال بہت مختلف ہے۔ میرے نزدیک جب کوئی شخص کسی جرم کے ارتکاب میں مصروف ہو جاتا ہے تو سلسلۂ فعل میں جس قدر مزید یا دیگر جرائم سرزد ہوں اُن سب کا وہ اخلاقی طور پر مجرم ٹھہرتا ہے۔

نواب۔ ہاں مسٹر ہومس! آپ سچ فرماتے ہیں۔ اخلاقی طور پر وہ ضرور مجرم ہے۔ لیکن یقیناً قانون کی نظروں میں وہ مجرم نہیں ہو سکتا۔ کوئی شخص کسی ایسے قتل عمد کا مجرم نہیں ہو سکتا جس کے ارتکاب کے وقت وہ موقعہ واردات پر موجود نہیں تھا۔ اور جیمس سے وہ اسیقدر نفرت کرتا ہے جسقدر کہ آپ صاحبان کر سکتے ہیں۔ جوں ہی جیمس کو واقعہ قتل کا حال معلوم ہوا اُس نے فوراً آ کر مجھ سے تمام حالات من وعن بیان کر دیے۔ اس کے دل میں ہول سما گیا ہے اور اُس کا ضمیر اس کو ملامت کر رہا ہے وہ سخت پشیمان ہے قتل کا حال معلوم ہوتے ہی اُس نے اپنے تعلقات قاتل سے فوراً منقطع کر لیے۔ للّٰہ! مسٹر ہومس اب کسی طرح اُس کو بچا لیں میں آپ سے التجا کرتا ہوں کہ اس کی جان بچا لو۔

اس وقت نواب صاحب کا تمام غرور تبختر۔ تمام رئیسانہ خودداری و خود پسندی اور تمام رعونت و فرعونیت غائب ہو گئی تھی۔ اُن کے چہرے سے گھبراہٹ اور خوف کے آثار نمایاں تھے۔ وہ گھبرائے ہوئے دانتوں سے ہونٹ دبا کر کمرے میں ادھر سے اُدھر ٹہلنے لگے اُن کی مٹھیاں بند تھیں اور وہ ہوا سے اس طرح لرز رہے تھے جیسے کوئی دیوانہ آخر کار چند منٹ بعد نواب صاحب نے اپنے جذبات اور حواس پر قابو حاصل کیا۔ میز پر بیٹھ گئے اور بولے۔

نواب۔ میں نے آپ صاحبان کا یہ عمل بہت پسند کیا کہ اس معاملہ میں کسی اور شخص سے گفتگو کرنے کے بجائے آپ سیدھے میرے پاس تشریف لے آئے۔ اس وقت کم از کم ہم اس بات پر کچھ صلاح و مشورہ تو کر سکتے ہیں کہ اس مکروہ معاملہ کی اہمیت کم کرنے کے لئے کیا تدابیر اختیار کی جائیں۔

ہومس۔ درست فرمایا حضور نے۔ لیکن حضور جہاں تک میں خیال کرتا ہوں یہ بات اُسی وقت حاصل ہو سکتی ہے جبکہ ہم آپس میں انتہائی صاف گوئی اور بغایت اخلاقی جرأت سے کام لیں۔ میرا دل چاہتا ہے کہ جہاں تک میرے امکان میں ہے میں حضور کی مدد کروں۔

لیکن قبل اس کے کہ مین کچھ کرون مین یہ چاہتا ہون کہ اس معاملہ کی پوری تفصیل معہ جزویات کے مجھ سے بیان کردی جاوے۔ تاکہ مین یہ سمجھ سکون کہ اصل حقیقت معاملہ کیا ہے۔ مین خیال کرتا ہون کہ حضور کا اشارہ جیمس وانلاڈر کی طرف ہے یعنی آپ کا خیال یہ ہے کہ قاتل وہ نہین ہے۔

نواب۔ ان وہ قاتل تو نہین ہے۔ قاتل تو فرار ہو گیا۔

ہومس کھلکھلا کر ہنسے اور بولے۔

ہومس۔ غالباً حضور کو یہ تو معلوم ہی ہوگا کہ اس نیاز مند کو بھی دنیائے سراغرسانی مین کسیقدر شہرت اور عزت حاصل ہے پھر یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ قاتل مجھ سے بچکر بھاگ جائے مسٹر روبین ہائیس کی نسبت مین نے کل رات اطلاع دیدی تھی اور ۱۱ بجے رات کے وہ میری اطلاع دہی پر چسٹر فیلڈ مین گرفتار کر لیا گیا اور گرفتاری کی اطلاع بھی بیان آنے سے قبل مجکو وہان کے کوتوال نے بذریعہ تار مجھے دیدی ہے۔

نواب صاحب حیرت زدہ ہو کر کرسی سے تکیہ لگا کر بیٹھ گئے اور تصویر حیرت بنے ہوئے چشم بکم میرے دوست کے چہرے کو تکنے لگے۔

نواب۔ آپ مین کچھ اس بلا کی قوتین اور قابلیتین ہین کہ دوسرے آدمیون کو نصیب نہین ہو سکتین کیا روبین ہائیس گرفتار کر لیا گیا؟ مین یہ سنکر بہت ہی خوش ہوا۔ بشرطیکہ اسکی گرفتاری جیمس پر کوئی اثر نہ ڈالے۔

ہومس۔ یعنی حضور کے سکریٹری صاحب پر؟

نواب۔ نہین میرے بیٹے پر۔!

اس مرتبہ مسٹر ہومس کی حیرانی کی کوئی حد نہ رہی وہ حیران و ششدر نواب صاحب کی صورت کو تکتے رہ گئے۔

ہومس۔ حضور سچ تو یہ ہو کہ مین اس معاملہ مین سخت حیران ہون اس گتھی کی کچھ حضور ہی عقدہ کشائی فرمائین تو بہتر ہوگا۔

نواب۔ مین آپ حضرات سے کوئی بات پوشیدہ نہ رکھونگا۔ مین آپ کی اس رائے سے متفق ہون کہ اس معاملہ مین صاف گوئی بہترین پالیسی ہوگی خواہ وہ میرے لئے کتنی ہی تکلیف دہ

کیون نہ ہو۔

تھہ اس معاملہ نے تو مجھے ان حالون کو پہونچا دیا۔ افسوس اگر کمبخت جیمس رشک وحسد اور حماقت سے کام نہ لیتا تو آج یہ مصیبت کیون نازل ہوتی مسٹر ہوتس! جب مین جوان تہا تو دنیا کے تمام جوانون کی طرح مجھپر جوانی دیوانی بن کر سوار ہوگی۔ اور مین بھی ایک نوجوان حسینہ پر مرنے لگا۔ مین نے اس سے شادی کی درخواست کی لیکن چونکہ اس کو بھی مجھ سے محبت تھی اس لئے اس نے یہ کہہ کر ٹال دیا کہ شادی کرنے سے میری خاندانی اور روساء عزت ووجاہت کو بٹہ لگیگا۔ الغرض دونون کی زندگی عیش کے ساتھ یون ہی بغیر نکاح گزرتی رہی۔ آہ اگر وہ آج زندہ ہوتی تو مجھے کسی دوسری عورت سے شادی کرنے کی ضرورت کیون لاحق ہوتی افسوس اس کی زندگی نے وفا نہ کی اور وہ یہ لڑکا چھوڑکر مرگئی۔ اس روز سے مین اس لڑکے کی نہایت محبت وشفقت سے پرورش اور غور وپرداخت کر رہا ہون لیکن افسوس ہے دنیا کی رسمون اور قانون پر کہ اگرچہ وہ میرا بیٹا ہے لیکن مین اس کو علی الاعلان اپنا بیٹا تسلیم نہین کرسکتا بہرحال مین نے اپنا فرض ادا کیا۔ اس کو امیرانہ طریقہ سے پرورش کرکے اعلیٰ درجہ کی تعلیم دی۔ اور جب وہ جوان ہوا ہے اس وقت سے مین نے اسے اپنے ہی پاس رکھا ہے۔ افسوس اسکو کسی نکسی طریقہ سے اپنی پیدایش کا راز معلوم ہوگیا اور اسی وقت سے وہ اپنا حق مجھپر جتا رہا ہے۔ اور دہمکی دیتا ہے کہ اگر اس کا مطالبہ پورا نہ کیا گیا تو وہ مجھے تمام دنیا مین بدنام کردے گا۔ اور میری شادی کا جو الم انگیز نتیجہ میان بیوی کی علیحدگی کی صورت مین نمودار ہوا ہے وہ بھی اسی لڑکے کی وجہ سے ہوا ہے سب سے بڑی بات یہ ہے کہ وہ میرے جائز چھوٹے بیٹے اور جائز ملک سے سخت نفرت کرتا ہے آپ یہ سوال کرسکتے ہین کہ جب یہ حالت تھی تو پھر مین نے اس کو اپنے یہان سے کیون نہین نکال دیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کی صورت شکل۔ عادات وشمایل بالکل اپنی والدہ سے ملتے جلتے ہین۔ اور جب مجھے اپنی معشوقہ یاد آتی ہے تو اس لڑکے کو دیکھ کر دل کو کسیقدر تسکین ہو جاتی ہے اور محض اسی وجہ سے مین یہ تمام رنج والم عرصہ دراز سے برداشت کر رہا ہون۔ الغرض مین اس کو اپنے گھر سے نکال نہین سکا۔ لیکن مجھے خوف تھا کہ کہین آرتھر یعنی لارڈ سالٹائر کو کسی قسم کی مضرت نہ پہونچ جائے اور اسی خیال سے مین نے اپنے چھوٹے بیٹے آرتھر کو ڈاکٹر ہکس ٹیبل کے مدرسہ مین بھیجدیا۔

اب خیال فرمائیے کہ اس کمبخت جیمس کی یہ خراب عادت ہے کہ وہ ذلیل لوگون کی صحبت بہت پسند کرتا ہے۔ چنانچہ اس نے نہ معلوم کس طرح اس شخص رو بین ہائیس سے یارانہ گانٹھ لیا۔ جو میری رعایا اور یہ جیمس بحیثیت میرے مختار عام کے کام کرتا ہے۔ یہ ہائیس ہمیشہ کا پاجی اور بدمعاش ہو چنانچہ جب جیمس نے آرتھر کو بھگا لیجانے کا ارادہ کیا تو اس نے اپنا آلہ کار اسی روبین ہائیس کو بنایا۔ آپ کو یاد ہوگا کہ مین نے اس روز آرتھر کو خط لکھا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیمس نے میرے خط کا لفافہ کھول لیا اور اس مین بجائے میرے خط کے اپنا تحریر کردہ خط بند کر دیا۔ اور آرتھر کو لکھا کہ وہ اس سے اسکول کے پیچھے جنگل مین ملے اور یہ بھی دہوکا دیا کہ اس کی والدہ صاحبہ تشریف لائی ہین اور اس کو دیکھنا چاہتی ہین۔ الغرض اس طرح چالبازی سے اس لڑکے کو بہکا لیا اور وہ جنگل مین ملنے پر آمادہ ہوگیا۔

اسی روز شام کو جیمس بایسکل پر سوار ہو کر وہان گیا۔ یہ مین آپ سے جو کچھ بیان کر رہا ہون وہ خود جیمس کا بیان کردہ ہے اور اس نے آرتھر سے کہا کہ اس کی والدہ دیکھنے کے لئے بیحد بیقرار ہو رہی ہے۔ اور وہان کہا در مین ایک موقعہ پر اس کی منتظر ہے اور اگر وہ رات کے ۱۲ بجے پھر اس جنگل مین آجائے تو اس کو وہان ایک شخص گھوڑا لئے ملیگا اور وہ اسکو اپنی ہمراہی مین لیجاکر اس کی والدہ سے ملا دیگا۔ الغرض وہ بھولا بچہ اس کے دہوکے مین آگیا۔ وہ رات کے بارہ بجے عین وعدہ پر آیا۔ جہان اس کو وہی بدمعاش گھوڑا لئے ملا۔ آرتھر اس پر سوار ہوگیا اور وہ دونون وہان سے چلدیئے۔

اب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی نے ان کا تعاقب کیا۔ کیونکہ جیمس کو اس بات کی خبر کل ہی ملی ہو اور اثنائے راہ مین ہائیس نے تعاقب کنندہ کے سر پر لٹھ مارا جس کے صدمہ سے وہ غریب جان بحق تسلیم ہوا وہ بدمعاش روبین ہائیس میرے لڑکے آرتھر کو ساتھ لیکر سرائے اصیل مرغ مین آیا اور اس کو وہان دوسری منزل کی ایک کوٹھری مین بند کر دیا اور اپنی بیوی کو جو ایک بہت اچھی اور نیک عورت ہو لڑکے کی نگہداشت کے لئے تعینات کر دیا۔ یہ عورت اگرچہ خود بہت نیکدل اور مہربان عورت ہے لیکن اپنے بدمعاش خاوند کے پوری طرح قبضہ مین ہے۔

اچھا تو مسٹر ہومس معاملہ کی یہ صورت تھی جب مین نے دو دن ہوئے آپ سے پہلی

بار ملاقات کی تھی۔ اور زیادہ حال مجھے قطعی معلوم نہیں تھا۔ آپ سوال کرسکتے ہیں کہ یہ حرکت کرنے سے جیمس کی کون سی غرض پوری ہوتی تھی۔ میں یہی کہوں گا کہ وہ اپنے جذبۂ رشک، حسد اور نفرت و حقارت کو جو اُسے آرتھر سے تھا تسکین دینا چاہتا تھا۔ اس کا خیال یہ تھا کہ وہی میری تمام جائداد کا واحد مالک بنے۔ اور وہ ملک کے اُن قوانین کو ہزاروں گالیاں دیا کرتا تھا جنھوں نے اس کو اپنے باپ کی وراثت سے محروم الارث کر دیا تھا۔ اس کے علاوہ اس کا ایک اور مقصد بھی تھا۔ اس کی خواہش یہ تھی کہ میں قانون وراثت کو توڑ دوں اور اس کا خیال تھا کہ میں ایسا کر سکتا ہوں اور جیمس کے نام اپنی تمام جائداد بذریعہ وصیت نامہ چھوڑ سکتا ہوں۔ وہ مجھ سے اس بارہ میں ایک سودا بھی کرنا چاہتا تھا اور وہ یہ بھی جانتا تھا کہ اگر اس نے آرتھر کو بھگا لیا تو میں خوشی سے پولیس تک معاملہ نہیں پہونچاؤں گا۔ اور وہ یہ کہنا چاہتا تھا کہ اگر میں قانون وراثت توڑ دوں تو وہ آرتھر کو واپس لا دیگا۔ لیکن اس نے ابھی کچھ نہیں کیا تھا۔ کیونکہ رفتار واقعات کچھ ایسی تیز نکلی کہ اس کے منصوبے پیچھے رہ گئے اور وہ انکو صورت عمل نہ دے سکا۔

جس بات سے اس کے تمام منصوبے خراب ہوئے وہ یہ بات تھی کہ جرمن اُستاد کی لاش آپ لوگوں کو دستیاب ہو گئی۔ اس کی خبر سنتے ہی جیمس کے دل میں ہول سما گیا۔ وہ ڈر گیا۔ لاش کا حال ہم لوگوں کو ڈاکٹر ہکسٹیبل نے کل ہی سہ پہر کو بذریعہ تار بتایا ہے۔ اس وقت ہم دونوں دارالمطالعہ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ جیمس کو اس خبر کے سنتے ہی کچھ پریشانی لاحق ہوئی کہ میرا شبہ بڑھ گیا جو کسی حد تک پہلے ہی سے دل میں تھا اب مجھے یقین کامل ہو گیا ہے کہ میرے لڑکے آرتھر کا اغوا اسی نے کیا ہے۔ الغرض میں نے اس کے خوب لتے لئے اس نے بھی ڈر کر تمام حال شروع سے آخر تک بیان کر دیا۔ اور پاؤں پر گر کر بصد منت و زاری کہنے لگا کہ دو تین دن تک یوں ہی رہنے دیا جائے تاکہ اس کے بدنصیب شریک جرم ہیس کو فرار ہو کر جان بچانے کا موقع ملے۔ الغرض اس کی منت و زاری نے میرے دل پر اثر کیا اور میں نے اس کی التجا منظور کرلی۔ اور جیمس فوراً بائیسکل پر سوار ہو کر سرائے اصیل مرغ میں گیا تاکہ اپنے دوست ہیس کو جلد باتوں سے آگاہ کر کے اس کو اس قدر روپیہ پہونچا دے کہ وہ وقت آنے سے پہلے فرار ہو کر اپنی جان بچا سکے۔ لیکن میں وہاں دن کو نہیں جا سکتا تھا کیونکہ اگر میں

ایسا کرتا تو لازمی طور پر لوگوں میں چہ میگوئیاں شروع ہو جاتیں لیکن جوں ہی کہ رات ہوئی میں فوراً اپنے پیارے بیٹے آرتھر کو دیکھنے کے لئے روانہ ہوگیا۔ میں نے اُسے تندرست اور بخیر و عافیت دیکھا۔ صرف اتنی بات ضرور تھی کہ چونکہ وہ ہولناک خون خود اُس کی آنکھوں کے سامنے ہوا تھا اس لیے وہ سہما ہوا تھا۔ اب اگرچہ میرا دل نہیں چاہتا تھا لیکن میں وعدہ کر چکا تھا لہٰذا میں نے آرتھر کو ابھی تین دن اور مسز ہائیس کی حفاظت میں چھوڑ دینا منظور کر لیا۔ کیونکہ اگر اس کو ظاہر کر دیا جاتا تو پولیس ضرور پوچھتی کہ نواب زادہ کہاں سے ملا۔ اور پھر اسی قصہ میں جرمن ماسٹر کے قتل و قاتل کا بھی سلسلہ اُٹھتا جس کا ظاہر کرنا ہمیں منظور نہیں تھا۔ اور میں صاف عرض کرتا ہوں کہ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ جیمس پر حرف آئے بغیر وہ قاتل کیونکر سزایاب ہوسکتا ہے۔ مسٹر ہومس! آپ نے مجھ سے فرمایا کہ تمام معاملہ صاف صاف بیان کر دوں لہٰذا میں نے آپکی بات کا اعتبار کرکے جو کچھ واقعی حال تھا وہ بیان کر دیا اب ع

تو دانی حساب کم و بیش را

ہومس۔ میں حضور کی اس صاف گوئی سے بہت خوش ہوا۔ اور جس قدر مجھ سے اس معاملہ میں مدد ہوسکے گی اس سے ہرگز دریغ نہ کروں گا۔ لیکن میں حضور کو اس امر سے آگاہ کر دینا اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ حضور نے اس معاملہ میں پڑ کر خود کو قانون کی نظروں میں ایک نازک اور خطرناک پوزیشن میں ڈال دیا جس کا بیان ہونا مشکل ہے۔ حضور نے ایک کرم فرمائی سے کام لیکر ایک سنگین جرم کا اخفا فرمایا۔ دوسرے حضور نے ایک قاتل کے فرار ہونے میں مدد دی۔ کیونکہ یہ امر یقینی ہے کہ جو کچھ بھی زر نقد جیمس وائلڈر نے اپنے شریک جرم کو جان بچانے کے لئے دیا وہ حضور ہی کے خزانہ سے برآمد ہوا تھا۔ اس تمام جرم کی ذمہ داری حضور پر عاید ہوتی ہے۔

نواب صاحب نے سر کے اشارہ سے اپنا قصور تسلیم کیا۔

ہومس۔ واقعی یہ ایک نہایت نازک اور سنگین معاملہ ہے علاوہ ازیں جو برتاؤ حضور نے اپنے چھوٹے بیٹے سے کیا ہے وہ اور بھی زیادہ مستلزم الزام ہے کیونکہ حضور نے غریب نواب زادہ کو تین دن کے لئے قاتلوں اور بدمعاشوں کے پنجہ میں چھوڑ دیا ہے جو نہایت خطرناک فعل ہے۔

نواب۔ لیکن بڑی قسما قسمی کے بعد اور ....

ہومس۔ ایسے لوگوں کی قسمیں کس کام کی۔ کیا حضور کے پاس اس امر کی کوئی ضمانت ہے کہ وہ

لوگ نواب زادہ کو پھر روپوش نہین کرینگے۔ الغرض اپنے گناہ گار اور مجرم بیٹے کی تقصیرات پر پردہ ڈالنے کی غرض سے حضور نے اپنے ناکردہ گناہ اور معصوم چھوٹے بیٹے کی جان جوکھون مین ڈال دی ہے حضور کا یہ فعل بالکل ناقابل معافی ہے۔

قصر ہولڈرنیس کے مغرور اور معزز نواب صاحب کے کانون مین خاص اپنے محل مین بیٹھے ہوے اس قسم کی صلواتین سننے کی کب عادت تھی اس کا رنگ سرخ ہو گیا۔ چہرہ غصہ سے تمتانے لگا۔ اور اسکی آنکھون سے شعلے نکلنے لگے لیکن ضمیر یعنی وہ خفیہ محتسب جو مجرمون کی دشمنی اور اسفندیاری کو غرق ندامت مین غرق کر دیتی ہو اسوقت قابو یافتہ تھی لہذا باوجود اسقدر مشتعل اور برافروختہ ہونے کے بھی نواب صاحب اُسی طرح صمٌ بکمٌ رہے۔

ہومس۔ اچھا مین حضور کی مدد کرون گا مگر ایک شرط سے کرون گا۔ حضور فوراً اپنے پیش خدمت کو طلب فرمائین اور اجازت دین کہ جو حکم مین مناسب سمجھون وہ اس خدمتگار کو دون اور وہ اسکی تعمیل فوراً کرے

نواب صاحب نے زبان سے تو کچھ نہ کہا لیکن فوراً برقی بٹن دبایا گھنٹی بجی اور فوراً ایک خدمتگار حاضر خدمت ہوا

ہومس۔ تم کو یہ بات سنکر بڑی خوشی ہوگی کہ تمھارا چھوٹا آقا مل گیا ہو لہذا حضور نواب صاحب کی خواہش یہ ہو کہ تم فوراً ایک سواری لیکر سرائے اصیل مرغ کو روانہ ہو جاؤ اور وہان سے لارڈ سالٹائر کو سوار کرکے محل مین لے آؤ۔ یہ سنکر خدمتگار بہت خوش اور بغلین بجاتا ہوا سلام کرکے روانہ ہو گیا۔

ہومس۔ اب چونکہ ہم مستقبل کی پیشبندی کر چکے ہین لہذا گزشتہ را صلوٰۃ آیندہ را احتیاط پر عمل کرتے ہوئے ہم گذری ہوئی باتون کو بھی بنظر کرم دیکھ سکتے ہین۔ میری پوزیشن سرکاری نہین ہو لہذا مین کوئی وجہ نہین دیکھتا کہ جب تک قانون کا مقصد یونہی پورا ہو سکتا ہو مین تمام باتون کا راز فاش کرون اب رہا معاملہ اس بدمعاش ہائیس کا اُس کی نسبت مین کچھ نہین کہ سکتا۔ پھانسی کا تختہ اسکا انتظار کر رہا ہو اور مین اس کی جان بچانے کے لئے کچھ نہین کرون گا یہ بھی مین عرض نہین کر سکتا کہ وہ گرفتاری کے بعد عدالت مین کیا بیان کریگا۔ لیکن اگر حضور چاہین تو یقیناً اس مردود کے اسقدر ذہن نشین کرا سکتے ہین کہ اس کا فائدہ اسی مین ہو کہ عدالت مین بجز بند رکھے پولیس والون کے نزدیک تو نواب زادہ کے اغوا کی وجہ صرف یہ ہوگی کہ اس کو ہائیس نے محض فدیہ وصول کرنے کیلئے بھگایا تھا لہذا اگر معاملہ کی اصلیت وہ خود معلوم کرنا نہین چاہتے تو مجھے کیا غرض پڑی ہو کہ مین اپنی زبان سے عقدہ کشائی کرتا پھرون بس اب آخرین اسقدر بات مین حضور کو جتا دینا اور ضرور سمجھتا ہون

کہ آیندہ جیمس مالڈر کا قصر ہولڈرنس میں رہنا مزید آلام و مصائب کا باعث ہوگا۔

نواب صاحب۔ ہاں مسٹر ہومس! یہ بات میں خود بھی اچھی طرح سمجھ چکا ہوں اور یہ معاملہ پہلے ہی طے کیا جا چکا ہو کہ بس اب وہ یہاں سے کالا منہ کر جائیگا اور آیندہ سے آسٹریلیا کے جنگلوں میں قسمت کریگا لیکن یہاں نہ رہیگا۔

ہومس۔ اگر ایسا ہو تو میں حضور کا قول یاد دلاتا ہوں حضور نے خود فرمایا تھا کہ حضور کی شادی کے بعد جسقدر بدمزگیاں پیدا ہوئی تھیں وہ اسی جیمس مالڈر کی وجہ سے پیدا ہوئی تھیں لہذا میں رائے دونگا کہ اب حضور تلافی مافات کریں اور جس طرح ہوسکے نواب بیگم سے مصالحت کر کے انکو محل میں لے آئیں اور جو تعلقات دونوں میاں بیوی میں اس سے پیشتر موجود تھے وہ پھر بحال کرنے کی کوشش فرمائیں۔

نواب۔ میں نے اس کا بھی انتظام کر لیا ہو چنانچہ آج صبح میں اس بارہ میں بیگم صاحبہ کو خط لکھ چکا ہوں۔

ہومس (چلنے کے لئے اٹھ کر) اگر ایسا معاملہ ہو تو ان خوش آیند نتائج کو جو ہمارے شمالی انگلستان میں آنے سے پیدا ہوئے ہیں اور میرا دوست واٹسن حضور کو ہدیہ تبریک تہنیت پیش کرتے ہیں لیکن اس معاملہ میں ایک چھوٹی سی بات اور بھی ہو جسپر میں چاہتا ہوں کہ حضور کچھ روشنی ڈالیں۔ اور وہ یہ ہو کہ اس بدمعاش ہائیس نے اپنے گھوڑے کے نعل ایسے جڑے تھے جنسے معلوم ہوتا تھا کہ وہ بیلوں کے نعل ہیں کیا یہ عجیب غریب فریبکاری اس نے مسٹر والڈر سے سیکھی تھی؟ یہ سنکر نواب صاحب کچھ دیر تک تو سر بگریبان رہے انکے چہرے سے حیرت و استعجاب کا اظہار ہو رہا تھا بعد ازاں انھوں نے ایک دروازہ کھولا اور مسٹر ہومس کو اور مجھے ایک بڑے کمرہ میں لے گئے جو بطور عجائب خانہ کے آراستہ کیا گیا تھا اس کمرہ میں شیشہ کا ایک بکس ایک گوشہ میں رکھا ہوا تھا جسپر کچھ تحریر بھی تھا۔ نواب صاحب نے تحریر کی طرف اشارہ کیا تحریر میں یہ عبارت تھی

"یہ نعل قصر ہولڈرنس کی کھائی میں سے کھدائی کے وقت برآمد ہوئے تھے یہ نعل گھوڑوں کیلیے ہیں لیکن نیچے کی طرف سے یہ ایسے بنائے گئے ہیں گویا کسی بیل کے کھر ہیں تاکہ تعاقب کنندگان کو دھوکا دیا جاسکے۔ خیال کیا جاتا ہو کہ یہ نعل قرون وسطیٰ میں قصر ہولڈرنس کے کسی نواب نے بنوائے تھے جو ملک میں قزاقی کیا کرتا تھا۔"

مسٹر ہومس نے شیشہ کا بکس کھولا اپنی ایک انگلی کو تھوک لگا کر ان نعلوں پر پھیرا انگلی پر میل جم گیا جو گویا تازہ کیچڑ کی ایک باریک تہ تھی

ہومس (بکس بند کر کے) حضور کا بہت بہت شکریہ یہ شمالی انگلستان میں دوسری عجیب و غریب چیز ہو جو میری نظر سے گذری

نواب۔ اور پہلی چیز کیا ہے۔

ہومس نے ۶ ہزار پونڈ کا چک نہایت پیار سے تہ کیا اور احتیاط سے اپنی جیب میں رکھ کر کہا دوسری عجیب چیز یہ چک ہے فقط

ختم شد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پبلشر صدیق بکڈپو امین آباد لکھنؤ

باب (۱)

سرکاری کاغذ

اپنے عزیز دوست مسٹر شرلاک ہومس کے متعدد کارہائے نمایان کے مفصل حالات شائع کرنے کے بعد میرا ارادہ نہین تہا کہ آیندہ کوئی اور کارنامہ شائع کرون۔ اس کی وجہ یہ نہین تھی کہ میرے پاس مزید مسالہ نہ تہا میرے پاس سیکڑون معاملات کے نوٹ موجود تھے لیکن اصلی وجہ یہ تھی کہ میرے دوست مسٹر ہومس اپنے عجیب و غریب تجربات کی اشاعت کرتے ہوئے بہت گھبراتے تھے انکی طبیعت کبھی شہرت پسند نہ تھی۔ اور نہ وہ یہ چاہتے تھے کہ انکی طرف دنیا کی توجہ مبذول ہو۔ علاوہ ازین جب تک وہ سراغرسانی کا کام بطور پیشہ کے کرتے رہے اُس وقت تک تو یہ کارنامے انکے کام کسی نکسی طرح کبھی آ ہی جاتے تھے لیکن جب سے انھون نے یہ کام چھوڑ کر دیہات مین رہنا اور کاشتکاری و باغبانی کرنا شروع کر دیا تہا اس وقت سے وہ تمام شہرت کو بہ نگاہ نفرت دیکھنے لگے تھے۔ اسلئے مین بھی عرصہ تک مجبوراً خاموش رہا۔ لیکن کچھ عرصہ کے بعد جب عوام کا تقاضہ ہوا کہ شرلاک ہومس کے مزید کارنامے شائع کیے جاوین تو مین نے اُن سے بضد ہو کر اصرار کیا اور انھون نے مجھے اپنا صرف ایک کارنامہ شائع کرنے کی اجازت دی جس کو مین آج برطانوی وزیر خارجیہ کی چوری کے نام سے پبلک کی نذر کرتا ہون لیکن یہ قصہ شائع کرتے ہوے بھی مین بعض مقامات پر اجمال و ابہام سے کام لیتا ہون اور بعض [illegible] پوشیدہ رکھتا ہون جس کی وجہ واقعات کی اہمیت دیکھ کر ناظرین کرام خود سمجھ سکتے ہین۔

سنہ فلان ماہ فلان کا واقعہ ہے۔ سردی کا موسم تہا اور صبح کا وقت ہم دونون دوست اپنے مکان واقع بیکر اسٹریٹ مین بیٹھے ہوے تھے اتنے مین دو آدمی ہم سے ملاقات کرنے آئے انمین سے ایک شخص حسین اور سنجیدہ مزاج اور نمایان حیثیت کا شخص تہا۔ اس کی بلند بینی۔ تیز آنکھین اور تمام قیافہ عقل و فراست اور تدبر و سیاست کا پتہ دے رہا تہا۔ یہ صاحب مشہور و معروف لارڈ بیلنجر تھے جو دولت برطانیہ عظمی کی کرسی وزارت عظمی پر دو مرتبہ متمکن ہو چکے تھے۔

دوسرے صاحب تنگ سکوسے درست۔ خط و خال باریک۔ رنگ کیقدر شام برن یعنی مائل بہ سیاہی۔ وضع قطع مین ستعلیق۔ صوری و معنوی دونون خوبیون سے آراستہ پیراستہ آدھی عمر کے آدمی تھے۔ یہ گورنمنٹ برطانیہ کے وزیر امور متعلقہ یورپ تھے جن کا نام نامی اور اسم گرامی رائٹ آنریبل ٹریلانی ہوپ تھا۔ یہ اس وقت ملک بھر مین سب درخشان قابلیتون کے آدمی تھے اور روز بروز رفعت و عظمت حاصل کرتے جاتے تھے۔

دونون صاحب آکر مسند پر بیٹھ گئے اسوقت انکے متردد و مشوش چہرہ سے ظاہر ہوتا تھا کہ کوئی نہایت ہی اہم اور بیحد ضروری کام ہے جس کی وجہ سے وہ یہان تشریف لائے ہین۔ وزیر کے ہاتھون مین ہاتھی دانت کی موٹھ والی چھتری تھی جسے وہ خوب مضبوطی سے تھامے ہوئے تھے انکا منقیانہ اور پتلا دبلا چہرہ کبھی میری طرف رُخ کرتا تھا اور کبھی مسٹر ہومس کی طرف مائل ہو جاتا تھا۔ وزیر خارجیہ سختی سے اپنی مونچھین مروڑتے اور اپنی گھڑی کی زنجیر سے کھیل رہے تھے۔

وزیر خارجیہ۔ مسٹر ہومس آج صبح ۸ بجے کے قریب جب مجھے اپنے سخت نقصان کی خبر ہوئی تو مین نے فوراً وزیر اعظم صاحب کو اطلاع دی۔ چنانچہ آپ ہی کے مشورہ و صلاح کے لئے آج ہم دونون آپ کے یہان آئے ہین۔

ہومس۔ کیا آپنے پولیس کو بھی اطلاع دیدی ہے؟

وزیر اعظم۔ نہین جناب ایک حرف تک کسی پر ظاہر نہین کیا گیا اور نہ ایسا کرنا ممکن ہے پولیس کو اطلاع دینے کا نتیجہ بالآخر یہ نکلے گا کہ گویا ہم نے معاملہ کو زمانہ بھر مین طشت از بام کر دیا۔ اور یہی وہ خاص بات ہے جس سے ہم بچنا چاہتے ہین۔

ہومس۔ کیون حضور اس کی کیا وجہ ہے؟

وزیر اعظم۔ کیونکہ جس تحریر کا اس معاملہ سے تعلق ہے وہ اسقدر اہمیت رکھتی ہے کہ اگر اس کی اشاعت ہو جائے تو یوروپین معاملات مین نہایت سخت پیچیدگیان پیدا ہو جائینگی اور یہ کہنا بھی غلط نہوگا کہ تحریر کی اشاعت کا معاملہ صلح یا جنگ کی صورت مین منتج ہو سکتا ہے یہی وجہ ہے کہ یا تو وہ کاغذ چپ چاپ بلا کسی شور و شر کے دستیاب ہو جائے یا وہ قطعی ملے ہی نہین الغرض اس کا مضمون طشت از بام نہ ہو کیونکہ جن لوگون نے اس کو چرایا ہے انکا مقصد ہی یہ ہے کہ مضمون کی اشاعت زمانہ بھر مین ہو جائے۔

ہومس۔ میں سمجھ گیا۔ اچھا تو آپ جناب مسٹر ٹریلانی ہوپ ہیں میں آپ کا بیحد ممنون ہوں گا اگر آپ ازراہ مہربانی وہ تمام واقعات مفصل طور پر بتا دیں گے جن کے ماتحت کاغذ متعلقہ گم ہوا ہے۔

ہوپ۔ مسٹر ہومس! واقعات کیا تھے۔ آپ صرف چند لفظوں میں سمجھ سکینگے۔ وہ کاغذ اصل میں ایک بادشاہ کا بھیجا ہوا خط تھا جو آج سے چھ روز قبل موصول ہوا تھا۔ یہ خط اسقدر اہم تھا کہ میں اس کو دفتر کی الماری میں رکھنے کی جرأت نہیں کر سکتا تھا بلکہ ہمیشہ شام کے وقت اپنے مکان واقع وٹیرلیس ہال کو لیجایا کرتا تھا اور وہاں اپنے سونے کے کمرے میں ایک مضبوط آہنی بکس میں مقفل رکھا کرتا تھا کل رات وہ خط وہاں موجود تھا۔ اس بات کا مجھے کامل یقین ہے کیونکہ جب میں ڈنر کے لئے لباس تبدیل کر رہا تھا تو میں نے وہ بکس کھولا تھا چنانچہ دیکھا تو وہ خط اس میں موجود تھا لیکن آج صبح جو بکس کھولکر دیکھتا ہوں تو اُس خط کا کہیں پتہ نہیں۔ یہ بکس جو فی الحقیقت کاغذات اور خط و کتابت کا بکس ہے تمام رات میری سنگار میز پر آئینہ کے برابر رکھا رہا۔ اور یہ بھی یاد رہے کہ میں بہت ہلکی نیند سوتا ہوں اور یہی حال میری بیوی کا بھی ہے۔ ہم دونوں قسم کھانے کے لئے تیار ہیں کہ رات کے وقت کوئی غیر شخص ہمارے کمرے میں نہیں گھسا اور نہ گھس سکتا تھا لیکن با اینہمہ میں پھر عرض کرتا ہوں کہ وہ خط کہیں غائب ہو گیا۔ نہ معلوم جن لے گئے یا فرشتے۔ زمین کھا گئی یا آسمان یا وہ بکس ہی اُس کو ہضم کر گیا۔

ہومس۔ آپ نے کھانا کس وقت کھایا تھا؟

ہوپ۔ ساڑھے سات بجے۔

ہومس۔ پھر اسکے بعد آپ سونے کے لئے کب گئے؟

ہوپ۔ میری بیوی تھیٹر چلی گئی تھیں میں بیٹھا ہوا انکا انتظار کرتا رہا چنانچہ جب وہ آئیں تو ساڑھے ہم اپنے کمرۂ خواب میں گئے۔ اُس وقت ساڑھے گیارہ بجے تھے۔

ہومس۔ تو اس طرح گویا وہ بکس چار گھنٹہ تک نظروں سے الگ رہا۔

ہوپ۔ لیکن اُس کمرے میں کسیکو داخل ہونے کی اجازت نہیں۔ صبح کے وقت میری بیوی کی خادمہ جاتی ہے یا دن کے وقت میرا خدمت گار یا محلدار جا سکتے ہیں۔ لیکن یہ تمام ملازم نہایت معتبر ہیں۔ اور وہ لوگ ہمارے یہاں عرصہ دراز سے ہیں۔ علاوہ ازیں اُن میں سے کسیکو بھی یہ معلوم نہیں ہو سکتا تھا کہ اُس آہنی بکس میں معمولی کاغذات کے سوا بھی کوئی کام

روزمرہ دفتر میں پڑا رہتا ہے۔ کوئی غیر معمولی اہمیت کا کاغذ ہو سکتا ہے۔
ہومس۔ تو پھر اس امر کی کس کو خبر تھی کہ وہ کاغذ اس بکس میں موجود ہے۔
ہوپ۔ گھر بھر میں تو کسی کو بھی نہیں تھی۔
ہومس۔ تو یقیناً آپ کی بیوی صاحبہ کو اس کا حال معلوم ہوگا۔
ہوپ۔ نہیں جناب میں نے ان سے اس خط کا ذکر تک نہیں کیا اور اگر کیا بھی تو آج صبح کیا جب وہ خط گم ہو چکا تھا۔
یہ سنکر وزیر اعظم نے بھی بطور تصدیق یا اعتماد سر ہلایا اور فرمایا۔
وزیر اعظم۔ ہاں صاحب میں تو عرصہ دراز سے جانتا ہوں کہ آپکو اپنے فرض کا کسقدر احساس ہے۔ اور مجھے کامل یقین ہے کہ خواہ کسی کے تعلقات کسی شخص سے کتنے ہی گہرے کیوں نہوں مگر اسقدر اہم راز کی بات سرکاری فرایض کو مد نظر رکھتے ہوئے اس سے بھی نہیں کہی جاسکتی۔
ہوپ (آداب کرکے) یہ جناب کی کرم نمائی اور ذرہ نوازی ہے اور واقعی آج صبح سے پہلے میں نے اس خط کی نسبت اپنی بیوی سے ایک حرف تک نہیں کہا تھا۔
ہومس۔ تو ممکن ہے انھوں نے قیاس کر لیا ہو۔
ہوپ۔ قیاس سے! اجی وہ تو کیا کوئی فرشتہ بھی قیاس نہیں دوڑا سکتا تھا۔
ہومس۔ کیا اس سے پہلے بھی آپ کا کوئی کاغذ گم ہو گیا تھا؟
ہوپ۔ جی نہیں۔
ہومس۔ تو کیا انگلستان بھر میں اس خط کا کسی اور شخص کو بھی حال معلوم تھا۔
ہوپ۔ ہاں کل مجلس وزارت کے ہر رکن کو اس خط کی اطلاع دیدی گئی تھی لیکن ہر شخص کو وزیر اعظم صاحب نے حلف دیکر تاکید کردی تھی کہ یہ راز کسی سے نہ کہا جائے۔ آہ کیا خبر تھی کہ چند گھنٹہ بعد وہ خط مجھ سے کھو جائے گا۔
وزیر امور متعلقہ یورپ کا خوبصورت چہرہ اس وقت اترا ہوا تھا مردنی چھائی ہوئی تھی۔ اور وہ بحالت مایوسی اپنے بال نوچ رہا تھا۔ دو چار منٹ سوچنے کے بعد اس نے پھر کہا۔
ہوپ۔ ارکان وزارت کے علاوہ محکمہ کے دو تین عہدے دار اور بھی ہیں جن کو اس خط کا حال معلوم تھا بس مسٹر ہومس! انکے سوائے اس خط کی نسبت اور کسی شخص کو کچھ بھی معلوم نہیں تھا میں آپکو پوری طرح اس بات کا یقین دلاتا ہوں۔

ہومس - اور انگلستان سے باہر؟

ہمپ - میں یقین کرتا ہوں کہ جس شخص نے وہ خط لکھا تھا اُس کے سوائے اور کسیکو اس خط کا حال معلوم نہیں تھا اور مجھے اس امر کا بھی یقین ہے کہ لکھنے والے نے اپنے کسی وزیر سے بھی کام نہیں لیا ہوگا۔

ہومس نے کچھ دیر تک چُپ سادھی - سرور گریبان رہے - اور پھر کچھ سوچ کر بولے -

ہومس - اچھا تو جناب اب میں آپ سے خاص طور پر دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ وہ خط کیسا تھا کیا مضمون تھا کہاں سے آیا تھا سب باتیں مفصل بیان کیجئے اور یہ بھی بیان فرمائیے کہ اس کی گم شدگی سے خطرناک نتائج نکلنے کا کیوں اندیشہ ہو -

دونوں سیاست دان ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے - اور وزیر اعظم کے تیور پر بل پڑ گئے اور انہوں نے چین بجبین ہو کر کہا -

وزیر اعظم - مسٹر ہومس! وہ خط ایک نیلگوں لمبے لفافہ میں بند ہے کاغذ پتلا ہے لفافہ کے جوڑ پر شنگرفی لاکھ لگا کر مہر کر دی گئی ہے جس پر شیر کی تصویر ہے - پتہ موٹے موٹے حروف میں ....."

ہومس - جناب اگرچہ یہ تفصیلات جو آپ بتا رہے ہیں نہایت دلچسپ اور تفتیش کے لئے نہایت ضروری ہیں لیکن میری تحقیقات کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ میں معاملہ کی تہ تک پہنچوں لہذا تمام باتیں مفصل بیان کیجئے محض لفافہ کا حلیہ بیان کرنے سے کام نہیں چل سکتا - یہ فرمائیے کہ اس خط کا مضمون کیا تھا -

وزیر اعظم - یہ ایک نہایت اہم سرکاری راز ہے اور مجھے افسوس ہے کہ میں اس کا حال آپ سے بیان نہیں کر سکتا اور نہ میں اس کی کوئی ضرورت سمجھتا ہوں لہذا اگرچہ آپ اپنی اُن قابلیتوں سے کام لیکر جو عوام میں اسقدر مشہور ہیں - آپ ایک ایسا لفافہ جس کا حلیہ میں نے بیان کیا ہو مع خط ملفوفہ کے بازیافت کر سکتے ہیں تو گویا آپ ملک و ملت کی بیحد خدمت انجام دینگے اُسکے علاوہ جو کچھ بھی انعام و اکرام ہماری طاقت کے اندر ہے ہم اُس سے بھی دریغ نہ کرینگے -

یہ سُنکر مسٹر لاک ہومس مسکرائے اور اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑے ہوئے -

ہومس - اس وقت ملک بھر میں آپ دونوں صاحبان سے زیادہ مصروفیت غالباً کسی اور شخص کو نہو گی اور مجھے بھی بہت سے آدمیوں کی خدمات انجام دینی ہیں اسلئے میں بیحد مجبور ہوں

کے ساتھ عرض کرتا ہون کہ مین اس معاملہ مین جناب کی کچھ بھی مدد نہین کرسکتا - لہذا اسکے بعد کسی قسم کی مزید بات چیت سے تضیع اوقات کے سوا اور کچھ حاصل نہوگا -

خرلاک ہومس کے ان سخت الفاظ نے تیر ونشتر کا کام دیا - وزیر اعظم کی آنکھون سے شعلے نکلنے لگے تیوری چڑھ گئی وہ اپنی کرسی سے اٹھ کھڑے ہوے یہ وہی شخص تھا جس کے سامنے بڑے بڑے وزرا دم نہ مار سکتے تھے -

وزیر اعظم - اس قسم کے الفاظ سے میرے کان ناآشنا ہین - اور ....

لیکن وزیر اعظم نے اپنا غصہ ضبط کیا اور پھر اپنی کرسی پر بیٹھ گئے - دو منٹ تک کامل سکوت طاری رہا - بعد ازان اُس جہان دیدہ مدبر نے خود ہی مہر سکوت توڑی -

وزیر اعظم - اچھا مسٹر ہومس! ہم آپ کی بات مانتے ہین اور واقعی جب تک آپ کو تمام باتون کا پوری طرح علم نہوگا اُس وقت تک اس بات کی توقع نہین کی جاسکتی کہ آپ کوئی خدمت کامیابی کے ساتھ انجام دے سکین گے -

ہوپ - مین بھی آپ کے خیال سے اتفاق کرتا ہون -

وزیر اعظم - اچھا تو مین آپ اور آپ کے شریک کار اور رفیق طریق ڈاکٹر واٹسن کی شرافت اور غیرت پر کامل بھروسہ کرتا ہون - علاوہ ازین مین امید کرتا ہون کہ آپ صاحبان حب وطن سے بھی کام لین گے کیونکہ اگر یہ معاملہ طشت از بام ہوگیا تو ملک کے لئے اس سے زیادہ مصیبت کا وقت اور کوئی نہوگا -

ہومس - آپ ہم پر پوری طرح بھروسہ کیجئے -

وزیر اعظم - تو سنئے یہ خط یورپ کے ایک بادشاہ کا بھیجا ہوا تھا - جو ہماری استعماری ترقیات کو دیکھ کر کسیقدر متردد اور پریشان ہو رہا ہے - خط ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بہت جلدی مین اور خود بادشاہ نے اپنی ذمہ داری پر تحریر کیا ہے تحقیقات سے معلوم ہو چکا ہے کہ شاہ مذکور کے وزرا کو اُس کا حال قطعی معلوم نہین ہے - اس کے علاوہ وہ کچھ اسقدر بے ڈھنگے پن سے لکھا گیا ہے اور اُس مین بعض فقرے کچھ ایسے اشتعال انگیز ہین کہ اگر ان کو شائع کر دیا جائے تو نہ معلوم فرط غیظ و غضب سے ملک کا کیا حال ہو جائے - الغرض اُس خط کی اشاعت سے ملک مین اسقدر جوش پھیل جائے گا کہ غالباً دو تین ہفتہ بعد ہی ہم کو ایک بڑی جنگ مین پھنس جانا پڑے گا -

یہ سنکر مسٹر شرلاک ہومس نے ایک کاغذ پر کچھ لکھا اور وزیر اعظم کو دکھایا۔
وزیر اعظم۔ بیشک ہاں وہ خط اُسی بادشاہ کا ہے۔ اور یہ خط ایسی آگ لگا دے گا کہ ہزارہا پیکہ اور لاکھوں جانیں تباہ ہو جاوینگی اور افسوس ہے کہ وہی خط اس عجیب و غریب اور نامعلوم طریقہ سے غائب ہو گیا ہے۔
ہومس۔ کیا آپ نے خط کی گمشدگی سے بھیجنے والے کو بھی مطلع کر دیا ہے۔
وزیر اعظم۔ ہاں ایک مرموز تار بھیجدیا گیا ہے۔
ہومس۔ ممکن ہو کہ شاہ مذکور کی خواہش یہ ہو کہ وہ خط شائع کر دیا جائے۔
وزیر اعظم۔ نہیں جناب۔ یہ بات باور کرنے کے قوی وجوہ موجود ہیں کہ شاہ مذکور نے یہ امر محسوس کر لیا ہے کہ وہ خط نہایت غیر دانشمندی سے لکھا گیا تھا لہذا اگر وہ خط منظر عام پر آگیا تو ہم سے زیادہ اُس کو اور اُس کے ملک کو صدمہ پہونچے گا۔
ہومس۔ آیا ایسا ہے کہ خط مذکور کا راز فاش کرنے سے کس کے اغراض وابستہ ہو سکتے ہیں کسیکو کیا غرض پڑی ہے کہ وہ ایسا بیکار اور فضول خط چرا تا یا شائع کرتا پھرے۔
وزیر اعظم۔ او ہو مسٹر ہومس! آپ کے اس سوال سے تو میں اعلیٰ اور پیچیدہ بین الاقوامی سیاسیات میں پھنس جاؤں گا۔ خیر آپ ذرا یورپ کی موجودہ صورت حال پر غور فرمائیں تو آپ کو لوگوں کے اغراض و مناسبہ سمجھنے میں چنداں دقت محسوس نہ ہو گی۔ دیکھئے آجکل یورپ کی جملہ طاقتیں دو حصوں میں منقسم ہیں۔ اور ان دونوں کی وجہ سے یورپ کا توازن قوت قائم ہے اور اس ترازو کی ڈنڈی دولت برطانیہ کے ہاتھ میں ہو۔ اگر برطانیہ عظمیٰ کی جنگ کسی ایک حصے سے چھڑ گئی تو خواہ دوسرا حصہ جنگ میں شریک ہو یا نہو اُس کا پلہ بھاری ہو جائے گا۔ اب آپ کچھ سمجھے؟
ہومس۔ جی ہاں خوب سمجھ رہا ہوں تو گویا جو لوگ اس بادشاہ کے جس نے یہ خط لکھا ہے دشمن ہیں وہ یہ چاہتے ہیں کہ کسی طرح وہ خط اڑا کر شائع کر دیں اور اس طرح برطانیہ اور اس بادشاہ کے درمیان جنگ کرا دیں۔
وزیر اعظم۔ جی ہاں یہی منشا ہے۔
ہومس۔ اچھا اگر وہ خط دشمنوں کے ہاتھوں میں پڑگیا تو وہ خط وہ کسکو بھیجدینگے۔
وزیر اعظم۔ یورپ کے کسی نہ کسی وزارت خانہ کو روانہ کر دیا جائے گا۔ اور جہاں تک میرا خیال ہے

اور جسقدر تیزی سے دُخانی جہاز چل سکتا ہو وہ خط اس وقت کہیں باہر ہی جا رہا ہوگا۔
اس وقت مسٹر ٹریلانی ہوپ نے ایک ٹھنڈی سانس بھری اور سرنگون ہو گئے وزیر اعظم نے اپنا ہاتھ محبت اور شفقت سے اُن کے شانے پر رکھا۔

وزیر اعظم۔ افسوس میرے دوست یہ تمھاری بدقسمتی ہے ورنہ تم نے تو تقدم بالحفظ اور خط کی حفاظت میں کوئی دقیقہ نہ اُٹھا رکھا تھا اچھا تو مسٹر ہومس اب آپ کو خط کے متعلق تمام واقعات ملنے پوری آگاہی حاصل ہو گئی ہو۔ فرمائیے اب آپ کا کیا خیال ہے؟

ہومس۔ آپ کا خیال یہ ہے کہ اگر یہ خط دستیاب نہوا تو جنگ چھڑ جائے گی۔

وزیر اعظم۔ گمان غالب تو یہی ہے۔

ہومس۔ تو پھر حضور جنگ کے لئے تیار ہو جائیں۔

وزیر اعظم۔ کہدینا اور بات ہو اور کرنا اور بات۔ جنگ کا انتظام مُنہ کا نوالہ نہیں ہو۔

ہومس۔ تو پھر آپ واقعات پر غور فرما کر دیکھ لیں۔ یہ تو خیال میں آ ہی نہیں سکتا کہ وہ خط کسی نے ساڑھے گیارہ بجے رات کے بعد نکالا ہو۔ کیونکہ مجھے بتایا گیا ہے کہ اُس وقت کے بعد سے اپنے کمرۂ خواب میں جہاں وہ خط بکس میں محفوظ تھا مسٹر ہوپ اور اُن کی بیوی دونوں موجود تھے اور جب تک خط کی گمشدگی معلوم نہوئی وہ اُسی کمرہ میں موجود رہے لہذا اگر کسی نے وہ خط لیا ہو تو ساڑھے سات اور ساڑھے گیارہ بجے کے درمیان میں لیا ہے۔ اور غالباً ساڑھے سات بجے کے قریب لیا ہوگا۔ کیونکہ جس شخص نے وہ خط لیا ہے اُس کو یہ بات ضرور معلوم ہوگی کہ وہ خط اس بکس میں موجود ہے لہذا اُس نے حتی المقدور بہت جلدی کی ہوگی۔ اب سوچئے کہ اگر اسقدر اہم خط اُس وقت چرایا گیا تو اسوقت وہ کہاں ہوگا؟ اپنے پاس رکھنے کی تو کسیکو ضرورت ہو نہیں الغرض جن لوگوں کو اُس خط کی ضرورت تھی وہ خط اُن لوگوں کے پاس پہونچا دیا گیا ہوگا۔ پھر بتائیے کہ اُس خط کا پتہ لگانے یا اُس کا پیچھا کرنے کا ہمارے لئے کیا موقعہ رہ گیا ہے۔ الغرض اب وہ خط ہماری دسترس سے باہر ہے۔

وزیر اعظم (اپنی کرسی سے اُٹھ کر) مسٹر ہومس! آپ جو کچھ کہتے ہیں وہ سچ کہتے ہیں اور آپ کا استدلال بہت صحیح ہے۔ واقعی میرے خیال میں بھی اب یہ معاملہ ہمارے قابو سے باہر ہو چکا ہے۔

ہومس۔ فرض کیجئے کہ وہ خط خادمہ یا خدمتگار نے چرایا ہو۔

ہوپ۔ مگر وہ نہایت معتبر پرانے ملازم ہیں۔

ہومس۔ میرا خیال یہ ہو کہ آپ کا کمرۂ خواب مکان کی دوسری منزل پر ہے جہاں باہر سے داخل ہونے کا کوئی موقعہ نہیں ہے اور اندر کی طرف کوئی شخص بغیر نظر آئے داخل نہیں ہو سکتا لہٰذا وہ خط ضرور کسی ایسے شخص نے لیا ہوگا جس کا گھر سے تعلق ہے اب سوال یہ ہو کہ چور نے وہ کسکے پاس پہونچایا ہوگا۔؟ ضرور ہے کہ وہ کسی بین الاقوامی جاسوس یا کسی سلطنت کے ایجنٹ کو دیا گیا ہوگا اور ایسے بہت لوگوں کے نام مجھے معلوم ہیں۔ انہیں سے تین شخص ایسے ہیں جو گویا اس پیشہ والوں کے گرد گھنٹال ہیں۔ اب میں اپنا کام شروع کرتا ہوں اور پہلے جاکر یہ دیکھوں گا کہ یہ تینوں شخص اپنے اپنے کام میں لگے ہوئے ہیں یا نہیں۔ اگر ان میں سے کوئی شخص غیر حاضر ہوا اور اس کی غیر حاضری بھی کل رات سے ثابت ہوئی تو ظاہر ہو جائیگا کہ گم شدہ خط کہاں اور کس کے پاس گیا ہے۔

ہوپ لیکن اس کو غیر حاضر ہونے کی ضرورت ہی کیا پڑی ہے۔ وہ خط اس نے دول خارجیہ کے کسی سفارت خانے میں پہونچا دیا ہوگا۔

ہومس۔ میرے خیال میں ایسا نہیں ہوگا۔ کیونکہ یہ ایجنٹ اور جاسوس ہمیشہ الگ کام کرتے ہیں اور سفارت خانوں سے ان کے تعلقات اکثر کشیدہ رہتے ہیں۔

وزیر اعظم (سر ہلا کر اظہار پسندیگی کرکے) میرے خیال میں مسٹر ہومس کی بات صحیح ہے یہ گم شدہ خط اسقدر بیش قیمت چیز ہے کہ وہ اُسے بہ نفس نفیس پہونچانا زیادہ پسند کرے گا۔ میرے خیال میں مسٹر ہومس! آپ کا طریقہ کار نہایت مناسب ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ آپ اپنے کام میں ضرور کامیاب ہوں گے۔ اچھا مسٹر ہوپ! اس ایک افسوس ناک واقعہ کی وجہ سے ہم اپنے دیگر فرایض سے چشم پوشی نہیں کرسکتے۔ بس اب اٹھو اور چلو۔ اگر اسی اثنا میں کوئی نئی بات معلوم ہوئی تو ہم بلا تاخیر و توقف اس کی اطلاع مسٹر شرلاک ہومس کو دینگے۔ اور مسٹر ہومس! بس اب آپ بھی اپنا کام شروع کر دیجئے آپ کی اعلیٰ قابلیتوں اور حیرت انگیز طریقہ تفتیش سے ہم لوگوں کو کامل امید ہے کہ آپ ضرور کامیاب ہوں گے بہرحال اسی اثنا میں جو نتایج آپ کی تحقیقات سے برآمد ہوں ہم امید کرتے ہیں کہ اُن سے آپ ہم لوگوں کو بھی فوراً مطلع فرمائیں گے۔

دونوں وزیر اٹھے معانقہ کیا۔ اور رسمی صاحب سلامت کرنے کے بعد رخصت ہو گئے اور اُن کے جانے کے بعد تھوڑی دیر کے لئے سکوت طاری ہو گیا۔

باب (۲)

پُر اسرار قتل

جب ہمارے معزز و محترم ملاقاتی چلے گئے تو مسٹر شرلاک ہومس نے خاموشی کے ساتھ اپنا پائپ سُلگایا اور تھوڑی دیر کے لئے سر در گریبان ہو کر بحر تفکر میں غوطہ زن ہو گئے۔ میں نے صبح کا آیا ہوا اخبار کھولا اور پڑھنے لگا۔ اور اس سنگین جرم کے حالات پڑھنے میں منہمک ہو گیا جو شب گزشتہ لندن میں واقع ہوا تھا اور جس کی وجہ سے تمام شہر میں کھلبلی مچ گئی تھی۔ اتنے میں میرے دوست شرلاک ہومس بھی خیال سے چونکے۔ کچھ بڑبڑائے اور کھڑے ہو گئے۔ پھر اپنا پائپ آتشدان کی کارنس پر رکھ کر یوں ہم کلام ہوئے۔

ہومس۔ بیشک! بیشک!! اس معاملہ کی تحقیقات کرنے کا اس سے بہتر طریقہ اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ کام اگرچہ جوکھوں کا ہے لیکن مایوس ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔ اگر اس وقت بھی ہم کو یہ معلوم ہو جائے کہ اُن میں سے کس شخص کے پاس وہ خط پہونچا ہے تو ابھی ممکن ہو کہ وہ خط اُس کے قبضہ میں موجود ہو اور کہیں بھیجا نہ گیا ہو۔ ان لوگوں کا خدا تو روپیہ ہے اور اس بارہ میں سرکاری خزانہ میری مدد کرے گا۔ الغرض اگر وہ فروخت کیا جائے تو میں اس کو ضرور خرید لوں گا۔ خواہ کتنی ہی بھاری رقم کیوں نہ طلب کی جائے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ وہ شخص ابھی اُس خط کو اس خیال سے اپنے قبضہ میں رکھتا کہ پہلے یہ دیکھ لیا جائے کہ انگلستان سے اس کو کیا ملتا ہے۔ اُسکے بعد کسی دوسری جگہ قسمت آزمائی کی جائے۔ اسقدر دلیرانہ کام کرنے کے قابل صرف ایسے ہی تین شخص نظر آتے ہیں۔ وہ اَدر سٹین، لارد تھیرو اور اڈورڈ ولیوکاس ہیں۔ اچھا میں ان میں سے ہر شخص سے جا کر ملوں گا۔

یہ مجذوبانہ بڑ سنکر میں نے اپنے اخبار پر پھر نظر ڈالی اور پوچھا۔

میں۔ کیا یہ اڈوارڈ ولیوکاس وہی ہے جو گوڈالفن اسٹریٹ میں رہتا تھا؟۔

ہومس۔ ہان وہی ہی۔
مین۔ تو پھر آپ اُس سے نہین مل سکینگے۔
ہومس۔ کیون؟
مین۔ اس لئے کہ کل رات کسی شخص نے اُسکو اسکے گھر مین قتل کردیا ہے۔

میرے دوست شرلاک ہومس مجکو اپنے کام مین اکثر بار حیران کرچکے تھے لیکن اس مرتبہ وہ خود میری بات سنکر اسقدر حیران رہ گئے کہ مین کچھ عرض نہین کرسکتا۔ وہ میری صورت کو تکتے رہ گئے۔ پرچہ میرے ہاتھ سے چھین لیا اور پڑھنے لگے۔ جو مضمون مین پڑھ رہا تھا وہ حسب ذیل ہی۔

ویسٹ منسٹر مین قتل

کل رات ۱۶ گوڈالفن اسٹریٹ مین جو اٹھارھوین صدی کے پرانے مکانات مین سے ایک ہی اور دریائے ٹیمز اور ابی ایوان ہائے پارلیمنٹ کے زیر سایہ ہی واقع ہی ایک عجیب پُراسرار واردات رونما ہوئی۔ اس مختصر لیکن منتخب محل مین چند سال سے مسٹر اڈوارڈ لیوکاس رہاکرتے تھے۔ یہ صاحب فیشن ایبل حلقون مین نہ صرف اپنی دلفریب شخصیت کی وجہ سے مشہور تھے بلکہ بحیثیت ایک عمدہ گویئے کے بھی شہرت واثق رکھتے تھے آپ ملک کے بہترین عطائیون مین سے تھے مسٹر موصوف مجرد آدمی تھے اُن کی عمر ۳۴ سال کی تھی اور ان کے علاوہ محل مین دو شخص مسز پرنگل ایک سن رسیدہ محلدار اور مسٹر مٹن خادم اور رہا کرتے تھے۔ محلدار محل کی دوسری منزل مین سویا کرتی ہی اور اپنے کمرے مین سویرے ہی چلی جایا کرتی ہے۔ خدمتگار اس روز رات کو اپنے کسی دوست یا عزیز سے ملاقات کرنے ہیمرسمتھ گیا ہوا تھا۔ الغرض دس بجے رات کے بعد سے خود مسٹر لیوکاس ہی گھر مین موجود تھے۔ اس دوران مین جو کچھ گزرا وہ تو معلوم نہین ہوا لیکن پونے ۱۲ بجے رات کے پولیس کانسٹبل بار یٹ ادھر سے گزرا تو اُس نے محل ۱۶ کا دروازہ پاٹون پاٹ کھلا دیکھا۔ کانسٹبل نے دروازہ کھٹکھٹایا لیکن کوئی آواز نہ آئی۔ سامنے والے کمرے مین روشنی دیکھکر وہ اندر داخل ہوا اور اُس نے پھر کھٹکھٹایا لیکن پھر بھی کوئی آواز نہ آئی۔ بعد ازان کانسٹبل مذکور دروازہ کھول کر اندر داخل ہوگیا۔ کمرہ کی حالت ابتر تھی تمام سامان منتشر پڑا تھا کہ یہ سمجھنا چاہیئے

کر کمرہ کے ایک گوشہ میں ڈھیر کر دیا گیا تھا۔ ایک کرسی وسط میں الٹی پڑی تھی۔ اسی
کرسی کے پاس اپنی ایک ٹانگ پکڑے ہوئے کرایہ دار کی لاش پڑی ہوئی تھی۔
کسی شخص نے انکے سینہ میں چھرا بھونک دیا تھا جو دل سے پار ہو گیا تھا۔ موت
فوری واقع ہوئی ہوگی۔ جس چھری سے یہ قتل عمل میں آیا وہ ایک ہندی پیش
قبض تھا جو غالباً دیوار پر سے لیا گیا ہوگا۔ جہاں بہت سے قدیم ہتھیار بطور آرائش
سجے ہوئے تھے۔ منشاء قتل چوری نظر نہیں آتا۔ کیونکہ مجرم نے کمرہ کی بیش قیمت اشیاء
میں سے کوئی چیز بھی لینے کی کوشش نہیں کی مسٹر ایڈوارڈ لیوکاس اسقدر مشہور
اور ہر دلعزیز شخص واقع ہوئے تھے کہ ان کی پراسرار موت کا خیال عرصۂ دراز تک
انکے وسیع حلقۂ احباب میں رہے گا"۔

ہومس (کچھ دیر تامل کرکے)، اچھا تو واٹسن! آپ اس سے کیا سمجھے؟

میں۔ یہ بھی ایک عجیب اتفاق ہے۔

ہومس۔ اتفاق! جن تین آدمیوں کے نام ہم نے منتخب کئے تھے یعنی جن کی نسبت اس گم شدہ خط
کا شبہ تھا ان میں سے ایک شخص یہ بھی تھا اور اس شخص کا قتل میں اسی وقت میں واقع ہوا جبکہ
ہمارے خیال میں وہ خط چوری گیا تھا۔ اس لئے میرے خیال میں یہ واقعہ اتفاقیہ ہرگز نہیں ہے
نہیں دوست واٹسن! ان دونوں معاملات میں کچھ نہ کچھ تعلق ضرور ہے۔ اب وہ تعلق معلوم
کرنا ہمارا کام ہے۔

میں۔ اب تو سرکاری پولیس کو سب حال معلوم ہو جائے گا۔

ہومس۔ سب تو معلوم نہیں ہوگا۔ بس صرف اسیقدر معلوم ہوگا جو ان کو گوڈالفن اسٹریٹ میں
نظر آئے گا۔ لیکن وہائٹ ہال ٹیریس کا حال انکو کچھ معلوم ہی نہ ہوگا۔ ان دونوں واقعات کا
حال صرف ہم ہی لوگوں کو معلوم ہے اور ہم ہی ان دونوں کے تعلق کا بھی پتہ لگائیں گے۔ اب صرف
ایک بات ایسی ہے جس کی وجہ سے میرا تو کل شبہ اس ایڈوارڈ لیوکاس پر ہوتا ہے۔ یعنی گو
ڈالفن اسٹریٹ اور وہائٹ ہال ٹیریس کے درمیان صرف چند منٹ کی مسافت ہے اور جن دو
خفیہ ایجنٹوں کے نام میں نے اور لئے ہیں وہ ویسٹ اینڈ میں رہتے ہیں۔ لہذا بمقابلہ اوروں
کے اس لیوکاس کے لئے یہ بات بہت آسان تھی کہ وہ وزیر یورپ کے محل سے کوئی تعلق پیدا
کر سکتا یا وہاں سے کوئی پیغام وصول کر سکتا۔ لیکن دیکھو کیا ہے؟

باب (۳)

حسین ملاقاتی

مسز ہڈسن کمرہ میں داخل ہوئی اُس کے ہاتھ میں ایک طشتری تھی جس میں کسی لیڈی کا ملاقاتی کارڈ رکھا ہوا تھا۔ مسٹر شرلاک ہومس نے کارڈ پر نظر ڈالی اور دیکھنے کے بعد مجھے دیدیا۔

ہومس۔ جائیے اور لیڈی ہلڈا ٹریلانی ہوپ سے عرض کیجئے کہ مہربانی کرکے اندر تشریف لائیں۔

لمحہ بھر بعد ہمارا غریب خانہ جس کی اسقدر عزت افزائی صبح ہی صبح دو دو وزیروں کے قدم رنجہ فرمانے سے ہو چکی تھی اس وقت قصر جنت بن گیا جبکہ لندن بھر میں سب سے زیادہ حسین و جمیل حوروش اندر داخل ہوئی۔ میں نے ڈیوک آف بلینڈر کی سب سے چھوٹی صاحبزادی کے حسن و جمال کا شہرہ ضرور سنا تھا لیکن کوئی جادو نگار ادیب اور کوئی معجزہ کار مصور بھی اپنے کمال فن سے کام لیکر الفاظ یا خطوط کے ذریعہ سے وہ زاہد فریب تصویر نہیں کھینچ سکتا تھا جو اس وقت جیتی جاگتی اور بولتی چالتی ہمارے سامنے موجود تھی۔ لیکن باینہمہ وہ چاند سا منہ گہنایا ہوا اور وہ پھول سے رخسار کسیقدر کمھلائے ہوئے تھے۔ آنکھوں میں چمک ضرور تھی لیکن اس چمک میں بھی اندرونی پریشانی جھلک رہی تھی۔ حسن و جمال کو دیکھ کر اگرچہ دیکھنے والوں کا غنچۂ دل کھلکھلایا جاتا تھا لیکن اس کا غنچۂ دہن ناشگفتہ نظر آتا تھا یعنی لبوں پر مہر خاموشی لگی ہوئی تھی۔ الغرض لیڈی صاحبہ کی صورت سے اسوقت سخت تردد اور پریشانی ظاہر ہو رہی تھی۔ لیڈی صاحبہ کے تشریف لاتے ہی ہم نے ادب سے سلام کیا اور کرسی پیش کی۔

حسینہ۔ مسٹر ہومس! کیا میرے شوہر یہاں تشریف لائے تھے؟

ہومس۔ ہاں بیگم صاحبہ ضرور تشریف لائے تھے۔

حسینہ۔ میں ہاتھ جوڑتی ہوں اُن سے یہ نہ کہنا کہ میں یہاں آئی تھی۔

ہوس۔ یہ تو لیڈی صاحبہ مجھ پر بڑا نازک فرض عائد کیا چاہتی ہیں۔ بہر حال آپ اپنی تشریف آوری کا مقصد بیان فرما دیں۔ کیونکہ میں بلا شرط کوئی وعدہ نہیں کر سکتا۔

حسینہ۔ مسٹر ہوس! میں آپ سے پوری صاف گوئی سے تمام باتیں سچ سچ عرض کردوں گی اور اُمید ہے کہ آپ بھی جواب میں ویسی ہی صاف گوئی سے کام لیں گے۔ بجز ایک بات کے کہ میرے شوہر اور میرے درمیان کوئی بات چھپی نہیں رہتی باستثنار سیاسیات کے۔ سیاسی مسایل میں اُن کے منہ پر ہمیشہ قفل لگا رہتا ہے۔ اس معاملہ میں وہ مجھ سے کوئی بات نہیں کہتے۔ اب مجھے معلوم ہوا ہے کہ کل رات ہمارے گھر میں ایک نہایت افسوسناک واقعہ گزرا ہے مجھے معلوم ہوا ہے کہ کوئی خاص کاغذ گم ہوا ہے لیکن چونکہ معاملہ سیاسی ہے اس لئے میرے شوہر مجھے اس کی نسبت کچھ نہیں بتاتے۔ اب یہ امر نہایت ضروری ہے کہ مجھے بھی تمام معاملہ معلوم ہونا چاہیے۔ اب بجز اُن سیاست دانوں کے صرف آپ ہی ایسے شخص ہیں جن کو تمام اصلی واقعات سے آگاہی حاصل ہو۔ اب میں مسٹر ہوس! آپ سے بمنت التجا کرتی ہوں کہ تمام واقعات کا مفصل حال مجھ سے بیان فرما دیجئے اور یہ بھی بتا دیجئے کہ اس واقعہ کا نتیجہ کیا ہوگا۔ تمام باتیں سچ سچ بیان کر دیجئے۔ میں آپ کو اطمینان دلاتی ہوں کہ اگر مجکو واقعات کا پورا پورا علم ہو گیا تو اس سے اُن کا بہت فائدہ ہوگا۔ اچھے ہوس! وہ گم شدہ کاغذ کیا تھا؟

ہوس۔ بیگم صاحبہ آپ کے سوالات کا جواب دینا میرے لئے ناممکن ہے۔

یہ سنکر بیگم صاحبہ بہت ملول ہوئیں اور انھوں نے ایک سرد آہ بھر کر اپنا نازک چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپا لیا۔

ہوس۔ بالفاظ دیگر آپ اس معاملہ کو یوں سمجھئے کہ جب خود آپ کے شوہر ہی آپ کو اس معاملہ میں کوئی بات بتانا نہیں چاہتے تو پھر یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ میں جس نے وہ واقعات رازداری کی قسم کھا کر معلوم کئے ہیں کوئی بات آپ کو بتا دوں۔ لہٰذا آپکا کوئی بات مجھ سے دریافت کرنا مناسب نہیں۔ آپ اپنے شوہر صاحب ہی سے دریافت فرمائیں۔

حسینہ۔ میں نے تو اُن سے دریافت کیا تھا لیکن انھوں نے کچھ نہ بتایا۔ مجبور ہو کر اب آپکے پاس حاضر ہوئی ہوں۔ اچھا مسٹر ہوس! اگر آپ مجھے زیادہ باتیں نہیں بتا سکتے تو کم از کم ایک معاملہ پر تو کچھ روشنی ڈال دیجئے۔

ہولمز۔ وہ کیا؟

حسینہ۔اس ناگوار واقعہ سے میرے شوہر کی سیاسی زندگی پر تو کوئی مضر اثر نہیں پڑیگا۔
ہوس۔ہان بیگم صاحبہ اگر معاملہ ٹھیک نہوا تو بیشک خراب اثر پڑے گا
حسینہ۔ہائے۔

حسینہ کے منہ سے ایک آہ نکلی اور وہ دونوں ہاتھوں سے سینہ پکڑ کر رہ گئی۔

حسینہ۔اچھا مسٹر ہوس! ایک سوال اور بھی ہے اور وہ یہ کہ جب میرے شوہر کو اس ناگوار واقعہ کی اطلاع پہلے پہل ہوئی اور انھوں نے صدمہ محسوس کیا اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس کاغذ کی گم شدگی سے نہایت خوفناک نتائج پیدا ہونے کا اندیشہ ہے
ہوس۔اگر انھوں نے آپ سے ایسا فرمایا ہے تو مجھے تردید کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔
حسینہ۔اچھا تو وہ کیا نتائج ہیں۔
ہوس۔بیگم صاحبہ آپ نے پھر ویسا ہی سوال کیا جس کا میں جواب نہیں دے سکتا۔
حسینہ۔تو پھر میں آپ کا عزیز وقت زیادہ ضائع کرنا نہیں چاہتی۔لیکن ایک بار پھر میں آپ سے درخواست کرتی ہوں کہ میرے آنے کا ذکر میرے شوہر سے نہ آئے۔

یہ کہا اور لیڈی صاحبہ اٹھ کر کمرے سے نکل گئیں چلتے وقت جو مایوسی آمیز نگاہ انھوں نے ہم پر ڈالی تھی وہ آج تک مجھے یاد ہے۔لیڈی صاحبہ کے جانے کے بعد ہوس نے کہا۔
ہوس۔اچھا واٹسن! صنف نازک سے بھگتنا آپ کا کام ہے۔بیگم صاحبہ کا اصلی مقصد کیا تھا وہ کس غرض سے آئی تھیں۔
میں۔انکا بیان یقیناً واضح اور اُن کا اندیشہ واقعی قدرتی ہے۔
ہوس۔لیکن آپ نے اُن کے بشرے اُنکے دبے ہوے جوش اُنکی اضطرابی حالت اور سوالات میں اصرار پر غور نہیں کیا۔ وہ اس قسم کی عورت نہیں ہے جو اپنے جذبات کا جلد اظہار کردے
میں۔واقعی تشویش اور گھبراہٹ تو ان میں ضرور پائی جاتی تھی۔
ہوس۔اور وہ بھی دیکھا تھا کہ وہ کس طرح اصرار کے ساتھ ہم کو اس امر کا یقین دلاتی تھی کہ اسکے شوہر کے لئے یہی بہتر ہوگا کہ تمام باتوں کی اُس کو آگاہی ہو جائے۔آخر اس بات کا کیا مطلب تھا؟ اور ہاں تم نے یہ خیال نہیں کیا کہ جب وہ کمرہ میں بیٹھی تو چاروں طرف دیکھ بھال کر اُس کرسی پر بیٹھیں جہاں روشنی اُنکی پشت پر پڑتی تھی وہ نہیں چاہتی تھیں کہ ہم اُن کا چہرہ دیکھیں۔

مِن - جی ہان اُس نے کمرے بھر مین وہی ایک کرسی پسند کی۔

ہومس - وہی "اِن کیدکن عظیم" عورتون کے مکر و فریب خدا پناہ مین رکھے۔ یاد ہو وہ مارگیٹ مین اس عورت پر مین نے کیونکر شبہ کیا تھا۔ صرف اتنی سی بات تھی کہ اس کی ناک پر پوڈر نہین تھا۔ اور یہی بات پتہ لگانے مین کامیاب ہوئی۔ بھلا یہ بھی کوئی بات تھی عورتون کی ذرا ذرا سی بات بلحاظ معنی دفتر ہوتی ہو ان کے دل مین جذبات کا شہر خموشان ہوتا ہو کیا مجال جو ان کی کسی کو بات معلوم ہو جائے۔

اسکے بعد مسٹر شرلاک ہومس اپنے خاص کمرے مین گھس گئے اور تھوڑی دیر بعد دوسرا لباس بدل کر نکلے۔ معلوم ہوا کہ انھون نے کہین باہر جانے کی تیاری کی ہو۔

ہومس - اچھا واٹسن! فی امان اللہ!!

مِن - کیون کہان کو کمر باندھی گئی ہے -؟

ہومس - ہان میرا ارادہ یہ ہوا ہے کہ آج دوپہر سے پہلے کا وقت گوڈالفن اسٹریٹ جاکر ذرا اپنے پولیس والے دوستون کی صحبت مین گزارون اور دیکھون کہ موقعہ کا کیا حال ہے اور پولیس کے سراغرسانون نے کیا نظریہ قائم کیا ہے۔

مِن - اور آپ نے اسقدر حالات معلوم کرنے کے بعد کیا رائے قائم کی ہو؟

ہومس - میرے نزدیک تو کاغذ کی گم شدگی سے اڈوارڈ ولیو کاس کو ضرور بالضرور کوئی تعلق ہے - اگرچہ ابھی تک مین یہ نہین کہہ سکتا کہ وہ واسطہ کس طرح اور کس ذریعہ سے قائم ہوا ہوگا۔ اور سچ پوچھو تو واقعات صحیح معلوم ہونے سے پہلے کسی قسم کی رائے قائم کرنا بہت بڑی غلطی ہے۔ سمجھدار لوگ کبھی جلد بازی سے کام نہین لیا کرتے کیونکہ ع

تعجیل کار شیاطین بود

اور تفتیش کا فن تو کچھ اسقدر ٹیڑھا واقع ہوا ہے کہ اگر پتہ چلے تو تنکے سے چل جائے اور نہ چلے تو قیامت تک نہ چلے - اسی لیے مین چاہتا ہون کہ ذرا موقعہ پر پہونچکر مزید باتین معلوم کرلون پھر کوئی رائے قائم کرکے آگے چلون - فی الحال آپ مکان پر قیام فرمائین اور اگر کوئی نیا شخص ملاقات کے لیے آئے تو اُس کے حالات اور اُس کی غرض معلوم کرلین - مین سہپہر کے وقت لنچ تک واپس آجاؤن گا۔

باب (۴)

اخباری پورٹین

اُس روز بلکہ دو روز بعد تک مسٹر شرلاک ہومس کی عجیب حالت رہی۔ وہ چپ چاپ الگ تھلگ رہتے تھے بلکہ مزاج مین ایک قسم کی زود رنجی آگئی تھی وہ کبھی جلدی کے ساتھ دوڑ کر باہر جاتے اور کبھی دوڑ کر گھر مین آ گھستے۔ دو تین روز اسی دوڑ دھوپ مین گزرے۔ کبھی وہ سگرٹ یا پائپ پینے پر آ سکتے تو تمباکو کے دھوین اُڑا دیتے اور اگر کبھی کچھ اور دھن ہوتی تو رباب لیکر دو چار چیزین بجا لیتے۔ کبھی کھانے پر آمادہ ہوتے تو سودے کیک اور بسکٹ درجنون چبا جاتے اور وہ بھی بے وقت۔ اور جب کبھی مین کوئی سوال کر بیٹھتا تو با دل ناخواستہ بلکہ مشکل جواب دیتے۔ ان باتون سے ظاہر ہوتا تھا کہ معاملہ ٹھیک نہین اور جس بات کی وہ فکر مین ہین اُس تک ہنوز طبیعت کی رسائی نہین ہوئی۔ بایں ہمہ وہ مجھ سے معاملہ کا کوئی ذکر نہین کرتے تھے۔ مجھے اخبارون کے پڑھنے سے معلوم ہوا تھا کہ تفتیش وجہ مرگ اور پنچایت نامہ مرتب کرنے کے وقت کیا کیا شہادتین گذرین اور کیا کیا باتین معلوم ہوئین۔ یہ بھی معلوم ہوا تھا کہ پولیس نے مسٹر خدمت گار کو گرفتار کر لیا تھا لیکن بعد مین چھوڑ دیا۔ پنچون نے وجہ مرگ قتل عمد قرار دی۔ لیکن مجرم کا پتہ کچھ نہ چلا اور نہ یہ معلوم ہوا کہ قتل کی غرض کیا تھی۔ جس کمرہ مین قتل واقع ہوا تھا وہ تمام قیمتی سامان سے بھرا ہوا تھا جن مین سے کسی چیز کو ہاتھ نہین لگایا گیا تھا۔ مقتول کے تمام کاغذات بھی بجنسہ موجود تھے۔ جنکو افسران پولیس نے بغور دیکھا بھالا۔ ان کاغذات سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ مقتول بین الاقوامی سیاسیات سے بہت کچھ دلچسپی لیتا تھا۔ مقتول بڑا باتونی شخص تھا۔ اور وہ یورپ کی تقریباً تمام زبانین جانتا تھا۔ اور خطوط نویسی مین بھی ان تھک تھا۔ مختلف ممالک کے سربر آوردہ مدبرین سے اُس کا گہرا تعلق تھا۔ لیکن جسقدر کاغذات اُس کی میز کی درازون سے برآمد ہوے تھے اُن سے کوئی خاص سنسنی خیز بات معلوم نہین ہوئی اگرچہ مقتول مجرد آدمی تھا لیکن صنف نازک سے اُسکے تعلقات بہت وسیع تھے۔ مگر یہ تعلقات محض سطحی تھے یعنی شناسائی تو بہت سی عورتون سے

تھی لیکن آشنائی بہت کم سے تھی۔ اور عشق تو کسی سے بھی نہیں تھا۔ مقتول کی زندگی مرنجان مرنج
طور پر گذرتی تھی اور کسی فرد بشر کو اس سے رنج نہیں پہونچتا تھا۔ الغرض واقعہ قتل پُر اسرار
تھا اور اُس کا راز کھلنے کی بھی کوئی توقع نہیں تھی۔
جان مِلن خدمت گار محض شبہ پر گرفتار کر لیا گیا تھا لیکن اُس کے خلاف کوئی شہادت
نہ نکلی۔ اُس روز رات کو وہ ہیمرا سمتھ میں اپنے بعض احباب سے ملنے گیا تھا۔ گویا وہ موقع پر موجود
ہی نہیں تھا۔ اور اس کا کامل ثبوت بہم پہونچ گیا تھا۔ ایک ضروری بات یہ تھی کہ جس وقت
وہ ہیمرا سمتھ سے چلا تھا۔ اسوقت سے چل کر وہ موقع پر حادثۂ قتل معلوم ہونے کے قبل پہونچ سکتا
تھا لیکن اُس نے بیان کیا کہ چونکہ رات سہانی تھی۔ اس لئے وہ بہت راستہ تک پیدل خراماں خراماں
چلا تھا اور یہ بات دل کو بھی لگتی تھی وہ درحقیقت مکان پر بارہ بجے پہونچا تھا۔ اور قتل کا حال معلوم
کرتے ہی گھبرا گیا تھا۔ آقا اور خادم کے درمیان کوئی وجہ رنجش نہیں تھی۔ مقتول کی بعض چیزیں
مثلاً استروں کا ایک بکس خدمت گار کے کمرے سے دستیاب ہوا۔ لیکن اُس نے بیان کیا کہ یہ
چیزیں مالک نے اس کو تحفتہً عنایت فرمادی تھیں اور اُس کے بیان کی تصدیق محلدار نے بھی
کی۔ یہ خدمت گار مقتول کے یہاں تین سال سے نوکر تھا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ جب کبھی مقتول یورپ
جایا کرتا تھا تو وہ خدمت گار کو ساتھ نہیں لیجاتا تھا۔ کبھی کبھی مقتول پیرس جا کر تین تین مہینہ رہتا
تھا اور خدمت گار کے سپرد لندن کا محل رہتا تھا۔ محلدار کا بیان یہ تھا کہ اس کو واردات کی کچھ خبر ہی
نہیں ہوئی۔ اگر کوئی غیر شخص اُس رات کو آیا ہوگا تو خود آقا ہی نے اُس کو مکان میں داخل کیا ہوگا
الغرض جہاں تک اخباری رپورٹیں پڑھنے سے معلوم ہوا معاملہ بدستور عقدۂ لاینحل تھا۔ اگر
مسٹر ہومس کو اس سے زیادہ کوئی بات معلوم ہوئی ہوگی تو وہ بھی راز سربستہ تھی۔ لیکن چونکہ انہوں
نے مجھ سے فرمایا تھا کہ انسپکٹر لسٹریڈ اس مقدمہ کی تفتیش کر رہے ہیں اور انہوں نے انکو بھی شریک کار
کر لیا ہے اس لئے خیال گذرتا تھا کہ جو کچھ حال معلوم ہوتا جاتا ہے اُس سے مسٹر ہومس بخوبی واقف
ہیں لیکن اس واقعہ کے چوتھے روز پیرس سے ایک طویل تار موصول ہوا جس سے واقعہ کا پورا
حل ہوتا نظر آتا تھا۔

ڈیلی ٹیلیگراف کا تار

پیرس کی پولیس نے ایک راز کا انکشاف کیا ہے جسکے ذریعہ سے اُس پُر اسرار واقعہ قتل کے

معاملہ سے پردہ اٹھتا ہے جو گذشتہ سوموار کو گوڈالفن اسٹریٹ واقع ویسٹ منسٹر مین مسٹر اڈوارڈ دیلوکاس کے پُراسرار قتل کی صورت مین نمودار ہوا تھا۔ ناظرین کو یاد ہوگا کہ بدنصیب مقتول اپنے کمرہ مین اس حال سے پایا گیا تھا کہ کسی نے اُس کے سینہ مین چھرا بھونک دیا تھا اور قتل کا کچھ شبہ مقتول کے خدمت گار پر بھی کیا جاتا تھا۔ لیکن جب خدمتگار کی عدم موجودگی ثابت ہو گئی تو یہ شبہ قطعی جاتا رہا۔ اب ایک لیڈی مسماۃ مادام ہنری فورنایہ کی نسبت حکام پولیس کو رپورٹ کی گئی کہ وہ پاگل ہو گئی ہے۔ یہ خاتون ریو آسٹرلیز پر ایک چھوٹے سے مکان مین رہتی تھی۔ رپورٹ خاتون مذکور کے نوکرون نے کی ڈاکٹری معائنہ سے معلوم ہوا کہ واقعی اس کو ایک قسم کا جنون ہو گیا ہے جس کا نتیجہ خطرناک ہو۔ مزید تحقیقات کے بعد پولیس کو معلوم ہوا کہ مادام مذکور گزشتہ منگل کی شب کو ہی لندن کے سفر سے واپس ہوئی ہو اور اس امر کی شہادت ملتی ہے کہ خاتون مذکور کا تعلق واقعہ قتل ویسٹ منسٹر سے ضرور کچھ ہے۔ فوٹو اور تصاویر کا مقابلہ کرنے سے یہ امر پایہ ثبوت کو پہنچ چکا ہو کہ موسیو ہنری فورنایہ اور مسٹر اڈوارڈ دیلوکاس دونون ایک ہی شخص کا نام ہے اور مقتول بعض خاص وجوہ کی بنا پر لندن اور پیرس مین دوہری زندگی بسر کرتا تھا۔ مادام فورنایہ ایک بیحد زود رنج اور تندخو عورت ہے اور پہلے اس کو کبھی کبھی جذبات رشک وحسد کی وجہ سے اسقدر غصہ آجاتا تھا کہ وہ آپے سے باہر ہو جاتی تھی۔ ایسا خیال گزرتا ہے کہ جنون کا کوئی ایسا ہی دورہ اٹھا ہوگا جو مادام مذکور نے لندن کی سنگین واردات کا ارتکاب کیا۔ اگرچہ سوموار کی رات کو لندن مین مادام مذکور کی نقل وحرکت کا حال معلوم نہین ہوا لیکن اسقدر ضرور پتہ چل گیا کہ جب وہ چارنگ کراس اسٹیشن پر تھی تو لوگ اُس کی بھیانک صورت دیکھ کر اُس کی طرف متوجہ ہو جاتے تھے لہذا خیال گزرتا ہے کہ جرم قتل یا تو مادام مذکور سے بحالت جنون سرزد ہوا یا قتل کے صدمہ سے اسکی حالت متغیر ہو گئی تھی لیکن اس وقت خاتون مذکور کی حالت ایسی ہو کہ وہ اپنے گزشتہ واقعات کا کوئی مربوط بیان نہین دے سکتی۔ ڈاکٹرون کی رائے ہے کہ اب اس کی حالت درست ہونے کی کوئی توقع نہین ہو اس امر کی بھی شہادت موجود ہے کہ مادام فورنایہ کی صورت شکل کی ایک عورت سوموار کی رات کو مکان واقع گوڈالفن اسٹریٹ کو تکتی ہوئی دیکھی گئی تھی۔

مین نے اخبار کی یہ تمام عبارت پڑھ کر مسٹر شرلاک ہومس کو سنائی وہ اس وقت ناشتہ کر رہے تھے اور پھر پوچھا۔

مین ۔ کہئے مسٹر ہومس! اب آپ کی کیا رائے ہے۔

ہومس ۔ دوست واٹسن! تمھارے پیٹ مین عرصہ سے درد ہو رہا ہے لیکن آپ کو یہ بھی خیال کر لینا چاہیئے کہ اگر مین نے آپ سے کوئی بات بیان نہین کی تو اس کے معنی یہ تھے کہ بیان کرنے کے قابل کوئی بات تھی ہی نہین۔ اور یہ رپورٹ پیرس سے آئی ہے اس سے بھی میری مقصد برآری نہین ہو سکتی۔

مین ۔ واقعہ قتل کے متعلق تو یقینًا فیصلہ کن ہے۔

ہومس ۔ واقعہ قتل محض ایک اتفاقی اور ضمنی بات ہے اصلی اور اہم کام تو کاغذ کی گم شدگی کا معلوم کرنا اور اس کی دستیابی ہے تاکہ ایک یوروپین تباہ کن جنگ واقع نہ ہونے پائے گزشتہ تین دن کے اندر صرف ایک اہم بات واقع ہوئی ہے اور وہ یہ ہے کہ در اصل کوئی بات واقع ہی نہین ہوئی سبھے گورنمنٹ کی طرف سے گھنٹہ گھنٹہ بھر بعد خبر ملتی رہتی ہو اور یہ بات یقینی ہو کہ یورپ بھر مین جنگ و جدل کی کہین کوئی علامت نظر نہین آتی۔ لہذا اگر وہ خط کہین پہونچگیا ہوتا تو یہ بات نہ ہوتی۔ کوئی نہ کوئی علامت فتنہ و فساد کی ضرور نظر آتی۔ نتیجہ یہ نکلا کہ وہ خط ابھی تک کہین باہر نہین گیا۔ پھر اگر باہر نہین گیا تو پھر وہ کہان ہو؟ کس کے قبضہ مین ہے؟ اور ابھی تک کیون رُکا ہوا ہی؟ بعض یہی باتین ہین جو مجکو عرصہ سے پریشان کر رہی ہین اب ایک سوال یہ ہو کہ کیا یہ اتفاقی بات ہو کہ جس رات کو وہ کاغذ چوری جاے اُسی رات کو لیوکاس کو قتل کیا جاے؟ کیا وہ خط لیوکاس کے قبضہ مین پہونچگیا تھا اگر ایسا ہوا تھا تو پھر وہ اس کے کاغذات مین سے کیون بر آمد نہین ہوا؟ کیا مقتول کی پاگل عورت وہ کاغذ نکال لے گئی؟ اگر یہ بات ہے تو کیا وہ خط اُس عورت کے گھر مین موجود ہے؟ اگر یہ بھی سچ مان لیا جاے تو یہ کیونکر ممکن ہے کہ اگر اسکی خانہ تلاشی لی جائے اور پولیس کو خبر یا شبہ نہو۔ کیونکہ پیرس کی پولیس کے بغیر تو ایسا نہین ہو سکتا۔ الغرض میرے دوست واٹسن! یہ ایک ایسا عجیب و غریب معاملہ ہو کہ اس مین قانون بھی ہمارے لئے اتنا ہی خطرناک ہے جتنا کوئی مجرم ہو سکتا ہو تم تو خوب جانتے ہو کہ ہمارا غرسان کا ہر شخص دشمن ہوتا ہے لیکن کیا کیا جاے معاملہ بیڈھب آن پڑا ہی کیونکہ

معاملہ مین بہت بڑسی جو کھون ہے - اگر کسی طرح مین اس عقدہ کو حل کرنے مین کامیاب ہوگیا تو مین سمجھون گا کہ عمر بھر مین مجھ سے کوئی کام اتنا زبردست اور عظیم الشان انجام نہ پایا تھا -

اتنے مین مسز ہڈسن نے ایک تار لاکر دیا - مسٹر ہومس نے لفافہ کھول کر پڑھا اور بولے -

ہومس - اوہو! یہ دیکھئے میدان جنگ سے نئی اطلاع آئی ہے معلوم ہوتا ہے کہ انسپکٹر لیسٹریڈ کو کوئی نئی اور دلچسپ بات ہوئی ہے اچھا واٹسن! اپنی ٹوپی اٹھاؤ اور ہم دونون ویسٹ منسٹر تک چلین گے -

باب (۵)

معائنۂ موقع

میرے لئے موقعہ واردات پر پہونچنے کا یہ پہلا موقع تہا۔ انسپکٹر لیسٹریڈ موقعہ پر موجود تھے۔ وہ مکان کی کھڑکی میں کھڑے ہوئے تھے۔ ہم کو دیکھتے ہی انھوں نے دور سے سلام کیا اور ایک کانسٹیبل نے آکر دروازہ کھولا۔ اور ہم دونوں کمرے میں داخل ہوئے۔ یہ وہی کمرہ تہا جس میں قتل کی واردات ہوئی تھی لیکن اب وہاں اُس قتل و خون کا کوئی نشان موجود نہ تہا سوائے خون کے ایک دھبہ کے جو نا ہموار اور بھونڈے پن سے فرش پر لگا ہوا تھا۔ یہ فرش کی شطرنجی یا دری کمرہ کے وسط میں بچھی ہوئی تھی اور اُس کے چاروں طرف شاہ بلوط کی پختہ لکڑی کے نہایت صاف اور چمکدار چوکے لگے ہوئے تھے۔ آتشدان پر جو کارنس تھی اُس سے اوپر دیوار پر پرانے مشرقی ہتھیاروں کی ایک بڑی تعداد بطور آرائش قرینہ سے سجی ہوئی تھی۔ انھیں ہتھیاروں میں کا وہ پیش قبض تھا جس سے قتل ہوا تہا۔ کھڑکی کے سامنے ایک شاندار لکھنے کی میز نصب تھی۔ اور کمرہ کی ہر چیز سے یعنی تصاویر اسلحہ قالین پردوں وغیرہ سے مالک مکان کا ذوق سلیم اور سلیقہ ظاہر ہوتا تہا۔

انسپکٹر۔ کیا آپ نے پیرس سے آئی ہوئی خبر کا ملاحظہ فرمایا۔

ہومس نے سر ہلا کر اثبات میں جواب دیا۔

انسپکٹر۔ اس مرتبہ تو ہمارے فرانسیسی دوستوں نے نشانہ پر تیر مارا۔ واقعی جس طرح وہ بیان کرتے ہیں واقعہ اسی طرح گزرا ہے۔ اُس عورت نے آکر دروازہ کھٹکھٹایا ہوگا۔ یہ ملاقات گویا اتفاقی تھی۔ کیونکہ مقتول خود کو ہمیشہ الگ تھلگ مکان میں بند رکھا کرتا تھا۔ مقتول نے عورت کو اندر آنے دیا۔ کیونکہ وہ اس کو سڑک پر کھڑا نہ رکھ سکتا تہا۔ اس عورت نے آکر شکوہ شکایات کا دفتر کھول دیا ہوگا۔ بات بات میں بات بڑھ گئی بعد ازاں اس پاگل عورت نے

ہاتھ کے قریب ہی سے وہ پیش قبض اٹھا کر مقتول کے دل میں بھونک دیا۔ یہ معاملہ فوراً ہی واقع نہیں ہوا ہوگا۔ کیونکہ کمرہ کا تمام سامان ایک گوشہ میں اکٹھا ہوا پڑا ہے اور یہ درمیانی کرسی یہ ظاہر کرتی ہے کہ مقتول نے یہ کرسی بطور سپر کے استعمال کی ہوگی یہ معاملہ اسقدر صاف ہو گویا ہماری آنکھوں کے سامنے گزرا ہو۔

ہومس نے سر اٹھا کر انسپکٹر لیسٹریڈ کی طرف گھورا۔

ہومس۔ جب آپ کے نزدیک معاملہ روز روشن کی طرح صاف ہے تو پھر آپ نے مجھے کیوں طلب کیا۔

انسپکٹر۔ اوہ! وہ دوسری بات ہو محض معمولی لیکن آپ کی دلچسپی کی ہو اگرچہ اُس کا تعلق خاص معاملہ سے کچھ نہیں ہو۔

ہومس۔ جناب وہ کیا؟

انسپکٹر۔ آپ تو جانتے ہیں کہ جب اس قسم کی کوئی واردات ہو جاتی ہو تو ہم اس امر کی بڑی احتیاط کرتے ہیں کہ کوئی چیز اِدھر سے اُدھر ہونے پائے چنانچہ اس کمرے کی بھی کسی چیز کو چھیڑا نہیں گیا تھا آج صبح جب لاش تجہیز و تکفین کے لئے اٹھا دی گئی اور تفتیش موقعہ بھی ختم ہوگئی تو ہم کو خیال آیا کہ ذرا کمرہ کی حالت درست کر دی جائے یعنی کم از کم اس شطرنجی کے فرش کو تو ٹھیک کر دیا جائے۔ دیکھئے یہ فرش کسی جگہ سے زمین میں جڑا ہوا نہیں ہے۔ الغرض جب ہم لوگوں نے یہ فرش اٹھایا تو کیا نظر آیا۔

ہومس (فرط اشتیاق سے وہاں کیا نظر آیا۔

انسپکٹر۔ ایسی بات نظر آئی کہ اگر آپ سو برس تک بھی سر مارینگے تو اس کو حل نہ کر سکینگے۔ سنئے! آپ وہ دھبہ دیکھتے ہیں جو فرش پر ہو؟ جب یہاں خون پڑا ہوا ہوگا تو دری میں بھی بہت کچھ جذب ہو کر نیچے اتر گیا ہوگا۔ کیوں ہو نا ٹھیک؟

ہومس۔ بیشک جذب ہو کر نیچے پہونچا ہوگا۔

انسپکٹر۔ لیکن آپ یہ بات سنکر حیران ہوں گے کہ اس دھبہ کے مطابق سفید لکڑی کے جو کون پر کہیں بھی کوئی نشان نہیں پایا جاتا۔

ہومس۔ کیا کوئی نشان نہیں ہو مگر ہونا تو چاہئے۔

انسپکٹر۔ جی ہاں ہونا ضرور چاہئے لیکن واقعہ یہی کہ نشان موجود نہیں ہو۔

یہ کہکر انسپکٹر لیسٹریڈ نے دری کا گوشہ اپنے ہاتھ میں لیکر الٹ پلٹ کر دیکھا لیکن واقعی کہین نشان نہین تھا۔

ہومس۔ حیران ہوکر! لیکن جب اوپر اور نیچے دونون طرف نشان موجود ہین تو لکڑی پر دھبہ ضرور ہونا چاہیئے۔

اس وقت انسپکٹر لیسٹریڈ میرے دوست شرلاک ہومس کی حیرانی دیکھ کر بہت محظوظ ہوا کیونکہ وہ اُن کو اسی طرح بہت حیران کیا کرتے تھے۔

انسپکٹر۔ اچھا مین ایک بات اور بتاتا ہون دوسرا دھبہ بھی ایک جگہ موجود ہے لیکن ان دونون دھبون مین مطابقت نہین ہوتی۔ تو خود دیکھ لو۔

یہ کہکر لیسٹریڈ نے شطرنجی کا دوسرا گوشہ اٹھا کر دکھایا اور وہان واقعی لکڑی کے سفید اور چمکدار چوکے پر ایک بڑا سا سرخ نشان نظر آیا۔

انسپکٹر۔ مسٹر ہومس آپ کیا سمجھے!

ہومس۔ یہ تو بہت سیدھی سادی بات ہو۔ دونون دھبون مین مطابقت ضرور تھی لیکن کسی نے اس شطرنجی کو ادھر سے اُدھر ضرور کر دیا ہے اور چونکہ شطرنجی مربع اور چوڑی ہوتی نہین ہو اس لئے بہت آسانی سے الٹی پلٹی جا سکتی تھی۔

انسپکٹر۔ بس جناب سرکاری پولیس کو آپ کی مدد کی ضرورت نہین ہے اب آپ ہی بتائیے کہ دری کو کس نے الٹ پلٹ کیا؟ اور کیون کیا؟

اس وقت مسٹر شرلاک ہومس کے چہرے سے اُن کے اندرونی جوش کی علامتین ظاہر ہورہی تھین اور ان کا تمام جسم تھر تھر کانپ رہا تھا۔

ہومس۔ سنو لیسٹریڈ! کیا وہ کانسٹبل جو اس جگہ تعینات تھا یہان سے ایک سکنڈ کے لئے بھی کہین نہین گیا اور وہ یہین قائم رہا۔

انسپکٹر۔ ہان یہین رہا۔

ہومس۔ تو پھر اگر آپ میرا کہنا مانین تو ذرا اس کانسٹبل کا بیان بھی خوب ہوشیاری سے لے لیجئے۔ لیکن ہمارے سامنے کچھ نہ پوچھئے اس کو علیحدہ کمرے مین لیجاؤ۔ جب وہ تنہا ہوگا تو گمان غالب ہے کہ معاملہ صاف صاف کہدیگا۔ یہ مت کہنا کہ یہ کام خود تم نے کیا ہو۔ بس صرف اسقدر دریافت کرنا کہ کوئی شخص یہان ضرور آیا ہے۔ خوب دبا کر پوچھنا

یہ بھی جتا دینا کہ صاف گوئی ہی میں نجات مضمر ہے۔ بس جس طرح میں نے بتایا ہے بالکل اسی طرح کرو۔

انسپکٹر۔ واللہ اگر اُسے کچھ معلوم ہے تو میں دریافت کر کے چھوڑوں گا۔

یہ کہتے ہی وہ تیزی سے قدم بڑھا کر کمرے سے باہر نکل گیا۔ اور تھوڑی دیر بعد اسکی رعب دار آواز پچھلے کمرے سے سُنائی دی۔

اس کے بعد ہومس نے فوراً وہ شطرنجی جلدی سے ہٹا دی اور گھٹنوں اور ہاتھوں کے بل چوبی فرش کے چوکوں کا غور سے معائنہ کرنے لگے۔ وہ ہر چوکے کو بڑے غور سے دیکھتے تھے آخر کار اسی طرح دیکھتے دیکھتے وہ ایک چوکے کے پاس پہونچے۔ اس کا ایک کنارہ پکڑ کر اٹھایا۔ چوکا فوراً کھڑکی کے دروازہ کی طرح کھل گیا۔ مسٹر ہومس نے اُس میں اپنا ہاتھ ڈالا لیکن پھر غصے سے ہاتھ نکال کر جھٹکنے لگے۔ چوکے کے نیچے ایک صندوقچہ کی وضع کا غار تھا لیکن اس میں سے کچھ برآمد نہوا۔ اس کے بعد مسٹر ہومس نے فوراً وہ چوکا اسی طرح بٹھا دیا اور بولے۔

ہومس۔ جلدی کرو واٹسن! جلدی کرو۔ اور یہ فرش اسی طرح بچھا دو۔

اس کے بعد مسٹر ہومس نہایت مطمئن صورت بنا کر آتشدان کے پاس کرسی پر بیٹھ گئے اور ایسی حالت بنائی گویا کوئی نئی بات ہوئی ہی نہیں تھی۔ تھوڑی دیر بعد انسپکٹر لیسٹریڈ کی آواز دروازے کے باہر سنائی دی۔

انسپکٹر۔ مسٹر ہومس! میں معافی چاہتا ہوں کہ میں نے آپ کو اتنی دیر تک منتظر رکھا۔ میرا خیال ہے کہ آپ کو اس معاملہ نے خوب پریشان کیا ہے۔ اچھا تو اس کانسٹبل نے سب باتوں کا صاف صاف اقبال کر لیا ہے۔

اس کے بعد وہ موٹا تازہ کانسٹبل بھی کمرے میں داخل ہوا۔ اور لجاجت کے ساتھ کہنے لگا۔

کانسٹبل۔ حضور اس میں میری کوئی بدنیتی نہیں تھی۔ وہ جوان عورت کل رات دروازہ پر آئی اور کہنے لگی کہ وہ مکان بھول گئی ہے اس کے بعد ہم دونوں باتیں کرنے لگے حضور تو جانتے ہیں کہ تمام دن ڈیوٹی پر رہنے کے بعد انسان کی طبیعت کس قدر اکتا جاتی ہے۔

ہوس - اچھا تو پھر کیا ہوا؟
کانسٹبل - وہ کہنے لگی کہ میں یہ دیکھنا چاہتی ہوں کہ قتل کہاں ہوا - کیونکہ اُس نے تمام حال اخباروں میں پڑھ لیا تھا - وہ عورت نہایت معزز اور شین قاف سے درست تھی - میں نے بھی اس میں کوئی قباحت نہ دیکھی کہ اس کو یہ کمرہ ایک نظر دکھا دیا جائے - جب اس عورت نے وہ دھبہ فرش پر دیکھا تو وہ زمین پر گر پڑی اور اس طرح بیہوش ہو گئی جیسے کوئی مردہ ہوتا ہے - میں دوڑ کر مکان کے عقب میں گیا اور تھوڑا سا پانی لیکر آیا - لیکن وہ پھر بھی ہوش میں نہ آئی - اس کے بعد میں سامنے کی دوکان میں تھوڑی سی برانڈی لینے گیا اور جب تک میں برانڈی لایا اُس عورت کو غشی سے افاقہ ہو چکا تھا - اور وہ اٹھ کر چلی گئی تھی غالباً وہ شرم کی وجہ سے میرا سامنا نہ کر سکی -
ہوس - یہ دری کیونکر الٹ پلٹ ہوئی - ؟
کانسٹبل - حضور چونکہ وہ اس فرش پر گری تھی اس لئے اس میں شکن پڑ گئے تھے - اسکے بعد میں نے اس شطرنجی کو ٹھیک کر دیا -
انسپکٹر - اُرکاک دیکھو کانسٹبل میکفرسن یہ تمھارے لئے سبق ہے کہ تم اپنے افسروں کو دہوکا نہیں دے سکتے - دیکھو ذرا سی بات نے تمھارا تمام بھانڈا پھوڑ دیا - اور ہم کو معلوم ہو گیا کہ ضرور اس کمرے میں کوئی آیا ہوگا - یہ بھی تمھاری خوش قسمتی ہے کہ یہاں سے کوئی شے گم نہیں ہوئی - افسوس ہے مسٹر ہومس میں نے آپ کو ناحق تکلیف دی - لیکن میرا خیال تھا کہ چونکہ اس دہبہ سے دوسرے دہبہ کی مطابقت نہیں ہوتی اس لئے آپ کو اس معاملہ سے ضرور دلچسپی ہوگی -
ہوس - بیشک یہ بات دلچسپی سے خالی نہیں لیکن کانسٹبل یہ تو بتاؤ کہ وہ عورت یہاں کیا صرف ایک ہی مرتبہ آئی تھی -
کانسٹبل - جی ہاں حضور صرف ایک مرتبہ -
ہوس - وہ کون عورت تھی؟
کانسٹبل - کیا حضور اس کا نام نہیں جانتے؟ وہ نوکری کی تلاش میں آئی تھی کسی نے ٹائپ رائٹر پر کام کرنے والی عورت کے لئے اشتہار دیا تھا - وہ تلاش کرتی ہوئی غلط مکان میں چلی آئی - عورت بڑی خوش مزاج خوبصورت اور نوجوان تھی -

ہومس۔ کسقدر کشیدہ قامت اور خوبصورت؟

کانسٹبل۔ ہاں حضور پوری قد و قامت کی عورت تھی۔ اور حسین و جمیل بھی تھی۔ بہت سے آدمی تو اس کی صورت دیکھتے ہی فریفتہ ہو جائینگے۔ اُس نے باتوں باتوں میں مجھ سے کہا کہ۔ پولیس افسر صاحب ذرا ایسا نظر مجھے بھی موقعہ دیکھ لینے دیجئے" اُس کے ناز و انداز کچھ اس قدر دلکش تھے کہ مین اس کی درخواست مسترد نہ کر سکا اور مین نے اُس کو موقعہ دیکھ لینے کی اجازت دیدی۔

ہومس۔ وہ کیسے کپڑے پہنے ہوئے تھی؟

کانسٹبل۔ کپڑے! حضور وہ تو سر سے پیر تک ایک چادر مین لپٹی ہوئی تھی۔

ہومس۔ وقت کیا تھا؟

کانسٹبل۔ رات ہونے کو تھی جس وقت مین برانڈی لیکر آیا تو لوگ چراغ روشن کر رہے تھے۔

ہومس۔ اچھا خیر۔ اب واٹسن! یہان سے چلو۔ کیونکہ اس وقت ہم لوگون کو ایک دوسری جگہ زیادہ ضروری کام درپیش ہو۔

الغرض دونوں اس مکان سے چلے لیسٹریڈ سامنے والے کمرے مین بیٹھے رہے اور کانسٹبل نے ہمارے لئے دروازہ کھول دیا۔ مسٹر شرلاک ہومس نے دروازہ سے باہر نکلتے ہی کوئی چیز اپنے ہاتھ مین لیکر دکھائی جسے دیکھتے ہی کانسٹبل نقش حیرت بنکر رہ گیا۔ لمحہ بھر بعد وہ چلایا۔

کانسٹبل۔ خدایا!۔

کانسٹبل کچھ اور کہنے کو تھا لیکن ہومس نے لبوں پر انگلی رکھکر اس کو منع کر دیا۔ اور جو چیز اُس کے ہاتھ مین تھی وہ پھر اپنی جیب مین رکھ لی۔ اس کے بعد جب ہم سڑک پر پہنچے تو شرلاک ہومس نے بے تحاشہ قہقہہ لگایا اور بولے۔

ہومس۔ واللہ! یہ تو خوب کام ہوا۔ چلو دوست واٹسن! بس اب اس تماشہ کا آخری پردہ پڑنے والا ہے اور اب مین آپکو خوشخبری سناتا ہوں کہ اب جنگ ہرگز نہیں ہوگی۔ رائٹ آنریبل ٹریلانی ہوپ کی روشن جبین اور یون کو ہرگز دھبہ نہیں لگیگا۔ اور جب بیوقوف بادشاہ نے وہ خط وصول کیا تھا اب اس کو بھی اس کی حماقت اور غیر دانشمندی کی

کی کوئی سزا نہیں ملیگی۔ وزیر اعظم کو بھی یورپ کی مزید پیچیدگیوں میں پھنسنا نہیں پڑے گا۔ اور اگر ہم نے کیقدر سلیقہ اور ہوشیاری سے کام لیا تو اس ناگوار واقعہ کی کسی کو کانوں کان خبر تک نہ ہو گی اور تمام معاملہ یوں ہی دبا رہے گا۔

میں مسٹر شرلاک ہومس کی باتیں سن سنکر حیران ہو رہا تھا۔ آدمی کیا تھا اچھا خاصا جادوگر تھا۔ اُس کی کارروائیاں کچھ اس قدر خاموش اور حیرت انگیز ہوتی تھیں کہ انسان کے منہ سے خود بخود واہ واہ نکل جاتی تھی۔ یہی حالت اس وقت میری بھی تھی۔

میں۔ کیا آپنے یہ معاملہ حل کر لیا گتھی سلجھ گئی؟

ہومس۔ نہیں واٹسن! ابھی ایسا تو نہیں ہوا۔ بعض باتیں ہنوز تاریکی میں ہیں لیکن اور باتیں اس قدر زیادہ اور عمدگی سے معلوم ہو گئی ہیں کہ اگر ہم اُن غیر معلوم شدہ باتوں کا پتہ نہ لگا سکیں تو اس میں خود ہمارا ہی قصور ہے۔

میں۔ پھر اب آپ کا کیا ارادہ ہے؟

ہومس۔ ارادہ یہ ہو کہ ہوایٹ ہال ٹیرس چلیں اور جسقدر معاملہ باقی رہ گیا ہو وہ وہاں چل کر پورا کر دیں۔

میں۔ وہ تو وزیر امور متعلقہ یورپ یعنی ہوپ صاحب کا محل ہے وہاں کیا ہو گا؟

ہومس۔ ہاں وہ رایٹ آنریبل ٹریلانی ہوپ کا محل ہے۔ اور اب جو کچھ بھی اس معاملہ میں باقی رہ گیا ہے اُس کا تعلق وہیں سے ہے۔ بعض اوقات کچھ ایسی باتیں پیدا ہو جاتی ہیں کہ اچھے خاصے بھلے آدمی بھی صراط المستقیم سے ڈگمگا جاتے ہیں۔ اور بعضاک سنگین سے سنگین جرم کرنے پر بھی نہیں ہچکچاتے۔ ایسا ہی اس معاملہ میں بھی ہوا ہے جہاں تک میرا خیال کام کرتا ہو اس معاملہ میں بھی ایسا ہی ہوا ہو۔ دیکھو وہاں چلکر تمام باتیں آپ کو خود بخود معلوم ہو جائیں گی۔

باب (۶)

افشائے راز

تھوڑی دیر بعد ہم وایٹ ہال ٹیرلیس یعنی رایٹ آنریبل ٹریلانی ہوپ کے محل پر پہونچ گئے۔ مسٹر شرلاک ہومس نے ایک نوکر سے دریافت کیا۔

ہومس۔ کیا لیڈی ہلڈا ٹریلانی ہوپ تشریف رکھتی ہیں؟

نوکر۔ جی ہاں موجود ہیں۔

ہومس۔ تو ذرا ہمارے آنے کی اطلاع کر دو۔ اور یہ کارڈ پہونچا دو۔

مسٹر ہومس نے اپنے نام کا ملاقاتی کارڈ نوکر کے حوالہ کیا جو تھوڑی دیر بعد آ کر ہم کو اس کمرے میں لیگیا جہاں لیڈی صاحبہ صبح کے وقت بیٹھا کرتی تھیں۔

اس وقت لیڈی صاحبہ کے حسین چہرے پر برافروختگی کے آثار نمایاں تھے تیوری کے بل صاف کہہ رہے تھے کہ

بھویں تنتی ہیں خنجر ہاتھ میں ہے تن کے بیٹھے ہیں
کسی آج آئی ہے جو وہ بن ٹھن کے بیٹھے ہیں

ہم کو دیکھکر لیڈی صاحبہ فوراً بھڑک اٹھیں۔

بیگم صاحبہ۔ مسٹر ہومس! یقیناً آپ کی حرکت ناجایز اور غیر شریفانہ ہے۔ میری خواہش تھی جیسا کہ میں آپ سے پہلے ہی ظاہر کر چکی تھی کہ میرا آپ کے پاس جانا ایک راز کی بات تھی اور میں اس بات کو اس لئے کسی پر ظاہر ہونے دینا نہیں چاہتی تھی کہ کہیں میرے شوہر کو یہ خیال نہ گزرے کہ میں ان کی راز کی باتوں کی تلاش و تجسس میں ہوں لیکن آپ نے میری عزت و آبرو کا خیال نہ کیا اور اب آپ یہاں تشریف لائے ہیں کہ جس سے لوگوں کو خیال گزرے گا کہ ہمارے اور آپ کے درمیان میں کوئی خاص

معاملہ ضرور ہے اور آپ کی اس غیر دانشمندانہ حرکت سے میری عزت وآبرو پر حرف آئیگا۔
ہومس۔ افسوس ہو کر بیگم صاحبہ! میرے لئے اسکے سوائے اور کوئی چارہ کار ہی نہ تھا۔ مجکو سرکاری طور پر حکم ہوا ہے کہ جس طرح ممکن ہو مین اُس گم شدہ اہم کاغذ کا پتہ لگا کر برآمد کرون۔ اس لئے اب مین مجبور ہو کر آپ کی خدمت مین حاضر ہوا ہون اور درخواست کرتا ہون کہ ازراہ مہربانی وہ کاغذ میرے حوالہ فرما دیجئے۔
ان الفاظ نے جادو کا کام کیا۔ بیگم صاحبہ گھبرا کر اٹھ کھڑی ہوئین اُنکے چہرے کا تمام غیظ وغضب وغصہ اڑ گیا۔ چہرے کا رنگ فق ہو گیا مردنی چھا گئی۔ اُس کی آنکھین کھلی کی کھلی رہ گئین اور وہ نقش حیرت بنکر ہماری طرف تکنے لگی۔ اس کے بعد اس کے پاؤن لڑکھڑائے۔ مجکو تو خیال گزرا تھا کہ شائد وہ بیہوش ہو کر گر پڑے لیکن واہ ری عورت! وہ سنبھلی۔ ضبط کیا اور پھر وہی غیظ وغضب غصہ اور نفرت کی علامتین پہلے سے بھی زیادہ اس کے خوبصورت چہرے پر نمودار ہوگئین۔
بیگم صاحبہ۔ تم ـــ تم مسٹر ہومس! میری توہین کر رہے ہو۔
ہومس (سرد مہری سے) لائیے! بیگم صاحبہ لائیے!! بس اب ان تمام باتون کو طاق مین رکھئے اور وہ کاغذ لائیے۔
بیگم صاحبہ۔ اچھا تو مین خانساماں کو بلاتی ہون جو تمھین کان پکڑ کر باہر نکال دے گا
یہ کہکر بیگم صاحبہ گھنٹی کی طرف جھپٹین۔
ہومس۔ (غیر متاثر ہو کر) بیگم صاحبہ یہ حرکت نہ کیجئے۔ گھنٹی ہرگز نہ بجائیے کیونکہ اگر آپنے ایسا کیا تو جسقدر کوششین مین اخفائے راز کی کر رہا ہون وہ سب برباد ہو جاوین گی اور آپ کا اسقدر فضیحتہ اور رسوائی ہوگی کہ دنیا بھر مین منہ دکھانے کو جگہ نہ رہے گی بس اب آپ کیلئے اس سے بہتر بات اور کچھ نہین کہ آپ وہ خط میرے حوالہ کر دین اور تمام معاملہ پر پردا پڑا رہنے دین۔ اگر آپ نے میرا کہنا مانا تو مین آپ کے لئے ہر بات کی کوشش کرونگا اور اگر آپ نے میری مرضی کے خلاف کارروائی کی تو مین آپ کا بھانڈا پھوڑ دونگا۔ پھر اس کے جو کچھ نتائج نکلین گے انکو آپ ہی خوب سمجھ سکتی ہین سمجھ گئین؟
لیکن وہ پیکر حسن وجمال اور وہ مجسمۂ عظمت وشان اسی طرح غیر متاثر ہمارے سامنے کھڑا ہوا ہم کو بڑی بڑی آنکھون سے جنسے شعلے نکل رہے تھے گھور رہا تھا۔ اُس کی تیز

نظروں سے ایسا ظاہر ہوتا تھا گویا وہ شرلاک ہومس کے دل کی باتیں معلوم کر رہی ہے
اگرچہ اس کا ہاتھ گھنٹی پر تھا لیکن وہ اس کے بجانے سے محترز رہی۔
بیگم صاحبہ۔ آپ مجکو ڈرانا دھمکانا چاہتے ہیں لیکن آپ کی یہ حرکت شرافت اور مردانگی سے بعید ہے۔ کیا مسٹر ہومس! آپ اس کو شرافت یا انسانیت سمجھتے ہیں کہ آپ یہاں میرے گھر میں تشریف لائیں اور ایک کمزور عورت کو غرے ڈبے دکھائیں معاذاللہ! آپ فرماتے ہیں کہ مجکو کچھ حال معلوم ہے اچھا بتائیے کیا معلوم ہے؟
ہومس۔ بیگم صاحبہ آپ تشریف تو رکھیں دیکھئے اگر خدانخواستہ آپ گر پڑیں تو آپ کے چوٹ لگ جائے گی اور جب تک آپ بیٹھ نہ جائیں گی اس وقت تک میں کوئی بات نہ کروں گا۔
بیگم صاحبہ (بیٹھکر) اچھا میں آپ کو ۵ منٹ دیتی ہوں۔
ہومس۔ ایک منٹ ہی بہت کافی ہے۔ بیگم صاحبہ مجکو یہ بات معلوم ہوگئی ہے کہ آپ مقتول یعنی اڈوارڈ لیوکاس کے یہاں تشریف لیگئی تھیں۔ آپ نے وہ کاغذ لیجا کر اس کو دیا۔ پھر اس کے بعد آپ کل رات پھر اس کے مکان میں گئیں اور آپ نے بڑی پھرتی اور چالاکی سے وہ کاغذ اس جگہ سے نکال لیا جہاں اڈوارڈ نے اس کو ایک مخفی جگہ میں چھپایا تھا یعنی شطرنجی کے نیچے۔
لیکن ان الفاظ کا کوئی اثر لیڈی صاحبہ پر نہوا۔ اور وہ اسی طرح خودداری سے کام لیتی ہوئی ہمارے سامنے ڈٹی رہی لیکن اس کا حلق خشک ہوگیا تھا اور بولنے سے پہلے اس نے دو مرتبہ کوشش کی کیونکہ الفاظ منہ تک آتے ہوئے حلق میں اٹکتے تھے بالآخر وہ چلاکر بولی۔
بیگم صاحبہ۔ مسٹر ہومس! آپ پاگل ہیں آپ کو جنون ہوگیا ہے۔
اس کے بعد مسٹر ہومس نے اپنی جیب سے دفتی کا ایک ٹکڑا نکالا اس پر ایک عورت کا چہرہ چسپاں تھا جو کسی تصویر سے کاٹ کر چپکا لیا گیا تھا۔
ہومس۔ میں اپنے ساتھ یہ تصویر بھی لیتا آیا ہوں کہ شاید اس کی ضرورت پڑے پولیس والے نے یہ تصویر شناخت کرلی ہے۔
بس اب بیگم صاحبہ کی حالت دگرگون ہوگئی۔ غیظ و غضب کا فور ہوگیا چہرہ پر

مردنی چھاگئی وہ سرنگون ہوگئی اور سوچنے لگی۔
ہومس۔ لائیے! لائیے!! بیگم صاحبہ جلدی کیجئے۔ وہ خط آپ کے پاس موجود ہے اور ابھی تک کچھ نہیں بگڑا! اگر آپ چاہیں تو تمام معاملہ یوں ہی ڈھکا چھپا رہ سکتا ہے۔ اور میں قسم کھاکر کہتا ہوں کہ میں ہرگز آپ کی رسوائی کا خواہاں نہیں ہوں۔ بس جس وقت میں وہ گم شدہ خط آپ کے شوہر کو واپس کردوں گا اُسی وقت میری ڈیوٹی بھی ختم ہو جائے گی۔
بس اگر آپ عقلمند ہیں تو جو کچھ میں کہتا ہوں اُس پر عمل کیجئے آپ کے لئے صرف یہی چارۂ کار ہے کہ آپ صاف گوئی سے کام لیں۔
لیکن واہ ری عورت! اور تیری ہمت و جرات۔ وہ اس وقت بھی ٹس سے مس نہوئی اُس نے ہرگز اپنی ہار نہ مانی اور اسی طرح سخن پروری کرتی ہوئی بولی۔
بیگم صاحبہ۔ مسٹر ہومس! میں آپ سے پھر عرض کئے دیتی ہوں کہ آپ کسی غلط فہمی میں پھنسے ہوئے ہیں۔
یہ سنکر مسٹر شرلاک ہومس کرسی پر سے اُٹھے اور چلنے لگے۔
ہومس۔ بیگم صاحبہ مجھے افسوس ہے کہ جو کچھ میں آپ کے لئے کرسکتا تھا وہ کرگزرا۔ لیکن افسوس آپ پر کچھ اثر نہ ہوا۔
یہ کہکر مسٹر ہومس نے گھنٹی بجائی۔ خانساماں حاضر ہوا۔
ہومس۔ کیا مسٹر ٹرلانی ہوپ گھر میں تشریف رکھتے ہیں؟
خانساماں۔ حضور وہ پونے بجے تشریف لائینگے۔
مسٹر ہومس نے اپنی گھڑی دیکھی۔
ہومس۔ اوہو ابھی تو پندرہ منٹ باقی ہیں۔ خیر میں اُن کا انتظار کروں گا۔
خانساماں کمرہ سے نکل کر جانے ہی پایا تھا۔ کہ لیڈی صاحبہ کرسی سے اُٹھیں اور مسٹر ہومس کے پاؤں پر گر پڑیں۔ اُنکی آنکھیں اشک آلودہ تھیں اُنکا چہرہ اوپر کی طرف اٹھا ہوا تھا۔ اور اُنکی تمام حالت یہ کہہ رہی تھی کہ خدا کے لئے رحم کرو۔ انھوں نے مسٹر شرلاک ہومس کے سامنے دوزانو ہوکر ہاتھ جوڑ رکھے اور بولیں۔
بیگم صاحبہ۔ رحم کرو۔ رحم کرو۔ مسٹر ہومس خدا کے لئے مجھ پر رحم کرو۔ میری جان بچاؤ میری

عزت و آبرو بچاؤ۔ خدا کے لئے کوئی ایسی ویسی بات میرے شوہر سے نہ کہیے۔ ہائے میں انکی عاشق ہوں۔ میں اُن پر جان دیتی ہوں۔ میں نہیں چاہتی کہ اُن پر کوئی مصیبت نازل ہو ہائے اُن کا دل ٹوٹ جائے گا اور ہمیشہ کہیں کی نہ رہوں گی۔

مسٹر ہومس نے بیگم صاحبہ کا ہاتھ پکڑ کر اٹھایا۔ اور ملائمت سے کہا۔

ہومس۔ بیگم صاحبہ میں آپ کا بیحد مشکور ہوں کہ آپ کو اسقدر جلد یہ سمجھ آ گئی۔ خراب بھی کچھ نہیں گیا وقت کم رہ گیا ہے ایک لمحہ ضائع نہ کیجئے لائیے وہ خط کہاں ہے۔

یہ سنتے ہی بیگم صاحبہ دوڑ کر لکھنے پڑھنے کی ایک میز پر پہنچیں قفل کھولا اور اسکے اندر سے ایک نیلگوں لمبا لفافہ نکالا۔

بیگم صاحبہ۔ یہ ہے مسٹر ہومس! یہ ہے ہائے کیسا اچھا ہوتا جو میں اس نگوڑے کو دیکھنے ہی نہ پاتی۔

ہومس۔۔ اچھا تو اب یہ بتایئے کہ اس کو واپس کیونکر کیا جائے۔ جلدی کیجئے کوئی نہ کوئی تدبیر ضرور سوچیئے وہ بکس کہاں ہے جس میں یہ رکھا ہوا تھا۔

یہ سنکر لیڈی صاحبہ جھپٹ کر گئیں اور لمحہ بھر بعد ایک سرخ رنگ کا آہنی صندوقچہ جو کاغذات رکھنے کے کام کا تھا لیکر آئیں۔

بیگم صاحبہ۔ یہ ہے وہ بکس۔

ہومس۔ آپنے اس بکس کو پہلے کیونکر کھولا تھا کیا آپکے پاس کوئی دوسری کنجی ہے۔ بیشک ہوگی ضرور ہوگی۔ اچھا اب اس کو جلد کھولئے۔

بیگم صاحبہ نے اپنے سینہ کی جیب سے ایک چھوٹی سی کنجی نکالی قفل میں لگا کر گھمائی اور وہ بکس فوراً کھل گیا۔ بکس میں کاغذات بھرے ہوئے تھے مسٹر شرلاک ہومس نے وہ لفافہ اُن کاغذات کے نیچے دبا دیا۔ اس طرح کہ دیگر کاغذات کے اوراق میں وہ کاغذ چھپ گیا اور بظاہر نظر نہیں آتا تھا اس کے بعد بکس کو مقفل کر کے جس جگہ وہ سونے کے کمرہ میں رکھا ہوا تھا وہیں بدستور سابق رکھ دیا۔

ہومس۔ بس اب ہم مسٹر ٹریلانی ہوپ سے ملنے کے لئے تیار ہیں اور ابھی انکے آنے میں دس منٹ باقی ہیں۔۔ اب میں بیگم صاحبہ آپ کی باتوں پر پردہ ڈالنے کے لئے تیار ہوں بشرطیکہ اس عرصہ میں آپ پوری صاف گوئی سے کام لیکر مجھے یہ بتا دیں کہ آخر یہ معاملہ کیونکر واقع ہوا۔

بیگم صاحبہ - ہاں مسٹر ہومس! میں آپ سے تمام باتیں من وعن بیان کر دونگی - ایک حرف نہ چھپاؤنگی
مجھے اپنے خاوند سے اسقدر محبت ہے بلکہ عشق ہے کہ لندن بھر میں کوئی عورت میرا مقابلہ اس
معاملہ میں نہیں کر سکتی اور میں ہرگز نہیں چاہتی کہ میرے شوہر پر کسی قسم کی بھی آنچ آئے - لیکن
افسوس ہے کہ مجھے یہ ناشایستہ حرکت مجبوراً کرنی پڑی آہ یہ اسقدر بیہودہ فعل ہے کہ اگر میرے شوہر کو
معلوم ہو گیا تو وہ مجھے ہرگز نہ معاف کرینگے - وہ خدا کے فضل سے اسقدر عزت و آبرو کے آدمی ہیں کہ
وہ میرے اس حماقت آمیز فعل کو ایک منٹ کے لئے بھی فراموش نہ کرینگے - اب مسٹر ہومس! خدا
کے لئے میری مدد کرو ان کی مسرتوں سے میری زندگی کی تمام مسرتیں وابستہ ہیں - آہ اسوقت
ہماری زندگی کے لالے پڑے ہیں -

ہومس - بیگم صاحبہ! جو کچھ کہنا ہے جلدی کیجئے وقت نہیں رہا -

بیگم صاحبہ - اچھا سنئیے مسٹر ہومس! اس وقت ایک خط کا معاملہ درپیش تھا جو میں نے شادی
سے قبل محبت کے مارے ایک شخص کے نام بے سوچے سمجھے لکھ بھیجا تھا - یہ میری بچپن کی عشقبازی کا
ایک کارنامہ خاص تھا - اگر یہ خط میرے شوہر کے ہاتھوں پڑ جاتا تو وہ مجھ سے ہمیشہ کے لئے بدگمان
ہو جاتے - اور میری زندگی برباد ہو جاتی - اس خط کو لکھے ہوئے عرصہ دراز گزرا اور مجھے خیال تھا
کہ اب وہ خط کسیکو یاد بھی نہ رہا ہوگا اور پھاڑ کر پھینک دیا گیا ہوگا - لیکن خبر نہ تھی کہ وہ خط
ابھی تک بدستور موجود ہے آخرکار اس شخص اڈوارڈ لیوکاس نے مجھ سے بیان کیا وہ خط کسی
طرح اس کے قبضہ میں آ گیا ہے اور وہ یہ چاہتا ہے کہ وہ خط میرے شوہر کے سامنے پیش کرے -
میں نے اس کی منت خوشامد کی اور وہ خط واپس مانگا - اس شخص نے وہ خط واپس دینے کا اس
شرط پر وعدہ کیا کہ میں اس کو ایک خاص کاغذ جو میرے شوہر کے اس خط و کتابت کے بکس میں ہے
اس کو لا دوں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس شخص کا کوئی جاسوس دفتر میں ہوگا جس نے اس خط
کا حال لیوکاس کو بتا دیا ہوگا لیوکاس نے مجھ سے یہ بھی وعدہ کیا تھا کہ میرے شوہر کو اس خط
کی وجہ سے کوئی نقصان نہ پہونچے گا - اب مسٹر ہومس! اگر آپ میری جگہ ہوتے بتائیے کہ آپ ایسی
صورت میں کیا کارروائی کرتے -

ہومس - میرے نزدیک تو یہی بہتر تھا کہ آپ تمام معاملہ اپنے شوہر سے بیان کر دیتیں -

بیگم صاحبہ - یہی تو میں کر نہیں سکتی تھی مسٹر ہومس! یہی بات میرے ساتھ دشوار تھی - ایک طرف
تو مجھے اپنی عزت و ناموس کی بربادی نظر آ رہی تھی اور دوسری طرف میرے شوہر کی آبرو

اور ملازمت پر حرف آتا تھا۔ سیاسیات کے پیچیدہ اور نازک معاملات سے مجھے کوئی آگاہی نہ تھی۔ اور عشق و محبت میں گلستان کا باب پنجم قیس و فرہاد کو پڑھاتی تھی۔ لہذا جہاں تک میری سمجھ تھی میں نے اس کام میں کوئی خرابی نہ دیکھی۔ میں نے اس بکس کے قفل کا نشان موم کی ٹکیہ پر لیا اور اسی اڈوارڈ لیوکاس کی معرفت دوسری کنجی تیار کرا کے منگائی اس کنجی سے میں نے یہ بکس کھولا لفافہ نکالا اور اس کو گوڈالفن اسٹریٹ میں لیوکاس کے پاس لے گئی

ہومس۔ وہاں کیا معاملہ گذرا۔

بیگم صاحبہ۔ میں نے حسب قرارداد سابقہ لیوکاس کا دروازہ کھٹ کھٹایا آواز سنکر لیوکاس نے فوراً دروازہ کھول دیا۔ میں اسکے ساتھ کمرہ میں داخل ہو گئی اور میرے پیچھے کمرہ کا دروازہ چوپٹ کھلا رہا کیونکہ میں کسی مردوے کے ساتھ اکیلے کمرہ میں تنہا جانا نہیں چاہتی تھی۔ میرا خط اسکی میز پر موجود تھا میں نے وہ کاغذ اس کے حوالہ کیا اور اس نے میرا خط مجھے واپس دیدیا۔ عین اسیوقت دروازہ میں کچھ آوازیں سنائی دیں اور راستہ میں کسی کے پاؤں کی آہٹ بھی معلوم دی۔ لیوکاس نے جلدی سے فرش کی دری کا گوشہ اٹھا اور وہاں ایک پوشیدہ جگہ میں وہ کاغذ چھپا دیا اور پھر فرش کو بدستور کر دیا۔

اب اس کے بعد جو کچھ واقعہ گذرا اس کو یاد کر کے میری روح فنا ہوئی جاتی ہے مجھے یاد ہے کہ میں نے ایک عورت کا سانولا سلونا چہرہ دیکھا۔ ایک عورت کی آواز سنی جس نے غضبناک لہجہ سے فرانسیسی زبان میں غرا کر کہا۔

"دیکھئے میرا انتظار اور میری دیکھ بھال آخر رنگ لا کر رہی اور میں نے تم کو اس کے ساتھ دیکھ لیا"۔

لیوکاس اور اس عورت میں سخت جنگ ہوئی لیوکاس کے ہاتھ میں کرسی اور اس عورت کے ہاتھ میں چمکدار خنجر تھا۔ میں یہ خوفناک منظر دیکھ کر کمرہ سے نکل کر بھاگی اور اگلے روز صبح کے وقت مجھے اخباروں سے معلوم ہوا کہ اڈوارڈ لیوکاس قتل ہو گیا ہے رات کے وقت تو میں بہت خوش تھی کیونکہ میرا خط میرے قبضہ میں آ چکا تھا لیکن صبح کے وقت جب مجکو قتل کا حال معلوم ہوا تو مجھے سخت رنج ہوا۔

الغرض اگلے روز صبح کو مجھے اس کاغذ کی اہمیت معلوم ہوئی۔ اور اس وقت سمجھ میں آیا کہ میں جو ملے میں سے نکل کر بھاڑ میں آ پڑی ہوں جس وقت میں نے خط کی گمشدگی پر اپنے

شوہر کا حزن و ملال دیکھا تو میری جان نکل گئی۔ اس وقت میرا دل چاہتا تھا کہ میں اُن کے قدموں پر گر کر عذر تقصیر کروں۔ لیکن اگر میں ایسا کرتی تو گویا بچپن کی فروگذاشتوں اور حماقتوں کا اعتراف کرتی۔ یہی وجہ تھی کہ میں اُس روز صبح کو آپ کے پاس پہنچی تاکہ مجھ سے اس خطا کی پوری اہمیت معلوم ہو جائے۔ چنانچہ جب میں نے معاملہ کو پوری طرح سمجھ لیا اور تمام خطرات سے مجھکو آگاہی ہوگئی تو مجھپر خواب و خور حرام ہوگیا۔ اور مجھے صرف ایک خیال تھا یعنی جس طرح ممکن ہو اپنے شوہر کا خط واپس لاکر دوں۔ میں جانتی تھی کہ جہاں لیوکاس نے وہ خط میرے سامنے رکھا تھا وہ ابھی تک وہیں موجود ہوگا۔ اگر وہ عورت اچانک نہ آجاتی تو مجھکو ہرگز پتہ نہ چلتا کہ وہ خط کہاں ہے۔ اب سوال صرف یہ تھا کہ میں داخل کس طرح ہونا چاہیئے۔ میں دو روز تک اُس مکان کے چاروں طرف دیکھ بھال کرتی رہی لیکن کسیوقت دروازہ کھلا نہ پایا بالآخر کل رات میں نے ایک آخری اقدام کیا۔ اب جو کچھ حیلہ میں نے کیا اور جس طرح میں نے وہ خط نکالا وہ آپ کو سب کچھ معلوم ہے۔ الغرض وہ خط میں اپنے ساتھ لے آئی۔ میرے دل میں خیال گذرا کہ اس لفافہ کو نیست و نابود کر دیا جائے۔ کیونکہ اپنے شوہر کو واپس دینے کے معنی یہی تھے کہ میں نے اُن کی چوری کی ہے لیکن پھر دوراندیشی سے کام لیا۔ اور اس حرکت سے باز رہی۔ میں ابھی ششش و پنج میں مبتلا تھی کہ آپ اور آپ کے دوست یہاں آگئے اور اس کے بعد جو کچھ معاملہ گذرا وہ آپ پر ظاہر ہی ہے۔

ہومس۔ اچھا ہوا جو وہ خط آپنے ضائع نہ کیا ورنہ بہت بڑی خرابی آجاتی۔

بیگم۔ خیر اب جو گذشت گذشت! گذشتہ را صلوٰۃ آئندہ را احتیاط۔ اب میں آپ سے بصد منت و سماجت عرض کرتی ہوں کہ یہ راز کسی طرح بھی میرے شوہر کو معلوم نہونے پائے بس اب میری عزت و آبرو آپ کے ہاتھ ہے۔ اوہو! دیکھئے وہ آرہے ہیں اُن کے پاؤں کی آہٹ زینہ پر سنائی دیتی ہے۔

باب (۷)

رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت

رائٹ آنرایبل ٹریلانی ہوپ وزیر امور متعلقہ یورپ کمرہ مین داخل ہوئے اسوقت وہ سخت منغض نظر آتے تھے انکی صورت سے گھبراہٹ اور پریشانی ظاہر ہوتی تھی۔

ہوپ کہئے مسٹر ہومس! کوئی تازہ خبر اس چیز کا کچھ پتہ چلا۔

ہومس۔ پتہ تو نہین چلا لیکن پتہ چل جانے کی مجھے قوی امید ہے۔

ہوپ شکر اللہ! وحمد للہ!! آج وزیر اعظم صاحب میرے ساتھ یہین لنچ تناول فرمائین گے۔ کیا مین ان کو بھی آپکی اس قوی امید کی خبر سنا کر خوش کردون لیکن جناب وہ بھی بیحد سخت آدمی ہین۔ اگرچہ مین یہ خوب جانتا ہون کہ انکو اس کاغذ کی وجہ سے رات بھر نیند نہ آئی ہوگی لیکن کیا مجال جو چہرے سے کسی قسم کا بھی حزن وملال ظاہر ہوجائے۔ اچھا (خادم سے) جیکب! جاؤ وزیر اعظم صاحب سے یہان تشریف لانے کے لئے عرض کرو۔ (بیگم صاحبہ سے) میری جان یہ معاملات سیاسیات سے تعلق رکھتے ہین آپ اپنے کمرہ مین تشریف لیجائیں مین بھی تھوڑی دیر مین آپکے پاس وہین حاضر ہوتا ہون بلکہ آپ کھانے کے کمرہ مین تشریف لیچلین

تھوڑی دیر کے بعد وزیر اعظم صاحب کمرہ مین تشریف لائے انکا چہرہ اترا ہوا اور طبیعت کسیقدر افسردہ معلوم دیتی تھی اور میری تجربہ کار نظرین دیکھ رہی تہین کہ اگرچہ سطح سمندر پر بظاہر امن وسکون ہے لیکن اندر ہی اندر پریشانیون کی وجہ سے جذبات قلب متلاطم ہین اور وہ بھی اپنے رفیق کار کے حزن وملال مین پوری طرح شریک ہین۔

وزیر اعظم۔ مین سمجھتا ہون کہ مسٹر ہومس کوئی نئی رپورٹ کرنے والے ہین۔

ہومس۔ ابھی تک تو سوائے نفی کے اور کوئی رپورٹ نہین کی جاسکتی مین نے اس خط کے متعلق جہان جہان میرا خیال جاسکتا تہا پوری طرح تفتیش کی ہے اور اب مجھے امید ہے کہ اس کی گم شدگی سے کوئی خراب نتیجہ پیدا نہین ہوگا۔

وزیر اعظم۔ لیکن خالی امید سے نہ کسی کا پیٹ بھرا ہے نہ بھریگا۔ کوئی واضح اور مستقل بات ہونی چاہیے

کچھ نئی بات معلوم ہوئی ہو تو سنائیے۔
ہومس ۔ مجھے اُس خط کے ملجانے کی قوی امید ہے اور یہی وجہ ہے کہ مین اس وقت یہان حاضر ہوا ہون جسقدر زیادہ مین اس خط کی گم شدگی کے معاملہ پر غور کرتا ہون اُسیقدر مجھے یقین ہوتا جاتا ہے کہ وہ خط اس گھر سے باہر کہین گیا ہی نہین۔
ہوپ ۔ مسٹر ہومس! آپ کیا فرما رہے ہین ؟
ہومس ۔ اگر کوئی شخص وہ خط چرا لیجاتا تو اُس کا مضمون اب تک کبھی کا طشت از بام ہوگیا ہوتا ۔
وزیر اعظم ۔ لیکن یہ سمجھ بھی تو سمجھ مین نہین آتا کہ کوئی شخص اُس خط کو اُڑا بھی لے اور پھر رکھے بھی اسی گھر مین۔ آخر یہ کیون ؟
ہومس مجھے تو اس بات کا بھی یقین نہین آتا کہ اُس خط کو کسی شخص نے لیا بھی ہے ۔
ہوپ ۔ پھر اگر کسی نے لیا نہین تو وہ خط اس بکس مین سے کہان غائب ہوگیا ؟
ہومس ۔ مجھے یہ بھی یقین نہین کہ وہ خط اس بکس سے باہر بھی نکلا ہے ۔
ہوپ مسٹر ہومس! بے وقت کی راگنی اور بے وقت کا مذاق خوش آیند نہین ہوتے مین آپ کو پوری طرح یقین دلاتا ہون کہ وہ خط ضرور اس بکس مین سے گیا ہے ۔
ہومس ۔ کیا آپنے منگل کے روز سے پھر بھی اس بکس کو دیکھا ہے ؟
ہوپ ۔ نہین ضرورت ہی کیا تھی۔
ہومس ۔ ممکن ہے پہلی مرتبہ تلاش کرنے مین وہ خط نظر سے چوک گیا ہو۔
ہوپ ۔ ناممکن! قطعی ناممکن!!
ہومس ۔ ناممکن دنیا مین کوئی بات نہین ہوتی مجھے خوب تجربہ ہے کہ ایسا واقعہ صدہا مرتبہ ہوچکا ہے میرا خیال ہو کہ اس بکس مین اور بھی بہت سے کاغذات ہون گے اور بہت ممکن ہو کہ وہ خط اُن کاغذات مین مل گیا ہو ۔
ہوپ ۔ لیکن وہ تو سب سے اوپر رکھا ہوا تھا۔
ہومس ۔ مگر یہ بھی تو ممکن ہو کہ کسی شخص نے وہ بکس ہلا دیا ہو اور اسوجہ سے وہ خط اپنی جگہ سے ہٹکر دوسری جگہ کاغذات مین مل گیا ہو ۔
ہوپ ۔ !- آپ کا یہ خیال بہت محال ہے کیونکہ مینے بکس مین سے تمام کاغذات نکالکر دیکھ لئے تھے۔
وزیر اعظم ۔ بحث کس بات کی ہے اس قضیہ کا فیصلہ ہاتھ کے ہاتھ ہوا جاتا ہو وہ بکس منگا کر پھر دیکھ لیجیے

مسٹر ہوپ نے گھنٹی بجائی اور خادم کمرے مین حاضر ہوا۔

ہوپ۔ جاؤ ہالے سونے کے کمرہ مین میز پر جو سرخ بکس کاغذات کا رکھا ہے وہ اٹھا لاؤ (خادم چلا گیا) میرے نزدیک تو محض تضیع اوقات ہے دماغ بیہودہ اور خیال باطل ہے خیر اگر آپکو اطمینان نہین ہوتا تو مین پوری طرح سے اطمینان کرائے دیتا ہون۔ ملازم کاغذات کا بکس لیکر حاضر ہوا اور میز پر رکھ دیا۔

ہوپ۔ دیکھیے مجکو اس بارہ مین اسقدر احتیاط مد نظر تھی کہ مین نے بکس کی کنجی اپنی گھڑی کی زنجیر مین ڈال لی تھی (بکس کھولکر) ملاحظہ فرمائیے یہ ہین تمام کاغذات۔ یہ لارڈ میرو کا خط ہے یہ سر چارلس ہارڈی کی رپورٹ ہے یہ بلغراد سے آئی ہوئی یادداشت ہے۔ یہ روسی وجرمن ٹیکسون کے متعلق نوٹ ہے جو انہون نے غلہ پر لگائے ہین یہ میڈرڈ سے آیا ہوا خط ہے۔ یہ لارڈ فلاورس کا نوٹ ہے اور یہ کیا یا میرے اللہ! لارڈ بیلنجر! لارڈ بیلنجر!!

وزیر اعظم نے جلدی سے ہاتھ بڑہایا وہ لفافہ مسٹر ہوپ کے ہاتھ سے جھٹک لیا۔

وزیر اعظم۔ ہان صاحب یہ ہے وہ خط وہ گم شدہ خط بغل مین لڑکا اور شہر مین ڈھنڈورہ۔ لفافہ بھی جون کا تون ہے بس مسٹر ہوپ مین آپ کو مبارک باد دیتا ہون۔

ہوپ تسلیم! آداب!! واللہ اسوقت میرے دل پر سے کسقدر بڑا بوجھ اتر گیا ہے لیکن یہ بات کسطرح سمجھ مین نہین آسکتی ایسا ہونا ناممکن ہے مسٹر ہومس! آپ ضرور ساحر ہین آپ کے قبضہ مین کل جن ہین آپکو کیونکر معلوم ہوا کہ یہ خط بکس مین ہے

ہومس۔ اس طرح کہ یہ اور کہین تھا ہی نہین۔

ہوپ۔ آج تو مجھے اپنی آنکھون کا بھی اعتبار جاتا رہا۔

یہ کہتے ہی مسٹر ہوپ بیقرار ہو کر دروازہ کی طرف دوڑے اور دروازہ کھولکر باہر نکل گئے اور اس کے بعد انکی آواز اس طرح سنی گئی۔

آواز۔ کہان ہین بیگم صاحبہ اورے میری بیوی کہان ہین بلاؤ تو سہی مین انسے یہ تو کہدون کہ خدا نے بڑا فضل کیا۔

وزیر اعظم کن انکھیون سے مسٹر ہومس کی طرف دیکھنے لگے۔

وزیر اعظم۔ واقعی یہ معاملہ تو نہایت محیر العقول ہے اور بظاہر کچھ سمجھ مین نہین آتا کہ یہ خط دوبارہ اس بکس مین کیونکر پہونچا۔ بتلائیے مسٹر ہومس! میری حیرت رفع کیجیے۔

یہ الفاظ سنکر مسٹر شرلاک ہومس نے وزیر اعظم کی متجسس نگاہون کے سامنے سے منہ پھیر لیا اور کہا۔

ہومس۔ حضور جسطرح آپ کے محکمہ مین بعض ڈپلومیٹک راز ہین اسی طرح میرے کام مین بھی بہت سی باتین ایسی ہین جنہین زبان پر نہین لایا جا سکتا ہے حال آپکا کام ہوگیا ہے اسی قدر کافی ہے۔

یہ کہا اور اپنی ٹوپی میز پر سے اٹھا کر مسٹر شرلاک ہومس نے وزیر اعظم کو سلام کیا اور ہم دونون کمرہ سے نکل کر چلے آئے۔ والسلام فقط

(ختم شد)

باب (۱)

انوکھا جنون

اسکاٹلینڈ یارڈ کے انسپکٹر مسٹر لیسٹریڈ اکثر وقتاً فوقتاً ہمارے یہاں تشریف لاتے رہتے تھے اور مسٹر شرلاک ہومس ان کی تشریف آوری سے ہمیشہ خوش ہوتے تھے۔ کیونکہ ان کے ذریعہ سے وہ تمام باتیں معلوم ہو جایا کرتی تھیں جو دفتر پولیس میں گذرتی تھیں۔ انسپکٹر صاحب کے آنے کا وقت اکثر شام کو ہوا کرتا تھا۔ اور جو باتیں انسپکٹر صاحب جتاتے تھے ان کو شرلاک ہومس ہمیشہ بغور و توجہ سنا کرتے تھے۔ اور جو معاملہ ان کے زیر تفتیش ہوتا تھا اس کے واقعات کی تفصیلات سنکر وہ ہمیشہ رائے دیا کرتے تھے۔ اور یہ مشورہ مسٹر ہومس کا ان کے وسیع تجربہ اور تفتیش جرائم کی گہری واقفیت پر مبنی ہوتا تھا۔

ایک روز شام کو انسپکٹر لیسٹریڈ حسب دستور تشریف لائے موسم اور اخبار وں پر گفتگو ہوگی۔ اس کے بعد انسپکٹر موصوف خاموش ہو گئے۔ اور اپنا سگار پیتے رہے۔ مسٹر ہومس اُن کی طرف بڑی توجہ سے دیکھ رہے تھے۔

ہومس۔ فرمائیے انسپکٹر صاحب کوئی نئی بات؟

انسپکٹر۔ نہیں مسٹر ہومس کوئی خاص بات تو ہے نہیں۔

ہومس۔ خیر کچھ بھی ہو کچھ بیان تو کیجئے۔

انسپکٹر۔ (مسکرا کر) خیر مسٹر ہومس آپ سے کیا چھپانا تھا۔ آج کل ایک معاملہ نے واقعی میری طبیعت پریشان کر رکھی ہے۔ لیکن بایں ہمہ وہ ایک بیہودہ سی بات ہے جس سے میں آپکو تکلیف دینا چاہتا ہوں۔

لیکن اگرچہ بات معمولی اور مضحکہ خیز ہے مگر ساتھ ہی وہ نہایت عجیب و غریب واقع ہوئی ہے۔ اور مین جانتا ہون کہ تمام عجیب باتون سے آپ کو خاص دلچسپی ہوتی ہے۔ لیکن جہانتک مین نے خیال کیا ہے یہ معاملہ فن سراغرسانی سے اس قدر تعلق نہین رکھتا جس قدر فن ڈاکٹری یا طبابت سے رکھتا ہے۔

مین۔ کیا کوئی بیماری ہے؟

انسپکٹر۔ ہان کم از کم جنون تو ہے ہی۔ اور وہ جنون بھی نرالا اور انوکھا۔ آپ کے خیال مین بھی نہین آسکتا کہ اس وقت دنیا مین کوئی فرد بشر ایسا زندہ ہوگا جس کو نپولین اعظم سے اس قدر نفرت ہو کہ جہان اس کو شہنشاہ مذکور کا کوئی بت نظر پڑے اور وہ توڑ ڈالے۔

مسٹر شرلاک ہومس اپنی کرسی پر تکیہ لگا کر بیٹھ گئے اور بولے۔

ہومس۔ یہ معاملہ ہمارے میدان عمل سے باہر ہے۔

انسپکٹر۔ بیشک! یہی مین بھی کہتا ہون۔ لیکن جب اس بات تک نوبت پہونچی ہے کہ وہ شخص اپنے مجذوبانہ شوق کو پورا کرنے کے لئے لوگون کے گھرون مین گھستا پھرتا ہے اور اپنے بت توڑ ڈالے جو اسکی ذاتی ملکیت نہین تو یہ معاملہ ڈاکٹر صاحب سے نکل کر تھانہ مین آجاتا ہے۔

یہ الفاظ سنکر مسٹر شرلاک ہومس اٹھ بیٹھے اور حیرت زدہ ہو کر بولے۔

ہومس۔ یہ تو مداخلت بیجا بخانہ بلکہ چوری ہوئی۔ ہان ذرا کچھ اور مفصل سنائیے۔ معاملہ دلچسپی سے خالی نہین

یہ سن کر انسپکٹر لیسٹریڈ نے اپنی سرکاری نوٹ بک جیب سے نکالی۔ اور ادھر ادھر سے پڑھکر اپنی یادداشت تازہ کی۔

انسپکٹر۔ پہلی رپورٹ اس معاملہ کی آج سے چار دن پہلے ہوئی تھی۔ واردات کیننگٹن روڈ پر مارس ہڈسن کی دوکان مین ہوئی۔ اس دوکان مین تصویرین مجسمے اور بت فروخت ہوتے ہین دوکاندار کا ذرا دیر ایک لمحہ بھر کے لئے علیحدہ ہوا تھا کہ اس کو کسی چیز کے ٹوٹنے کی آواز سنائی دی۔ وہ فوراً جھپٹ کر آیا اور کیا دیکھتا ہے کہ نپولین اعظم کا ایک نیم تن مجسمہ جو معہ چند دیگر نفیس اشیا اور تصاویر کے میز پر سجا ہوا تھا۔ پاش پاش ہوا پڑا ہے۔ یہ بت پلاسٹر یعنی مسالہ کا بنا ہوا تھا۔ دوکاندار جھپٹ کر سڑک پر آیا اور گو بعض آدمیون نے بتایا بھی کہ انھون نے ایک آدمی کو بھاگتے ہوئے دیکھا ہے لیکن نہ دوکاندار نے اس شخص کو دیکھا نہ شناخت کرنے کی کوئی صورت دکھائی دی۔ لوگون کے عام خیال مین یہ ایک قسم کا نقصان تھا جس کا اظہار وقتاً فوقتاً ہوتا رہتا ہے۔ اس واردات کی رپورٹ دوکاندار نے حلقہ والے کانسٹبل سے کر دی اور اس قسم کا خیال ظاہر کیا۔ یہ مجسمہ چونکہ مسالہ کا بنا ہوا تھا اس لئے اس کی قیمت چند شلنگ سے

زیادہ نہ تھی۔ اور تمام معاملہ اس قدر لغو اور بیہودہ معلوم ہوتا تھا۔ کہ تفتیش کی ضرورت ہی نہ سمجھی گئی۔

لیکن دوسری واردات کی جو رپورٹ ہوئی وہ زیادہ عجیب اور زیادہ سنگین تھی یہ واردات کل رات ہوئی۔ وہیں کینسنگٹن روڈ پر اور مسٹر مارس ہڈسن کی دوکان سے دو تین سو قدم کے فاصلہ پر ڈاکٹر بارنیکو ایک مشہور و معروف ڈاکٹر رہتے ہیں۔ دریائے ٹیمز کے جنوب میں جو لندن کا علاقہ ہے انہیں ان صاحب کا کام خوب چلتا ہے اگرچہ ان کے رہنے کا مکان اور خاص مطب کنسنگٹن روڈ پر ہے لیکن ان کے مطب کی ایک شاخ جس میں جراحی اور طبابت دونوں کام ہوتے ہیں برکسٹن روڈ پر بھی ہے۔ یعنی تقریباً دو میل کے فاصلہ پر۔ یہ ڈاکٹر بارنیکو صاحب نپولین اعظم کے بڑے مداحوں میں سے ہیں اور ان کا گھر شہنشاہ موصوف کے متعلق کتابوں تصویروں، اور دیگر آثار سے بھرا پڑا ہے۔ کچھ دن ہوئے ڈاکٹر مذکور نے مارس ہڈسن کے ہاں سے دو بُت نپولین اعظم کے خریدے تھے۔ جو مشہور و معروف فرانسیسی مجسمہ ساز موسیو دیوائن کے بنائے ہوئے تھے سر کی نقل مسالہ سے بنائے گئے تھے ان بتوں میں سے ایک ان کے مکان واقع کینسنگٹن روڈ میں رکھا ہوا تھا اور دوسرا ان کے مطب کی شاخ واقع برکسٹن روڈ میں تھا۔ آج صبح جو ڈاکٹر بارنیکو اپنے گھر واپس آئے تو وہ یہ بات دیکھ کر بیحد حیران ہوئے کہ رات کو کوئی شخص ان کے مکان میں گھسا اور سوائے اس نیم تن بُت کے جو آتشدان کے اوپر والی کارنس پر رکھا ہوا تھا۔ اور کسی چیز کو ہاتھ نہیں لگایا۔ بت کو لے کر وہ شخص مکان سے باہر نکل گیا اور باغ کی دیوار کے نیچے نہایت بیدردی سے اس کو پاش پاش کر ڈالا وہیں بُت کے ٹکڑے پڑے ہوئے دستیاب ہم ہوئے۔

ہومس۔ واقعی یہ تو ایک عجیب اور انوکھی بات ہے۔

انسپکٹر۔ میں نے تو خیال کیا تھا کہ اس معاملہ میں آپ کو خوب لطف آئیگا۔ لیکن ابھی اور حال سنئے ڈاکٹر بارنیکو اپنے مطب کی شاخ میں بارہ بجے پہونچنے والے تھے۔ چنانچہ وہ وقت پر پہونچ گئے۔ لیکن یہ بات دیکھ کر ان کی حیرانی کی کوئی حد نہ رہی کہ کسی نے رات کے وقت مکان کی کھڑکی کھولی اور وہ دوسرا بُت بھی جو اس کمرہ میں سجا ہوا تھا پاش پاش ہوا پڑا ہے۔ جس جگہ وہ بُت رکھا ہوا تھا وہیں کسی نے ضرب لگا کر توڑ دیا تھا۔ ان دونوں وارداتوں میں کوئی بات ایسی ظاہر نہیں ہوئی جس سے یہ معلوم ہو کہ ان افعال کا مرتکب کوئی شخص جرائم پیشہ ہے یا مجنون۔ یہ ہیں مسٹر ہومس مفصل حالات اس معاملہ کے۔

ہومس۔ خیر میں ان باتوں کو مضحکہ انگیز تو کہہ نہیں سکتا۔ لیکن وہ عجیب و غریب ضرور ہیں اب میں یہ بات دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ جو بُت مارس ہڈسن کی دوکان میں توڑ دیا گیا تھا کیا ڈاکٹر بارنیکو والے بُت اسی کی صحیح نقل تھے۔ یعنی کیا وہ سب ایک ہی سانچہ کے ڈھلے ہوئے تھے۔

انسپکٹر۔ جی ہان سب ایک ہی سانچہ کے ڈھلے ہوئے تھے۔
ہومس۔ اگر یہ واقعہ ہے تو آپ کا یہ خیال قطعی غلط ہے کہ جو شخص یہ حرکتین کرتا ہے اوس کے دل مین نپولین اعظم کی طرف سے ایک قسم کا جذبۂ نفرت ہے۔ ذرا اس بات کا تو خیال کیجئے کہ اس وقت لندن مین نپولین کے صدہا بلکہ ہزارہا بُت ہون گے پھر یہ بات خیال مین نہین آئی کہ اگر کسی شخص کو بُت شکنی کا اس قدر خبط ہے تو وہ اپنے عمل کا آغاز ایسے بتون سے کیون کرتا ہے جو سب کے سب ایک ہی سانچہ کے ڈھلے ہوئے ہین۔
انسپکٹر۔ جو کچھ آپ نے فرمایا ہے وہی خیال میرے دل مین بھی آیا تھا علاوہ ازین یہ مارس ہڈسن اس قسم کے بتون کا ایجنٹ ہے اور یہ تینون بت اس کی دوکان مین کئی سال سے تھے اس لئے اگرچہ آپ کا یہ قول صحیح ہے کہ لندن مین نپولین کے ہزارہا بت موجود ہونگے لیکن یہ بھی ممکن ہے کہ شہر کے اس حصہ مین صرف یہی تین بُت ہون۔ لہٰذا اسی علاقہ کا رہنے والا کوئی جوشیلا دیوانہ اگر اپنی حرکتون کا آغاز کریگا تو لازمی طور پر بسم اللہ انہین تینون بتون سے ہوگی۔ فرمائیے ڈاکٹر واٹسن صاحب آپکا کیا خیال ہے۔
میں۔ اقسام جنون کی کوئی حد نہین ہے۔ آجکل کے فرانسیسی ماہرین نفسیات کے نزدیک انسان کی ایک خاص حالت ہوتی ہے جس کو وہ "خیال مخصوص" کہتے ہین یہ قسم جنون بادی النظر مین بہت ہی معمولی ہوتی ہے اور انسان دیگر حالتون مین ہمیشہ صحیح الدماغ رہتا ہے لہٰذا جس شخص نے نپولین اعظم کے متعلق بہت سی کتابون کا مطالعہ کیا ہو۔ یا جس کے خاندان کو جنگ عظیم مین کوئی خاص نقصان پہونچا ہو اس کو اس قسم کا جنون ہو سکتا ہے اور اس کے زیر اثر وہ جو کچھ بھی کر گذرے وہ بہت کم ہے
ہومس۔ (سر ہلاکر) نہین دوست واٹسن! ایسی باتون سے کام نہین چل سکتا اس لئے اگر کوئی شخص آپ کے "خیال مخصوص" کی بیماری مین مبتلا ہے تو اس کو یہ بیماری یہ بات کیونکر بتا دیگی کہ وہ بُت کہان کہان رکھے ہوئے ہین۔
مین۔ پھر آپ ہی فرمائیے کہ یہ کیا معاملہ ہے۔
ہومس۔ مین ابھی کسی قسم کے اظہار خیال کی کوشش نہین کرونگا۔ لیکن یہ بات ضرور ظاہر کر دینا چاہتا ہون کہ اس شخص کی مجنونانہ حرکتون مین ایک قسم کا قاعدہ یا نظام ضرور ہے مثلاً ڈاکٹر بارنیکو کے مکان مین ذرا سی آواز سے تمام گھر بیدار اور ہوشیار ہو سکتا تھا وہان سے وہ شخص بُت اٹھا کر باہر لیگیا اور باغ کی دیوار کے نیچے لیجا کر توڑا۔ اور مطب کی شاخ یعنی جراحی خانہ مین کسی قسم کا اندیشہ نہین تھا وہان وہ بُت اسی جگہ توڑ دیا گیا جہان وہ رکھا ہوا تھا۔ اگرچہ یہ معاملہ بہت ہی معمولی ہے

فضول سا معلوم ہوتا ہے لیکن جب مجھے یہ خیال آتا ہے کہ بہت سے مقدمے جنھین مین حل کر چکا ہون ایسے تھے جو اوّل اوّل بہت ہی معمولی نظر آتے تھے لیکن بعد مین وہی معاملے بیحد سنگین ثابت ہوئے۔ لہٰذا مین اس قسم کی بُت شکنی پر ہنسنا پسند نہین کرتا۔ مسٹر لیسٹیریڈ! مین بیحد ممنون ہونگا کہ اگر اس معاملہ مین رفتار واقعات سے کوئی نئی صورت پیدا ہو تو آپ مجھے ضرور اس کے مفصل حالات سے آگاہ کر دین گے۔

باب (۲)

پُر اسرار قتل

جس مزید معلومات کی میرے دوست شرلاک ہومس کو خواہش تھی وہ بہت جلد لیکن ایک عجیب و غریب اہم انگیز صورت مین بہم پہونچی۔ مین اگلے روز صبح کے وقت اپنے کمرۂ خواب مین بال بنانے کے بعد کپڑے ہی پہن رہا تھا کہ کسی نے دروازہ پر دستک دی۔ کواڑ کھلے اور شرلاک ہومس ہاتھ مین ایک تار لئے ہوئے کمرہ مین داخل ہوئے۔ اور وہ تار بآواز بلند پڑھکر سنانے لگے۔

"فوراً آؤ ۔ ۱۳۱ پٹ اسٹریٹ ۔ کینسنگٹن ۔ لیسٹریڈ"

مین۔ پھر اب کیا بات ہوئی۔

ہومس۔ معلوم نہین۔ ممکن ہے کوئی خاص بات ہو۔ لیکن میرے خیال مین اُسی بت شکنی والے معاملہ کا تتمہ ہوگا۔ اب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے دوست بت شکن صاحب نے اپنی مجنونانہ حرکتون کا میدان عمل لندن کا دوسرا حصہ بنالیا ہے۔ اچھا واٹسن! قہوہ تیار ہے۔ وہ دیکھو میز پر رکھا ہوا ہے جلدی کرو۔ گاڑی بھی دروازہ پر موجود ہے۔

مین نے جلد جلد کپڑے پہنے۔ میز پر پہونچکر تھوڑا سا ناشتہ کیا اور قہوہ پی کر مسٹر ہومس کے ساتھ گاڑی مین سوار ہوکر چل دیا۔ نصف گھنٹہ بعد ہم دونون پٹ اسٹریٹ پہونچ گئے۔ یہ لندن کا وہ حصہ ہے جہان لندن کی کاروباری زندگی کا تلاطم اثر انداز نہین ہوتا مکان ۱۳۱ مکانون کی

ایک طویل لیکن خوشنما اور شاندار قطار میں سے ایک منزل تھا جو باہر سے دیکھنے میں چنداں جاذب نظر نہیں تھا۔ جس وقت ہماری گاڑی اس مکان کے قریب پہونچی تو ہم نے دیکھا مکان کے چاروں طرف جو احاطہ ہے اس کے آہنی جنگلا کے قریب لوگوں کا ایک بہت بڑا مجمع موجود ہے ان لوگوں کو دیکھتے ہی مسٹر ہومس کے تیور پر بل پڑے اور وہ تھوڑی دیر دیکھنے کے بعد گھبرا کر بولے۔

ہومس۔ واللہ واٹسن! یہاں تو کچھ اور ہی اور معاملہ نظر آتا ہے اگر قتل نہیں تو کم از کم اقدام قتل کی واردات تو ضرور ہے۔ دیکھو نا۔ لندن جیسے کاروباری شہر میں خواہ کچھ ہو جائے لیکن پیغامبر لڑکے راستہ چلتے چلتے کبھی کھڑے نہیں ہوتے۔ اور دیکھو تو یہ کیا بات ہے۔ سب سے اوپر والی پٹڑی پر تو اتنا پانی پڑا ہوا ہے باقی زینہ کی تمام پٹڑیاں خشک ہیں۔ خیر اس وقت مسٹر لیسٹریڈ سامنے والی کھڑکی میں موجود ہیں۔ اور ان کی زبانی ہم کو تمام قصہ بہت جلد معلوم ہو جائیگا۔

جس وقت ہم مسٹر لیسٹریڈ سے ملے تو ان کے چہرہ سے تشویش و تردد کے آثار نمایاں تھے وہ ہم کو اپنے ساتھ لیکر ایک دوسرے کمرے میں گئے۔ جہاں ایک شخص جو پریشان اور وحشت زدہ نظر آتا تھا بیٹھا ہوا دکھائی دیا۔ یہ ادھیڑ آدمی تھا۔ فلالین کا گون پہن رکھا تھا اور وہ ہم کو دیکھ کر پریشان خاطر ہو کر ادھر اُدھر ٹہلنے لگا۔ یہ شخص مکان کا مالک تھا۔ جس کا تعلق مرکزی انجمن جرائد نویسان سے تھا۔ اس کا نام مسٹر ہوریس ہارکر تھا۔

انسپکٹر۔ وہی نپولین کے بُت والا معاملہ ہے۔ مسٹر ہومس! کل رات آپ کو اس معاملہ سے بیحد دلچسپی ہو رہی تھی۔ اور اب چونکہ اس معاملہ نے زیادہ سنگین صورت اختیار کر لی ہے۔ اسلئے میں نے خیال کیا کہ شاید آپ کو بھی اس معاملہ میں لطف آئے یہی وجہ تھی جو میں نے آپکو تکلیف دی

ہومس۔ اچھا تو اب اس معاملہ نے کیا صورت اختیار کر لی ہے۔

انسپکٹر۔ قتل ۔ مسٹر ہارکر! آپ از راہ مہربانی جو واقعات گذرے ہیں ذرا ان حضرات کو بھی سُنا دیجئے۔

مسٹر ہارکر صورت بنائے ہوئے ہماری طرف متوجہ ہوئے۔ اور فرمانے لگے۔

مسٹر ہارکر۔ یہ ایک عجیب و غریب غیر معمولی معاملہ ہے۔ میری تمام عمر دوسروں کے متعلق خبریں اور حالات لکھتے گذری۔ لیکن اب بدقسمتی سے یہ اتفاق ہوا ہے کہ خود میرے ہی گھر میں ایسا معاملہ ہو گیا ہے کہ پوچھنے آتے ہیں۔ اور میں انہیں صاف طور پر بتلا نہیں سکتا۔ اگر میں یہاں بحیثیت ایک اخبار نویس کے آیا ہوتا تو مالک مکان سے ملاقات کر کے گفتگو کرتا اور اپنے اخبار

کیلئے کم از کم دو کالم تو ضرور رنگ دیتا - بلکہ شام کے چھپنے والے ہر اخبار مین میرے لکھے ہوئے دو کالم ضرور نظر آتے - لیکن اب وہی مین ہون - کہ دنیا بھر کو اپنا قصہ سناتے سناتے تھک گیا اور لوگ ہین کہ پیچھا ہی نہین چھوڑتے - دوسرون کی واقفیت کا سامان کرتا ہون اور خود کوئی فائدہ نہین اُٹھا سکتا لیکن خیر چونکہ مین آپ کا نام سن چکا ہون - اگر آپ اس معاملہ مین عقدہ کشائی فرما دینگے تو مین سمجھونگا کہ واقعات بیان کرنے مین جو کچھ زحمت مجھ کو ہوئی ہے اس کا معاوضہ مل گیا -

مسٹر ہومس کرسی پر بیٹھ گئے اور مسٹر ہارکر کی گفتگو بغور سننے لگے -

مسٹر ہارکر - اس تمام معاملہ کی جڑ وہ نپولین اعظم کا نیم تن مجسمہ معلوم ہوتا ہے - مین نے کئی مہینے ہوئے وہ بُت اسی کمرہ مین سجانیکے لئے خریدا تھا - اور وہ بت مجھ کو بہت سستے دامون ہارڈنگ برادرس کے یہان ملگیا تھا - جن کی دوکان ہائی اسٹریٹ اسٹیشن سے تیسری عمارت مین ہے آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ میرا اخبار نویسی کا کام زیادہ تر رات کے وقت ہوتا ہے اور مین اکثر رات کو بیٹھا ہوا صبح تک لکھتا رہتا ہون چنانچہ ایسا معاملہ آج رات بھی ہوا - مین اپنے کمرہ مین بیٹھا ہوا تھا جو اوپر والی منزل مین عقب کی طرف ہے - رات کے تین بجے ہون گے - کہ مجھے خیال گذرا کہ نیچے کے حصہ مین کسی شخص کے بولنے کی آواز آرہی ہے - مین نے کان لگاکر سننا چاہا - لیکن پھر کوئی آواز نہ سنائی دی - اس لئے مین نے خیال کیا کہ شاید آوازین باہر سے آتی ہین - مگر اس کے بعد دفعتاً ایک خوفناک چیخ کی آواز میرے کان مین آئی - ایسی چیخ کہ مین نے کبھی عمر بھر نہ سنی تھی اور وہ آواز تمام عمر میرے کانون مین گونجتی رہیگی - ایک دو منٹ کے لئے تو مین دم بخود ہو کر رہگیا - اس کے بعد مجھے اور تو کچھ نہ ملا - کوئلہ جھونکنے کی لوہے کی سلاخ مین نے اٹھائی - اور اوپر کی منزل سے نیچے اترا جب اس کمرہ مین داخل ہوا تو مین نے کمرے کی کھڑکی چوپٹ کھلی پائی - اور مین نے یہ بھی دیکھا کہ آتشدان کے اوپر سے نپولین اعظم کا بُت بھی غائب ہوگیا ہے - کوئی اور چیز کمرے سے غائب نہین ہوئی تھی میرے سمجھ مین نہ آیا کہ کوئی چور مسالہ کا بنا ہوا ایک بے حقیقت بُت لیجا کر کیا کریگا -

آپ خود دیکھ سکتے ہین کہ اگر کوئی شخص اس کھلی ہوئی کھڑکی مین سے باہر جانا چاہے تو اس کو بہت لمبا قدم لینا پڑیگا - اس وقت اس کا پاؤن باہر والے دروازے کی چوکھٹ تک پہونچ سکیگا - اور اس چور نے یہی عمل کیا بھی تھا - لہذا مین بھی گھوم کر اُدھر ہی گیا اور دروازہ کھول کر دیکھا - جس وقت مین اندھیرے مین دوڑا جاتا تھا - تو ایک لاش پر میری ٹھوکر لگی - مین پچھلے پاؤن دوڑا اور روشنی لیکر آیا - دیکھا کہ ایک شخص مقتول پڑا ہوا ہے - اس کے گلے مین ایک بہت بڑا گھاؤ ہے - اور

تمام جگہ خون کا تالاب بنی ہوئی ہے۔ لاش چت پڑی ہوئی تھی۔ اس کا منہ بیحد خوفناک نظر آتا تھا۔ ایسا کہ اگر مجھے کبھی خواب مین بھی نظر پڑے گا تو مین چونک اٹھون گا۔ مجھے اتنا ہوش تو ہے کہ مین نے پولیس کیلئے سیٹی بجائی پھر مین بیہوش ہو گیا۔ کیونکہ جب میری آنکھ کھلی تو مین نے پولیسمین کو بال مین خود پر جھکا ہوا دیکھا۔

ہومس۔ شخص مقتول کون تھا؟

انسپکٹر۔ ایسی کوئی چیز نہین ملی جس سے مقتول کی شناخت ہو سکے۔ لاش چیر گھر مین موجود ہے اگر آپ چاہین تو دیکھ سکتے ہین۔ لیکن ہم لوگون کو تو اس کی نسبت ابھی تک کچھ معلوم ہوا نہین ہے مقتول کشیدہ قامت، شیام برن طاقتور، اور تقریباً تیس سال کی عمر کا آدمی ہے۔ اگرچہ اس کا لباس غریبانہ ہے لیکن بشرہ سے مزدور معلوم نہین ہوتا۔ لاش کے پاس سینگ کے دستے کا ایک چاقو خون مین ڈوبا ہوا دستیاب ہوا ہے۔ یہ معلوم نہین کہ یہی چاقو آلۂ قتل ہے۔ یا وہ مقتول کی ملکیت تھا۔ کپڑون پر کوئی نام تحریر نہین تھا۔ اور جیبون مین سے بھی بجز ایک سیب، تھوڑی سی ڈوری، شلنگ والا لندن کا نقشہ اور ایک فوٹوگراف کے اور کچھ نہین ملا۔ لیجئے وہ چیزین یہ موجود ہین۔

یہ کہہ کر مسٹر لیسٹریڈ نے اپنی جیب مین ہاتھ ڈال کر ایک چھوٹا سا فوٹو نکالا۔ بظاہر ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ کسی چھوٹے سے کمرہ سے جلدی مین لیا گیا ہے۔ تصویر کے دیکھنے سے معلوم ہوتا تھا کہ صاحب تصویر ایک چست و چالاک آدمی ہے۔ اسکی بھوین موٹی موٹی اور سیاہ تھین۔ چہرہ نقش و نگار باریک تھے۔ لیکن چہرہ کا زیرین حصہ کچھ عجیب طرح کا ابھرا ہوا تھا۔ اور ایسا معلوم ہوتا تھا۔ جیسے کسی بندر کی ابھری ہوئی ٹھوڑی ہوتی ہے۔ مسٹر ہومس اس فوٹو کو بہت عرصہ تک غور سے دیکھتے رہے اور انھون نے سوال کیا۔

ہومس۔ اور وہ نپولین کا بُت کہان گیا۔

انسپکٹر۔ آپ کے تشریف لانے سے تھوڑی ہی دیر پہلے ہم کو اس کی بھی خبر ملی ہے۔ کامپڈن ہاؤس روڈ پر ایک خالی گھر ہے وہان وہ باغچہ کے سامنے ٹوٹا ہوا پایا گیا۔ اب میرا ارادہ اس کو جاکر دیکھنے کا ہے۔ کیا آپ بھی تشریف لے چلین گے۔

مسٹر ہومس فرش کی شطرنجی اور کھڑکی کا معائنہ فرما رہے تھے۔

ہومس۔ یقیناً مین بھی چلون گا۔ اس شخص کی یا تو ٹانگین بڑی لمبی لمبی تھین۔ یا وہ بہت چست و چالاک آدمی تھا۔ کھڑکی اور زمین کی سطح کا اس قدر فاصلہ ہے پھر یہ کوئی آسان کام نہین تھا کہ

انسان کھڑکی تک پہونچے اور اس کا دروازہ کھول ڈالے۔ ہاں واپس جانا مقابلتہً آسان تھا۔ کہئے۔
مسٹر بارکر! آپ بھی اس بت کا معائنہ کرنے ہمارے ساتھ تشریف لے چلیں گے۔
غریب اخبار نویس اس وقت اپنے لکھنے پڑھنے کی میز پر بیٹھ چکا تھا۔
بارکر۔ اس وقت میرا ارادہ ہے کہ واقعات کی کچھ تفصیلات قلمبند کروں۔ اس میں تو شک نہیں کہ شام کے شائع ہونیوالے اخباروں میں واقعہ کی تفصیلات شائع ہو چکی ہونگی خیر یہ میری تقدیر ہے آپ کو معلوم ہے جب مقام ڈونکاسٹر میں تختہ گرا تھا۔ دیکھئے اس وقت وہاں میں اکیلا ہی اخبار نویس موجود تھا۔ چنانچہ صرف میرا ہی اخبار تھا۔ جس میں اس واقعہ کی نسبت ایک حرف بھی نہیں نکلا تھا۔ کیونکہ میں اس قدر پریشان ہو گیا تھا۔ کہ میرے حواس میرے قابو میں نہ تھے۔ لہذا میں ایک حرف بھی نہ لکھ سکا۔ اور اب دیکھئے کہ ایک واقعہ قتل خود میرے گھر کے دروازہ پر ہو چکا ہے اور میں اسکے لکھنے میں سب سے پیچھے ہوں۔ لہذا اب بھی کچھ نہیں گیا اور میں اب بھی چاہوں تو کچھ نہ کچھ لکھ سکتا ہوں۔

باب (۳)

معائنہ موقعہ

ادھر ہم لوگ کمرہ سے باہر نکلے اور ادھر مسٹر بارکر نے میز پر بیٹھ کر کاغذ سیاہ کرنا شروع کر دیا۔ جس جگہ بُت کے ٹکڑے پڑے ہوئے تھے وہ مکان سے صرف چند سو گز کے فاصلہ پر تھا۔ بُت کے ٹکڑے سبزہ کے تختہ پر بکھرے ہوئے پڑے تھے۔ مسٹر ہومس نے کئی ٹکڑے اٹھا کر بغور دیکھے ان کے چہرہ اور پیشانی کے تیور سے اس وقت یہ نظر آتا تھا کہ اُن کو معاملہ کا کچھ نہ کچھ سُراغ ضرور ملگیا ہے۔
انسپکٹر۔ فرمائیے جناب!
ہومس۔ ابھی وقت دور ہے۔ لیکن تاہم .... تاہم .... بعض باتیں ایسی معلوم ہوگئی ہیں جنکی بنیاد پر کچھ نہ کچھ حل کیا جا سکتا ہے۔ دیکھئے اس عجیب و غریب شخص کے نزدیک نپولین اعظم کا بُت تھا۔ ایک انسان کی جان سے زیادہ قیمتی تھا۔ سمجھے آپ ایک نکتہ تو یہی گرہ باندھیے۔ پھر دوسری عجیب بات یہ ہے کہ اس نے بُت کو وہیں مکان میں نہیں توڑا۔ اور نہ مکان سے باہر نکلتے ہی توڑا۔

گویا اس شخص کا اصلی مقصد صرف بت شکنی نہین تھا۔

انسپکٹر۔ دوسرے شخص کے پہونچ جانے سے وہ پریشان ہو گیا ہوگا۔

ہومس۔ ہان یہ ہو سکتا ہے۔ لیکن مین آپکی توجہ اس امر کی طرف منعطف کیا چاہتا ہون کہ اس مکان کی طرف دیکھئے جس کے باغیچہ مین توڑا گیا۔

انسپکٹر۔ مکان خالی تھا۔ لہٰذا اس کو خیال گذرا ہوگا کہ یہان کوئی دخل انداز ہونیوالا نہین ہے۔

ہومس۔ یہ سچ ہے۔ لیکن اس کے علاوہ ایک دوسرا مکان اور بھی خالی ہے جس کے پاس سے گذر کر وہ یہان آیا ہوگا۔ اگر اس کو خالی مکان کی بھی ضرورت تھی تو وہ اس مکان سے کام لے سکتا تھا۔ علاوہ ازین یہ بات بھی ظاہر ہے کہ اس کو ہر قدم پر خطرہ کا سامنا تھا۔

انسپکٹر۔ اچھا صاحب مین ہارا۔ میرا خیال غلط ہے۔

ہومس۔ (سڑک کی لالٹین کی طرف اشارہ کرکے) یہ دیکھو اس جگہ وہ اپنی ہر بات دیکھ سکتا تھا۔ کیونکہ یہان لالٹین کی روشنی موجود ہے۔ اور اس خالی مکان کے پاس کوئی روشنی نہین تھی یہ وجہ تھی یہان آنے کی۔

انسپکٹر۔ واللہ۔ آپ کا خیال قطعی سچ ہے۔ اب مجھے ایک بات کا اور بھی خیال آیا۔ یعنی ڈاکٹر بارنیکو والا بت بھی سرخ لیمپ کے قریب ہی توڑا گیا تھا۔ اب فرمائیے اس واقعہ سے کیا نتیجہ نکالا جائے۔

ہومس۔ بس یہی گرہ باندھو۔ داشتہ آید بکار گرچہ بود سر بار۔ ممکن ہے آیندہ چلکر کوئی ایسی بات معلوم ہو جائے۔ جس سے اس بات کا خاص اور گہرا تعلق ہو۔ اچھا اب فرمائیے مسٹر لیسٹریڈ کہ آپ اس معاملہ مین کیا کارروائی کرنا چاہتے ہین۔

انسپکٹر۔ میرے خیال مین تو اس معاملہ کی عقدہ کشائی کا بہترین عملی طریقہ یہی ہے کہ جس طرح ہو شخص مقتول کی شناخت کرائی جاوے۔ اور اس بارہ مین کوئی دقت بھی نہ ہوگی۔ جب ہم کو یہ معلوم ہو جائیگا۔ کہ مقتول کون شخص تھا۔ اور اس کے دوست و احباب کون لوگ تھے۔ تو ہم کو اسکے بعد بہت جلد معلوم ہو جائے گا۔ کہ وہ کیا کام کرتا تھا اور کل یہان پٹ اسٹریٹ مین کیا کرنے آیا تھا۔ اور وہ کون شخص تھا جس سے اسکی ملاقات ہوئی اور جس نے اس کو مسٹر ہارکر کی چوکھٹ پر قتل کر ڈالا۔ کیا آپ کے نزدیک یہ طریقۂ عمل ٹھیک نہین ہوگا۔

ہومس۔ طریقہ تو ٹھیک ہے لیکن مین اس معاملہ کی تفتیش اسطرح نہین کرونگا۔

انسپکٹر - پھر آپ کیا کرین گے -
ہومس - مین اپنے خیال کا اظہار کرکے آپ کے طریقہ کار پر اثر ڈالنا چاہتا - میری رائے یہ ہے - کہ آپ اپنے طریقہ پر کام کرین - اور مین اپنے طریقہ پر - لیکن بعد مین ہم دونوں اپنے اپنے نوٹون کا مقابلہ ضرور کرلین گے - اور جس جس بات کی کمی ایکدوسرے کے نوٹون مین ہوگی - اوس سے پورا کرلین گے -
انسپکٹر - بہت اچھا -
ہومس - اگر آپ پٹ اسٹریٹ کو واپس جائین تو آپ کی ملاقات مسٹر ہارکر سے ضرور ہوگی - لہٰذا آپ اُن سے کہہ دین کہ اب مین نے اپنی رائے پوری طرح قائم کرلی ہے اور کل رات اُن کے گھر مین نپولین اعظم سے خاص عداوت اور نفرت رکھنے والا ایک خونخوار قاتل اور پاگل گھسا تھا - یہ بات ان کے مضمون کے لئے مفید ہوگی -
انسپکٹر لیسٹریڈ شرلاک ہومس کی صورت کو تکنے لگے - اور بولے -
انسپکٹر - کیا آپ کا خیال واقعی یہی ہے -
ہومس - (مسکرا کر) کیا آپ کے نزدیک نہین ہے - اچھا خیر نہ سہی - لیکن یقیناً یہ بات مسٹر ہارکر کی دلچسپی کا باعث ہوگی - اور اس سے اوس کمپنی کو بھی فائدہ پہونچیگا - اچھا واٹسن ! میرے خیال مین آج ہمین دن بھر ضرورت سے زیادہ کام کرنا پڑیگا اور کام بھی بہت پیچیدہ ہوگا - اور ہان مسٹر لیسٹریڈ اگر آج شام کو چھ بجے آپ وقت نکال کر مجھ سے میرے مکان پر مل لین تو مین بہت ممنون ہونگا - اور اس وقت تک مین یہ فوٹوگراف جو مقتول کی جیب سے برآمد ہوا ہے اپنے پاس رکھون گا - یہ ممکن ہے کہ مجھے آپ کی مدد کی ضرورت پڑے اور رات کے وقت ایک جگہ ایک چھوٹی سی مہم بھی لیجانی پڑے بشرطیکہ جو سلسلۂ استدلال جو مین نے اپنے دل مین قائم کیا ہے - وہ صحیح ثابت ہو - اچھا اس وقت رخصت ! خدا حافظ !! خدا تمھاری مدد کرے -
مین اور شرلاک ہومس دونون ہائی اسٹریٹ کو روانہ ہوئے جہان پہونچکر وہ ایک دکان پر جو ہارڈنگ برادرس کی تھی اور جہان سے وہ بُت خریدا گیا تھا ٹھہرے - دکان مین ایک نوجوان کارندہ نے بیان کیا کہ اس روز مسٹر ہارڈنگ سہ پہر تک دکان پر تشریف نہین لائین گے اور چونکہ وہ خود ایک نووارد شخص ہے - اس لئے وہ کوئی معلومات ہم نہین پہونچا سکتا - یہ سن کر مسٹر ہومس کو کسی قدر ناگوار ہوا اور وہ مایوس سے ہوگئے -

ہومس - خیر دیکھا جائیگا - واٹسن! جس طرح ہم چاہتے ہیں تمام باتیں اسی طرح نہیں ہوسکتیں اگر مسٹر ہارڈنگ سہ پہر تک دوکان پر نہیں آئیں گے تو خیر ہمکو یہاں پھر آنا پڑیگا - میرا ارادہ وہان تک پہونچنے کا ہے جہاں سے یہ بت چلے تھے - اچھا اب مارس ہڈسن کے ہاں چلو - دیکھیں وہاں کیا بات معلوم ہوتی ہے -

باب (۴)

تفتیش

تقریباً نصف گھنٹہ کے سفر کے بعد ہم مارس ہڈسن کی مشہور دوکان پر پہونچگئے جہاں تصویریں بت اور آرائشی چیزیں فروخت ہوا کرتی تھیں - دوکاندار ایک پستہ قد، تندرست و توانا، سرخ و سفید لیکن بدمزاج سا آدمی تھا -

ہومس - فرمائیے مسٹر ہڈسن! آپ کے ہاں نپولین والے بت کا معاملہ کیونکر گذرا - کہاں توڑا گیا - کس طرح توڑا گیا -

ہڈسن - جناب کیا عرض کروں - دوکان میں توڑا گیا - عین اس جگہ جہاں چیزیں فروخت ہوتی ہیں اور میں خود بیٹھتا ہوں - نہ معلوم ہم لوگ اتنے لتنے بھاری ٹیکس کسلئے دیتے ہیں کہ ایک بدمعاش دوکان میں گھس جاتا ہے اور سامان توڑ پھوڑ کر چل دیتا ہے -

ہومس - کیا ڈاکٹر بارنیکو کو بھی آپ ہی نے بت دئے تھے؟

ہڈسن - جی ہاں انھوں نے میرے ہی یہاں سے دو بت خریدے تھے - بڑی شرمناک حرکتیں ہیں - میرے نزدیک تو یہ فعل کسی انارکسٹانہ سازش کے سلسلہ میں ہے - آپ ہی بتائیے سوائے انارکسٹوں کے اور کون اس طرح بت توڑتا پھریگا - خالص بلکہ نخالص بالشویت ہے -

ہومس - آپ کے ہاں یہ بت کہاں سے آئے تھے؟

ہڈسن - اس سے آپکو کیا غرض اور معاملہ کو اس سے کیا تعلق؟

ہومس - تعلق نہ ہوتا تو آپ سے دریافت ہی کیوں کیا جاتا -

ہڈسن - خیر آپ دریافت کرنا ہی چاہتے ہیں تو سن لیجئے - وہ بت میں نے چرچ اسٹریٹ

واقعہ اسٹیپنی مین گلڈر اینڈ کمپنی کے کارخانہ سے خریدے تھے۔ اس حرفت مین وہ کارخانہ بہت مشہور و معروف ہے۔ خصوصاً گذشتہ بیس برس مین تو اس کی بیحد شہرت ہوگئی ہے۔

ہومس۔ آپ نے وہان سے کتنے بت خریدے تھے۔

ہڈسن۔ تین عدد۔ دو تو وہ تھے جو ڈاکٹر بارنیکو کے ہان توڑے گئے اور تیسرا وہ تھا جو خود میری دوکان مین پاش پاش کیا گیا۔ اور دن دہاڑے دوکان مین گھُس کر توڑا گیا۔

ہومس۔ (فوٹو دکھاکر) کیا آپ اس فوٹو کو پہچانتے ہین۔

ہڈسن۔ نہین۔

ہومس۔ ذرا غور سے دیکھئے۔

ہڈسن۔ ہان اب پہچانا۔ یہ تو بیپو کا فوٹو ہے۔ جو ایک اطالوی کاریگر ہے۔ چھوٹے چھوٹے کام اور کامون کی مرمت خوب کرتا ہے۔ وہ قلم سے پتھر پر نقش و نگار بھی اچھے کھود سکتا ہے تصویرون کے چوکھٹون پر طلائی ملمع بھی کرلیتا تھا۔ ہماری دوکان مین اس نے خوب کام کیا۔ یہ شخص میرے یہان سے گذشتہ ہفتہ چلا گیا۔ اور اس وقت سے مین نے اسکا حال کچھ نہین سُنا۔

ہومس۔ آپ کو معلوم ہے یہ شخص کہان سے آیا تھا؟

ہڈسن۔ جی نہین۔ مجھے نہ یہ معلوم کہ وہ کہان سے آیا تھا نہ یہ معلوم کہ وہ کہان گیا۔

ہومس۔ آپ کو اس کی نسبت کوئی شکایت ہے۔

ہڈسن۔ کوئی نہین۔

ہومس۔ جس روز آپ کے ہان مجسمہ ٹوٹا اس دن سے وہ کَے روز پہلے چلا گیا تھا۔

ہڈسن۔ دو روز پہلے چلا گیا تھا۔

اس قدر دریافت حال کے بعد ہم دونون مارس ہڈسن کی دوکان سے نکل آئے۔ دوکان سے باہر آکر مسٹر ہومس نے فرمایا۔

ہڈسن۔ بس واٹسن! اس سے زیادہ معلومات کی توقع مارس ہڈسن سے نہین ہوسکتی تھی۔ اور اب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص مسمی بیپو دونون مقامات مین یعنی کیننگٹن اور کینسنگٹن دونون جگہ موجود ہے۔ اگرچہ ان دونون مقامات مین تقریباً دس میل کا فاصلہ ہے لیکن کچھ پرواہ نہین محنت وصول ہوجائیگی۔ بس اے میرے دوست! سیدھے گلڈر اینڈ کمپنی کے ہان چلے چلو یہی وہ کارخانہ ہے۔ جہان سے نپولین اعظم کے یہ نیم تن بت بنکر نکلے تھے۔ مجھے یقین ہے کہ وہان ہم کو

ضرور بالضرور کچھ نہ کچھ کارآمد معلومات حاصل ہوگی۔

الغرض ہم نے ایک گاڑی کرایہ کی کی اور وہاں سے روانہ ہوگئے اور فیشن ایبل لنڈن، ہوٹلوں والے لنڈن، تھیٹروں والے لنڈن، علماء وفضلا والے لنڈن، کاروباری لنڈن اور سب سے آخر میں ملاحوں کے لنڈن سے گذرتے ہوئے ہم شہر کے اس حصہ میں پہونچے جو دریائے ٹیمز کے کنارے کنارے آباد ہے۔ اور جہاں ایک لاکھ نفوس کی آبادی ہے۔ جہاں ہزارہا مکانات کرایہ پر چلتے ہیں جن میں یورپ بھر کے چھٹے ہوئے بدمعاش بودوباش رکھتے ہیں۔ شہر کے اس حصہ میں ایک وسیع بازار میں جہاں کسی زمانہ میں شہر کے متمول سوداگر رہا کرتے تھے۔ ہمیں وہ کارخانہ مجسمہ سازی نظر پڑا جس کی تلاش میں ہم آئے تھے۔ کارخانہ کے وسیع احاطہ میں باہر کی جانب ایک بڑا صحن تھا۔ جس میں بُت، مجسمے، اور آرائشی سامان کے ہزاروں علاوہ بھرے ہوئے تھے۔ اندر کی طرف ایک بہت بڑا کمرہ تھا جس میں پچاس کے قریب کاریگر بیٹھے ہوئے مجسموں اور بتوں کی تکمیل یا ساخت میں مصروف تھے۔ کارخانہ کا منیجر ایک تندرست توانا۔ چوڑے کلے جبڑے کا جرمن شخص تھا۔ جو ہم سے خندہ پیشانی سے ملا اور نہایت اخلاق اور تہذیب سے پیش آیا۔ اور جو سوال مسٹر ہومس نے اس سے کیا۔ اس کا صاف اور واضح جواب دیا۔

ہومس۔ مارس ہڈسن کے یہاں جو مسالہ کے بنے ہوئے نپولین کے نیم تن بُت تھے کیا وہ آپ کے کارخانہ میں بنائے گئے تھے۔

منیجر۔ گستاخی معاف ہو۔ اس سوال کا جواب کارخانہ کے رجسٹروں کا معائنہ کئے بغیر نہیں دیا جا سکتا میں کتابیں دیکھ لوں۔ ذرا آپ کو انتظار کرنا پڑیگا۔

یہ کہکر منیجر نے کارخانہ کے رجسٹروں کی ورق گردانی شروع کی۔ معلوم ہوا کہ کارخانہ میں ہولیو دیلوائن کے بنائے ہوئے نیم تن بُت سے سیکڑوں مجسمے مسالہ سے بنائے جا چکے ہیں۔ اور یہ بھی معلوم ہو کہ وہ تینوں بُت جو سال بھر یا اوس سے زیادہ ہوا ہارڈنگ برادرس کے یہاں بھیجے گئے تھے وہ ان نصف درجن بتوں میں سے تھے جن میں کے بقیہ تین مارس ہڈسن کو دئے گئے تھے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ چھ بُت ایک ہی وقت میں ایک ہی سانچے سے بنائے گئے تھے۔ لہذا ان میں بال برابر کسی قسم کا فرق نہیں تھا۔

ہومس۔ کیا آپ کے خیال میں کوئی وجہ ہو سکتی ہے کہ کوئی شخص انھیں بتوں کو توڑتا پھرے اور نپولین کے دیگر مجسموں کو ہاتھ نہ لگائے۔

منیجر۔ (ہنسکر) واللہ عجیب قسم کا جنون ہے۔ میری سمجھ مین تو کچھ نہین آتا۔

ہومس۔ ان بتون کی قیمت کیا ہے؟

منیجر۔ تھوک فروشی کے حساب سے تو ایک بُت کی قیمت صرف ایک شلنگ ہے لیکن خوردہ فروش دوکاندار ایک ایک عدد کے دس دس بارہ بارہ شلنگ وصول کر لیتے ہین۔

ہومس۔ اور یہ بُت ڈھالے کیونکر جاتے ہین۔

منیجر۔ چہرہ کے ہر طرف کا حصہ سانچہ مین ڈھالا جاتا ہے۔ پھر دونون حصون کو ملاکر اس طرح چسپان کر دیتے ہین کہ جوڑ معلوم نہین ہوتا۔ مکمل ہونیکے بعد مجسمون کو سوکھنے کے لئے اس گلی مین رکھدیا جاتا ہے اور جب وہ سُوکھ جاتے ہین تو گودام مین داخل کر دیے جاتے ہین۔

الغرض منیجر صاحب نے تمام باتین پوری تفصیل کے ساتھ ایک ایک کرکے بتائین۔ اس کے بعد شرلاک ہومس نے اپنی جیب سے فوٹو نکالا اور منیجر صاحب کو دکھاکر پوچھا۔

ہومس۔ کیا آپ صاحب تصویر کو جانتے ہین۔

منیجر۔ (بغور دیکھ کر) اوہو! یہ وہ بدمعاش ہے۔ جی ہان مین اسے جانتا ہون اور خوب جانتا ہون ہمارے کارخانہ کی عزت وآبرو بفضلہ تعالیٰ خوب قائم ہے۔ صرف اسی بدمعاش کی وجہ سے ایکمرتبہ اس کارخانہ مین پولیس کو آنیکی زحمت اُٹھانی پڑی۔

ہومس۔ یہ کب کا واقعہ ہے؟

منیجر۔ سال بھر سے کچھ اوپر ہوا ہوگا۔ اس بدمعاش نے ایک دوسرے اطالوی شخص کے چھُرا بھونک دیا تھا۔ وہان سے یہ بھاگا۔ پولیس نے اس کا تعاقب کیا۔ جب یہ یاجی کارخانہ مین آگھسا تو یہان آکر پولیس نے اُسے گرفتار کر لیا۔

ہومس۔ اس شخص کا نام کیا ہے۔

منیجر۔ بیپتو!

ہومس۔ یہ نام تو اصلی معلوم نہین ہوتا۔ دوسرا نام بتائیے۔

منیجر۔ دوسرے نام کی مجھے خبر نہین۔

ہومس۔ یہ کیسا آدمی تھا۔

منیجر۔ چال چلن تو اس کی صورت سے ظاہر ہے۔ لیکن کام کرنے مین یہ شخص بڑا ہوشیار اور نہایت عمدہ دستکار تھا۔ کارخانہ کے بہترین کاریگرون مین شمار ہوتا تھا۔

ہومس - اس کو سزا کیا ملی تھی ؟
منیجر - جس شخص کو اس نے چھُرے سے زخمی کیا تھا - وہ اچھا ہو گیا تھا - اس لئے اس شخص کو صرف سال بھر جیلخانہ کاٹنا پڑا - اب تو وہ یقیناً چھوٹ گیا ہو گا - لیکن یہاں آنیکی اُسے ہمت نہین ہوئی - ہمارے کارخانہ مین اس کا ایک چچازاد بھائی بھی ہے - ممکن ہے وہ آپ کو اس شخص کا کچھ پتہ نشان بتا سکے -

ہومس - نہین صاحب ہرگز نہین ! مین نہین چاہتا کہ اس کے چچازاد بھائی کو کچھ بھی اطلاع ہو - یہ معاملہ نہایت نازک اور سنگین ہے اور جس قدر باتین اس معاملہ کے متعلق مجھ کو معلوم ہوتی جاتی ہین اتنا ہی یہ اہم ہوتا جاتا ہے - جب آپ نے اندراج رجسٹر مین اندراج دیکھا تھا تو میری نظر پڑی تھی کہ جس روز وہ بُت فروخت کئے گئے اس روز سال گذشتہ کے ماہ جون کی تیسری تاریخ تھی - اب کیا آپ مجھے یہ بتا سکتے ہین کہ یہ شخص مسمی بیپو گرفتار کس دن ہوا تھا -

منیجر - صحیح تاریخ تو بتا نہین سکتا - لیکن اسقدر ضرور بتا سکتا ہون کہ اس کی آخری تنخواہ کس تاریخ کو ادا کیگئی تھی - اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہین -

منیجر نے قبض الوصول اٹھا کر ورق گردانی کی اور اندراجات دیکھ کر بتایا -

منیجر - یہ دیکھئے - یہ تاریخ موجود ہے - پچھلے سال ۲۰ مئی کو آخری تنخواہ ادا کی گئی -

ہومس - مین جناب کے حسن اخلاق کا بیحد ممنون ہوا - آپ کو ہماری وجہ سے بہت کچھ زحمت گوارا کرنی پڑی - اب ہم آپ کا زیادہ وقت ضائع کرنا نہین چاہتے - لیکن چلتے چلتے اسقدر عرض ضرور کر دینا چاہتے ہین - کہ آپ ہماری چھان بین یا تحقیقات کا حال کسی سے بیان نہ فرمائین -

اس کے بعد ہم وہان سے روانہ ہو کر مغرب کی طرف چل دئے - اب سہ پہر ہو گیا تھا بلکہ شام ہونے کے قریب تھی - ہم نے جلدی جلدی ایک رسٹران مین تھوڑا سا کھانا کھایا - رسٹران کے دروازہ پر اخبار کا پوسٹر چسپان تھا - جس مین موٹے موٹے حروف مین لکھا تھا -

کینسنگٹن کا واقعہ ہائلہ

انسان ایک پاگل کے ہاتھوں خون ہوا

سُرخیان دیکھکر ہم کو شوق ہوا چنانچہ اخبار لے کر پڑھا گیا - مضمون دیکھکر معلوم ہوا کہ

وہ پرانا کمرہ کہ جس میں بلوط کے تختے جڑے ہوئے تھے اور اونچے دریچے لگے ہوئے تھے اب ایک دفتر محکمہ تحقیقات کا بن گیا۔ ہومس ایک پرانے فیشن کی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس وقت اس کی آنکھیں اس طور پر جھک رہی تھیں معلوم ہوتا تھا باہر نکل پڑیں گی۔ میں نے اس کے بشرہ سے اندازہ کیا کہ ہومس اس وقت جو کچھ کر رہا ہو وہ یہ ہو کہ اگرچہ وہ اس کی جان نہ بچا سکا لیکن اس کا انتقام لینے کی تدابیر پر غور کر رہا ہے۔

اس وقت اس موقعہ پر مارٹن انسپکٹر۔ مقامی بڑا ڈاکٹر میں اور پولیس کے چند سپاہی موجود تھے اور بس۔ ان دونوں عورتوں نے متفقہ طور پر صاف صاف بیانات لکھوائے کہ میں وہ دونوں ایک دھماکے کی آواز سے جاگ پڑیں اور اس کے بعد فوراً ہی ایک بندوق کی آواز سنائی دی اس کے بعد ہی دوسرے فیر کی آواز سنائی دی۔ ہم دونوں کے کمرے متصل ہیں۔ مسز کنگ (باورچن) دوڑ کر سنڈرسن (خادمہ) کے پاس پہونچی اور دونوں مل کر زینہ سے نیچے اتریں۔ کتب خانہ کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ اور ایک شمع میز پر جل رہی تھی۔ ان کا مالک بیچ فرش پر اوندھا پڑا تھا۔ اور بالکل مردہ تھا۔ کھڑکی کے پاس اس کی بیوی زمین پر پڑی تھی اور اس کا سر دیوار کی طرف جھکا ہوا تھا۔ وہ نہایت خطرناک طریقہ سے زخمی ہو گئی تھی اور اس کے چہرے کا ایک حصہ خون آلود تھا وہ لمبی سانسیں لے رہی تھی اور منہ سے بول نہیں سکتی تھی۔ دروازہ اور کمرہ دھویں اور بارود کی بو سے گونج رہا تھا۔ کھڑکی بیشک بند تھی اور اس میں اندر سے زنجیر بھی لگی ہوئی تھی انھوں نے فوراً ڈاکٹر اور کانسٹبل کو بلا بھیجا تھا۔ پھر سائیس اور اصطبل کے ملازم کی مدد سے انہوں نے زخمی عورت کو اس کے کمرہ تک پہونچایا تھا۔ عورت اور اس کا شوہر دونوں ایک ہی بستر پر لیٹے تھے۔ وہ اپنی زنانی پوشاک پہنے تھی۔ اور وہ اپنا رخت خواب زیب بدن کئے ہوئے تھا۔ کتب خانہ کی کوئی چیز ہٹائی نہیں گئی اور جہاں تک ان لوگوں کو علم تھا میاں بیوی میں کبھی جھگڑا نہیں ہوا۔ میاں بیوی میں بہت زیادہ الفت اور محبت تھی۔

انسپکٹر مارٹن کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے عورتوں نے کہا کہ دروازے اندر سے بالکل بند تھے اور کوئی شخص بھی بھاگ کر مکان سے باہر نہیں جا سکتا تھا۔ ہومس کے سوالات کے جوابات میں عورتوں نے ظاہر کیا کہ جب ہم دونوں اپنے اپنے کمرے سے نکل کر دو

تو بارود کی بدبو آ رہی تھی۔ ہومس نے اس کے سنتے ہی مارٹن کو مخاطب کر کے کہا۔

ہومس۔ آپ اس بات پر کافی غور کریں اور بہتر ہے کہ کمرہ کا معائنہ اچھی طرح کیا جائے۔

کتب خانہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس کے تین طرف کتابیں لگی ہوئی تھیں اور ایک معمولی کھڑکی کے سامنے لکھنے کی میز لگی تھی۔ جہاں سے باغ کا نظارہ بخوبی ہو سکتا تھا۔ سب سے پہلے ہم لوگوں نے اپنی توجہ صاحب کی لاش کی طرف مبذول کی جو فرش پر دراز تھی۔ اس کے لباس کی بے قاعدگی سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ یکایک نیند سے اٹھایا گیا ہے۔ گولی اسے سامنے سے ماری گئی ہے اور اس کے جسم میں موجود ہے کیونکہ وہ اس کے دل میں پیوست ہو گئی تھی۔ اس کی موت فوری اور غیر تکلیف دہ تھی۔ بارود کا کوئی نشان نہ اس کی پوشاک پر تھا نہ اس کے ہاتھوں پر۔ مقامی ڈاکٹر کا بیان تھا کہ بارود کے نشانات اس زخمی عورت کے چہرے پر تھے مگر اس کے ہاتھوں پر نہیں۔

ہومس۔ میری رائے ہے کہ اب مسٹر کیوبٹ کی لاش ہٹا دی جائے اور میرا خیال ہے کہ ڈاکٹر آپ نے اب تک زخمی عورت کے جسم سے گولی نہیں نکالی ہے؟

ڈاکٹر۔ ایک بڑے اپریشن کی ضرورت ہوگی جب گولی نکلے گی۔

مارٹن۔ لیکن پستول میں ۴ کارتوس موجود ہیں جن میں سے دو دانے جا چکے ہیں جو کہ دونوں گولیوں کا پتہ چلتا ہے۔

ہومس نے ہنس کر کہا۔ کہ شاید آپ اس گولی کا بھی حساب لگائیں گے جو دریچہ میں لگی ہے۔ یہ کہکر وہ اس سوراخ کی طرف متوجہ ہوا جو کھڑکی کی چوکھٹ پر سطح سے ایک انچ اونچائی پر تھا۔ ہومس نے اپنی پتلی انگلی سے اس کی طرف اشارہ کیا۔

انسپکٹر یہ سنکر بیساختہ چلا اٹھا اور جارج کی قسم کھا کر بولا کہ یار تم نے اسے کیونکر دیکھ لیا۔ ہومس نے جواب دیا کہ میں نے اسے تلاش کیا تھا۔ ڈاکٹر نے کہا کہ یہ عجیب بات ہے آپ بالکل صحیح کہتے ہیں کہ ایک تیسری گولی ماری گئی پھر ایک تیسرا آدمی بھی ہونا چاہئے۔ لیکن وہ تیسرا آدمی کون ہو سکتا ہے اور وہ یہاں سے کیونکر بھاگ سکتا ہے۔

ہومس۔ اب یہی ایک سوال حل طلب رہ گیا ہے۔ مسٹر مارٹن! خادمائیں جب کمرے سے نکلی تھیں تو ان کو بارود کی بو معلوم ہوئی تھی اور میں نے یہ بات سننے کے بعد فوراً ہی آپ کی توجہ اس امر کی اہمیت کی طرف مبذول کرائی تھی۔

مارٹن - ہاں صحیح ہے لیکن میں نے آپ کی بات پر کافی غور نہیں کیا تھا - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ فائر کرنے کے وقت کمرے کی کھڑکی اور دروازے دونوں کھلے ہوئے تھے - ورنہ آگ کا دھواں اسقدر جلد سارے مکان میں نہ پھیل جاتا - بہرکیف کھڑکی اور دروازہ تھوڑی دیر کے لئے کھلے ضرور تھے -

مارٹن (یکبارگی چلا اٹھا) بڑا جرم ہوا - کامل یقین ہو کہ موقع واردات پر دروازہ کھلا ہوا تھا اب خیال ہوتا ہے کہ کوئی تیسرا آدمی بھی اس معاملہ میں ضرور شریک تھا جو کھڑکی کے باہر کھڑا ہوا ہوگا اور کواڑ کی دراز سے اس نے فائر کیا ہوگا -

ہومس - جب کوئی فائر اس آدمی پر کیا جاتا تو ضرور وہ دہلیز میں لگتا - میں نے غور کیا اور واقعی گولی کا نشان پایا -

مارٹن - لیکن پھر کھڑکی کیونکر بند ہوگئی اور زنجیر پڑ گئی -

ہومس - مجرم یا اس کے شرکا کی پہلی کوشش کھڑکی بند کرنے اور کنجی دینے کی ہوگی -
اتنے میں ہم لوگوں کی نظر ایک زنانہ دستی بیگ کی طرف منعطف ہوئی جو کتب بینی کے کمرے کی میز پر رکھا ہوا تھا - اس پر نقرئی کام بنا ہوا تھا - ہومس نے اس کو کھولا اور اس کے اندر کا سامان نکالا - اس میں انگلستان کے بنک کے پچاس پونڈ والے بیس عدد نوٹ تھے اور بس - جب ہومس نے انسپکٹر کو دکھلا دیا تو کہا کہ اسے احتیاط سے رکھو یہ مقدمہ میں بڑا کام دیگا اور اس وقت سب سے ضروری کام یہ ہے کہ اس تیسری گولی پر غور کیا جائے جو لکڑی میں نصب ہو گئی جو یقیناً اندر ہی سے فیر کی گئی - میں باورچن مسز کنگ کو پھر دیکھنا چاہتا ہوں -

ہومس (باورچن سے مخاطب ہو کر) تم کہتی ہو کہ بندوق کی آواز سنے رات کو تم کو جگا یا اب یہ بتاؤ کہ آیا یہ آواز تم کو دوسری آواز سے زیادہ زور کی معلوم ہوئی تھی ؟

باورچن - جناب چونکہ میں اس آواز کو سن کر نیند سے جاگی تھی اس لئے اس کا فیصلہ کرنا میرے لئے بہت مشکل ہے لیکن یہ ضرور کہونگی کہ آواز بڑے زور کی تھی -

ہومس - تمہارا یہ خیال تو صحیح ہے کہ دو فائر ایک ساتھ کئے گئے تھے -

باورچن - جناب اس کے متعلق یقینی طور پر کچھ نہیں کہہ سکتی -

ہومس - لیکن میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں - ایسا ہوا انسپکٹر صاحب ! میں خیال کرتا ہوں کہ کمرے کے متعلق جو کچھ دریافت کرنا تھا دریافت ہو گیا چلئے آپ باغ کا معائنہ کرتے

دیکھیں وہاں کیا شہادتیں مہیا ہوتی ہیں۔

ایک پھول کی کیاری کتب بینی کے دریچہ تک پھیلی ہوئی تھی جیسے ہی ہم لوگوں کی نظر باغیچہ پر پڑی ہم لوگ چلا اٹھے کہ سب پھول کچل گئے ہیں اور نرم زمین پر جگہ جگہ پیروں کے نشانات بنے ہیں۔ وہ کسی مرد کے بڑے بڑے چوڑے پیر تھے مگر انگوٹھے خاص طور پر بڑے تھے۔ ہومس وہاں اس طور پر گشت کرتا رہا جس طور پر شکاری اپنے زخمی پرندے کی تلاش کرتا ہو اور آخر کار اس نے خوشی سے اچھل کر ایک پیتل کی چھوٹی سی سلاخ اٹھالی اور کہنے لگا کہ میرا یہی خیال تھا۔ یہ تیسرا کارتوس برآمد ہو گیا۔

ہومس۔ انسپکٹر مارٹن! اب ہمارا مقدمہ بالکل تیار ہو۔

ہومس کی تحقیقات اور کامیابی دیکھ کر انسپکٹر مارٹن کا رنگ فق ہو گیا اندرونی طور پر اس کی خواہش تھی کہ اس کامیابی کا سہرا اسی کے سر ہو لیکن ایسی حالت میں وہ ہومس کی تعریف کرنے پر مجبور تھا لہٰذا اس نے بلا قال و قیل اپنے کو ہومس کی رہنمائی میں چھوڑ دیا۔

مارٹن۔ مسٹر ہومس! اب آپ کس پر شبہ کرتے ہیں؟

ہومس۔ یہ میں بعد میں بتاؤں گا۔ ہنوز چند ایسی باتیں باقی ہیں کہ جن کا ذکر میں نے اب تک نہیں کیا۔

اب چونکہ میں نے اسقدر معلوم کر لیا ہے بہتر ہے کہ اختتام تک میں اپنے ہی طریقہ پر تحقیقات کروں۔ بعد میں سب معاملہ خود ہی عیاں ہو جائے گا۔

مارٹن۔ جیسا آپ مناسب سمجھیں لیکن بہر حال ہمیں اس کا پتہ لگا لینا ہو۔

ہومس۔ مجھے اس پُر اسرار معمے کے بتانے کی ضرورت نہیں لیکن بعض معاملات کی ابتدا کا انتشار کرنا ہی بہتر ہے۔ اب اس واقعہ کی باگ میرے ہاتھ میں ہے اگر یہ زخمی عورت ہوش میں نہ بھی آئے تب بھی ہم گزشتہ رات کے واقعات جامع صورت میں مرتب کر سکتے ہیں۔ ہاں یہ معلوم ہونا چاہیے کہ یہاں قرب و جوار میں کوئی سرائے السرج نام کی ہے؟

ملازمین سے السرج نامی مقام کی بابت بہت سے سوالات کیے گئے لیکن بے نتیجہ آخر کار اصطبل کے لڑکے نے اس معاملہ پر کچھ روشنی ڈالی اور بتایا کہ چند میل کے فاصلے پر اس نام کا ایک کسان رہتا ہو۔

ہومس (لڑکے سے مخاطب ہو کر) کیا یہ بالکل غیر آباد مقام ہو۔

ملازم اصطبل۔ بالکل غیر آباد۔
ہومس۔ شاید یہ واقعات جو رات یہاں پیش آئے اُن لوگوں نے نہ سنے ہوں گے۔
ملازم اصطبل۔ ممکن ہے کہ ان لوگوں نے نہ سنا ہو۔
ہومس کچھ دیر تک سوچتا رہا پھر اس کے بشرہ سے تبسم ظاہر ہوا۔
ہومس۔ فوراً گھوڑے پر زین کسو میں تمہارے ہاتھ وہاں ایک پیغام بھیجنا چاہتا ہوں۔
یہ کہکر ہومس نے وہ تصاویر رقص والے کا غذ میز پر بچھا دیے اور ان کی دیکھ بھال کرنے لگا اور انکی مدد سے ایک تحریر لکھی۔
ہومس۔ مکتوب الیہ کو یہ خط پہنچا دو۔ بروقت ملاقات مکتوب الیہ کے سوالات کے جوابات سُننے میں احتیاط برتو اور یہاں کے موجودہ واقعات کے متعلق کسی بات کا اظہار نہ کرو۔
میں نے خط کا اوپر کا حصہ دیکھا جو بالکل بے سلیقہ حروف میں لکھا ہوا تھا اور یہ تصاویر والا وہی خط تھا جس میں تصویریں انہی کی تھیں۔
ہومس۔ انسپکٹر صاحب! بہتر ہو کہ آپ فوراً کچھ پولیس بلوالیں۔ کیونکہ اگر میرا خیال ٹھیک ہے تو آپکو ابھی مجرم جیل لیجانا ہوگا۔ ہاں اب اپنی روانگی کا تار بھی اسی آدمی کے ہاتھ بھجوا دیجئے۔ کیونکہ اب کام ختم ہوگیا شام کو ہم سب لوگ یہاں سے واپس چلیں گے۔
جب وہ اصطبل کا ملازم خط لیکر چلا گیا تو ہومس نے ملازمین کو خوب اچھی طرح سمجھایا کہ اگر کوئی شخص مسز ملٹن کو دریافت کرنے آئے تو اسے اس کی حالت نہ بتائی جائے۔ بلکہ وہ فوراً ملاقات کے کمرے میں بلا لیا جائے۔
یہ کہکر وہ خود ملاقات کے کرہ میں گیا اور کہنے لگا کہ ہم لوگوں کو اپنا وقت بہت ہوشیاری کے ساتھ صرف کرنا چاہیے تا وقتیکہ نتیجہ نہ معلوم ہو۔
ڈاکٹر اپنے مریضوں کو دیکھنے چلا گیا اب وہاں ہم تین شخص موجود تھے۔ میں۔ ہومس اور انسپکٹر۔
ہومس۔ میرا خیال ہے کہ میں آپ لوگوں سے گفتگو کر کے آپکا ایک گھنٹہ بہت ہی دلچسپ اور کار آمد باتوں میں گذار سکتا ہوں۔
یہ کہکر ہومس نے اپنی کرسی میز کے پاس کھینچ لی وہ تصویریں جن پر رقصاں تصویریں بنی تھیں میز پر پھیلا دیں جو ایک تماشہ سا معلوم ہوتا تھا۔

ہومس۔ مہربان واٹسن! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے اب تک صبر سے کام لیا۔
ہاں انسپکٹر صاحب کے لئے تو یہ تمام معاملہ ایک دلچسپ مطالعہ ہے۔ سب سے پہلے مجھے مسٹر
ہلٹن کیوبٹ کے دلچسپ حالات جو بیکر اسٹریٹ پر واقع ہوئے دہراتا ہوں۔ ان واقعات
کے سننے کے بعد ادھر متوجہ ہوجئے دیکھئے سامنے کچھ عجیب غریب تحریریں ہیں جنہیں
دیکھ کر ہنسی آتی ہے۔ کاش ان تحریروں کی بدولت ایسے بڑے بڑے واقعات نہ
ظہور پذیر ہوئے ہوتے۔ میں ہر قسم کی خفیہ تحریروں کے متعلق کافی واقفیت رکھتا
ہوں اور اس موضوع پر میں نے ایک مضمون لکھا تھا جس میں ۱۶۰ مختلف طرح کے
صفروں کا ذکر کیا ہے لیکن باوجود اس کے یہ انداز تحریر میرے لئے انوکھا تھا۔ ان کی
ایجاد کا مقصد یہ ہے کہ اس کے ذریعہ سے خبریں بھیجی جا دیں اور دیکھنے والا یہی سمجھے کہ
یہ بچوں کے بنائے ہوئے کیڑے مکوڑے ہیں۔ مگر جب کافی غور کرکے پتہ لگا لیا جائے
کہ کون نشان کس حرف کے لئے استعمال ہوا ہے اور پھر اسی قاعدے کے مطابق پوری
عبارت پڑھ لینا آسان ہو جاتا ہے۔ پہلی تحریر جو مجھے دی گئی تھی وہ اس قدر مختصر تھی
کہ میں نے بہت مشکل کے ساتھ صرف ایک حرف ای (E) کا پتہ لگایا۔ آپ اس بات
سے واقف ہیں کہ ای (E) انگریزی حروف تہجی کا بہت ہی کثیر الاستعمال حرف ہے
اور اس کے استعمال کی یہاں تک کثرت ہے کہ ایک چھوٹے سے جملے میں بھی کئی جگہ لگے گا۔ پہلی
تحریر میں منجملہ پندرہ نشانات کے چار نشان ایک ہی قسم کے تھے پس یہ دلیل قیاس تھا کہ
یہ حرف ای ہے۔ بعض تصویروں کے ہاتھوں میں جھنڈے ہیں اور بعض خالی ہیں یہ
بالکل بے معلوم ہوتا ہے کہ جو جھنڈے لئے ہوئے ہیں وہ جملے کے ختم کے نشانات ہیں۔ انگریزی
حروف میں ای کے بعد کسی طرح سے دوسرے حرف کا اغلب اندازہ لگانا ذرا دشوار ہے
معمولی طور پر ٹی۔ اے۔ آئی۔ او۔ این۔ ایس۔ ایچ۔ آر۔ ڈی۔ ایل ایسے حروف ہیں کہ جن کا
ایک نظم ہے لیکن ٹی۔ اے اور آئی ہر ایک قریب قریب دوسرے کے سلسلہ نسبتی ہیں علاوہ
ہر ایک مجموعہ کا اندازہ لگاتا تو مجھے اس کے کچھ معنی نہ پیدا ہو جاتے تھے نہایت مشکل کام ہے
اس لئے مزید مواد کا میں انتظار کرتا رہا۔ مسٹر ہلٹن کیوبٹ سے جب میں نے دوسری ملاقات
کی تو اس نے مجھے اس تحریر میں دو چھوٹے چھوٹے جملے دیئے تھے اس میں بھی ایک خبر
تھی اور چونکہ اس پر جھنڈی کا نشان نہیں تھا اس لئے وہ ایک لفظ معلوم ہوتا تھا۔ پہلا

تنہا لفظ میں میں نے دو جگہ پر ای کا حرف پایا ہے - ایک دوسرا حرف اور ایک پوتھا تھا oE
اس لئے یہ Sever - Lever یا Never ہو سکتا ہے اس لئے یہ قابل تسلیم امر ہے کہ آخری لفظ کسی درخواست کا جواب ہے اور دیگر حالات اس عورت کے جواب کا پتہ دیتے ہیں اگر مان لیا جائے تو یہ نشانات N . V . R ہو سکتے ہیں یعنی Never لفظ ہوتا ہے۔

اب تک کوئی بات ذہن نشین نہ ہوئی تھی لیکن لفظ Never حل ہو جانے پر میں نے چند اور حروف کی بھی شناخت کر لی اور دوسرے لفظ پر غور کرتے ہوئے یہ بات معلوم ہوئی کہ اگر یہ اسکے کسی پرانے دوست کی درخواست ہے جس سے اس کی بہت بے تکلفی ہے تو یہ حروف کا مجموعہ ایلسی ہے - جو اپنے درمیانی دو حرفوں سے مل کر ایلسی ہوتا ہے - اور بقیہ تین لفظ دوسرے ہیں - معائنہ کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ جانچ لفظ کے آخر میں تین دفعہ دوہرایا گیا ہے - یہ یقیناً اس سے کچھ درخواست کی گئی ہے - اس طریقہ سے مجھے حروف ایل ایس اور آئی ملے لیکن یہ کون درخواست ہو سکتی تھی صرف چار حرف اس لفظ میں تھے جو ایلسی کے پہلے تھا اور اسی پر ختم ہوا تھا یقیناً اس لفظ کو Come ہونا چاہئے - میں نے تمام دوسرے چار حرفی الفاظ کو آزمایا مگر میرے مفید مطلب نہ ثابت ہوئے پس اس طرح سے مجھ کو C ، M ، E ، کا پتہ لگا - اور اس طور پر میں پہلی تحریر سمجھنے کے قابل ہوا - اس طور پر کہ میں نے اسے پہلے لفظوں میں تقسیم کیا اور نقاط قائم کئے - گو کہ ابھی ان نشانات کا پورا یقین نہ تھا تاہم یہ مطلب نکلتا معلوم ہوا -

M.ERE . E S L__ NE پس پہلا حرف حرف A ہو سکتا ہے جو کہ ایک نہایت مفید معلومات ہو کیونکہ تین دفعہ سے کم اس جملہ میں نہیں آتا ہوا اور دوسرے لفظ میں بالکل صاف ہو پس خالی جگہ ان حروف سے بھرنے پر A M H عبارت ہو جاتی ہے - HERE A.E. SLNE اب میں نے اسقدر حروف کا پتہ لگا لیا تھا کہ دوسری تحریر بھی آسانی پڑھ سکتا تھا - جو یہ تھا - لے - ایسری - ایس یہاں صرف ٹی اور جی کو خالی جگہوں پر قائم کرنے سے اور یہ مان کر کہ یہ نام کسی گھر یا سرائے کا ہو کہ جہاں کاتب مقیم ہے -

انسپکٹر مارٹن اور میں نے ہوسس کا یہ مکمل اور دلچسپ بیان سنا اور ہم دونوں اس کی

ذہانت کی داد دیئے بغیر نہ رہ سکے۔

مارٹن - اور زیادہ صاف تحریر فرمائیے کہ آپ نے قطعی طور پر اب کیا رائے قائم کی؟

ہومس - میں نے ہر طور پر اس بات کو تسلیم کر لیا ہو کہ ایبسلینی امریکن لفظ ہے کیونکہ ایبسلن ربان کا مخفف ہے اور یہی امریکن لفظ تمام دقتوں کا سبب تھا۔ مجھے شروع سے یہ خیال تھا کہ اس سلسلہ میں ارتکاب جرم کا ہونا یقینی ہے۔ عورت نے گزشتہ حالات اور اس کا اپنے شوہر کو رازدار نہ ہونے دینا اس بات کے لئے کافی ثبوت تھے۔ لہٰذا میں نے نیویارک کے ولسن ہارگریو کو جو وہاں کی پولیس کا ایک مشہور کارکن ہے۔ ایک بحری تار بھیجا (چونکہ وہ پہلے بھی لندن کی بعض تحقیقات میں مدد دے چکا ہے) کہ کیا آپ ایبسلینی کے نام سے واقف ہیں۔

"تار کا جواب "شکاگو کا بہت خطرناک بدمعاش"

اسی شب کو ہلٹن کیوبٹ نے مجھکو سیلنی سے آخری پیغام بھیجا اس کو میں نے مندرجہ ذیل الفاظ میں تبدیل کیا۔

ڈی اور پی کے اضافہ نے تحریر مکمل کر دی اور جس سے یہ ظاہر ہوا کہ وہ بدمعاش منت سماجت کرتے کرتے عاجز ہو کر اب دھمکیاں دینے لگا تھا اور شکاگو کے بدمعاشوں کے متعلق مجکو کچھ پہلے سے بھی واقفیت تھی اس تحریر سے مین نے یہ نتیجہ نکالا کہ وہ اب بہت جلد اپنے خیالات کو عملی جامہ پہنانے والا ہے اس لئے مین فوراً اپنے ساتھیوں نیز اپنے دوست مسٹر واٹسن کو ساتھ لیکر نارفوک پہونچا لیکن افسوس کہ موقعہ پر پہونچکر معلوم ہوا کہ جرم سرزد ہو چکا۔

انسپکٹر نے مسرت کے لہجہ مین کہا کہ میرے لئے اس مقدمہ کی تفتیش مین آپ کی موجودگی بہت کچھ امید افزا ہو لیکن آپ مجھے معاف کرینگے اگر مین صاف صاف کہدوں کہ آپ سے تو کوئی بازپرس کرنے والا نہین ہو لیکن مجھے اپنے حکام اعلی کو جواب دینا ہو۔ ایب سلینی جو السرج مین رہتا ہو یقیناً قاتل ہو اور میرے یہان موجود ہوتے ہوے اگر وہ بھاگ جائے اور گرفتار نہ ہوسکے تو میرے لئے سخت مصیبت کا سامنا

ہومس۔ آپ پریشان نہوں وہ نہ بھاگے گا۔

انسپکٹر۔ یہ آپ کو کیسے معلوم ہوا؟

ہومس۔ بھاگنا گویا اقرار جرم ہے۔

انسپکٹر۔ تب ہم چل کر اسے حراست مین لیلین۔

ہومس۔ مجکو امید ہو کہ وہ خود یہان آجائے گا۔

انسپکٹر۔ لیکن وہ خود یہان کیون آئے گا؟

ہومس۔ کیونکہ بذریعہ اسی تحریر کے مین نے اسے یہان بلایا ہو۔؟

انسپکٹر۔ لیکن یہ بات قابل اعتبار نہین اگرچہ آپنے اسے بلایا ہے لیکن وہ آئے کیون لگا۔ آپ کی تحریر تو اسے اور بھی بھاگنے کی ترغیب دے گی۔

ہومس۔ مین خیال کرتا ہون کہ مین نے بہت قاعدہ سے خط لکھا ہے اور اگر میرا قیاس غلط نہین ہے تو وہ شخص خود سواری پر یہان آرہا ہو۔

اس اثنا میں ایک آدمی اس راستہ پر جو کہ دروازہ پر ملحق ہے لانبے لانبے قدم رکھتا ہوا نظر آیا وہ قدآور۔ خوب صورت اور سیہ فام شخص تھا۔ وہ سفید فلالین کے کپڑوں مین ملبوس تھا۔ چلنے مین وہ تبختر کے ساتھ بید ہلانے کا عادی تھا وہ اس راستہ پر

اس رعنائی اور بے فکری کے ساتھ قدم رکھ رہا تھا گویا کہ یہ جگہ اس کی ملکیت تھی۔ آخر میں اس نے اپنی آمد کی اطلاع دینے کے لیے گھنٹی بجائی۔

ہومس۔ حضرات! میں خیال کرتا ہوں کہ آپ لوگ دروازہ کی آڑ میں کھڑے ہو جائیں ایسے شخص سے بہت ہوشیار رہنا چاہیئے۔ اور انسپکٹر صاحب! آپ کو ہتھکڑیوں کی ضرورت ہوگی۔

ہم لوگوں نے ایک منٹ تک خاموشی کے ساتھ اس آنیوالے کا انتظار کیا۔ اتنے میں دروازہ کھلا اور وہ شخص اندر داخل ہوا لیکن اب اُسے معلوم ہوا کہ ہومس اس کے سر پر پستول تانے کھڑا ہے اب وہ شخص بے بس تھا۔ مسٹر مارٹن نے فوراً اس کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈال دیں لیکن کارروائی اس قدر عجلت میں ہوئی کہ وہ بیچارہ دنگ رہ گیا۔ اور اس حالت میں اُس نے اپنی چمکدار سیاہ آنکھوں سے ان دونوں کی طرف گھورا اور بیساختہ قہقہہ لگایا۔

وہ شخص۔ حضرات! آپ نے مجھے اتفاقیہ گرفتار کر لیا میں تو مسٹر ہلٹن کیوبٹ کے خط کا جواب لیکر آیا تھا۔ آپ بتائیے تو سہی کہ وہ ہے کہاں کہ جس نے میرے لئے یہ جال بچھایا ہے۔

مارٹن۔ مسٹر ہلٹن کیوبٹ کے زخم کاری لگا ہے اور وہ موت کے منہ میں ہے۔

وہ شخص (غضبناک ہو کر) آپ پاگل ہیں زخم اس کے لگا تھا کہ اس حسینہ کے۔ اسے کون زخمی کر سکتا تھا میں اُسے دھمکا سکتا تھا لیکن اس کا بال بھی بیکا نہیں کر سکتا تھا۔ آپ لوگ اپنے الفاظ واپس لیجیے اور کہیئے کہ وہ زخمی نہیں ہے۔

لیکن جب یہ معلوم ہو گیا کہ واقعی وہ عورت بھی زخمی ہو گئی ہے تو ایک آہ سرد کھینچ کر ایک نشستی دار بنچ پر پڑ گیا اور اپنا منہ دونوں ہتھکڑیوں والے ہاتھوں کے بیچ میں چھپا لیا پھر چند منٹ بعد اپنا سر اٹھایا اور اطمینان کے لہجہ میں لیکن نا امیدی کے ساتھ کہا۔

وہ شخص۔ حضرات! میں کوئی بات آپ سے چھپانا نہیں چاہتا۔ میں نے اس شخص پر گولی چلائی لیکن اس نے بھی تو مجھ پر پہلے گولی چلائی تھی۔ رہی یہ عورت تو اس عورت کو میں نے تکلیف نہیں دی ہاں میں دے کیسے سکتا تھا۔ کیونکہ میرے اس کے تعلقات ایسے نہیں کہ میں ایسی حرکت کی جرات کر سکتا۔ سنئے صاحب دنیا میں کوئی دوسرا مرد کسی عورت سے اسقدر محبت نہ کرتا ہوگا جتنی محبت مجھے اس کے ساتھ ہے۔ میرا ہر طرح اس پر استحقاق ہے۔ اس نے کئی سال ہوئے مجھ سے

شادی کا اقرار کیا تھا یہ انگریز کون تھا کہ خواہ مخواہ ہمارے راستہ میں مخل ہوا۔ میرا پہلا حق تھا کہ میں اسے حاصل کروں اور اسی حق سے فائدہ اٹھانے کے لئے میں جد و جہد کر رہا تھا۔

ہومس۔ زبردستی کے ساتھ! جب تمہاری حقیقت اُسے معلوم ہو گئی تو اُس نے اپنا پیچھا چھڑایا اور امریکہ سے بھاگ کر انگلستان آئی اور شریف آدمی سے شادی کر لی۔ تم نے اس غریب کا یہاں تک پیچھا کیا اور اس کی زندگی تلخ کر دی تاکہ وہ اپنے محبوب شوہر کو بادل ناخواستہ چھوڑ کر تمہارے ساتھ فرار ہو جائے۔ وہ تم سے ڈرتی ہے اور تم سے نفرت کرتی ہے۔ تم نے ایک شریف کی جان لی اور ایک عورت کو خودکشی پر مجبور کیا۔ مسٹر ایب سلینی یہ تمہارا اعمال نامہ ہے اور اس کے لئے تم کو قانونی جواب دہی کرنا ہوگی۔

وہ شخص۔ اگر السی مر گئی تو مجھے اب زندگی عزیز نہیں مگر یہ تو بتائیے کہ یہ تحریر جو میرے ہاتھ میں ہے اسے خود السی نے لکھا ہے اگر وہ زخمی ہو گئی تو میرے بلانے کے لئے یہ تحریر کس نے لکھی۔

ہومس۔ میں نے تمہارے بلانے کے لئے یہ تحریر لکھی ہے۔

وہ شخص۔ السی کے سوا اس ملک میں تو کوئی ایسا شخص نہیں کہ جو ان تصویروں کے راز کو جانتا ہو پھر آپ نے یہ خط کیونکر لکھا۔

ہومس۔ اگر کوئی شخص ایک بات ایجاد کر سکتا ہے تو دوسرے کے لئے اس کا حل کیا مشکل ہے مسٹر ایب سلینی ایک گاڑی آ رہی ہے جو یقیناً ناروچ لے جائیگی۔ جب تک گاڑی آوے تم اپنے سر سے گناہوں کا بار کم کرنے کے لئے اصل واقعات پر روشنی ڈالو اور ثابت کر دو کہ غریب ایلسی اس قتل کی ذمہ دار نہیں ہے۔

وہ شخص۔ میرا خیال ہے کہ میرے مقدمہ کی سب سے اچھی پیروی یہی ہے کہ کل واقعہ [illegible] کا بیان کر دوں۔

مارٹن۔ یہ میرا فرض ہے کہ تم کو اطلاع کر دوں کہ تمہارا بیان تمہارے خلاف بطور ثبوت جرم میں پیش ہوں گے۔

وہ شخص۔ سب پیش ہوں ہونے دیجئے۔ حضرات! میں اس عورت سے بچپن سے واقف ہوں ہم سات آدمیوں کی ایک جماعت شکاگو میں تھی اور اس کا باپ اس جماعت کا سب سے اعلیٰ ممبر تھا۔ وہ بہت ذی عقل انسان تھا اس کا نام پیٹرک تھا یہ تحریر اسی کی ایجاد ہے۔ جب تک آپ نے اس کا حل نہیں معلوم کر لیا ہوگا یہ بچوں کی گھسیٹ معلوم ہوتی ہوگی [illegible]

تحریر سے واقف تھی لیکن اس کو یہاں استعمال نہیں کرسکتی تھی۔ اس کے پاس اس کا کچھ ذاتی روپیہ تھا جسے لیکر وہ لندن بھاگ آئی اور مجھکو سخت دہوکا دیا اس نے مجھ سے شادی کا وعدہ کیا اگر میں نے اس کی حسب مرضی کوئی دوسرا پیشہ اختیار کرلیا ہوتا۔ تو وہ مجھ سے ضرور شادی کرلیتی۔ مجھے جب معلوم ہوا کہ وہ لندن بھاگ گئی اور وہاں ایک انگریز کے ساتھ شادی کرلی تو میں اس کا پتہ لگانے انگلستان آیا۔ پتہ لگ جانے پر میں نے اس کو کئی خط لکھے لیکن اس نے کسی کا بھی جواب نہ دیا تب میں نے یہ طریقہ ترک کردیا۔ اور اب اپنا پیام ایسی جگہ چھوڑ دیا کرتا تھا کہ جہاں وہ اس کی نظر سے گزرسکے۔ مجھے یہاں آئے ایک مہینہ ہوا میں اس قطعہ زمین پر نیچے والے کمرے میں رہتا ہوں۔ جہاں سے صرف رات کو باہر نکلا کرتا تھا اور کسی کو خبر تک نہ ہوتی تھی۔ جہاں تک میرے امکان میں تھا میں نے ایلسی کو ہر طرح پھسلایا اور فرار کی ترغیب دی۔ اس نے ہمارے سب پیاموں کو پڑھا کیونکہ اس نے ایک بار جواب بھی دیا تھا۔ اس کے جواب نے مجھے بے قابو کردیا۔ اور میں دھمکانے لگا۔ تب اس نے مجھے ایک خط لکھا۔ اور مجھ سے التجا کی کہ کہیں چلا جاؤں۔ اور اگر میں نے اس کے شوہر کے ساتھ کوئی حرکت کی تو اس کا دل ٹوٹ جائے گا۔ اس نے لکھا کہ تاریخ واقعہ کی رات کو ۳ بجے میں نیچے اتروں گی اور تم سے کھڑکی کے پاس بات چیت کروں گی تم میرے امن میں خلل انداز نہ ہو اور اس ملاقات کے بعد واپس چلے جاؤ۔ وہ حسب وعدہ نیچے آئی اور اپنے ساتھ کچھ روپیہ بھی لائی تاکہ مجھے رشوت دیکر رخصت کردے۔ اس بات نے مجھے پاگل بنادیا اور میں نے چاہا کہ ہاتھ پکڑ کر کھڑکی کے باہر کھینچ لوں۔ اسیوقت اس کا شوہر ریوالور لیکر میرے پیچھے دوڑا ایلسی زمین پر بیٹھ گئی۔ اب ہم دونوں آمنے سامنے کھڑے ہوگئے۔ میں نے اپنی بندوق تانی تاکہ وہ ڈر کر بھاگ جائے اور میں بھی بچ جاؤں لیکن اس نے مجھپر گولی چلادی مگر میں بچ گیا۔ میں نے جھٹکا دے کر اسے گرادیا۔ میں باغ میں گھوم کر چلتا بنا۔ میں نے کھڑکی کو اپنے پیچھے بند ہوتے سنا۔ بخدا میرا بیان حرف بحرف صحیح ہے۔ اب اس کے بعد جب آپ کا فرستادہ آپ کا رقعہ لیکر میرے پاس نہیں پہونچا مجھے نہیں معلوم کہ یہاں کیا کیا ہوا۔ اب تو میں آپ کے ہاتھوں میں مثل پرند کے مقید ہوں۔ اتنے میں پولیس کی گاڑی سامنے آتی دکھائی دی۔ اور انسپکٹر مارٹن نے اس قیدی کو مخاطب کرکے کہا۔

مارٹن۔ اُٹھئے سوار ہو جئے۔
وہ شخص۔ کیا مین قبل روانگی کے اُسے ایک نظر دیکھ سکتا ہون۔
مارٹن۔ نہین کیونکہ اب تک وہ بیہوش ہے۔
اس کے بعد وہ مسٹر مارٹن کے ساتھ گاڑی پر بیٹھ کر روانہ ہو گیا۔ مین کھڑکی کے پاس کھڑے ہوئے گاڑی کو جاتے ہوئے دیکھ رہا تہا۔ جب مین لوٹ کر آیا تو میری آنکھین اس کاغذ پر پڑین جسے وہ قیدی میز پر ڈال گیا تہا۔ جس کے ذریعہ سے ہومس نے ایبسلینی کو دہوکا دیکر بلایا تہا۔
ہومس۔ واٹسن کیا تم اسے پڑہ سکتے ہو۔؟
مین نے جواب دیا کہ اس مین حرف ہی نہین ہین۔ صرف تصویرین ہی تصویرین نظر آتی ہین۔
ہومس۔ اگر آپ مرتب کردہ قاعدہ استعمال کرین تو آپ کی سمجھ مین آجائے گا کہ اس کی عبارت کے معنی ہین کم ہیر ایٹ ونس (فوراً آؤ)
مین نے خیال کیا کہ وہ اس رقعہ کو دیکھ کر فوراً پہونچے گا کیونکہ اس کے علم مین سوا اس عورت کے کوئی اس تحریر سے واقف ہی نہ تہا۔
ہومس۔ عزیز واٹسن! مین نے ان تصاویر سے صحیح نتیجہ نکال لیا۔ واقعی ان تصاویر سے بڑا اہم واقعہ ظہور مین آگیا۔ اور آپ کے لئے تو اس راز کا حل تو اور بھی زیادہ مسرت انگیز ہے کیونکہ آپ اس واقعہ کو اپنی بیاض مین درج کر سکین گے۔ اب ہماری ٹرین کا وقت قریب ہے ہمارا ارادہ ہے کہ بیکر اسٹریٹ پہونچکر کھانا کھائین۔
امریکن ایبسلینی نارویچ کی عدالت عالیہ مین پیش ہوا اور اسے سزائے موت کا حکم سنایا گیا۔ لیکن اس بنا پر کہ ہلٹن کیوبٹ نے اس پر پہلے فائر کیا تہا سزائے موت کو سزائے جیل مین بدل دیا گیا۔ مسز ہلٹن بالکل اچھی ہو گئی اور اب تک ایک بیوہ کی زندگی بسر کر رہی ہے۔ تمام عمر غربا پروری مین صرف کی اور اپنے شوہر کی جائداد کے انتظامات مین منہمک رہتی ہے اور اس سے جو آمدنی ہوتی ہے اُسے رفاہ عام مین خرچ کرتی رہتی ہے۔

ختم شد

جاسوسی تاریخی ناولون کی فہرست

شیطان زادہ

ظریفانہ ناول دلچسپ شرارتون کا مُرقع ۲ر

بہادر ترک

ایک بہادر ترک کی جانبازی و سرفروشی ۲ر

طلسم ابجد

فن سراغرسانی کا کمال دماغ انسانی کی عجوبہ کاریان ۲ر

جنگ طرابلس یا حسن وحمرا

ترکون کی جان فروشی ۲ر

لاڈو بیگم

عورتون کے پڑھنے کے قابل .... ار

نرالا عاشق

سلطان عالم واجد علی شاہ مرحوم کی ولی عہدی کے حالات ۲ر

وفادار دلہن

دنیا سازون کا فقیری بھیس مین خلق اللہ کو لوٹنا ۱۲ر

چمپا

سچی محبت کا اثر .... ار

مالوہ کی بیگم

خاقان اکبر اور نواب جمر علی سوبانی والی مالوہ کی لڑائیان ۲ر

خونی ساحر

لکھنؤ کا حیرت انگیز واقعہ مرزا حسین کا عبرتناک قتل ۲ر

محاصرۂ پیرس

پیرس کا محاصرہ اہل فرانس کا انداز مدافعت ۱۲ر

ترکی حرم سرا

ترکی معاشرتی خرابیان حسن وعشق کے چرچے

۱۲ر

بالشوکت شہزادی

طبقۂ امرا کے مظالم کی قلعی کھولی گئی ہے .... ۲؍

انجام محبت

ناتجربہ کار الھڑ لوگون کی رنگین مزاجیان اور خفت خیز اٹکھیلیان ...۲؍

سراب فیشن

فیشن پرستی کے مہلک نتائج .... ۳؍

میان پوت

جو لوگ سچ مچ میان پوت ہین وہ اسکو ہرگز نہ پڑھین ..... ۳؍

بیٹے کا قاتل

ایک لالچی باپ کا روپیہ کی لالچ مین اپنے بچہ کو قتل کرنا .... ۱؍

پیارا پیارا عاشق

شہزادہ دہلی اور جہان آرا بیگم کی محبت کی داستان ..... ۳؍

نانا جی کی لوٹ

تاریخی ناول جاسوسی اور سراغرسانی کا خاتمہ .... ۲؍

بوڑھا دولھا ننھی دلہن

بوڑھے مرد سے کمسن عورت کی شادی کا نتیجہ .... ۲؍

عروج زوال

پرتھی راج کے زمانے کے تاریخی حالات .... ۲؍

نظیر عشق

خیالات محبت کا پُر درد افسانہ .... ۲؍

دردِ دل

دل مین درد پیدا کر دینے والے واقعات .... ۱؍

بوالہوس بنگالی

نہایت پرلطف اور ظرافت سے لبریز افسانہ ۲؍

صدیقی بکڈپو لکھنؤ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مترجمہ حضرت کلام بی اے

پبلشرز صدیق بک ڈپو امین آباد لکھنؤ

نواب صاحب کا قتل

جاڑے کا موسم تھا۔ نہایت شدت کی گرمی پڑ رہی تھی۔ اور ہر روز رات کے وقت اس آفت آسمانی سے واسطہ پڑتا تھا جس کو عرف عام میں "خونی کہرا" کہتے ہیں یہ شدہ ء کا زمانہ تھا کہ ایک روز جس وقت میں صبح سویرے کمبلوں میں لپٹا لپٹایا پڑا ہوا تھا کسی نے آکر میرا شانہ ہلایا۔ یہ مسٹر شرلاک ہومس تھے۔ انکے ہاتھ میں جو شمع تھی اس کی ہلکی ہلکی شعاعیں انکے جھکے ہوئے محبت شعار چہرے پر پڑ رہی تھیں۔ میں سٹ پٹا کر اٹھ بیٹھا اور سمجھا کہ خدا خیر کرے آج ضرور کچھ دال میں کالا ہے۔

ہومس۔ اٹھو واٹسن! جلدی اٹھ بیٹھو شکار سامنے موجود ہے۔ بس چنیں اور چنان کی کچھ ضرورت نہیں بس جلدی جلدی اپنے کپڑے پہنو اور چلو۔

میرے لئے تعمیل ارشاد کے سوائے اور کوئی چارہ نہ تھا۔ فوراً تیار ہوگیا اور دس منٹ بعد ہم ایک کرایہ کی گاڑی میں بیٹھے اور لندن کی خاموش گلیوں سے گذرتے ہوئے چارنگ کراس اسٹیشن کی طرف روانہ ہوئے۔

اس وقت آفتاب عالمتاب کی پہلی دھیمی شعاعیں افق مشرق سے نمودار ہونے لگی تھیں اور کبھی کبھی بھولا بھٹکا کوئی مزدور یا کاریگر کی صورت بھی لندن کی دھند میں نظر آجاتی تھی جو ہمارے پاس سے گذر کر اپنے کام پر جھپٹا چلا جاتا ہوتا تھا۔ ہوا انتہا کی سرد چل رہی تھی۔ اور جب کبھی کوئی تیز و تند جھونکا کسیقدر زور سے چل جاتا تھا تو ٹھنڈی ہوا تیر و شمشیر کا کام کرتی ہوئی جسم کو کاٹتی ہوئی گذر جاتی تھی۔ وقت اگرچہ صبح کا تھا لیکن ہوا صبا نہ تھی بلکہ اچھی خاصی وبا تھی۔ میں نے اور مسٹر ہومس نے اپنے اوورکوٹوں کے بٹن تنگ کر لئے اور پٹیاں کس لیں کانوں پر کیپ ڈال کر محفوظ کیا اور خاموش بیٹھے ہوئے سفر کرتے رہے۔

ہم دونوں نے ابھی تک ناشتہ نہیں کیا۔ خدا خدا کرکے جب ہم اسٹیشن پر پہونچے تو سب سے پہلا کام یہی کیا کہ ہوٹل سے گرم گرم چائے لیکر پی کچھ کیک بسکٹ کھائے۔ جب آتش تنور کسیقدر سرد ہو چکی تب جان میں جان آئی۔

اسٹیشن پر پہونچکر ہم کینٹ کی طرف جانے والی گاڑی میں بیٹھے۔ ڈبوں میں ہوا کسیقدر گرم تھی۔ علاوہ ازین بیرونی ہوا کے سرد جھونکوں کا اثر بھی کسیقدر کم ہوتا تھا چنانچہ جب ہم ڈبہ میں بیٹھ گئے تب تھوڑی دیر کے بعد ہمارے ہاتھ پاؤں اور زبانیں کھلیں مسٹر ہومس نے ایک خط اپنی جیب سے نکالا اور اُس کا مضمون بآواز بلند پڑھنا شروع کیا۔

ایبی گرانج، مارشام، کینٹ ۲ ½ بجے صبح

مکرمی مسٹر ہومس زاد عنایتکم۔

میں بیحد ممنون ہونگا اگر جناب اس وقت میری مدد ایک ایسے معاملہ میں فرمائیں جو امید ہو کہ بہت ہی دلچسپ اور اہم ثابت ہوگا۔ معاملہ بالکل آپ کی طبیعت کے موافق ہے۔ میں موقع پر پہونچکر دیکھتا ہوں کہ لیڈی صاحبہ کو چھوڑ دینے کے سوائے اور کسی چیز کو تو چھیڑا نہیں گیا۔ لیکن اس وقت میری التجا ہے کہ آپ ایک منٹ کی بھی دیر نہ لگائیں جس طرح بیٹھے ہوں اسی طرح اٹھ کر چلے آئیں سر اوسٹیس کو یوں پڑا چھوڑ دینا تحمل ہو۔

نیاز مند

اسٹینلی ہاپکنس

ہومس۔ دیکھئے واٹسن! انسپکٹر ہاپکنس مجھکو سات مرتبہ مختلف مقدمات کی تفتیش کے لئے طلب کر چکے میں اور ہر مرتبہ اُن کا پیش کردہ مقدمہ کچھ نہ کچھ خصوصیت لئے ہوئے ہوتا ہے اور میرا خیال ہے کہ تم نے جو کتاب دلچسپ مقدمات کی مرتب کی ہے اُس میں ہاپکنس کا پیش کردہ ہر مقدمہ درج ہوا ہوگا اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ آپ کو خدا نے نظر انتخاب بھی نہایت اچھی عطا فرمائی اگرچہ آپ کا طرز تحریر اور انشاپردازی مجھے پسند نہیں ہے۔ دوسرے آپ میں ایک عیب یہ بہت سخت ہے کہ داستان لکھتے ہوئے قصہ کہانی پر تو نظر ڈالتے ہو لیکن جو سائنٹفک باتیں اس سے حاصل ہوتی ہیں انکو نظر انداز کر جاتے ہو۔ جو باتیں سنسنی خیز نظر آتی ہیں اُن پر زیادہ توجہ

دیتے ہو لیکن جو باتیں محسوسات و جذبات انسانی سے تعلق رکھتی ہیں اُن پر توجہ نہیں کرتے
الغرض ناظرین کی ضیافت طبع کا سامان تو بہم پہونچاتے ہو لیکن اُن کی دماغی اور ذہنی
تعلیم کا خیال نہیں رکھتے۔
مسٹر شرلاک ہومس کے یہ ایرادات سنکر میں بہت برافروختہ ہوا تو چین بجبین ہو کر
بولا۔

میں۔ تو آپ اپنے کارنامے خود ہی قلم بند کر لیا کریں۔
ہومس۔ ہاں واٹسن! میں ضرور لکھوں گا۔ لیکن آج کل تو تم دیکھتے ہو کہ مجھے دم لینے کی بھی فرصت
نہیں ہے۔ لیکن بڑھاپے کے زمانے میں میرا ارادہ ایک ایسی کتاب لکھنے کا ہے جو سراغرسانوں کے
لئے نصاب یا درسی کتاب کا کام دیگی اور جس میں فن انکشاف جرائم کے تمام گر ایک جگہ جمع کردیے
جائینگے۔ میرا خیال ہے کہ یہ معاملہ جسکے لئے ہم اس وقت جارہے ہیں کوئی قتل کا واقعہ ہے۔
میں۔ تو کیا آپ کے خیال میں سراوسٹیس چل بسے ؟
ہومس۔ خیال تو یہی گذرتا ہے۔ انسپکٹر ہاپکنس کی تحریر سے اُس کے دل کا اضطراب اور پریشانی ظاہر
ہوتی ہے حالانکہ وہ ایسا آدمی نہیں ہے جو کسی ذرا سی بات سے متاثر ہو جائے۔ بیشک اسکی
تحریر سے میرے نزدیک یہی ظاہر ہوتا ہے کہ ضرور بالضرور کسی قسم کا ضرر جسمانی واقع ہوا ہے بلکہ
ممکن ہے وہ قتل کی حد تک پہونچا ہو۔ اور مقتول کی لاش ہمارے معائنہ کے لئے موجود رکھی گئی ہو اگر
معاملہ خودکشی کا ہوتا تو وہ ہرگز اس قسم کی تحریر نہ بھیجتا اور نہ مجھکو طلب کرتا۔ اب رہی یہ بات جو لکھی
ہے کہ لیڈی صاحبہ کو چھوڑ دیا گیا ہے۔ تو اس کے معنی یہ ہیں کہ جس وقت قتل واقع
ہوا اس وقت لیڈی صاحبہ کو انکے کمرہ میں بند کر دیا گیا ہوگا اور یہ معاملہ تعلق بھی بڑے اور اونچے
درجہ کے لوگوں سے رکھتا ہے۔ دیکھو خط کا کاغذ کسقدر نفیس اور خستہ ہے اُس کا قدیم خاندانی مارکہ
بھی ہے اور نام کے ابتدائی حروف .. B . E بھی تحریر ہیں اور پتہ بھی نہایت خوبصورت اور مرغوب
طریقہ سے چھپا ہوا ہے۔ مجھے امید ہے کہ انسپکٹر ہاپکنس نے ہم لوگوں کو بغیر کسی خاص بات کے ہرگز
طلب نہ کیا ہوگا۔ اور آج کی صبح نہایت دلچسپی کے ساتھ گذریگی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قتل کی واردات
رات کے ۱۲ بجے سے قبل واقع ہوئی تھی۔
میں۔ یہ آپ کیونکر کہہ سکتے ہیں؟
ہومس۔ ٹرینوں کا وقت دیکھنے سے۔ واردات کے بعد مقامی پولیس طلب کی گئی ہوگی جس نے

اسکاٹ لینڈ یارڈ کو اطلاع دی ہوگی۔ وہاں سے ہاپکنس تعینات کئے گئے جنہوں نے مجکو طلب کر بھیجا۔ ان تمام باتوں سے وقت کا اندازہ کر لیجئے کہ کسقدر صرف ہوگا۔ بہرحال اب ہم چنرلہرسٹ اسٹیشن پر پہونچگئے ہیں۔ اب تھوڑی دیر بعد ہمارے تمام شکوک اور خیالات کی اصلاح وصحت ہو جائے گی۔

اسٹیشن سے اُترکر تقریباً دو میل تک ہم کو تنگ دیہاتی راستوں سے اور سفر کرنا پڑا جسکے بعد ہم ایک خوبصورت پارک کے پھاٹک پر پہونچے یہاں ایک بہت بوڑھا چوکیدار ہم کو دیکھ کر اتھا اور دروازہ کھول دیا۔ اس شخص کے وحشت زدہ چہرہ سے صاف ظاہر ہورہا تھا کہ کوئی ہولناک واقعہ ضرور بالضرور رونما ہوا ہے۔ پھاٹک سے راستہ ایک خوبصورت اور شاندار پارک میں ہوکر گزرتا تھا۔ راستہ کے دونوں طرف خوبصورت اور سدابہار درخت نصب تھے اور درختوں کی یہ قطاریں ایک وسیع محل تک پہونچی تھیں جس کے سامنے کا حصہ بہت خوبصورت اور بلند ستونوں پر تعمیر ہوا تھا۔ محل کا وسطی حصہ یقیناً بہت پرانا تھا اور اسپر چاروں طرف عشق پیچاں کی بیلیں پھیلی ہوئی تھیں۔ لیکن بڑی بڑی کھڑکیاں اور دروازے یہ بات ظاہر کر رہے تھے کہ کچھ دن قبل پرانی عمارت میں جدید تبدیلیاں ہوئی ہیں بلکہ محل کا ایک حصہ تو قطعی نیا اور جدید وضع قطع کا بنا ہوا تھا جس وقت ہم لوگ محل کے سامنے پہونچے تو انسپکٹر اسٹینلی ہاپکنس کی منتظر اور مشتاق صورت نے ہمارا خیر مقدم کیا۔ انسپکٹر مذکور محل کے دروازے میں کھڑا ہوا تھا۔

انسپکٹر۔ میں بہت خوش ہوا کہ مسٹر ہومس اور آپ ڈاکٹر واٹسن صاحب یہاں تشریف لے آئے لیکن فی الحقیقت اگر مجھے پہلے سے کافی وقت ملتا تو میں آپ صاحبان کو زحمت گوارا کرنے سے منع کر دیتا کیونکہ اب بیگم صاحبہ ہوش میں آگئی ہیں اور انہوں نے تمام واقعہ کی اسقدر صاف اور دلنشین کیفیت بیان کی ہے کہ میں اب ہمارے لئے کچھ کرنا دھرنا باقی ہی نہیں رہا۔ آپ تو لیوشام والے چوروں کے مشہور و معروف گروہ کے نام سے واقف ہوں گے؟

ہومس۔ کیا وہ تینوں رانڈل؟

انسپکٹر۔ ہاں! باپ اور دونوں بیٹے۔ یہ کام انہیں کا ہے۔ اب مجھے اس بارہ میں کوئی شک و شبہ نہیں رہا۔ انہوں نے ایک زبردست واردات سڈنہم میں بھی کوئی پندرہ روز ہوئے کی تھی۔ وہاں اُن کو لوگوں نے دیکھ بھی لیا تھا اور اُن کا پورا پورا حلیہ بیان کر دیا تھا۔ اگرچہ ذرا مشکل ہو کہ اس قدر جلد اور پہلے موقع کے اسقدر قریب وہ دوسری واردات کرنے لیکن حلیہ

واقعات نے شبہ کی کوئی گنجایش باقی نہین رکھی اور اب مجھے کامل یقین ہوگیا ہے کہ یہ فعل انھین لوگون کا کیا ہوا ہو۔ لیکن یہ ایسا فعل کیا گیا ہو کہ تینون کی گردنون مین رسی پڑجائے گی۔

ہومس۔ تو ایسا معلوم ہوتا ہو کہ سر اڈیٹس مر گئے ہین ۔

انسپکٹر۔ ہان کسی نے لوہے کی سلاخ سے ایسی کاری ضرب لگائی کہ کھوپڑی پاش پاش ہوگئی۔

ہومس۔ ہان گاڑی والے نے اُن کا پورا نام سر اڈیٹس بریکنٹال بتایا ہو۔

انسپکٹر۔ جی ہان یہی نام ہے وہ صوبۂ کینٹ بھر مین سب سے امیر آدمی تھے۔ اس وقت لیڈی بریکنٹال بھی اس کمرے مین موجود ہین جہان وہ صبح کے وقت بیٹھا کرتی ہین۔ افسوس ہو اُس غریب خاتون کو کسقدر ہولناک حادثہ کا سامنا کرنا پڑا ہے جس وقت مین نے اُنکو اول اول دیکھا تو وہ نیم مردہ معلوم ہوتی تھین۔ میرے خیال مین آپ اُن سے خود ملاقات کرلین اور تمام واقعات پوری تفصیل کے ساتھ اُن کی زبان سے سُنین۔ اس کے بعد ہم دونون مل کر کھانے کے کمرہ کا معائنہ کرلین گے۔

بیگم صاحبہ کا بیان

لیڈی برکینشال کوئی معمولی عورت نہین تھی۔ اس قدر خوبصورت اور متناسب الاعضا جسم نسائیت کا اسقدر شاندار نمونہ اور حسن و جمال کا اسقدر دلفریب پیکر میری نظرون سے آج تک نہ گذرا تھا۔ اس کا جسم خوبصورت اور گداز اس کا رنگ سرخ و سفید سنہری بال نیلی آنکھین اور قد سرو روان تھا۔ اگرچہ اس وقت اس ہولناک حادثۂ روح فرسا کی وجہ سے اُس کے مُنہ پر ہوائیان اڑی ہوئین تو یقیناً اس کا مقابلہ کوئی قاف کی پری بھی نہ کرسکتی تھی۔ لیڈی صاحبہ کو روحانی اور جسمانی دونون طرح سے صدمہ پہونچا تھا۔ اس کی ایک آنکھ پر عناب کے مانند ایک چوٹ کا ورم تھا جس پر اُس کی مشاطہ جو ایک کشیدہ قامت اور سنجیدہ مزاج عورت تھی۔ بار بار سرکہ اور پانی ملا کر کپڑا رکھ رہی تھی۔ خود لیڈی صاحبہ خستہ و درماندہ حالت مین ایک کوچ پر تکیہ لگائے لیٹی تھین انکی آنکھین ہم لوگون کی طرف متوجہ ہوئین اور جب ہم انکے کمرے مین داخل ہوئے تو وہ اُٹھ بیٹھین اور باوجود اسقدر جسمانی و روحانی صدمات کے اس وقت بھی اُن کے چہرے پر وہ دلربائی موجود تھی کہ ہم چند لمحہ کھڑے تکتے رہے لیکن سوائے اسکے کہ کسیقدر تکلیف ظاہر ہو اس وقت بھی یہ معلوم ہوتا تھا کہ اسقدر ہولناک حادثہ گزرنے پر بھی اُن کی ہمت اور انکے دماغ پر کوئی خاص اثر نہین پڑا تھا۔

بیگم صاحبہ۔ مسٹر ہاپکنس مین نے تو آپ سے تمام ماجرا من و عن بیان کر دیا ہے اب آپ میری طرف سے اُس بیان کا اعادہ نہین فرماسکتے۔ لیکن اگر آپ بھی ضروری سمجھتے ہون کہ مین خود ہی تمام واقعات اپنی زبانی بیان کردون تو مین اس کے لئے بھی حاضر ہون۔ کیا وہ کھانے کے کمرے کا معائنہ فرماچکے ہین۔؟

انسپکٹر۔ مین نے یہی مناسب خیال کیا کہ پہلے آپ کا بیان سن لیا جائے۔

بیگم۔ مجھ پر بڑا احسان ہوگا اگر آپ تمام باتون کا معقول جواب دینگے۔ میرے خیال کو اس بات سے بڑی تکلیف ہوتی ہے کہ ان کی لاش ابھی تک یون ہی پڑی ہے۔

یہ کہتے ہوے بیگم صاحبہ کا جسم تھر تھر کانپنے لگا۔ اور انھون نے اپنے دونون ہاتھ اٹھا کر اپنا سر چھپا لیا۔ لیکن انھون نے جس وقت ایسا کیا تو ان کا ڈھیلا ڈھالا گون شانون پر سے کھسک کر نیچے آپڑا۔ بیگم صاحبہ کے جسم پر مسٹر ہومس کی نگاہ پڑی اور وہ گھبرا کر بولے۔

ہومس۔ اوہو! آپ کے جسم پر تو اور بھی چوٹین ہین۔ ہائین بیگم صاحبہ یہ کیا؟

بیگم صاحبہ کے گورے جسم پر دو سرخ اور نیلگون نشانات چوٹ کے اور بھی تھے جنھین انھون نے جلدی سے ڈھک لیا۔

بیگم۔ کچھ نہین۔ ان چوٹون کا تعلق کل رات والے واقعہ ہائلہ سے کچھ نہین ہے۔ اگر آپ اور آپ کے دوست بیٹھ جائین تو مین آپ سے تمام قصہ بیان کرون۔

بیگم صاحبہ کے اشارہ سے ہم تینون کرسیون پر بیٹھ گئے۔

بیگم صاحبہ۔ مین سر ادستیس برکینسٹال کی بیوی ہون۔ میری اور ان کی شادی تقریباً ایک سال گذرا ہوئی تھی۔ میرے خیال مین اس بات پر پردہ ڈالنے کی کچھ ضرورت نہین کہ ہماری شادی مسرت آفرین نہین ثابت ہوئی تھی۔ اگر مین اس موقعہ کو چھپانے بھی لگون تو میرے تمام ہمسائے آپ سے تمام باتین بیان کر دینگے۔ مین نے جنوبی آسٹریلیا کی زیادہ آزاد اور تکلفات و رسم و رواج سے آزاد فضا مین پیدا ہو کر پرورش پائی تھی اور انگلستان کی زندگی اور طرز معاشرت جس مین ہزارون قسم کے قاعدے اور تکلفات برتنے پڑتے ہین مجھے پسند نہین۔ ممکن ہے کہ کچھ قصور میرا بھی ہو لیکن اصلی اور سب سے زیادہ اہم بات تو یہ ہے جیسا کہ ہر شخص کو معلوم ہے کہ سر ادستیس بڑے درجہ کے شرابی تھے اور میرے لئے ایسے شخص کے ساتھ ایک گھنٹہ بھی رہنا ناگوار تھا۔ اب آپ خود سمجھ سکتے ہین کہ مجھ جیسی ذکی الحس آزاد اور بلند حوصلہ عورت کے لئے ایسے شخص کے ساتھ رات دن بندھا رہنا کسقدر ناقابل برداشت بات تھی۔ میرے نزدیک یہ کہنا کہ اس قسم کی شادی کوئی شادی ہوتی ہو شادی کے مفہوم پر ظلم اور اس متبرک رسم کی توہین کرتی ہے۔ مین کہہ دیتی ہون کہ تم لوگون کے یہ بیہودہ قوانین ایک دن ملک پر خدا کا قہر نازل کرا ئینگے۔ تمھارے آئین و ضوابط ملک کیلئے لعنت ہین اور خدا ان بیہودہ قوانین کو ہرگز پسند نہین کر سکتا۔

اس وقت بیگم صاحبہ کی آواز میں رعنائی پیدا ہو گئی تھی۔ اُن کا جوش بھڑک اٹھا تھا اور اُن کی آنکھوں سے شعلے برس رہے تھے۔ لیکن شاطر نے پیار کر کے اُن کا سر تکیہ کے سہارے لگا دیا وہ لیٹ گئیں اور وہ وحشت ناک غیظ و غضب جو اس وقت اُن پر طاری ہو گیا تھا جاتا رہا اور انھوں نے سلسلۂ کلام اس طرح جاری کیا۔

بیگم صاحبہ۔ اچھا اب میں آپ سے رات کا واقعہ بیان کرتی ہوں۔ آپ کو معلوم ہو گا کہ جتنے آدمی اس گھر میں نوکر ہیں وہ سب رات کو مکان کے جدید حصہ میں سوتے ہیں۔ عمارت کے وسطی حصہ میں متعدد کمرے ہیں جن کے پیچھے باورچی خانہ اور اُن سب کے پیچھے بالائی منزل میں ہمارا کمرۂ خواب ہے اور میری خادمہ تریزہ اس کمرہ میں سویا کرتی ہے۔ بس ان کے سوا اور کوئی یہاں نہیں ہوتا اور عمارت کے اس طرف کسی کی آواز نہیں پہونچتی جو کوئی ضرورت کے وقت بیدار ہو سکے۔ ایسا معلوم ہوتا ہو کہ یہ تمام باتیں چوروں کو معلوم ہوں گی۔ ورنہ جس طرح انھوں نے کام کیا تھا اس طرح نہ کرتے۔

سر لوسیلیس ساڑھے دس بجے سونے چلے گئے تھے اور تمام نوکر اُن سے پہلے ہی اپنے اپنے کمروں میں جا لیٹے تھے۔ صرف میری خادمہ جاگ رہی تھی اور وہ بالائی منزل پر اپنے کمرے میں موجود تھی محض اس خیال سے کہ شاید مجھے اُس کی خدمات کی ضرورت پڑے۔ میں اُسی کمرے میں گیارہ بجے کے بعد تک ایک کتاب پڑھنے میں مصروف بیٹھی رہی پھر اس کے بعد میں نے اٹھ کر چاروں طرف گھوم کر دیکھا کہ سب باتیں ٹھیک ہیں یا نہیں کیونکہ میں خود بھی اپنے کمرے میں چلا جانا چاہتی تھی۔ یہ میری ہمیشہ سے عادت ہو کہ خود تمام باتوں کو ایک نظر دیکھ لیا کرتی ہوں۔ کیونکہ سر لوسیلس پر تو کسی قسم کا بھروسہ ہی نہیں ہو سکتا تھا۔ الغرض میں نے باورچی خانہ دیکھا۔ نعمت خانہ پر نظر ڈالی۔ سردی خانہ دیکھا۔ ڈرائینگ روم۔ بلیارڈ کا کمرہ۔ بندوقیں رکھنے کا کمرہ اور سب سے آخر میں کھانے کا کمرہ دیکھا۔ اسی طرح دیکھتی بھالتی جب میں اُس کھڑکی کے قریب پہونچی جس پر بھاری پردے پڑے ہوئے ہیں تو مجھے اپنے چہرے پر تازہ ہوا لگتی محسوس ہوئی۔ مجھے فوراً خیال گزرا کہ کھڑکی کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔ میں نے فوراً پردہ ہٹا کر دیکھا کیا دیکھتی ہوں کہ میرے سامنے چوڑے سینے اور بھاری کلے جبڑے کا آدمی کھڑا ہوا ہو۔ اس شخص کی عمر زیادہ تھی اور وہ ابھی کمرے میں داخل ہوا تھا۔ کھلی ہوئی کھڑکی کا دروازہ اچھا بڑا ہے اور اس میں ہو کر سبزہ کے تختہ پر بھی راستہ چلا جاتا ہو میرے ہاتھ میں وہ شمع تھی جو میں اپنے کمرۂ خواب میں جلایا کرتی ہوں اور اسی

شمع کی روشنی میں پہلے آدمی کے پیچھے دو اور آدمی کھڑے نظر آئے۔ یہ دونوں کمرے میں داخل ہو رہے تھے۔ یہ حال دیکھ کر میں پیچھے ہٹی لیکن وہ شخص جھپٹ کر مجھ پر آ پڑا اور اس نے میری کلائی پکڑ لی۔ اور دوسرا ہاتھ میرے گلے پر ڈال دیا۔ میں نے چاہا کہ چیخ کر گھر بھر کو اُٹھا دوں لیکن اُس شخص نے نہایت بیدردی سے میری آنکھ کے بالائی حصہ پر گھونسا مارا اور مجھے زمین پر گرا دیا اس کے بعد غالباً چند منٹ میں بیہوش پڑی رہی ہوں گی کیونکہ جب میری آنکھ کھلی تو ان لوگوں نے گھنٹی کی رسی توڑ ڈالی تھی اور اس کے ذریعہ سے مجھے اس بھاری کرسی میں باندھ دیا تھا جو کھانے کی میز کے پاس رکھی ہوئی ہے۔ مجھے اس بری طرح سے باندھا گیا تھا کہ میں بالکل حرکت نہیں کر سکتی تھی۔ اس کے علاوہ ان لوگوں نے میرے منہ پر ایک رومال بھی اس قدر کس کر باندھ دیا تھا کہ میں منہ سے آواز تک نہ نکال سکتی تھی بس میں یہ وقت تھا جبکہ میرا بدقسمت شوہر کمرہ میں داخل ہوا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں کے کانوں میں مشتبہ آوازیں پہونچی ہونگی اور وہ تیار ہو کر اس کمرہ میں آئے تھے کہ وہ عجیب و غریب منظر اُن کی نظروں سے گزرا۔ میرے شوہر صرف قمیض اور پاجامہ پہنے تھے اور انکے ہاتھ میں لکڑی کا بھاری ڈنڈا تھا۔ وہ آتے ہی فوراً ایک چور کی طرف جھپٹے لیکن دوسرے نے جو غالباً سن رسیدہ تھا چور کی طرف جھک کر آتشدان کے پاس سے لوہے کی موٹی سلاخ اٹھائی اور میرے شوہر پر ایک شدید ضرب لگائی۔ ضرب اسقدر کاری پڑی کہ وہ زمین پر گر پڑے آواز تک منہ سے نہ نکلی اور وہ جاں بحق تسلیم ہوئے۔ یہ دیکھ کر مجھے پھر غش آگیا اور میں چند منٹ تک بیہوش رہی۔ اور جب میری آنکھ کھلی تو میں نے دیکھا کہ چوروں نے الماریوں میں سے چاندی کے برتن اٹھا کر باندھے۔ اسکے علاوہ انھوں نے الماری میں سے شراب کی ایک بوتل بھی نکالی جو وہاں رکھی ہوئی تھی اس وقت تینوں کے ہاتھوں میں ایک ایک گلاس تھا۔ میں آپ سے پہلے ہی عرض کر چکی ہوں کہ ان میں ایک شخص کسیقدر سن رسیدہ تھا جس کے منہ پر داڑھی تھی اور دو بے ریشے لونڈے سے تھے۔ ممکن ہو وہ تینوں باپ بیٹے ہوں۔ اس کے بعد اُن تینوں نے سرگوشیاں کیں پھر وہ میرے پاس آئے اور خوب اچھی طرح اطمینان کر کے دیکھ لیا کہ میری رسی خوب مضبوط بندھی ہوئی ہو۔ بعد ازاں وہ تینوں کمرے سے نکل گئے اور اپنے پیچھے کھڑکی کا دروازہ بھی بند کرتے گئے۔ اُنکے چلے جانے کے بعد مشکل تمام پاؤ گھنٹہ تک جدوجہد کرنے کے بعد میں اپنا منہ کھول سکی۔ منہ کھولتے ہی میں نے چیخیں ماریں۔ جنکو سنتے ہی میری خادمہ اوپر کی منزل سے دوڑی آئی۔ اور میری رسیاں کھولیں۔ تھوڑی دیر بعد تمام نوکر جاگ اُٹھے ہم نے

فوراً مقامی پولیس کو طلب کیا جنھوں نے فوراً تمام معاملہ کی رپورٹ لندن بھیج دی۔

بس جناب یہ ہے تمام سرگذشت جو میں آپ سے بیان کر سکتی ہوں۔ میرے خیال میں اب آپ تمام واقعہ کی تفصیلات خوب ذہن نشین کر چکے ہونگے اور میں امید کرتی ہوں کہ مجھے پھر اس دردناک قصہ کا اعادہ نہیں کرنا پڑے گا۔

انسپکٹر۔ مسٹر ہومس! کیا آپ کوئی مزید سوال کرنا چاہتے ہیں؟

ہومس۔ میں لیڈی برکنڈال کو مزید زحمت دینا نہیں چاہتا۔ ان کا وقت ضائع کرنا چاہتا ہوں۔ لیکن قبل اسکے کہ میں کھانے کے کمرے کا معائنہ کروں میں یہ چاہتا ہوں کہ جو کچھ حال خادمہ صاحبہ نے دیکھا وہ معلوم کروں۔

خادمہ۔ میں نے اُن تین آدمیوں کو کمرے میں داخل ہونے سے پہلے دیکھ لیا تھا۔ میں اپنے سونے کے کمرے میں کھڑکی کے قریب بیٹھی ہوئی تھی۔ اُس وقت چاندنی کی روشنی میں اُن لوگوں پر پہاٹک کے قریب میری نظر پڑی۔ لیکن اُس وقت میرے دل میں کسی بات کا کھٹکا پیدا نہیں ہوا تھا۔ اس واقعہ کے ایک گھنٹہ کے بعد میں نے اپنی ملکہ کی چیخیں سنیں اور میں دوڑ کر نیچے آئی اور ان کو تو اسی طرح رسیوں کے ذریعہ کرسی سے بندھا دیکھا اور ان کے شوہر کو خون میں نہائے زمین پر پڑا پایا۔ اُن کا دماغ پاش پاش ہو کر بھیجا نکل پڑا تھا۔ اگر چہ اچھی خاصی عورت کی عقل ایسی حالت میں خراب ہو جاتی کہ وہ خود رسیوں سے بے بسی کے ساتھ بندھی ہو اور اس کے کپڑوں کے کنارے خون سے رنگے ہوں لیکن میری ملکہ ہمیشہ سے دلیر رہی ہیں۔ انھوں نے اپنے تو اس درجہ بدحواس ہو جانے سے بچا لیا اور کیا وجہ کہ مس میری فریزر ساکن ایڈیلیڈ اور لیڈی برکنڈال آف ایبی گرینج بدحواس ہو جاتیں۔ آپ صاحبان اُن سے بہت دیر تک سوالات کرتے رہے ہیں اور اب میں اُن کو لیکر اُن کے خاص کمرے میں جاتی ہوں تاکہ اُن کی جو کچھ بھی خدمت مجھ سے ہوسکے وہ بجالاؤں۔

یہ کہتے ہی اُس طاقتور عورت نے ایسی محبت اور پیار سے جیسے کوئی ماں بیٹی سے کیا کرتی ہے بیگم صاحبہ کی کمر میں ہاتھ حایل کر کے ان کو اٹھایا اور کمرے سے لیکر چلی گئی۔

انسپکٹر۔ یہ خادمہ بیگم صاحبہ کے ساتھ ہمیشہ سے ہے۔ اسی عورت نے انکو بچپن سے پالا ہے۔ اور جب آج سے تقریباً ڈیڑھ سال ہوا وہ آسٹریلیا سے چل کر انگلستان کی سیر کو آئیں تو وہ ان کے ساتھ آئی۔ اسی قسم کی خدمت گزار اور وفادار خادمائیں آج کسے نصیب ہوتی ہیں اُس کا نام تھریزہ رائٹ ہے اور وہ بیگم صاحبہ سے ایسی ہی محبت کرتی ہے جیسے کوئی ماں

اپنی پیاری بیٹی کی کیا کرتی ہے۔ آیئے مسٹر ہومس! اگر آپ تشریف لانا چاہیں تو اس طرف سے آیئے

تفتیش اور خیال آرائیاں

مسٹر شرلاک ہومس کے چہرہ پر جو کچھ معنی خیز کیفیت موجود تھی وہ دفعتہ کافور ہوگئی اور میں سمجھ گیا کہ اب اس معاملہ کی تحقیقات اُنکے نزدیک کوئی دلچسپی نہیں رکھتی۔ لیکن ابھی ایک بات باقی تھی یعنی کسی مجرم کی گرفتاری ہونی ضروری تھی۔ لیکن میرا دوست شرلاک ہومس ایسے معمولی اور بازاری مجرموں پر ہاتھ ڈالنا پسند نہیں کرتا تھا جیسے بیگم صاحبہ نے اپنی شہادت میں بیان کئے تھے ایک عالم و فاضل ماہر فن تفتیش خصوصاً شرلاک ہومس جیسی مشکل پسند طبیعت والا شخص جب یہ معلوم کرے کہ اس کو بازیچہ اطفال میں اپنا وقت عزیز صرف کرنے کے لئے بلایا گیا ہو تو اس کو جسقدر بھی رنج و افسوس ہو وہ کم ہے۔ اسی قسم کی برافروختگی کی جھلک اس وقت مجھے اپنے دوست کے چہرہ پر نظر آرہی تھی۔ لیکن جب ہم کھانے کے کمرہ میں پہونچے تو وہاں کا منظر کچھ ایسا عجیب و غریب نظر آیا کہ میرے دوست کی توجہ اس طرف فوراً منعطف ہوگئی اور جو دلچسپی انکے دل سے پہلے دور ہوگئی تھی وہ پھر عود کر آئی۔

یہ کمرہ ایک وسیع اور رفیع ایوان تھا جس میں لکڑی کے منقش تختوں کی چھت لگی ہوئی تھی۔ دیواروں پر نہایت خوبصورتی اور سلیقہ کے ساتھ بارہ سنگھوں، ہرنوں اور دیگر شکاری جانوروں کے دباغت شدہ سر نصب تھے اور پرانے زمانہ کے اسلحہ بھی بڑی تعداد میں دیواروں پر سجے ہوئے تھے۔۔ صدر دروازہ کے مقابل کمرے کی دوسری طرف وہ کھڑکی تھی جس کا ذکر بیگم صاحبہ کے بیان میں آچکا ہے۔ اس کے علاوہ برابر میں تین اور چھوٹی کھڑکیاں تھیں

جن میں سے آفتاب کی شعاعیں اندر داخل ہو کر کمرہ کو منور کرتی تھیں بائیں جانب ایک وسیع اور عمیق آتشدان تھا جس پر ایک خوبصورت کارنس بنی ہوئی تھی۔ آتشدان کے برابر خاہ بلوط کی لکڑی سے بنی ہوئی ایک ہتے دار بھاری کرسی تھی جس کے نیچے بھی پایوں میں لکڑیاں لگی ہوئی تھیں۔ لکڑی کے تختوں میں جو درودیوار اور چھت میں نصب تھے ایک ریشمی ڈوری گذرتی تھی جس کے دونوں سرے کرسی کے نیچے والی لکڑیوں میں بندھے ہوئے تھے۔ جب بیگم صاحبہ کو کھولا گیا تھا تو وہ رسیاں پھنسا کر نکال لی گئی تھیں لیکن جو گرہیں رسیوں میں بندھی ہوئی تھیں وہ ابھی بدستور موجود تھیں۔ لیکن ان تمام تفصیلی باتوں پر ہماری توجہ بعد میں ہوئی کیونکہ اس وقت ہمارے تمام خیالات اس ہولناک لاش کی طرف مجتمع تھے جو آتشدان کے سامنے ایک شیر کی کھال پر پڑی ہوئی تھی

لاش ایک کشیدہ قامت مضبوط جسم قوی الاعضا شخص کی تھی جس کی عمر تقریباً ۴۰ برس ہوگی۔ لاش چت پڑی ہوئی تھی۔ اس کا منہ اوپر کو تھا۔ اور اس کی چھوٹی سیاہ داڑھی میں سے سفید سفید دانت کھلے ہوئے منہ میں نظر آرہے تھے اس کے دونوں ہاتھ جنکی مٹھیاں بند تھیں سر سے اوپر اٹھے ہوئے تھے اور لکڑی کا ایک بھاری ڈنڈا ان کے ہاتھوں پر رکھا ہوا تھا۔ صورت اس وقت اگرچہ بھیانک تھی لیکن اس کی وضع قطع اور بشرہ سے اندرونی جذبات نفرت و حقارت کی جھلک نظر آتی تھی۔ تمام صورت سے ہیبت برستی تھی ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جب شور و غل ہوا تو وہ شخص بستر خواب پر دراز تھا کیونکہ وہ صرف قمیص اور پاجامہ پہنے تھا۔ اور اس کے ننگے پاؤں پائچوں سے باہر نکلے ہوئے تھے۔ اس کے سر پر شدید ضرب لگی تھی اور تمام کمرہ کی حالت بتا رہی تھی کہ وہ ضرب قاتل نے کسقدر بیدردی سے ماری تھی۔ لاش کے قریب ہی وہ بھاری آہنی سلاخ پڑی ہوئی تھی جو ضرب لگنے کی وجہ سے کسیقدر خمیدہ ہوگئی تھی۔ شرلاک ہومس نے لاش اور آلۂ ضرب دونوں کا بغور معائنہ کیا اور بولا۔

ہومس۔ معلوم ہوتا ہے کہ بوڑھا رانڈل بڑا قوی بازو آدمی ہو۔

انسپکٹر۔ ہاں مجھے بھی اس شخص کا کچھ حال معلوم ہے۔ وہ واقعی معمولی آدمی نہیں ہو۔

ہومس۔ اس کی گرفتاری میں آپ کو کوئی دقت تو نہیں معلوم ہوگی؟

انسپکٹر۔ بالکل نہیں ہم لوگ اس کی تلاش میں ہیں اور یہ خیال گذرتا ہو کہ وہ بچ بچا کر امریکہ بھاگ گیا ہو۔ لیکن چونکہ اب معلوم ہو گیا ہو کہ ان کا پورا گروہ یہاں موجود ہو لہذا میں نہیں سمجھتا

کہ اب وہ ہم سے بچکر کیون کر جا سکتے ہین ہم نے پہلے ہی ہر بندرگاہ پر خبر بھیجدی ہے اور آج شام سے پہلے اُن کے لئے انعام کا بھی اعلان کر دیا جائے گا۔ لیکن مجھے خیال صرف یہ ہو کہ یہ مجنونانہ فعل اُن سے کیونکر سرزد ہوا وہ خوب جانتے تھے کہ بیگم صاحبہ نے ان کو اچھی طرح پہچان لیا ہے اور جب وہ حلیہ بیان کرینگی تو ہم ضرور انکو گرفتار کرینگے۔

ہومس۔ بیشک! اور توقع تو یہ تھی کہ وہ بیگم صاحبہ کا بھی خاتمہ کر دیتے۔

ہین۔ ممکن ہو کہ انکو یہ خیال گذرا ہو کہ ابھی بیگم صاحبہ بیہوش ہین پھر ان کو قتل کرنے سے کیا فائدہ۔

ہومس۔ بیشک یہ قیاس بھی صحیح ہو سکتا ہو۔ اگر وہ بیہوش نظر آئی ہونگی تو انھون نے اُن کی جان لینے کی ضرورت نہ سمجھی ہوگی۔ اچھا انسپکٹر! اس بدقسمت شخص مقتول کی نسبت تمھارا کیا خیال ہو مین سمجھتا ہون کہ تم نے اس کی نسبت بھی بعض عجیب و غریب قصے سنے ہونگے۔

انسپکٹر۔ جب وہ نشہ مین نہین ہوتا تھا تو بڑا نیک مزاج آدمی ہوتا تھا لیکن جب اُس پر نشہ کا جن سوار ہوتا تھا تو وہ پورا شیطان بنجاتا تھا۔ لیکن وہ بالکل مدہوش کبھی نہین ہوتا تھا۔ ہمیشہ آدھا نشہ کرتا تھا اور یہی وہ وقت ہوتا تھا جب اُسکے سر پر شیطان سوار ہوتا تھا اور اس حالت مین اس سے جو کچھ بھی گناہ سرزد ہو جاتا وہ کم تھا۔ اور باوجود اپنے اسقدر تمول اور عزت و جاہ کے وہ کئی بار پولیس کے ہاتھون مین پڑنے سے بھی بال بال بچگیا تھا کہتے ہین کہ ایک مرتبہ اس نے ایک کتے پر خوب تیل چھڑکا۔ یہ کتا بیگم صاحبہ کا عزیز کتا تھا۔ پھر مٹی کا تیل چھڑکنے کے بعد اس نے آگ لگادی اس بات کا دنیا بھر مین چرچا ہو گیا اور معاملہ بمشکل تمام رفع دفع ہوا۔ پھر کہتے ہین کہ اس نے ایک مرتبہ اُس خادمہ تریزہ دارنٹ پر ایک قرابہ پھینک مارا تھا اسپر بھی بہت کچھ فضیحتہ ہوا تھا۔ الغرض سچ تو ہے کہ اس شخص کا جہنم رسید ہونا ہی بہتر ہوا اب اس گھر مین امن چین نظر آئے گا۔ اب آپ کیا دیکھ رہے ہین؟

مسٹر شرلاک ہومس دو زانو ہو کر نہایت غور کے ساتھ اس سرخ رسی کی گرہون کا معائنہ فرما رہے تھے جس سے چورون نے بیگم صاحبہ کو باندھا تھا۔ بعد ازان انھون نے نہایت غور سے رسی کا وہ سرا دیکھا جو ٹوٹ کر کسقدر ادھر گیا تھا۔ اس وقت جبکہ چورون نے رسی کھینچی تھی۔ یہ سرا بھی نیچے پڑا ہوا تھا۔

ہومس۔ جب رسی کھینچی گئی ہوگی تو باورچیخانہ کی گھنٹی ضرور بجی ہوگی۔

انسپکٹر۔ باورچی خانہ مکان کے عقب میں ہے اس لئے گھنٹی کی آواز کون سن سکتا تھا۔
ہومس۔ لیکن چوروں کو یہ کیونکر معلوم ہوا کہ گھنٹی کی آواز کوئی نہیں سنے گا۔ پھر بتائیے کہ وہ اس رسی کو اسقدر بے احتیاطی کے ساتھ کیونکر کھینچ سکتا تھا۔
انسپکٹر۔ واقعی مسٹر ہومس یہی بات ہے اور یہی سوال میرے بھی دل میں بار بار آ چکا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ چوروں کو اس گھر کی اور اس کے آدمیوں کا حال پوری طرح معلوم ہوگا اور اُس نے خوب سمجھ لیا ہوگا کہ اس وقت اگرچہ رات چنداں زیادہ نہیں آئی ہو لیکن تمام نوکر اپنے اپنے کمروں میں پڑے سو رہے ہوں گے اور باورچی خانہ کی گھنٹی کی آواز کسی کو سنائی نہیں دیگی۔ لہذا چوروں کی سازش یا ساز باز نوکروں میں سے کسی کے ساتھ ضرور ہوگا۔ میرے خیال میں یقیناً ایسا ہی ہوا ہوگا لیکن محل کے متعلق آٹھ نوکر ہیں اور چال چلن کے لحاظ سے سب اچھے ہیں۔
ہومس۔ خیر اور تمام خیالات کو چھوڑ کر انسان کو شبہ اسی نوکر پر ہو سکتا ہے جس کے سر اک نے قرابہ کھینچ مارا تھا۔ لیکن اگر ایسا خیال کیا جاے تو گویا اُس نوکرنے یعنی خادمہ نے اپنی مالکہ سے سخت غداری کی حالانکہ بظاہر وہ اسقدر وفادار اور محبت شعار معلوم دیتی ہے۔ بہر حال یہ ایک معمولی سا خیال ہے اور جب تم رانڈل کو گرفتار کر لوگے تو میرے خیال میں بقیہ ملزموں کی گرفتاری میں بھی کوئی دقت محسوس نہ ہوگی۔ بیگم صاحبہ کے بیان کی ان تمام باتوں سے جو ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں پوری طرح تصدیق ہوتی ہے اگرچہ انکے بیان کی تصدیق کی کچھ ضرورت نہیں تھی (بڑی کھڑکی کھولکر) لیکن یہاں کسی قسم کا کوئی نشان نہیں پایا جاتا۔ اور زمین بھی پتھر کی طرح سخت ہے میرے خیال میں آتشدان کی کارنس پر جو شمعیں رکھی ہیں انکو کسی نے جلایا ضرور ہے۔
انسپکٹر۔ انہی موم بتیوں اور اس شمع کی روشنی میں جو بیگم صاحبہ کے ہاتھ میں تھی چور مکان سے باہر نکل گئے تھے۔
ہومس۔ اور چور کچھ مال بھی لیگئے یا نہیں؟
انسپکٹر۔ مال تو کچھ زیادہ نہیں لیگئے اُس الماری میں سے صرف نصف درجن کے قریب نقرئی ظروف لے گئے ہیں بیگم صاحبہ کا خیال ہے کہ سر اوسٹیس کی ہلاکت سے چور خود اسقدر سراسیمہ ہو گئے تھے کہ وہ گھر کا اور طرح صفایا نہیں کر سکے۔

ہومس۔ سچ! بالکل سچ!! لیکن باوجود اسقدر سراسیمگی کے بھی انھوں نے شراب خوب پی۔
انسپکٹر۔ ہاں ذرا طبیعت ٹھیک کرنے کے لئے۔
ہومس۔ بالکل صحیح فرمایا۔ اور الماری میں جو یہ تین گلاس رکھے ہیں۔ انکو غالباً کسی نے نہیں چھوا۔
انسپکٹر۔ جی ہاں اور بوتل بھی جہاں انھوں نے چھوڑی تھی وہیں رکھی ہے۔
ہومس۔ آؤ ذرا دیکھیں تو سہی۔ اوہو! دیکھنا یہ کیا ہے؟
تینوں گلاس ایک جگہ رکھے ہوئے تھے۔ اور تینوں میں کسیقدر شراب کا رنگ جھلکتا تھا۔ لیکن ایک میں پھپوندی کے بھی کچھ ریزے نظر آتے تھے۔ شراب کی بوتل جو دو تہائی بھری ہوئی تھی ان گلاسوں کے قریب رکھی ہوئی تھی اور اس کے پاس ہی ایک داغدار کاگ بھی نکلا پڑا تھا۔ شراب کی صورت اور بوتل پر کی گرد وغبار سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ وہ معمولی شراب نہیں تھی جو ان چوروں نے پی تھی۔
اس واقعہ کو دیکھتے ہی مسٹر ہومس کے چہرے پر دفعتہً تغیر واقع ہو گیا۔ انکی طبیعت اور صورت کی افسردگی جاتی رہی تھی اور معلوم ہوتا تھا کہ انکے دل میں پھر کچھ دلچسپی پیدا ہو گئی ہو کیونکہ انکی آنکھوں میں ایک خاص قسم کی روشنی نمودار ہو گئی تھی۔ مسٹر ہومس نے کاگ اٹھا کر نہایت غور سے دیکھا۔
ہومس۔ یہ کاگ چوروں نے نکالا کیونکر؟
انسپکٹر ہاپکنس نے ایک نیم کشادہ دراز کی طرف اشارہ کیا جس میں تھوڑا سا سفید کپڑا اور ایک کاگ نکالنے کا پیچ رکھا ہوا تھا۔
ہومس۔ کیا بیگم صاحبہ نے یہ کہا تھا کہ چوروں نے یہ پیچ استعمال کیا تھا۔
انسپکٹر۔ نہیں۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ جب چوروں نے بوتل کھولی تھی تو بیگم صاحبہ بیہوش تھیں انکو اس کی خبر کیا ہو سکتی ہے۔
ہومس۔ یہ فرمانا آپ کا درست ہے لیکن دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ کسی نے وہ پیچ استعمال کیا ہی نہیں تھا۔ بلکہ بوتل کسی پیچ سے کھولی گئی ہے۔ جو غالباً کسی چاقو میں شامل ہوگا۔ اور جو قد میں بھی ڈیڑھ انچ سے بڑا نہیں ہوگا۔ اگر آپ کاگ کا سرا دیکھیں گے تو معلوم ہوگا کہ تین مرتبہ پیچ پھرایا گیا تب جا کر بوتل کھل سکی کاگ پورا نہیں بندھا تھا۔ اگر یہ پیچ کام میں لایا جاتا

تو ضرور سارا پار ہو جاتا۔ اور کاگ ایک ہی مرتبہ کھینچنے مین باہر نکل آتا۔ جب آپ اس شخص کو گرفتار کرینگے تو آپ کو اس کے قبضہ سے ضرور ایسا چاقو ملیگا جسمین بہت سے اوزار شامل ہونگے۔

انسپکٹر۔ ماشاء اللہ مسٹر ہومس! کسقدر پاکیزہ استدلال ہو۔

ہومس۔ لیکن ہان گلاسون کی وجہ سے میری بھی عقل دنگ ہو گیا بیگم صاحبہ نے بچشم خود ان تینون چورون کو شراب پیتے دیکھا تھا؟ آپ کو کچھ خیال ہو۔

انسپکٹر۔ ہان اس بارہ مین تو انکا بیان قطعی صاف ہو۔

ہومس۔ بس تو پھر معاملہ ختم ہو گیا۔ اب زیادہ کہنے سننے کی کچھ گنجایش ہی نہین ہے۔ لیکن مسٹر ہاپکنس آپ اس بات کو ضرور تسلیم کرین گے کہ ان تینون گلاسون کا معاملہ ضرور قابل توجہ ہو کیا نہین ہو؟ اگر نہین ہے تو جانے دو۔ ممکن ہے کہ ایک شخص جس کو فن انکشاف جرائم کا خاص علم اور اسمین خاص قابلیت حاصل ہو وہ بجائے کسی معمولی سی اور سیدھی سادی توضیح کے کسی پیچیدہ توضیح سے بھی مطمئن نہو خیر یہ سمجھو کہ گلاسون کا معاملہ محض اتفاقیہ ہے۔ اچھا تو مسٹر ہاپکنس! اب مین تسلیمات عرض کرتا ہون۔ میرے خیال مین آپ کے نزدیک یہ معاملہ قطعی صاف ہے اور میری امداد کی اس مین کوئی ضرورت معلوم نہین ہوتی۔ بہرحال جب آپ رانڈل کو گرفتار کرینگے تو مجھے بھی اطلاع دیدینا۔ اور جو بات اس معاملہ مین نئی معلوم ہو اس سے بھی آگاہ کرنا مین امید کرتا ہون کہ مجھے آپ کی کامیابیون پر مبارکباد دینے کا موقع ضرور ملیگا۔ اچھا واٹسن! چلو میرے خیال مین ہمارا وقت گھر پر زیادہ عمدگی سے گذر سکتا ہے۔ یہان ہماری کچھ ضرورت نہین ہے۔

باب (۴)

شکوک و شبہات

جب ہم گھر کو واپس آنے لگے تو مسٹر شرلاک ہومس کے چہرے سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ کسی ایسی بات سے سخت پریشان ہو رہے ہیں جو انھوں نے معاملہ کے وقت دیکھی ہے سمجھے گا ہے وہ کوشش کرکے وہ تشویشناک خیال اپنے دل سے نکال ڈالنے کی کوشش کرتے تھے اور سطرح باتیں کرنے لگتے تھے گویا معاملہ صاف ہے لیکن کچھ دیر بعد بعض خیالات انکے دل پر ہجوم کرآتے تھے۔ انکے چہرہ پر بل پڑجاتے تھے۔ انکی آنکھیں نیم بند ہوجاتی تھیں اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ انکے خیالات ایبی گرینج کے پھر اسی کمرہ طعام میں پہونچ گئے ہیں جہاں پرسوں بروز نصف شب کے وقت وہ ہولناک حادثہ واقع ہوا تھا۔ الغرض جسوقت ہماری ٹرین ایک چھوٹے سے اسٹیشن سے گزر رہی تھی وہ فوراً اٹھے اور پلیٹ فارم پر کود کر اپنے پیچھے مجھے بھی گھسیٹ لیا۔ اتنے میں ٹرین کی پچھلی گاڑیاں بھی چل دیں اور وہ مجھسے یوں بولے۔

ہومس۔ میرے پیارے دوست معاف کرنا مجھے افسوس ہے کہ اس وقت میں نے آپکو ایک ایسے خیال کی بناپر تکلیف دی جو ممکن ہے بعد میں محض وہم ثابت ہو لیکن میں قسم کھاکر کہتا ہوں کہ واٹسن! میں اس مقدمہ کو ایسی حالت میں ہرگز نہیں چھوڑ سکتا۔ جو جو قابلیتیں مجھ میں ہیں اور جتنی بھی عقل و فراست خدا نے مجھے بخشی ان سب کا فتوٰی موجودہ نظریہ کے خلاف صادر ہوتا ہے۔ وہ نظریہ غلط ہے یقیناً غلط ہے۔ خدا کی قسم غلط ہے گو تمام جو بیان بیگم صاحبہ نے دیا وہ مکمل ہے پھر اسکی تائید و تصدیق بھی خادمہ کے بیان سے بہت کافی ہوئی ہے تفصیل ٹھیک نظر آتی ہے۔ میں انکے خلاف ایک لفظ بھی زبان سے نہیں نکال سکتا۔ لیکن وہ تینوں شراب کے جام میری طبیعت میں کھٹک رہے ہیں۔ اچھا ہوتا اگر ہم وہ بنا بنایا مکمل قصہ نہ سنتے۔ اچھا ہوتا جو ہم ہر بات کو فرض کردہ خیال نہ کرتے بلکہ تمام معاملہ کو از سر نو اپنے خاص طریقہ سے دیکھتے اسوقت واقعی کوئی

معلوم ہوئی بات ایسی ضرور مل جاتی جس کی بنا پر ہم اپنا جداگانہ نظریہ قائم کر سکتے لیکن میں کر دوں گا
اور ضرور کر دوں گا۔ آؤ ذرا اس بینچ پر بیٹھ جاؤ۔ اور جب تک دوسری ٹرین جو ہرسٹ کو جانے
والی ہے نہ آئے یہیں بیٹھ کر باتیں کرو۔ پہلے اپنے دل سے یہ خیال نکال ڈالو کہ جو کچھ بھی قصہ بیگم صاحبہ یا
انکی خادمہ نے بیان کیا ہے وہ ضرور ہی صحیح ہوگا۔ یا ہو۔ پھر میں آپ کے سامنے تمام شہادت
کے ٹکڑے پھیلاؤں گا اور استدلال کروں گا۔ بیگم صاحبہ کے حسن و جمال اعلا کی دلفریب شخصیت
کا اثر ہمارے دلوں پر نہ ہونا چاہئے۔ یقیناً انکے بیان میں بعض باتیں ایسی ہیں کہ اگر ہم انپر بغور خیال
کریں تو ہمارے دلمیں ضرور بعض شکوک و شبہات پیدا ہوتے ہیں۔ دیکھو جن چوروں کا ذکر کیا جاتا ہے
وہ سڈنہم کی واردات میں اچھا خاصہ مال مار چکے ہیں۔ اخباروں میں انکا کسیقدر حال اور حلیہ دیا گیا
تھا اور لازمی طور پر وہ باتیں ہر شخص کو یاد ہو سکتی ہیں جو کوئی نیا قصہ اپنی طبیعت سے گڑھنا
چاہے۔ اور جس میں وہ خیالی چوروں اور بدمعاشوں سے کام لینا چاہے۔ واقعہ عموماً یہ ہوتا ہے کہ
جب چوروں کی کوئی جماعت کسی جگہ بھرپور ہاتھ مار چکی ہو تو وہ سب سے پہلے اپنے قبضہ کے مال
غنیمت سے لطف اٹھانا زیادہ مناسب خیال کرتی ہے۔ اور جب تک وہ مال ختم نہیں ہو لیتا
اس وقت تک اپنی جان جدید خطرہ میں نہیں ڈالتی۔ دوسری بات قابل توجہ یہ ہے کہ اسقدر
سویرے چوری کرنا جرائم پیشہ چوروں کے معمول اور عادت کے خلاف ہے۔ تیسری بات یہ ہے
کہ چور چوروں کو اس بری طرح زدوکوب نہیں کرتے کیونکہ ایسا کرنے سے یقیناً چیخ پکار اور
غل غپاڑہ مچ جانے کا خطرہ ہوتا ہے۔ چوتھی بات یہ ہے کہ چوروں کی جماعت اسقدر کافی ہوتی
ہے کہ وہ بزور بازو کسی شخص کو مغلوب کر سکیں تو وہ ہرگز کسی شخص کو جان سے نہیں مارا کرتے۔ پانچویں
بات یہ ہے کہ جب چوروں کے سامنے ضرورت سے زیادہ مال موجود ہوتا ہے تو محض قدرے
قلیل مال لیجانے پر اکتفا نہیں کیا کرتے۔ بلکہ جسقدر اٹھا سکتا ہے کل اٹھا لیجاتے ہیں۔ اور
چھٹی اور سب سے آخری بات یہ ہے کہ یہ بھی ایسے لوگوں کے متعلق ایک غیر معمولی بات ہے
کہ وہ شراب کی بوتل اس طرح نصف بھری ہوئی چھوڑ گئے۔ اب میرے دوست واٹسن! اب بتاؤ
کہ ان تمام غیر معمولی اور خلاف دستور باتوں کا اثر آپ کے دل پر کہاں تک ہوتا ہے۔

میں۔ واقعی یہاں تو بات میں سے بات نکلتی چلی آتی ہے اور ان کا اثر بھی دل پر بہت گہرا
پڑتا ہے۔ لیکن پھر بھی ان تمام باتوں میں سے ہر ایک کا وقوع ہونا ممکن ہے۔ اور میرے خیال میں تو سب سے
زیادہ غیر معمولی بات یہ ہے کہ چوروں نے بیگم صاحبہ کو کرسی سے باندھا۔

ہوس۔ خیر واٹسن! اس بارے میں تو میں ہرگز اصرار نہیں کرتا کیونکہ صاف ظاہر ہو کہ یا تو وہ بیگم صاحبہ کو قتل کر ڈالتے یا انکو کسی ایسی طرح باندھ دیتے یا بند کر دیتے کہ وہ لوگوں کو فوراً اطلاع نہ کر سکتیں۔ بہر حال میں آپ سے کہہ چکا ہوں بلکہ میں نے اپنے احتمالات بھی پیش کر دیے ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہو کہ بیگم صاحبہ کے بیان یا قصہ میں بعض باتیں مشکوک ضرور ہیں اور سب سے اہم اور چوٹی کا معاملہ شراب کے گلاسوں کا ہو۔

میں۔ شراب کے گلاسوں کا معاملہ کیا؟

ہوس۔ کیا تم اُن گلاسوں کو اس وقت عالم تصور میں دیکھ سکتے ہو؟

میں۔ مجھے وہ بالکل صاف نظر آرہے ہیں؟

ہوس۔ ہم سے یہ بیان کیا گیا ہے کہ ان گلاسوں میں تین آدمیوں نے شراب پی تھی۔ کیا یہ بات آپ کے دل کو لگتی ہے۔

میں۔ کیوں نہیں ان میں سے ہر گلاس میں شراب تھی۔

ہوس۔ تھی ضرور لیکن ایک تو صرف پھپھوندی ہی تھی۔ آخر یہ بات تم نے بھی تو دیکھی ہو گی پھر بتاؤ تمھارے دل میں کیا خیال پیدا ہوتا ہے۔

میں۔ آخری گلاس میں اگر پھپھوندی آجائے تو اس میں کیا قباحت ہے؟

ہوس۔ قباحت تو کچھ نہیں کیونکہ بوتل میں بہت سی پھپھوندی موجود تھی لیکن یہ بات مشکل سے خیال میں آسکتی ہو کہ پہلے دو گلاسوں میں تو شراب صاف آئے اور تیسرے میں پھپھوندی اس کی توجیہ دو اور صرف طریقوں سے ہو سکتی ہو ایک تو یہ کہ دوسرا گلاس بھر لینے کے بعد بوتل کو زور سے ہلایا گیا جس کی وجہ سے تیسرے گلاس میں پھپھوندی نکل آئی لیکن یہ بات دل کو نہیں لگتی واقعی ایسا نہیں ہو سکتا اور میں یہ خیال مسترد کر دینے میں حق بجانب ہوں۔

میں۔ پھر اور کیا بات ہو سکتی ہو؟

ہوس۔ بس دوسری توجیہہ یہ ہو سکتی ہے کہ صرف دو گلاس کام میں لائے گئے۔ اور انکی تلچھٹ تیسرے میں ڈال دی گئی تاکہ لوگوں کو مغالطہ ہو کہ گھر میں تین آدمی گھسے تھے۔ کیا یہ خیال ٹھیک نہیں ہو؟ مجھے تو یقین ہو کہ ضرور ایسا ہی ہوا ہو گا۔ لہذا اگر یہ بات صحیح ہے تو یہ معمولی سی بات اس بظاہر غیر دلچسپ معاملہ کو بیحد اہم اور دلچسپ بنائے دیتی ہے کیونکہ اس کا مطلب یہ ہو گا کہ بیگم صاحبہ اور ان کی خادمہ نے ہمارے سامنے دیدہ و دانستہ جھوٹ بولا۔ انکے بیان کردہ قصہ کا

ایک حرف بھی یقین کرنے کے قابل نہیں ہے ان دونوں کے نزدیک مجرم کے چھپانے کا کوئی قوی سبب ضرور ہے لہذا ہم کو لازم ہے کہ ہم اپنا نظریہ اس معاملے کے متعلق انکی مدد کے بغیر قائم کریں۔ الغرض یہ ہے وہ ارادہ جو اس وقت میرے دل میں پیدا ہوا ہے۔ اسلئے لو وہ چزلہرسٹ جانے والی ٹرین بھی آگئی۔

میں شرلاک ہومس کی باتیں سن سنکر اپنے دل میں سخت متعجب ہو رہا تھا۔ واقعی جو باتیں اور جو شکوک انہوں نے بیان کئے تھے وہ ضرور قابل توجہ تھے۔ اور اگر وہ صحیح تھے تو لازمی بات ہے کہ بیگم صاحبہ اور انکی خادمہ نے ہم کو دیدہ و دانستہ دہوکا دیا اور صحیح راستہ سے بھٹکایا جس کی ہم کو ہرگز توقع نہ تھی۔

باب (۵)

مجرم کا سراغ

چزلہرسٹ کی طرف جانے والی ٹرین آگئی تھی اور ہم دونوں سوار ہو کر روانہ ہو گئے
اسٹیشن پر اترتے ہی ہم سیدھے ایبی گرینج پہونچے۔ تمام گھر والے ہمارے اس طرح غیر متوقع
اور اسقدر جلد واپس آنے پر متعجب ہوئے

مسٹر شرلاک ہومس یہ معلوم کرکے کہ انسپکٹر ہاپکنس معاملہ کی نسبت رپورٹ کرنے لندن تشریف
لیگئے ہیں۔ کھانے کے کمرے میں جا گھسے کو اندر سے مقفل کر لیا اور وہاں کی اشیا کا اسقدر
باریک بینی اور غور و خوض سے دو گھنٹہ تک معائنہ کیا جو ایسے کامل فن تفتیش کا طرۂ امتیاز تھا۔
ایک شایق طالب علم کی طرح جو اپنے پروفیسر کے تجربات کو نہایت غور اور دلچسپی سے دیکھتا ہے
شرلاک ہومس کمرے کے ایک گوشہ میں بیٹھ گئے اور تحقیقات کرنے لگے۔ میں نے انکی تمام باتیں
نہایت غور سے دیکھنا شروع کیں۔ انہوں نے کھڑکی، پردے، فرش کی دری، کرسی، رسی الغرض
ہر چیز کو یکے بعد دیگرے نہایت احتیاط اور باریک بینی سے دیکھا اور خوب غور کیا۔ کمرہ میں سے
صرف اس بدقسمت مقتول کی لاش تو ہٹا لیگئی تھی ورنہ تمام چیزیں اسی طرح موجود تھیں جسطرح
ہم نے آج صبح کے وقت دیکھا تھا۔ تھوڑی دیر بعد مسٹر شرلاک ہومس دفعتاً اچکے اور آتشدان کی
کارنس پر چڑھ گئے۔ انکے سر کے اوپر کسیقدر بلندی سے سرخ ڈوری کا کچھ حصہ ابھی تک تار میں
بندھا ہوا لٹک رہا تھا۔ اس ٹکڑے کی طرف وہ بہت دیر تک غور سے دیکھتے رہے۔ اور پھر اس
ڈوری کے ٹکڑے تک پہونچنے کی کوشش میں انہوں نے اپنا گھٹنا ایک دیوارگیری پر رکھا جو
وہیں دیوار پر نصب تھی۔ ایسا کرنے سے ان کا ہاتھ اس قدر پہونچا کہ وہ ٹوٹا ہوا سرا صرف دو چار
انچ بلند رہ گیا۔ لیکن ان کی توجہ ڈوری کے ٹکڑے کی طرف اسقدر زیادہ نہیں تھی جسقدر کہ
خود دیوارگیری پر تھی بالآخر وہ دیکھ بھال کرنے کے بعد کارنس پر سے کود پڑے اور ان کے منہ سے
ایک نعرۂ مسرت نکلا۔

ہومس ۔ واٹسن! اب میں نے اس معاملہ کا بھید پالیا ۔ سب کام ٹھیک ہے ۔ یقیناً یہ معاملہ ہمارے تمام مقدموں میں ایک خاص اہمیت رکھتا ہے ۔ لیکن کیا کہوں دوست اس مرتبہ تو میری عقل پر کچھ ایسے پتھر پڑ گئے کہ میں اپنی تمام عمر کی سب سے بڑی غلطی کرتے کرتے بچا ۔ اب میرا خیال ہے کہ اگر دو چار درمیانی کڑیاں اور مل گئیں تو واقعات کا تمام سلسلہ مربوط اور مکمل ہو جائے گا ۔

میں ۔ کیا آپ نے مجرموں کا پتہ لگا لیا ؟

ہومس ۔ مجرموں! کیسے "مجرموں" وہاں تو صرف ایک مجرم ہے ۔ ایک شخص ہے ۔ قوی ہیکل دلیر ۔ قوی بازو اور پہلوان ۔ دیکھو تو اس لوہے کی سلاخ کو دیکھو کیسے موم کی طرح مڑ گئی ہے اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ وہ شخص کسقدر زبردست اور قوی بازو ہوگا ۔ اس شخص کا قد تقریباً سوا چھ فٹ لمبا ہے اور بیحد چست و چالاک ہے اس کے ہاتھ اور انگلیاں بھی خوب چلتی ہیں ہنرمند ہے اور جب یہ بات دیکھی جاتی ہے کہ بیگم صاحبہ اور ان کی خادمہ کا بیان کردہ تمام قصہ اسکی اختراع ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ شخص ذہین ، فہیم اور کسقدر تیز عقل کا بھی آدمی ہے ۔ الغرض واٹسن! یہ کام ایک زبردست شخص کا کیا ہوا ہے اور لطف یہ ہے کہ گھنٹی والی ڈوری میں اس نے ہم کو ایک ایسی بات کا کھوج دیا ہے کہ اب ہمارے دل میں کسی بات کا شبہ ہی باقی نہیں رہا ۔

میں ۔ وہ کیا کھوج ہے ؟

ہومس ۔ سنو! اگر واٹسن! تم کسی گھنٹی کی رسی کھینچنے لگو اور وہ ٹوٹ جائے تو تمہارے خیال میں وہ کہاں سے ٹوٹے گی ۔ یقیناً اس جگہ سے ٹوٹے گی جہاں وہ تار سے بندھی ہوئی ہے کوئی وجہ نہیں کہ وہ تار سے تین انچ کے فاصلے پر ٹوٹے جس طرح کہ یہ رسی ٹوٹی ہے ۔

میں ۔ اس وجہ سے کہ یہ رسی وہاں ادھڑی ہوئی ہے ۔

ہومس ۔ بالکل ٹھیک ۔ یہ دیکھو یہ سرا ادھڑا ہوا ہے ۔ میاں وہ شخص بڑا چالاک آدمی تھا یہ کام اسنے اپنے چاقو سے کیا ہے ۔ دیکھو تو دوسرا سرا ادھڑا ہوا نہیں ہے ۔ وہ دیکھو ۔ ادھر دیکھو! صاف نظر آ رہا ہے لیکن اتنے فاصلے سے وہ تم کو ٹھیک نظر نہیں آتا ہوگا ۔ وہ کارنس پر چڑھ کر خوب نظر آتا ہے ۔ وہاں وہ بالکل صاف کٹا ہوا ہے ۔ اب تم خود خیال کر سکتے ہو کہ کیا واقع ہوا ہوگا ۔ سنو! اس شخص کو رسی کی ضرورت تھی اگر وہ یہ رسی کھینچکر یا جھٹکا دیکر توڑتا تو گھنٹی بجنے اور لوگوں کو خبر ہو جانے کا خطرہ تھا ۔ پھر اس نے کیا کیا ؟ وہ اچک کر آتشدان کی کارنس پر چڑھ گیا ۔

لیکن اس کا ہاتھ تار ڈیک نہ پہونچ سکا جس میں اسی بندھی ہوئی تھی اس لئے اس نے اپنا گھٹنا دیوارگیری پر رکھا چنانچہ دیوارگیری پر جو گرد پڑی ہے اُسپر گھٹنا رکھنے کا نشان موجود ہوا سکے بعد اُس نے وہ رسی چاقو سے کاٹ دی۔ میں اُس گھٹنے ہوئے سرے تک اپنا ہاتھ نہیں پہونچا سکا وہ تین انچ اوپر رہ جاتا ہے۔ میرا قد تم خود جانتے ہو کہ ۶ فٹ ہے لہذا وہ شخص لازمی طور پر ۶ فٹ ۳-۱۰ انچ ہوگا۔ اچھا اب وہ دیکھو وہ کرسی کی نشست پر کیسا داغ ہے۔ یہ کیا چیز ہے اور یہ دھبہ کیسا ہے؟

یمن۔ یہ تو خون ہے۔

ہومس۔ یقیناً خون ہے۔ اور بس یہی وجہ بیگم صاحبہ کی کہانی غلط کرنے کے لئے کافی ہے کیونکہ اگر وقت ارتکاب جرم وہ کرسی پر بیٹھی ہوئی تھیں تو پھر یہ خون کا دھبہ کرسی پر کہاں سے آگیا نہیں نہیں جناب! معاملہ دوسرا ہے یعنی واقعہ قتل ہونے کے بعد بیگم صاحبہ کو کرسی پر بٹھایا گیا ہوگا۔ اور میں شرط بدتا ہوں کہ بیگم صاحبہ کی سیاہ پوشاک پر بھی اسی کے مطابق دوسرا داغ ہوگا۔ واللہ یہ تو خوب واقعہ ہے۔ اس کی ابتدا ہماری شکست سے ہوئی اور انتہا ہماری فتح سے۔ اب میں چاہتا ہوں کہ اُس خادمہ ترزہ رائٹ سے دو چار باتیں کروں لیکن یہ خیال ہے کہ اگر ہم وہ بات معلوم کرنا چاہتے ہیں جس کی ہم کو ضرورت ہے تو ہمیں کچھ عرصہ کے لئے بہت احتیاط اور ہوشیاری سے کام لینا پڑے گا۔

اس کے بعد ہم نے خادمہ کو طلب کیا یہ آسٹریلیا کی رہنے والی خادمہ کیا تھی ایک چلتا پرزہ اور انتہا درجہ کی چھتیسی عورت تھی۔ وہ ایسے دریا کی سطح تھی جس پر امواج حوادث کے تلاطم کا کچھ اثر نہیں ہوتا۔ وہ ہر شخص کو بنظر اشتباہ دیکھتی تھی کسی سے سیدھے منہ بات نہ کرتی تھی لیکن مثل مشہور ہے کہ ہر فرعونے را موسیٰ۔ لوہے کو لوہا ہی کاٹتا ہے۔ اگر وہ ڈال ڈال تھی تو ہومس پات پات۔ یہ حضرت بھی بڑے گرو گھنٹال تھے انہوں نے شگفتہ صورت بنا کر شائستہ سے ایسی میٹھی میٹھی اور چکنی چپڑی باتیں بنانا شروع کیں کہ پری شیشہ میں اتر آئی۔ غزال رمخوردہ رام ہو گیا۔ اور مسٹر ہومس نے باتوں باتوں میں اُس عورت کو سیدھا کر لیا۔

ہومس۔ میری عقل و فہم یہ بات سمجھنے سے قاصر ہے کہ آپ جیسی رفیق و شفیق محبت شعار اور خدمت گذار عورت پر آپ کے آقا نے کیونکر ہاتھ اٹھانے کی جرات کی میں نے سنا ہے کہ ایک مرتبہ انھوں نے آپ پر بھی شراب کا قرابہ پھینک مارا تھا۔

عورت۔ جی ہاں یہ واقعہ صحیح ہے کہ انھوں نے مجھ پر قرابہ پھینک مارا تھا۔ وہ میری مالکہ کو سخت و سست کہتے کہتے گالیوں پر اتر آئے اور میری زبان سے آنا نکلا کہ اگر میری مالکہ کا بھائی ہوتا اس وقت یہاں موجود ہوتا تو آپ کی مجال نہیں تھی جو اس قسم کی کھوٹی بات منہ سے نکال سکتے بس یہ سنتے ہی وہ آگ بگولا ہو گئے اور شراب کا قرابہ مجھ پر پھینک مارا۔ وہ تو خیر گذری کہ انکے سامنے اور کچھ نہیں تھا ورنہ وہ تو اسقدر غضبناک ہوئے تھے کہ درجن بھر قرابے پھینک مارتے الغرض وہ ہمیشہ بیگم صاحبہ سے بدسلوکی کرتے تھے۔ انکا برتاؤ نہایت برا اور خلاف شان تھا لیکن واہ ری بیوی۔ جو کچھ بھی گزرا صبر و ضبط سے برداشت کیا لیکن کبھی کوئی حرف شکایت زبان پر نہ لائی۔ بلکہ وہ یہاں تک ضبط سے کام لیتی تھیں کہ جو کچھ ان پر گزرتا تھا کبھی مجھ سے بھی نہ بیان کرتی تھیں۔ دیکھئے کہ انھوں نے کبھی مجھ سے ان نشانات کا بھی ذکر نہیں کیا جو اپنے انکے جسم پر دیکھے تھے یہ خاوند کی مار پیٹ کے نشانات تھے لیکن میں سمجھ گئی تھی کہ یہ نشانات کیسے پڑے ہیں۔ الغرض وہ انتہا درجہ کا خونخوار اور پاجی آدمی تھا۔ خدایا معاف کرنا اس وقت ایک مرے ہوئے آدمی کے لئے میری زبان سے اس قسم کے الفاظ نکل رہے ہیں لیکن یہ بات سچی ہے کہ دنیا میں اس سے زیادہ پاجی اور شیطان کوئی دوسرا نہ ہوگا۔ جس وقت ہماری اس سے اول اول ملاقات ہوئی یعنی کوئی ڈیڑھ برس ہوا تو وہ سر سے پاؤں تک ۔۔ رس گلہ بنا ہوا تھا۔ اس کی تمام باتیں میٹھی اور تمام حرکتیں فیشن ہوتی تھیں لیکن ہمارے نزدیک وہ اٹھارہ مہینا اٹھارہ برس سے کم نہیں گذرے۔ ہم لوگ اسی وقت لنڈن وارد ہوئے تھے۔ یہ میری مالکہ کا پہلا سفر تھا۔ اس سے پہلے وہ اپنے گھر سے باہر کبھی نہ نکلی تھی۔ الغرض اس شخص نے اپنے خطابات اپنے قول اور اپنے جھوٹے اور مصنوعی لنڈنی طریقوں سے میری مالکہ کو اپنا گرویدہ کر لیا۔ اور وہ اس شخص کے جال میں پھنس گئی لیکن آخر اپنی غلطی کی سزا بھگتنی پڑی۔ دیکھئے میں یاد کرتی ہوں کہ ہماری ملاقات اس شخص سے کون مہینہ میں ہوئی تھی۔ ہاں خوب یاد آیا ہم لوگ جون میں وارد ہوئے تھے اور جولائی میں اس پاجی شخص کے پھندے میں پھنس گئے تھے اور پار سال ماہ جنوری میں دونوں کی شادی ہو گئی تھی۔

ہومس۔ اس وقت بیگم صاحبہ کہاں ہیں؟

عورت۔ وہ اس کمرے میں جہاں وہ صبح کے وقت بیٹھا کرتی ہیں اور مجھے یقین پڑتا ہے کہ

وہ ضرور آپ سے ملاقات کرسکیں گی لیکن میں منت کرتی ہوں کہ آپ اُن سے زیادہ سوالات نہ کریں کیونکہ اُن کے جسمانی و روحانی صدمات کی انتہا ہوگئی ہے۔

اس کے بعد ہم نے بیگم صاحبہ کو اپنی اطلاع کرائی اور انہوں نے ہم کو فوراً طلب کرلیا اسیوقت بیگم صاحبہ اپنی اُسی کوچ پر ایک خاص انداز سے لیٹی ہوئی تھیں اور آج چہرہ پر رونق بھی زیادہ تھی۔ خادمہ بھی ہمارے ساتھ کمرے میں گئی اور جو چوٹ بیگم صاحبہ کی آنکھ کے اوپر لگی تھی اُس پر سرکہ اور پانی میں کپڑا بھگو کر لگانے لگی۔

بیگم صاحبہ۔ میں امید کرتی ہوں کہ اب آپ اپنی جرح سے مجھے پریشان نہیں کرینگے۔

ہومس۔ نہیں میں آپ کو کسی قسم کی غیر ضروری تکلیف نہ دوں گا اور میری دلی تمنا ہو کہ اس معاملہ میں آپ کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو کیونکہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ کا دل ہر طرح کے صدمات اٹھائے ہوئے ہے۔ لہذا اگر آپ بھی مجھے اپنا دوست اور غمخوار سمجھیں اور تمام باتوں میں مجھ پر بھروسہ کریں تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ کا بھروسہ صحیح ثابت ہوگا۔

بیگم۔ تو اب آپ مجھ سے کیا کام کرانا چاہتے ہیں؟

ہومس۔ یہی کہ جو کچھ گزرا ہے وہ سچ سچ بیان کردو۔

بیگم (حیرت میں ہوکر) مسٹر ہومس!

ہومس۔ نہیں نہیں بیگم صاحب! تیوری پر بل ڈالنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ نہ کوئی بات چھپانے کی ضرورت ہے۔ آپ خود ہی جانتی ہوں گی کہ میں کون ہوں اور چھپی ہوئی باتیں کیونکر معلوم کرلیا کرتا ہوں اور اب میں قسم کھاکر کہتا ہوں کہ آپ کا بیان کردہ قصہ غلطی جھوٹا اور مصنوعی ہے۔

شرلاک ہومس کی زبان سے یہ الفاظ نکلتے ہی ہم نے دیکھا کہ مالکہ اور خادمہ دونوں کا رنگ اڑ گیا اور وہ دونوں گھبراکر خوف زدہ ہوکر اُن کی صورت تکنے لگیں۔

خادمہ۔ آپ بے انتہا بدتمیز اور گستاخ شخص ہیں۔ کیا آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ جو کچھ میری مالکہ نے کہا ہے وہ جھوٹ کہا ہے۔

ہومس (کرسی سے اٹھکر) کیا آپ کچھ اور کہنا نہیں چاہتیں؟

بیگم۔ مجھے جو کچھ کہنا تھا وہ سب کہدیا۔

ہومس۔ بیگم صاحبہ ایک بار دل میں اور سوچ لو کیا صاف گوئی سے کام لینا ٹھیک نہ ہوگا۔

کچھ دیر کے لئے تو بیگم صاحبہ کے خوبصورت چہرے پر پس و پیش کی علامتیں ظاہر ہوئیں لیکن اس کے بعد وہ بات جاتی رہی اور وہ سخت دل ہو کر بیٹھ گئیں انکے چہرہ نے غضبناک صورت اختیار کر لی۔

بیگم۔ بس مجھے جو کچھ کہنا تھا وہ آپ سے مین نے بیان کر دیا۔

ہومس (چلنے کے لئے ٹوپی اٹھا کر) مجھے اس بات کا بہت افسوس ہے۔

بس اس کے بعد بغیر ایک لفظ زبان سے نکالے ہم دونوں کمرہ سے نکلے اور اس محل سے چلے آئے اور میرے دوست شرلاک ہومس مجھے لیکر پارک کی طرف روانہ ہوئے۔ اس پارک میں ایک چھوٹا سا کچا تالاب تھا جس کی تمام سطح یخ بستہ ہو رہی تھی لیکن ایک جگہ برف کی سطح کسیقدر ٹوٹی ہوئی تھی۔ اور اتنا پانی کھلا ہوا تھا جس میں ایک بطخ بمشکل تیر سکتی تھی۔ مسٹر شرلاک ہومس اس سوراخ کی طرف کچھ دیر تک دیکھتے رہے۔ بعدازاں پھاٹک کی طرف روانہ ہوئے۔ یہاں مسٹر ہومس نے انسپکٹر اسٹینلی ہاپکنس کے نام ایک مختصر سا رقعہ تحریر کیا اور دربان کے پاس چھوڑ کر چل دیئے۔

ہومس۔ دوست واٹسن! اس وقت تو اندھے کا لٹھ ہے لگ گیا تو تیر ورنہ تکا۔ لیکن ہم کو لازم ہو کہ اپنے دوست ہاپکنس کے لئے کچھ نہ کچھ کرتے چلیں تاکہ ہمارا دوسری مرتبہ یہاں آنا حق بجانب ثابت ہو۔ لیکن مین ابھی انکو اپنے دل کی بات بتانا نہیں چاہتا اب میرے خیال مین ہمارا میدان عمل دوسری طرف منتقل ہونا چاہیئے۔ یعنی ایڈیلیڈ ساؤتھیمپٹن والے جہازوں کے دفتر کی طرف جو غالباً پال مل کے سرے پر واقع ہو ایک سلسلہ جہازوں کا دوسرا بھی ہو جو انگلستان سے جنوبی آسٹریلیا کو جاتا ہے بس اب انہی دونوں کے دفتر مین عمل کر تفتیش کی جائے گی اور وہیں آخری نتیجہ برآمد ہوگا۔

باب (۶)

حضرت عشق کی عدالت اور قسمت کا فیصلہ

مسٹر شرلاک ہومس نے جو کارڈ دفتر کے منیجر کے پاس ارسال کیا تھا اُسپر فوراً توجہ کی گئی اور انھون نے جسقدر معلومات کی ضرورت تھی بہت جلد حاصل کر لی۔ معلوم ہوا کہ سنہ گذشتہ مین صرف ایک جہاز آسٹریلیا سے انگلستان آیا تھا۔ اس جہاز کا نام جبل الطارق تھا اور اس سلسلے کے تمام جہازون مین یہ سب سے بڑا اور اچھا جہاز تھا۔ مسافرون کے رجسٹر مین دیکھا گیا کہ ایڈیلیڈ کی رہنے والی مس فریزر نے مع اپنی خادمہ کے اس جہاز مین سفر کیا تھا۔ اس وقت یہ جہاز پھر آسٹریلیا کو روانہ ہو گیا تھا۔ اور غالباً نہر سویز سے پار ہو چکا تھا۔ جہاز کا تمام عملہ سوا ایک شخص کے وہی تھا جو پہلے سفر مین گیا تھا۔ جو شخص اس وقت جہاز کے عملہ مین شامل نہین تھا۔ اس کا نام مسٹر جیمس کراکر تھا۔ یہ شخص جبل الطارق جہاز مین کپتان کے بعد درجہ اول کا افسر تھا۔ لیکن اب وہ شخص کپتان بنا دیا گیا تھا۔ اور دو روز بعد کمپنی کا نیا جہاز باس راک لیکر ساؤتھمپٹن سے آسٹریلیا کو روانہ ہونے والا تھا۔ اس شخص کا گھر سڈنہم مین تھا۔ لیکن یہ بتایا گیا کہ اگر ہم لوگ کچھ عرصہ انتظار کرین تو وہ شخص دوپہر سے پہلے احکام کے لئے دفتر مین آنے والا ہے۔ لیکن مسٹر ہومس کا ارادہ اُس شخص سے ملاقات کرنے کا نہین تھا۔ بلکہ وہ اُسکے مزید حالات معلوم کرنا چاہتے تھے۔

رجسٹرون کے معائنہ سے معلوم ہوا کہ اس کا ریکارڈ نہایت روشن تھا۔ بلکہ تمام جہازون کے بیڑے مین کوئی افسر ایسا نہین تھا جو اس کا مقابلہ کر سکے۔ وہ اپنی ڈیوٹی پر ہمیشہ قابل اعتبار ثابت ہوا۔ وہ نہایت وفادار ایماندار اور نیکدل تھا۔ لیکن جب نوکری پر نہین ہوتا تھا تو اکثر تند و ترش اور ہاتھا پائی کرنے والا ثابت ہوتا تھا۔

الغرض یہ تھا لب لباب اُس تمام معلومات کا جو جہازون کے دفتر مین مسٹر شرلاک ہومس کو بہم پہونچی۔ اس کے بعد وہان سے چل کر اسکاٹ لینڈ یارڈ کو روانہ ہوئے لیکن مسٹر ہومس دفتر مین نہین گئے۔ بلکہ گاڑی مین بیٹھے ہوئے بہت دیر تک کچھ غور کرتے رہے بالآخر وہ وہان سے

چارنگ کراس کے تار گھر میں پہونچے اور وہاں جاکر ایک تار روانہ کیا۔ ان تمام باتون سے فراغت پاکر ہم بہت دیر بعد اپنے گھر واپس آئے۔

مین۔ کیا آپ نے مجرم کا پتہ چلالیا ؟

ہومس۔ ہان چلالیا۔

مین۔ پھر اس کی گرفتاری کے لئے وارنٹ کیون نہین لیلیا۔

ہومس۔ نہین بھئی۔ مین ایسا نہین کرسکتا۔ کیونکہ وارنٹ نکلنے کے بعد دنیا کی کوئی طاقت مجرم کو بچا نہین سکیگی۔ اور مجھے یاد ہے کہ ایک دو مرتبہ انکشاف حقیقت کے بعد مجھ سے اسقدر نقصان مجرم کو پہونچا ہے کہ جو اس کے جرم کی نوعیت سے کہین زیادہ تھا۔ بس اب مین احتیاط کرنے لگا ہون اور یہ بہتر سمجھتا ہون کہ بجائے اپنے ضمیر پر دباؤ ڈالنے کے قانون ملک سے چالبازی کر بیٹھون۔ الغرض کوئی کارروائی کرنے سے پہلے ہم کو لازم ہے کہ کچھ تھوڑی سی معلومات اور حاصل کرلین۔

اسی روز شام سے پہلے ہمارے انسپکٹر اسٹینلی ہاپکنس تشریف لائے آج ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ان کا کام شدہ نہین ہوا۔ بہر حال وہ تشریف لائے اور بخندہ پیشانی گویا ہوئے۔

انسپکٹر۔ مسٹر ہومس! میرا خیال تو یہ ہے کہ آپ جادوگر ہین اور واقعی بسا اوقات مجھے خیال آیا کرتا ہے کہ آپ مین معمولی انسانون سے زیادہ طاقتین اور قابلیتین ہین۔ اب یہی بتلایئے کہ آپ کو یہ بات کیونکر معلوم ہوئی کہ مسروقہ ظروف نقرہ اس تالاب کی تہ مین موجود ہین۔

ہومس۔ مجھے یہ بات کب معلوم تھی۔

انسپکٹر۔ لیکن آپ نے اس تالاب کا معائنہ کرنے کی مجھے کیون ہدایت کی تھی۔

ہومس۔ تو کیا اس مین سے آپ کو مال مسروقہ مل گیا۔

انسپکٹر۔ ہان مل گیا۔

ہومس۔ تو گویا اس طرح آپ کی مدد کرکے مجھے بڑی خوشی ہوئی۔

انسپکٹر۔ لیکن آپ نے یہ اچھی مدد کی کہ معاملہ کو اور بھی زیادہ پیچیدہ اور دقیق بنادیا کیونکہ وہ چور کیسے ہونگے جو چاندی کے برتن چرالیجائین اور پھر ان کو تالاب مین پھینک دین اور وہ بھی اس تالاب مین جو موقعہ سے قریب ترین ہو۔

ہومس۔ یہ فعل تو انکا واقعی مجنونانہ ہے۔ میرے ذہن مین صرف اسقدر خیال آیا تھا کہ اگر چاندی

سکے برتن کو ئی ایسا شخص اٹھالیگیا ہے جس کو اسکی ضرورت نہیں تو وہ لازمی طور پر اس کو دور کرنے کی جلد از جلد فکر کرے گا۔ کیونکہ ایسی حالت میں ظروف کا ان کی جگہ سے منتقل کرنا محض دہوکا دینے کے لئے عمل میں آئے گا۔

انسپکٹر: لیکن ایسا خیال ہی آپ کے ذہن میں کیون آیا۔

ہومس (مسکراکر) محض اس لئے کہ میرے نزدیک ایسا ہونا بہت ممکن ہے جب چور گھر سے باہر نکلے یعنی اس کھڑکی میں ہو کر نکلے تو سب سے پہلے انکو ہی تالاب نظر آیا۔ اور اس میں انہونے ایک اچھا خاصہ سوراخ بھی دیکھا۔ اب آپ ہی خیال فرمائیے کہ مال مسروقہ کو چھپانے کی اس سے بہتر جگہ اور کیا ہو سکتی تھی۔

انسپکٹر۔ ہاں بیشک چھپانے کی جگہ کا خیال بہت صحیح ہے۔ اب میرے سامنے تمام معاملہ صاف ہو گیا ہے چونکہ واردات کا وقت بہت سویرے تھا۔ اور اس وقت لوگ سڑک پر چل پھر رہے تھے۔ چوروں کو مع ظروف نقرہ گرفتار ہو جانے کا خوف لاحق ہوا لہذا انھوں نے وہ برتن اس خیال سے تالاب کی تہ میں ڈال دیئے کہ جب معاملہ صاف ہو جائے گا تو پھر نکال لینگے ہے نہ ٹھیک مسٹر ہومس! بلکہ یہ نظریہ آپ کے اس خیال سے زیادہ قوی ہے کہ انھوں نے دہوکہ دینے کی غرض سے برتن تالاب میں چھپا دیئے۔

ہومس (مسکراکر) واقعی آپ کا نظریہ خوب اور قابل داد ہے مجھے خیال نہیں تھا کہ میرا نظریہ چنداں غلط ہوگا لیکن یہ تو آپ کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ میرے ہی نظریہ سے آپ مال مسروقہ برآمد کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔

انسپکٹر۔ ہاں صاحب ہاں یہ سب آپ ہی کی عنایت ہے۔ لیکن آج مجھے بری طرح شکست ہوئی

ہومس شکست! شکست کیسی؟

انسپکٹر شکست ایسے کہ آج ہی صبح وہ رانڈل والا گروہ نیویارک میں گرفتار ہوا ہے۔

ہومس۔ تو پھر دوست ہاپکنز! یہ واقعہ تو آپ کے قائم کردہ نظریہ کے خلاف ثابت ہوا یعنی آپ کا یہ خیال تھا کہ اسی گروہ نے کینٹ میں قتل عمد کا ارتکاب کیا ہے۔

انسپکٹر۔ ہاں مسٹر ہومس! میرے خیالات نے جو قلعہ تعمیر کیا تھا اس کی اینٹ سے اینٹ بجگئی لیکن یہ بھی تو ممکن ہے کہ رانڈل والے گروہ کے علاوہ کسی ایسے ہی دوسرے گروہ نے یہ فعل کیا ہو اور یہ کوئی ایسا گروہ ہو جس کی پولیس کو بھی ابتک خبر نہیں ہوئی۔

ہومس۔ بجا درست! ایسا ہونا بہت ممکن ہے۔ کیا آپ تشریف لے جارہے ہیں؟

انسپکٹر۔ ہاں مسٹر ہومس! میرے لئے کسی وقت آرام چین نہیں اور جب تک میں اس معاملہ کو سلجھا نہیں لوں گا اس وقت تک میرے دل کو قرار نہیں آئے گا۔ کیا اب اس معاملہ کی نسبت آپ مجھے کوئی مشورہ دینا چاہتے ہیں۔

ہومس۔ ایک بات تو میں بتا چکا ہوں۔

انسپکٹر۔ وہ کیا؟

ہومس۔ یہی کہ چاندی کے برتن دہوکا دینے کے لئے اٹھائے گئے تھے۔

انسپکٹر۔ لیکن یہ بات آپ کو کیونکر معلوم ہوئی یہ بھی تو بتائیے۔

ہومس۔ یہ دوسری بات ہے لیکن آپ میرے خیال کی داد تو ضرور دیتے ہونگے۔ کوئی بات تو ضرور ہی ہوگی جو ایسا واقعہ ہوا۔ کیا آپ کھانا بھی تناول نہ فرمائیں گے۔ اچھا بخیر رخصت! جو کچھ آپ کو مزید حالات معلوم ہوں مجھے ضرور سنانا۔

اسکے بعد ہم لوگ کھانے بیٹھ گئے بعد فراغت طعام میز صاف ہوئی اور مسٹر شرلاک ہومس نے اس معاملہ کا ذکر پھر چھیڑا پہلے انھوں نے اپنا پائپ سلگایا بعد ازاں اپنے پاؤں آتشدان کی طرف کر کے بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ دفعتہ چونکے اور اپنی گھڑی کی طرف دیکھنے لگے۔

ہومس۔ واٹسن! اب یہ معاملہ صاف کھلنے والا ہے؟

میں۔ کب؟

ہومس۔ ابھی چند منٹ کے اندر۔ اچھا ہوا انسپکٹر ہاپکنس چلے گئے۔ ممکن ہے تم میرے اسوقت کے طرز عمل کو خلاف تہذیب قرار دو۔

میں۔ نہیں۔ میں جانتا ہوں کہ آپ جو کچھ کرتے ہیں سوچ سمجھکر کرتے ہیں۔

ہومس۔ یہ آپ نے ٹھیک کہا۔ دیکھو اس معاملہ پر یوں غور کرو کہ جو کچھ معلومات مجکو بہم پہنچی ہے وہ تمام غیر سرکاری حیثیت رکھتی ہے۔ اور جو کچھ انسپکٹر ہاپکنس کو معلوم ہوا ہے وہ سرکاری طور پر معلوم ہوا ہے مجھے اپنے اختیار مجازی سے کام لینے کا حق حاصل ہے لیکن انسپکٹر مذکور کو یہ اختیار حاصل نہیں انکو تمام باتیں ظاہر کرنی پڑینگی۔ ورنہ وہ اپنے فرائض کی ادائگی میں غداری کے مرتکب ہوں گے۔ لہذا میں نہیں چاہتا کہ ایک مشکوک سے معاملہ میں انکو ایک حالت۔ بچہ کم۔ میں مبتلا کر دوں۔ لہذا جب تک میرے نزدیک تمام معاملہ صاف

نہ ہو جائے اُس وقت تک میں اپنے تمام خیالات محفوظ رکھنا چاہتا ہوں۔
میں۔ آخر معاملہ کب تک صاف ہوگا؟
ہومس۔ بس وقت آگیا ہے اب اس دلچسپ ڈرامہ کا آخری سین تمھاری نظروں کے سامنے ہی گذرے گا۔

اتنے میں زینہ پر سے کسی کے پاؤں کی آہٹ سنائی دی اور ہمارے کمرے کا دروازہ کھلکر ایک ایسا خوبصورت اور شاندار جوان داخل ہوا جس سے بہتر اور گیتی کے لئے پیدا کرنا مشکل ہے۔ یہ ایک کشیدہ قامت نوجوان تھا اسکے بال سنہری آنکھیں نیلی اور رنگ کسیقدر پختہ تھا کیونکہ جنوبی ممالک میں سیر وسفر کرنے کی حالت میں اُس کے چہرے پر دھوپ بہت کچھ اثر کرگئی تھی۔ اس کی رفتار میں لچک تھی جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ اگرچہ یہ شخص بلحاظ تن و توش اسقدر عظیم الجثہ ہے لیکن اس کے اندر چستی و چالاکی ضرور موجود ہے۔ اس شخص نے کمرے میں داخل ہوتے ہی کمرہ کا دروازہ بند کردیا اور بعدازاں دونوں مٹھیاں بند کئے اور سینہ نکالے ہمارے سامنے کھڑا ہوگیا۔

ہومس۔ تشریف رکھئے کپتان کراکر صاحب! کیا آپ کو میرا مراسلہ تار مل گیا تھا؟

کپتان موصوف ایک کرسی پر بیٹھ گیا اور ہم دونوں کی طرف متجسس نگاہوں سے دیکھنے لگا بعدازاں جب کسیقدر اطمینان ہوا تو بولا۔

کپتان۔ جی ہاں مجھے آپ کا مراسلہ تار مل گیا تھا اور جس وقت آپ نے لکھا تھا میں اسوقت یہاں حاضر ہوگیا ہوں میں نے سنا ہے کہ آپ جہازوں کے دفتر میں بھی تشریف لے گئے تھے۔ اب میں نے سمجھ لیا ہے کہ آپ سے میری جان نہیں بچ سکتی اب فرمائیے میرے لئے کیا حکم ہو آپ میرا کیا بنانا چاہتے ہیں کیا آپ مجھے گرفتار کرینگے؟ فرمائیے جلدی فرمائیے یہ نہیں ہوسکتا کہ آپ اس کرسی پر بیٹھے رہیں اور میرے ساتھ اسی طرح کھیل کریں جیسے کھا جانے سے پہلے بلی چوہے سے کھیلا کرتی ہے۔

ہومس۔ مسٹر واٹسن! آپ کو ایک سگار پیش کیجئے۔ لیجئے کپتان صاحب اس سے شغل فرمائیے اور طبیعت کو ٹھکانے کیجئے۔ گھبراہٹ اور تشویش کی کوئی ضرورت نہیں یہ سمجھ لیجئے کہ اگر میں آپ کو کوئی معمولی مجرم خیال کرتا تو میں اس وقت آپ کے سامنے اس طرح بیٹھا ہوا تمباکو پیتا نظر آتا۔ اس کا آپ یقین کرلیجئے لیکن میں آپ سے صرف اس قدر درخواست کرتا

ہوں کہ اگر آپ میرے ساتھ فراخدلی اور صاف گوئی سے پیش آئیں گے تو آپ کا کچھ نہ کچھ فائدہ ضرور ہوگا۔ اگر آپنے مجھ سے چالبازی کی تو سمجھ لیجئے کہ مین آپ کا خاتمہ کر دوں گا۔

کپتان۔ تو فرمایئے آپ کیا چاہتے ہیں؟

ہومنس۔ بس یہی کہ کل شب کو جو معاملہ ایبی گرینج مین گزرا ہے وہ مجھ سے سچ سچ اور صاف صاف بیان کر دیجئے یعنی بالکل صحیح اور بے کم و کاست بیان ہو۔ نہ کچھ گھٹایا جائے نہ بڑھایا جائے۔ مین یہ بھی جتائے دیتا ہوں کہ مجکو پہلے ہی سے اتنا حال معلوم ہے کہ اگر آپ نے راہ راست سے ایک انچ بھی انحراف کیا تو مین یہ سیٹی بجاکر پولیس کو طلب کر لوں گا بس پھر اسکے بعد معاملہ میرے بھی ہاتھوں سے نکل جائے گا۔

کپتان نے کچھ دیر تک سرنگوں ہو کر غور کیا بعدازاں اُس نے دفعتہً اپنا ہاتھ اپنی ران پر مارا اور بولا۔

کپتان۔ اچھا تو خیر مین بھی جوا کھیلتا ہوں یا قسمت یا نصیب! مین آپکو بھلا آدمی اور صادق القول شخص خیال کرتا ہوں اور آپسے تمام قصہ حرف بحرف بیان کیے دیتا ہوں۔ لیکن پہلے مین ایک بات عرض کرنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ کہ جہاں تک اس معاملہ مین میری ذات خاص کا تعلق ہے مجھے کچھ پروا نہیں مجھے کچھ خوف نہیں اور اگر ایسا موقعہ پھر کبھی ہوا تو مین پھر یہی کام بے دھڑک کر بیٹھوں گا۔ اور اپنے فعل پہ فخر کروں گا۔ خدا کی لعنت اس مردود شیطان پر اگر طلسم ہوشربا کے دیو کی طرح اُس مین ہزار جانیں بھی ہوتیں تو وہ مجھ سے ایک بھی بچا کر نہ لیجا سکتا۔ بس اگر مجھے کچھ خیال ہے تو بیگم صاحبہ کا ہے یعنی میری فریزر کا۔ مین ہرگز نہیں چاہتا کہ اُسپر کسی قسم کی آنچ آئے اگر اس کے لبوں پر تبسم لانے کے لئے مجھے اپنی جان بھی قربان کرنی پڑے تو مین ہرگز دریغ نہ کروں گا۔ بس اُسی کے خیال سے مین گھلا جاتا ہوں اب مین آپ صاحبان کو اپنا پورا اور صحیح قصہ سناتا ہوں اور پھر آپ ہی بتائیں گے کہ اس کے سوائے اور کیا کر سکتا تھا جو مین کر چکا ہوں۔

مجھے یہ قصہ بیان کرنے سے قبل کچھ روز پہلے کے واقعات بیان کرنے پڑینگے میرا خیال ہے کہ آپ صاحبان کو تمام باتیں معلوم ہیں سنئے میری ملاقات لیڈی صاحبہ سے اسوقت ہوئی جب وہ جبل الطارق پر سوار ہو کر آرہی تھیں اور مین اس جہاز پر اول افسر تھا جس روز سے میری نظر اس لیڈی پہ پڑی تھی میری نظروں مین اس کے سوائے دنیا کی کوئی اور عورت

نہین سماتی تھی۔ الغرض اُس سفر مین ہر آفتاب جو طلوع ہوتا تھا میرے دل مین لیڈی موصوف کی مزید محبت کا تحفہ لیکر آتا تھا اور نہ معلوم اُس وقت سے اب تک مین کتنی مرتبہ اُس تختہ کو بوسہ دے چکا ہون جس پر اُس کے پاؤن رکھے جاتے تھے۔ لیکن میری تشنگی اُس سے نہین بجھتی تھی مگر اُس کا برتاؤ مجھ سے نہایت شریفانہ تھا۔ جب ہم دونون رخصت ہوے تو وہ آزاد خاتون تھی لیکن مین اُس کی زلف پُر پیچ کی زنجیرون مین گرفتار ہو چکا تھا۔

دوسری مرتبہ جب مین بحری سفر سے واپس آیا تو مین نے سنا کہ لیڈی صاحبہ کی شادی ہوگئی ہے مجھے اس کا چندان افسوس نہین ہوا کیونکہ وہ اسی قابل تھی کہ دولت اور عزت مین کھیلے مین خوش ہوا کہ اب وہ عیش و عشرت سے بسر کرے گی اور اُس نے اچھا کیا جو مجھ جیسے ایک مفلس ملاح سے اپنی قسمت وابستہ نہ کی۔

مجھے یہ توقع نہ رہی تھی کہ میری ملاقات لیڈی صاحبہ سے پھر کبھی ہوگی لیکن پچھلے سفر کے بعد میری ترقی ہوگئی اور چونکہ نیا جہاز ابھی تک پانی مین اُتارا نہین گیا تھا اس لئے مجھے دو چار ماہ انتظار کرنا پڑا۔ اور مین اپنے خاندان کے آدمیون کے ساتھ سنڈرلینڈ مین جا کر رہنے لگا۔

ایک روز جو مین کھیتون کی طرف ٹہلنے نکلا تو مجھے لیڈی صاحبہ کی مشاطہ تریزہ رائٹ ملی۔ اُس نے مجھ سے لیڈی صاحبہ اُن کے شوہر اور تمام دیگر باتون کا حال بیان کیا۔ مین آپ سے سچ عرض کرتا ہون کہ اس کا بیان سنکر مین پاگل ہوگیا اور غیظ و غضب کی وجہ سے اندھا ہوگیا۔ الله الله! وہ مردود شرابی اور اُس حسین و جمیل عورت پر ہاتھ اُٹھاتا ہے جس کے پاؤن کی خاک چاٹنے کی بھی وہ لیاقت نہین رکھتا تھا اس کے بعد مجھ سے مشاطہ کی ملاقات پھر ہوئی بعد ازان مین خود لیڈی صاحبہ سے بھی ملا۔ اسکے بعد لیڈی صاحبہ کی ملاقات مجھ سے پھر نہ ہوئی

لیکن پرسون مجھے مالکان کی طرف سے نوٹس ملا کہ مین اسی ہفتہ کے اندر نئے جہاز کو لیکر روانہ ہوجاؤنگا یہ معلوم کرکے مین نے ارادہ کرلیا کہ جس طرح ہوسکے لیڈی صاحبہ سے ایک مرتبہ ضرور ملاقات کرلی جائے مشاطہ میری ہمیشہ وفادار دوست رہی تھی کیونکہ وہ جسقدر محبت لیڈی صاحبہ سے کرتی تھی اُسیقدر نفرت اس کے شوہر سے کرتی تھی اور مین بھی اس بدمعاش شرابی سے بیحد جلتا تھا۔ الغرض تریزہ رائٹ کے ذریعہ سے مجھے گھر کا حال معلوم ہوگیا۔ میری قرینہ ہمیشہ نیچے والی منزل مین اپنے چھوٹے کمرے کے اندر بیٹھکر کتاب یا اخبار پڑھا

کرتی تھی کل رات میں بھی وہاں دبے پاؤں جا پہونچا اور کھڑکی پر خراش لگائی پہلے تو وہ کھڑکی
کھولتے ہوئے ہچکچائی لیکن مجھے معلوم تھا کہ وہ مجھ سے بدل محبت کرتی ہے اور یہ نہیں ہو سکتا
تھا کہ وہ مجھے رات کے وقت سردی کے موسم میں گھر کے اندر کھڑا رہنے دیگی۔ لہذا اس نے آہستہ
آواز میں مجھ سے کہا کہ میں گھوم کر بڑی کھڑکی کے سامنے آؤں۔ جب میں وہاں پہونچا تو کھڑکی
کھلی پائی اور وہ مجھے لیکر کمرہ طعام میں چلی گئی۔ اس وقت میں نے خود اس کی زبان سے اسکے
شوہر کی وہ بدسلوکیاں سنیں جنکو سنکر میرا خون کھولنے لگا۔ اور میرا جی چاہتا تھا کہ اگر وہ مردود
میرے سامنے ہو تو اس کا خون پی جاؤں۔ بہرحال میں لیڈی صاحبہ کے ساتھ کھڑکی کے نیچے
مکان کے اندر کھڑا ہوا تھا اور خدا جانتا ہے کہ ہم دونوں کی نیت صاف اور پاک تھی کہ اتنے
میں اس کا شوہر پاگلوں کی طرح کمرے میں داخل ہوا اور لیڈی صاحبہ کی طرف جھپٹا اور
اس کو اس قدر بے نقط گالیاں دیں کہ کوئی شریف عورت اُن کو سن نہیں سکتی تھی اس کے
ہاتھ میں ایک ڈنڈا تھا۔ اس ڈنڈے کی نوک اس مردود نے لیڈی صاحبہ کی آنکھ کے اوپر والے
حصہ پر ماری مجھے یہ دیکھ کر تاب نہ رہی اور کچھ نہ ملا لیکن پاس ہی آتشدان کا کوئلہ کریدنے کی
آہنی سلاخ پڑی ہوئی تھی وہی میرے ہاتھ آگئی اور میں جھپٹ کر دونوں کے بیچ میں آگیا
اس کے بعد ہم دونوں میں خوب ہاتھا پائی ہوئی۔ یہ دیکھئے اس کی ضرب کا نشان میرے بازو
پر موجود ہے اس کے بعد جب میری باری آئی تو میں نے بھی آہنی سلاخ سے ایسی ضرب لگائی
کہ وہ جانبر نہ ہوا اور اس کی کھوپڑی کدو کی طرح پاش پاش ہو گئی۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ مجھے
اس واقعہ کا افسوس ہوا ہوگا۔ نہیں ہرگز نہیں۔ بس یا تو وہ نہیں تھا یا میں نہیں تھا۔ دونوں
میں سے ایک کی جان ضرور جاتی لیکن اس سے زیادہ ایک اور بات تھی یعنی اگر میں وہاں سے
بھاگ آتا تو پھر یا تو اس کی جان نہیں یا لیڈی صاحبہ کی۔ اور میں اس پاگل شخص کے قبضہ
میں اس لیڈی کو چھوڑنا ہرگز گوارا نہ کر سکتا تھا۔ اب آپ سمجھے کہ میں نے اس شخص کو کیونکر قتل کیا
کیا میں غلطی پر تھا۔ اگر غلطی پر تھا تو اب آپ ہی بتائیں کہ اگر ویسا معاملہ آپ کو پیش آتا تو آپ
کیا کرتے۔

آہ جس وقت لیڈی صاحبہ کو اس مردود نے مارا تو وہ چیخی جس کی آواز سنکر تریزا رائٹ بھی
اپنے کمرے سے نکل کر دوڑی اور موقعہ پر پہونچ گئی۔ وہاں الماری میں ایک بوتل شراب کی رکھی تھی
میں نے وہ بوتل اٹھا کر کھولی اور تھوڑی سی شراب لیڈی صاحبہ کے منہ میں ٹپکائی کیونکہ وہ ضرب کے

صدمہ سے آدھ موئی ہو گئی تھیں۔ بعدازاں ایک دو گھونٹ شراب کے خود میں نے بھی پیئے۔ لیکن ترنیرہ خاموش تھی اس کی طبیعت پر کچھ اثر نہیں ہوا۔ اور جس طرح میں نڈر تھا اسی طرح وہ بھی بے فکر تھی لہذا ہم دونوں نے مل کر یہ قصہ گڑھا ہم نے چاہا کہ تمام انتظامات ایسے کر دیئے جائیں گویا یہ کام چوروں کا کیا ہوا ہے۔ مشاطہ نے بھی وہ مصنوعی قصہ اپنی مالکہ کو سکھایا اور بار بار پڑھایا۔ میں نے آتشدان کے کارنس پر چڑھ کر گھنٹی والی رسی کاٹی۔ بعدازاں میں نے بیگم صاحبہ کو کرسی پر بٹھا کر اُس رسی سے جکڑ دیا اور رسی کا سرا بھی اُدھیڑ دیا جس سے یہ معلوم ہو کہ وہ رسی توڑی گئی ہے اس کے بعد میں نے چاندی کے چند برتن اکٹھا کئے۔ تاکہ لوگوں کو چوروں کا فعل معلوم ہو۔ وہ برتن لیکر میں گھر سے نکلا اور ان کو سمجھا گیا کہ میرے جانے کے بعد شور و غل مچا دیں لیکن میرے چلے جانے کے پاؤ گھنٹہ بعد ایسا کیا جائے۔ گھر سے نکل کر میں نے وہ چاندی کے برتن تالاب میں ڈال دیئے اور سیدھا اپنے گھر سڈنہم کو روانہ ہو گیا۔ میں خوش تھا کہ آج میں نے عمر بھر میں سب سے اچھا کام کیا۔

بس حضرات جو کچھ میں نے عرض کیا ہے یہ بالکل سچا سچا واقعہ ہے اس میں جھوٹ کی رتی بھر بھی آمیزش نہیں ہے۔

یہ قصہ سنکر مسٹر ہومس کچھ دیر تک خاموشی کے ساتھ پائپ پیتے رہے۔

ہومس میرے خیال میں بھی آپ کا قصہ صحیح اور بے کم و کاست ہے کیونکہ آپنے ایک ایسی بات بیان کر دی ہے جو خود مجھے معلوم نہ تھی یعنی سوائے ایک ملاح یا نٹ کے اور کوئی شخص تار سے رسی اس طرح نہیں کاٹ سکتا تھا اور جو گرہ لیڈی صاحبہ کو رسی میں باندھ کر لگائی گئی تھی وہ بھی سوائے ملاح کے اور کوئی نہیں لگا سکتا تھا۔ اب آپ کو معلوم ہوا کہ میں نے آپکا پتہ کیونکر چلایا۔ یاد رہے کہ صرف ایک مرتبہ لیڈی صاحبہ کا واسطہ ملاحوں سے پڑا تھا اور وہ اُس وقت کہ جب وہ یہاں آ میں بس دیکھ لیجئے کہ آپ ہرگز میرے ہاتھ سے بچکر نہیں جا سکتے تھے۔ اور میرا طریق استدلال بالکل صحیح تھا۔

کپتان میکین پیلیو کی قابلیت سے باہر تھا کہ وہ صحیح معاملہ معلوم کر سکے۔

ہومس۔ اور پولیس نے کیا بھی نہیں۔ اور جہاں تک میں خیال کرتا ہوں اُنپر یہ معاملہ کبھی منکشف بھی نہ ہو سکے گا۔ اب دیکھئے جناب کپتان کراکر صاحب یہ ایک بڑا سنگین معاملہ ہے۔ اگرچہ میں یہ بات تسلیم کرنے کو تیار ہوں کہ آپ نے جو کچھ کیا وہ اشتعال طبع کی حالت میں کیا لیکن میں یقین سے

ساتھ نہیں کہہ سکتا کہ عدالت آپ کے عمل کو جائز قرار دیگی یا نہیں۔ بہرحال یہ کام عدالت یا صاحبان جیوری کا ہے۔ فی الحال میں آپ سے اس قدر ہمدردی کر سکتا ہوں کہ اگر آپ آئندہ ۲۴ گھنٹے کے اندر روپوش ہو سکتے ہوں یا یہاں سے چلے جا سکتے ہوں تو ضرور چلے جائیے اور میں وعدہ کرتا ہوں کہ اس اثنا میں آپ کو کوئی نہیں روکے گا۔

کپتان۔ پھر اس کے بعد معاملہ کھل جائے گا۔؟

ہومس۔ ہاں کھل جائے گا۔

یہ سنکر کپتان سوچ میں پڑ گیا۔ پھر اس کا رنگ بدلا اور اس کی آنکھوں سے بوجہ فرط غیظ و غضب شعلے نکلنے لگے اور وہ جھلا کر بولا۔

کپتان۔ ہائیں، آپ یہ کس قسم کی تجویز ایک بھلے آدمی کے سامنے پیش کرتے ہیں یعنی میں تو چلا جاؤں اور لیڈی صاحبہ پھنس جائیں۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ میں اس عورت کو جس پر میری جان جاتی ہے اس طرح مصیبت میں چھوڑ کر چلا جاؤں گا بلا واللہ! میں ایسا ہرگز نہیں کر سکتا۔ پولیس میرے ساتھ جو چاہے کرے لیکن خدا کے لئے اس لیڈی پر کوئی آنچ نہ آئے۔ مسٹر ہومس لیڈی کو عدالت سے بچانے کی کوئی فکر کرو۔

یہ سنکر مسٹر ہومس نے اپنے ہاتھ بڑھا کر کپتان سے مصافحہ کیا اور کہا۔

ہومس۔ میں تو صرف آپ کا امتحان لے رہا تھا۔ تم ہر طرح سچے نکلے اب میں ایک زبردست ذمہ داری اپنے سر لیتا ہوں اور اس بارہ میں ڈاکٹر واٹسن کو بھی میں ایک اشارہ کر چکا ہوں دیکھئے کپتان کراکر صاحب ہم اس معاملہ کا تصفیہ باقاعدہ کرینگے۔ آپ خود کو ملزم سمجھیں۔ ڈاکٹر واٹسن! جیوری ہیں اور میں خود جج بنتا ہوں۔ اب حضرات جیوری اس تمام شہادت کو سماعت فرمانے کے بعد آپ ملزم کے متعلق کیا فتویٰ صادر فرماتے ہیں۔ فرمایئے کہ ملزم قصوروار ہے یا بے قصور؟

میں۔ قطعی بے قصور! مائی لارڈ!

ہومس۔ اچھا ملزم بری کیا جاتا ہے۔ کپتان کراکر جب تک قانون کے پنجہ میں دوسرا ملزم گرفتار نہیں ہوتا اس وقت تک تم میری طرف سے بے کھٹکے رہو اب تم سال بھر کے بعد واپس آؤ اور اسکے بعد لیڈی صاحبہ سے شادی کر کے عیش و عشرت سے شادکام ہو۔ بس اس عدالت عشق کا یہی فتویٰ اور یہی فیصلہ ہے۔ فقط ختم شد۔

جاسوسی اور تاریخی ناول رعایتی قیمت پر

ہوائی بندوق

حیرت افزا جاسوسی کا افسانہ نو ایجاد ہوائی بندوق ...... امر

شریف چور

شریفانہ چوری اور اس کی سراغرسانی .... ار

شریف بدمعاش

شریف صورت بدمعاش کی سازشیں .... امر

شریف چور کلان

جواہرات کی تلاش مین بے گناہ کا قتل .... ۶ ار

زر پرست

روپیہ کے لالچ مین قتل و غارت گری ۱۲ر

الوکھا فقیر

زور دبین فقیر کی عجیب و غریب داستان .... امر

کرشمۂ رقابت

زبردستی کا عشق عاشق جانباز کی نامردی اور ارتکاب قتل ۱۳ر

صدیق بکڈپو لکھنؤ

بہرام چور

بنک کی چوری خوفناک قتل کا کیس مرزا کی جاسوسی ......۴؍

بچھڑوں کا ملاپ

بچہ کا دریا میں بہ جانا والدین کا صبر دوبارہ ملنا ......۲؍

شیطان زادہ

ظریفانہ ناول دلچسپ شرارتوں کا مرقع ......۲؍

بہادر ترک

ایک بہادر ترک کی جانبازی و سرفروشی ......۲؍

طلسم ابجد

فن سراغرسانی کا کمال دماغ انسانی کی عجوبہ کاریاں ......۲؍

جنگ طرابلس

بہادر ترکوں کی جانفروشیاں ......۲؍

لاڈو بیگم

عورتوں کے پڑھنے کے قابل کتاب ہے ......۱؍

نرالا عاشق

سلطان عالم واجد علی شاہ مرحوم کی ولیعہدی کے واقعات ......۲؍

وفادار دلہن

دنیاسازوں کا فقیری کے بھیس میں خلق اللہ کو لوٹنا ......۴؍

چمپا

سچے اور پاک عشق کے اثرات ۱ر

مالوہ کی بیگم

خاقان اکبر اور عمر علی کی لڑائیاں ۲ر

خونی سحر

لکھنؤ کا واقعہ مرزا متین کا عبرت ناک قتل ۱۴ر

محاصرۂ پیرس

پیرس کا محاصرہ اہل فرانس کا امداد و مدافعت ۱۴ر

ترکی حرم سرا

ترکی معاشرتی خرابیاں عشق کے جذبات ۲ر

بالشویک شہزادی

امرا کے مظالم کی قلعی کھولی گئی ہے ۲ر

انجام محبت

ناتجربہ کار الھڑ رنگین مزاجوں کی خفت خیز اٹکھیلیاں ۲ر

سراب فیشن

فیشن پرستی کے مہلک نتائج ۲ر

پتہ — منیجر صدیق — بک ڈپو — لکھنؤ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

زور قلم حضرت کلام بی اے

پبلشر صدیق بکڈپو امین آباد لکھنؤ

باب (۱)

مشق نیزہ بازی

اس زمانہ مین جو مین نے خیال کر کے دیکھا تو معلوم ہوا کہ میرے دوست کی جسمانی اور دماغی حالت بہ مقابلہ ۱۸۹۳ء کے نہایت اچھی ہے۔ اُن کی شہرت کو چار چاند لگ گئے تھے اور بفضلہ تعالیٰ اُس مین روز بروز اضافہ ہوتا جاتا تھا اور یہی وجہ تھی کہ شہرت کے ساتھ ساتھ رجوعات مین بھی بیحد اضافہ ہوگیا تھا اور اب وہ زمانہ تھا کہ ہمارے غریب خانہ واقع بیکر اسٹریٹ کے آستانہ پر بڑے بڑے جغادری امیرا ور نواب زادے روزمرہ آکر سر جھکاتے تھے۔ لیکن اُن مشہور و معروف ہستیون کے اسماء گرامی کا اظہار کرنا خلاف دستور اور مصلحت ہے

لیکن باینہمہ میرے دوست مسٹر ہومس گویا محض اپنے کام کے شوق مین جیتے تھے وہ بیحد مستغنی المزاج شخص واقع ہوئے تھے اور سوائے ایک مرتبہ کے جبکہ اُنھون نے نواب صاحب ہولڈرنیس سے ۶ ہزار پونڈ کی رقم بطور انعام حاصل کی تھی مین نے اُن کو کبھی اپنی گران بہا خدمات کا معاوضہ لیتے نہین دیکھا۔ یہ شخص دنیا مین رہتا تھا اور دنیا دار بھی نہین تھا اور اکثر مرتبہ دیکھا گیا کہ اُس شخص نے مختلف معاملات مین جو اس کی طبیعت کو دلچسپ نہین معلوم ہوئے بڑے بڑے امیرون کی مدد کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ برخلاف اس کے وہ کسی غریب نادار موکل کے کام مین بشرطیکہ وہ دلچسپ ہو بڑے انہماک کے ساتھ ہفتون مصروف رہتا تھا۔

اس قابل یادگار ۱۸۹۵ء مین یکے بعد دیگرے متعدد معاملات اُنکی دلچسپی اور انہماک کا باعث ہوئے انہین مین وہ زبردست معاملہ بھی تھا جس مین کارڈینل توسکہ کا قتل واقع ہوا تھا اور جس کی تفتیش انھون نے خاص پاپائے اعظم کے فرمان واجب الاذعان

کی تعمیل مین کی تھی اور وہ مشہور و معروف معاملہ بھی جس مین کینری چڑیون کے پالنے اور
سکھانے والے مسٹر ولسن کی گرفتاری عمل مین آئی تھی - اور عرصہ دراز کے لئے لندن کی بدمعاشون
اور جرائم کاریون مین کمی واقع ہوگئی تھی - ان دو مشہور واقعات کے بعد دو اور الم انگیز واقعات
رونما ہوئے جن مین سے ایک کپتان پیٹر کارے کی مرگ ناگہانی سے متعلق تہا - میرے
خیال مین مسٹر شرلاک ہومس کے کارنامون کی تاریخ ہرگز مکمل نہین ہوگی اگر اس مین غیر
معمولی موخرالذکر واقعہ کی تفصیلات درج نہو یئن -

ماہ جولائی کے پہلے ہفتہ مین میرے دوست اپنے مکان سے اس قدر طویل وقفون تک
غائب رہے کہ مجھے خیال گذرا کہ وہ کسی خاص معاملہ کی عقدہ کشائی مین مصروف ہین
دوسری بات یہ ہوئی کہ چند مرتبہ بعض ناشایستہ اور غیر مہذب سے آدمیون نے مکان پر
آکر مجھ سے اور مسز ہڈسن سے کپتان بیسل صاحب کی نسبت دریافت کیا جس سے مین
سمجھ گیا کہ آج کل میرے دوست نے کوئی نیا روپ سادہا ہے اور وہ نام بدل کر اپنی مشہور و
معروف شخصیت کو پوشیدہ رکھنا چاہتے ہین -

لندن مین کم از کم پانچ ٹھکانے ایسے تھے جہان بیٹھکر میرے دوست نیا روپ سادھ
لیا کرتے تھے اور مجھے بھی ان کی باتون مین خواہ مخواہ دخل دینے کی عادت نہین تھی
اس مرتبہ سب سے پہلے جو میرے دوست سے ایک علامت اس بات کی ظاہر ہوئی کہ
وہ کسی خاص معاملہ مین منہمک ہین - وہ بھی عجیب و غریب تھی - ایک دن وہ ناشتہ سے
پہلے ہی گھر سے جا چکے تھے - اور مین خود اپنا ناشتہ کرنے بیٹھا ہی تہا کہ اتنے مین وہ
خود بھی کمرے مین داخل ہوے - ایک دوہری سنان کا بھالا چھتری کی طرح ان کی بغل
مین دبا ہوا تھا -

مین - معاذاللہ ہومس! کیا مین یہ خیال کرون کہ آپ لندن کی گلیون مین بایں ہیئت کذائی
مارے مارے پھررہے تھے -

ہومس - ہان مین ذرا قصائی کی دوکان تک گیا تہا - بس وہین سے واپس آرہا ہون -

مین - قصائی کی دوکان!

ہومس - ہان! اور اس وقت مجھے بھوک بھی خوب لگی ہوئی ہے - واقعی دوست واٹسن!
ناشتہ سے پہلے کسیقدر ورزش کر لینا نہایت ہی مفید بات ہے - لیکن مین شرط بدتا ہون

کہ آپ یہ نہیں بتا سکین گے کہ مین آج کس قسم کی ورزش مین مشغول رہا۔
مین - مین بھی خیال آرائی کی کچھ ضرورت نہین سمجھتا۔
اس کے بعد میرے دوست مسٹر ہومس میز پر بیٹھ کر قہوہ بنانے لگے اور ہنس کر بولے۔
ہومس - اگر آج تم الارڈی قصائی کی دکان کے پچھلے حصہ مین ہوتے تو تم دیکھتے کہ ایک بکری لٹکی ہوئی ہے اور ایک شخص آستینین چڑھائے اس بل سے اس بکری کی لاش پر ضربین لگا رہا ہے۔ یہ شخص میری ہی ذات تھی۔ مین نے آج ہر طریقہ سے کوشش کی۔ خوب خوب ہاتھ مارے۔ طعن پر طعن لگائے لیکن بالآخر یہ ثابت ہو گیا کہ خواہ مین کتنی ہی طاقت کرون لیکن مین اپنا بھالا لٹکی ہوئی لاش کے پاس نہین کر سکتا۔ اگر تم چاہو تو خود بھی امتحان کر کے دیکھ سکتے ہو بضرب واحد بھالا پار نہین کر سکو گے۔
مین - نہین صاحب معاف کیجئے۔ بندہ کو ایسی ورزش کی ضرورت نہین۔ لیکن یہ تو فرمایئے کہ آخر ایسے عمل کی آپ کو کیا ضرورت محسوس ہوئی تھی۔
ہومس - اس واسطے کہ اس عمل کا تعلق بالواسطہ واقعہ قتل کپتان پیٹر کارے سے ہوتا ہے جس کی عقدہ کشائی مین آج کل مین مصروف ہون۔

باب (۲)

پُراسرار قتل

ہومس - آہا مسٹر ہاپکنس! آپ کا مرسلہ تار مجھے کل رات ملا تھا اور میں اُسی وقت سے آپ کا منتظر ہوں - آئیے آئیے تشریف لائیے -

ہمارے ملاقاتی صاحب ایک چُست و چالاک خوش رُو اور خوش پوش جوان آدمی تھے جن کی عمر ۳۰ برس کی ہو گی - اُن کی چال ڈھال سپاہیانہ تھی - اور جب چلتے تھے - سیدھے اور سینہ نکال کر چلتے تھے - میں نے دیکھتے ہی اُن کو فوراً پہچان لیا وہ ایک نوجوان پولیس انسپکٹر مسٹر سٹینلے ہاپکنس تھے - جن کے مستقبل کی نسبت مسٹر ہومس کے خیالات نہایت اچھے تھے - اور وہ بھی سائنٹفک طریقہ تفتیش جرائم میں خود کو مسٹر ہومس کا ایک ادنیٰ شاگرد سمجھتے تھے - اس وقت انسپکٹر ہاپکنس کے تیور پر بل پڑے ہوئے تھے اور انکے چہرے سے کسیقدر تشویش اور مایوسی برس رہی تھی - وہ کرسی پر بیٹھ گئے اور مسٹر ہومس نے قہوہ کی پیالی تواضعتہً بڑھائی -

انسپکٹر - شکریہ! احسان!! لیکن میں یہاں آنے سے قبل ناشتہ کر چکا ہوں - آج رات میں لندن ہی میں رہا کیونکہ مجھے کل شام کو معاملہ کی رپورٹ کرنے یہاں آنا پڑا تھا -

ہومس - رپورٹ کس بات کی کرنی تھی؟

انسپکٹر - اپنی مایوسی اور قطعی ناکامی کی -

ہومس - تو کیا تفتیش میں کچھ بھی ترقی نہیں ہو سکی -

انسپکٹر - قطعی کچھ نہیں -

ہومس - تو بھئی - اب اس معاملہ میں مجھے بھی ہاتھ ڈالنا پڑا -

انسپکٹر - میں تو خدا سے چاہتا ہوں کہ آپ ہاتھ ڈالیں - افسوس میری ملازمت میں یہ پہلا بڑا موقعہ ہاتھ آیا تھا - اور اسی میں میری عقل حیران رہ گئی - اے مسٹر ہومس! خدا

کے لئے اس معاملہ مین ہاتھ ڈال کر میری مدد کیجئے۔
ہومس۔ اچھا۔ اچھا!! مین ضرور کچھ کرونگا۔ اور اتفاق سے جسقدر شہادت اب تک ملسکی ہے وہ میری نظر سے گذر چکی ہے۔ اور پنچایت نامہ بھی بڑے غور سے پڑھ لیا ہے اچھا اب یہ بتاؤ کہ وہ تمباکو کا بٹوہ جو ملا ہے اور خاص موقع واردات پر ملا ہے اُس سے بھی آپنے کوئی نتیجہ نکالا کیا اُس سے کوئی کام نہین چل سکتا۔؟
یہ سُنکر ہاپکنس حیرت زدہ ہومس کی صورت تکنے لگے اور بولے۔
انسپکٹر۔ وہ بٹوہ تو خود شخص مقتول کا تھا۔ اس کے اندر اُس کے نام کے حروف لکھے ہین۔ وہ دریائی بچھڑے کی کھال کا بنا ہوا تھا۔ اور شخص مقتول دریائی بچھڑون کا پرانا شکاری تھا۔
ہومس۔ لیکن مقتول کے پاس پائپ کہان تھا۔
انسپکٹر۔ جی ہان پائپ تو نہین ملا۔ اور فی الحقیقت مقتول تمباکو پیتا بھی بہت کم تھا۔ لیکن پھر بھی اپنے احباب کے لئے کچھ تمباکو اپنے پاس رکھنا پڑتا ہی ہوگا۔
ہومس۔ بیشک رکھنا پڑتا ہوگا۔ مین نے اس بٹوہ کا ذکر صرف اس لئے چھیڑا تھا کہ اگر اس معاملہ کی تفتیش مین خود کرتا ہوتا تو اپنے کام کی ابتدا اسی بٹوہ سے کرتا۔ بہر حال ابھی میرے دوست واٹسن کو اس معاملہ کی کچھ اطلاع نہین اور مین چاہتا ہون کہ آپ کل معاملہ بالتفصیل ایک بار اور سُنا دین۔ زیادہ نہین تو کم از کم موٹی موٹی باتین ضرور بیان کر دین۔
یہ سُنکر انسپکٹر نے کاغذ کا ایک پُرزہ اپنی جیب سے نکالا اور اس طرح ہم کلام ہوا۔
انسپکٹر۔ میرے پاس چند تاریخین موجود ہین جن سے آپکو شخص مقتول کپتان پیٹر کارے کی زندگی کے کچھ حالات معلوم ہو جائینگے۔ وہ ۱۸۴۵ء مین پیدا ہوا تھا اب اُس کی عمر ۵۰ برس کی تھی۔ وہ دریائی بچھڑون اور ویل مچھلی کے شکار مین نہایت دلیر اور ہوشیار شخص تھا۔ ۱۸۸۳ء مین وہ مقام ڈنڈی کے ایک دخانی جہاز سی یونی کارن کا کپتان بنا جو دریائی بچھڑون کے شکار کے لئے تیار کیا گیا تھا۔ اس جہاز مین اُس نے کامیابی کے ساتھ چند سیاحتین کین اور بعد ازان وہ ۱۸۸۴ء مین اپنے کام سے سبکدوش ہو کر ریٹائر ہو گیا۔ اس کے بعد وہ چند سال تک دنیا مین سیر و سفر کرتا رہا اور بالآخر اُس نے ضلع سسکس مین فارسٹ رو کے قریب ایک چھوٹا سا علاقہ خریدا جس کا نام وڈ مینس لی ہے۔ یہان وہ شخص

۶ برس تک رہتا رہا اور یہین وہ کوئی ہفتہ بھر ہوا جان بحق تسلیم ہو گیا۔
اس شخص مین چند عجیب و غریب خصوصیات بھی تھین۔ اپنی معمولی یعنی روزمرہ کی زندگی مین وہ سخت پرہیزگار اور متقی تھا۔ ہمیشہ ملول و حزین اور خاموش رہتا تھا۔ اسکے گھر مین اس کی بیوی، ایک بیس سالہ لڑکی اور دو خادمائین تھین۔ خادمائین ہمیشہ بدلتی رہتی تھین۔ کیونکہ گھر کی عام حالت ہمیشہ خوش گوار نہین رہتی تھی۔ اور بعض اوقات تو صورت حال سخت ناقابل برداشت ہو جاتی تھی۔ یون تو وہ شخص تمام باتون سے پرہیز کرتا تھا لیکن جب کبھی پینے پر آتا تھا تو خم کے خم لنڈھا دیتا تھا۔ اور بدمستی کی حالت مین وہ اچھا خاصہ شیطان بن جاتا تھا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ کبھی کبھی غصہ کی حالت مین وہ اپنی بیوی اور لڑکی کو آدھی رات کے وقت گھر سے نکال دیا کرتا تھا اور جب اس پر جن سوار ہوتا تھا تو وہ اُن کو تمام پارک مین اس قدر ارتا پھرتا تھا کہ شور و غل سے تمام گاؤن کی نیند حرام ہو جاتی تھی۔
ایک مرتبہ اُس نے گاؤن کے پادری صاحب کو بھی خوب ٹھونکا جس کی وجہ سے اُسکی عدالت مین بھی طلبی ہوئی۔ پادری بیچارہ کا محض اس قدر قصور تھا کہ وہ اُس کو سمجھانے آئے تھے کہ اپنی بیوی اور لڑکی سے اتنا برا برتاؤ نہ کیا کرے۔ الغرض مسٹر ہومس یہ کپتان پیٹر کیاری نہایت خطرناک آدمی تھا۔ اور مین نے سُنا ہے کہ جب وہ جہاز کا کپتان تھا اُس وقت بھی اُس کی یہی حالت تھی۔ اپنے کام مین لوگ اُس کو پیٹر سیاہ رو کہا کرتے تھے۔ اور یہ نام اسکو اس وجہ سے نہین دیا گیا تھا کہ اس کا رنگ گرم و سرد زمانہ دیکھتے ہوئے مائل بہ سیاہی ہو گیا تھا یا اُس کی داڑھی لمبی اور سیاہ تھی۔ بلکہ اُس کے اوضاع و اطوار نہایت خراب سے۔ الغرض یہ کہنے کی ضرورت نہین کہ اُس کے تمام ہمسائے اُس سے نفرت کرتے تھے اور اس کی صحبت بلکہ سایہ سے بچتے تھے اور ایک شخص بھی گاؤن بھر مین ایسا نظر نہین آتا جس نے اس شخص کی ناگہانی اور پراسرار موت پر ذرا سا افسوس کیا ہو۔
مسٹر ہومس! آپ نے تفتیش وجہ مرگ اور پنچائت نامہ مین مقتول کے ساختہ پرداختہ کیبن کا حال تو ضرور پڑھا ہو گا لیکن غالباً آپکے دوست ڈاکٹر واٹسن کو اُس کی کیفیت نہ معلوم ہو گی۔ مقتول نے اپنے گھر سے چند سو گز کے فاصلہ پر ایک خانہ چوبین تعمیر کر لیا تھا۔ جس کو وہ کیبن (جہاز کا کرہ) کہا کرتا تھا اور اسی چوبی کرہ مین وہ روز رات کو سویا کرتا تھا

یہ چھوٹا سا ایک کمرے کا مکان تھا جس کا طول ۱۲ فٹ اور عرض ۱۰ فٹ تھا۔ اس چوبی مکان کی کنجی وہ ہمیشہ اپنے پاس رکھا کرتا تھا۔ خود ہی اپنا بستر بچھاتا اور صاف کرتا تھا۔ اور کسی شخص کو کمرے کے دروازے تک بھی پھٹکنے نہیں دیا کرتا تھا۔ اس کمرے کے دونوں طرف چھوٹی چھوٹی کھڑکیاں ہیں۔ جن پر پردے پڑے ہوئے ہیں۔ لیکن وہ کبھی کھلتی نہیں۔ ان میں سے ایک کھڑکی کا رخ شارع عام کی طرف ہے اور جب رات کے وقت اس میں روشنی نمودار ہوتی تھی تو لوگ آپس میں کہا کرتے تھے کہ نہ معلوم بڈھا پطرس کالیا، کیا کر رہا ہے مسٹر ہومز! یہی وہ کھڑکی ہے جس کے ذریعے سے ہم کو بعض شہادتیں تفتیش وجہ مرگ کے وقت ملیں۔

آپ کو یاد ہوگا کہ اسلیٹر نامی ایک سنگتراش جو اکثر پتھر کی چنائی کا کام کیا کرتا ہے وہ واقعہ قتل سے دو روز پہلے رات کے ۲ بجے فارسٹ روڈ سے گزرا اور سامنے میدان میں چلتے چلتے کھڑا ہو گیا اور یہاں اس نے درختوں کے اندر ایک مربع روشنی دیکھی جو کھڑکی سے نکل رہی تھی وہ شخص حلفیہ بیان کرتا ہے کہ کسی شخص کے سر کا سایہ پردہ پر حرکت کرتا نظر آتا تھا۔ لیکن یہ سایہ ہرگز پیٹر کیری کا نہیں تھا۔ کیونکہ وہ کپتان مذکور کو خوب جانتا تھا۔ یہ سایہ کسی داڑھی والے شخص کا تھا۔ لیکن داڑھی زیادہ بڑی نہیں تھی۔ اور جس طرح اس شخص کی داڑھی کے بال ادھر ادھر بکھرے تھے ویسے کپتان کی داڑھی نہیں بکھرتی تھی۔ وہ شخص بیان کرتا ہے کہ وہ تقریباً دو گھنٹہ تک شراب خانے میں رہا تھا اور سڑک سے کھڑکی تک کچھ فاصلہ بھی ضرور ہے۔ لیکن یہ واقعہ سوموار کا ہے اور قتل بدھ کے روز ہوا۔

منگل کے روز پیٹر کیری کا مزاج بگڑا ہوا تھا وہ شراب کے نشہ میں چور اس قدر بدمست تھا کہ اس کو برائی بھلائی یا نیکی بدی کا کچھ خیال نہیں تھا۔ وہ اس روز ایک بپھرے ہوئے جنگلی درندے کی طرح خطرناک بنا ہوا تھا۔ وہ گھر کے چاروں طرف چکر لگا رہا تھا اور جب عورتیں اس کی صورت دیکھتی تھیں تو ڈر کر بھاگ جاتی تھیں۔ رات کو بڑی رات گئے وہ اپنے چوبی کمرے میں چلا گیا۔ رات کو ۲ بجنے کے قریب اس کی لڑکی نے جو اپنے کمرے کی کھڑکیاں کھولے سو رہی تھی خانۂ چوبیں کی طرف سے ایک نہایت ہولناک آواز آتے سنی۔ لیکن چونکہ کپتان مذکور کے لئے شراب کے نشہ میں چلانا اور شور مچانا کوئی نئی بات نہ تھی اس لیے کسی شخص نے شور و غل کی طرف توجہ نہیں کی۔ صبح کو ۷ بجے اٹھ کر ایک خادمہ نے دیکھا کہ خانۂ چوبیں کا ایک

دروازہ کھلا ہوا ہے لیکن کپتان پیٹر کا خوف لوگوں کے دلوں پر اسقدر طاری تھا کہ دوپہر تک کسی کا حوصلہ نہ پڑا کہ کمرے میں جھانک کر دیکھے۔ دوپہر کے وقت جب انہوں نے بیٹے باؤن کمرے کے دروازے پر جاکر اور اندر جھانک کر دیکھا تو اُن کا رنگ فق ہوگیا اور وہ شور وغل مچاتے ہوئے تمام گاؤں میں پھرنے لگے۔ کپتان پیٹر کو کسی نے قتل کر ڈالا۔ گھنٹہ بھر بعد میں موقعہ واردات پر جا پہونچا اور معاملہ کو اپنے ہاتھوں میں لیلیا۔

مسٹر ہومس! آپ تو جانتے ہیں کہ میں کس قدر مستقل مزاج آدمی واقع ہوا ہوں۔ لیکن میں آپ سے سچ عرض کرتا ہوں کہ جس وقت میں نے کمرے میں جھانک کر دیکھا تو وہ ہیبتناک منظر پیش نظر ہوا کہ میں بھی سہم گیا۔ کمرہ میں مکھیاں اس قدر بھنبھنا رہی تھیں کہ گویا مدہم کے سُروں میں اچھا خاصہ ہارمونیم بج رہا ہے اور کمرہ کا فرش اور دیواریں ایسی معلوم ہوتی تھیں جیسے کسی مذبح کی۔ کپتان اس کمرہ کو کیبن کہا کرتا تھا اور واقعی وہ تھا بھی کیبن۔ کیونکہ اس کی صورت بالکل ایک جہازی کمرہ کی تھی۔ کمرہ کے ایک طرف بیٹھنے یا سونے کا تختہ تھا۔ آلات جہازرانی رکھنے کا ایک صندوق تھا۔ نقشے اور سمندری راستوں کے چارٹ (نقشے) لٹک رہے تھے۔ "سی یونی کارن" نامی جہاز کی ایک تصویر رکھی تھی۔ ایک تختہ پر سمندری حساب کتاب کی کتابیں بھی قرینہ سے لگی ہوئی تھیں۔ گویا جو کچھ سامان جہاز کے کپتان کے کمرہ میں ہوا کرتا ہے وہ سب وہاں موجود تھا۔ اور اس تمام سامان کے بیچ میں خود کپتان مقتول پڑا ہوا تھا۔ اُس کا چہرہ تشنج کی وجہ سے ٹیڑھا ہوگیا تھا۔ اور اُس کی داڑھی کے بال منتشر اور کھڑے ہوئے تھے۔ اُس کے چوڑے چکلے سینے سے وھیل مچھلی مارنے کا ایک دستی نیزہ (ہارپون) پار تھا جو سینہ سے پار ہوکر کمرے نکل کر پیچھے کے تختہ میں جا گھسا تھا۔

الغرض وہ اس طرح پڑا ہوا تھا کہ گویا کسی نے تختہ سے چپکا دیا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کانٹے دار نیزہ سینے سے پار ہوتے ہی اُس کی روح پرواز کر گئی تھی۔ ہارپون یا وھیل مچھلی مارنے کے کانٹے دار نیزہ کی شکل حسب ذیل ہوتی ہے۔

←――――――――――――

مسٹر ہومس! چونکہ میں آپ کے طریقوں سے خوب واقف ہوں اس لئے میں نے کسی چیز کو ہاتھ لگانے نہیں دیا۔ میں نے ہر چیز کا بغور معائنہ کیا۔ کمرہ دیکھا۔ کمرہ کا فرش دیکھا

کمرے سے باہر راستہ اور میدان دیکھا لیکن کسی کے پاؤں کا نشان نہیں تھا۔
ہومس۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ کوئی نشان آپ کو نظر نہیں آیا۔
انسپکٹر۔ میں جناب کو یقین دلاتا ہوں کہ واقعی وہاں کوئی نشان موجود نہیں تھا۔
ہومس۔ عزیزی ہاپکنس! میں نے بہت سے جرائم کی تفتیش کی ہے لیکن آج تک کوئی جرم ایسا نہیں دیکھا جو کسی اڑنے والی مخلوق نے کیا ہو۔ جب تک مجرم اپنی دو ٹانگوں سے کام لیگا اُس وقت تک کسی نہ کسی قسم کا نشان موقعہ پر ضرور ہونا چاہئے خواہ وہ کتنا ہی خفیف اور ظاہر آنکھوں سے نظر نہ آئے۔ لیکن سائنٹفک طریقوں سے کام لینے والا اُن تمام نشانات کو دیکھ لیتا ہے۔ پھر کیونکر یقین آسکتا ہے کہ اس کمرہ میں جو ہر طرف سے خون آلودہ ہے کوئی ایسا نشان موجود نہ ہو جس سے ہم کو تفتیش میں مدد مل سکے۔ خیر میں نے پنچایت نامہ کی رپورٹ پڑھ کر معلوم کر لیا ہے کہ بعض باتیں ایسی ہیں جن پر آپلوگوں نے توجہ نہیں کی۔

نوجوان انسپکٹر کسیقدر چین بجبین ہو کر مسٹر ہومس کے چہرے کی طرف تکنے لگا۔
انسپکٹر۔ مسٹر ہومس! مجھ سے بڑی حماقت ہوئی جو میں نے وقت پر آپ کو دعوت کر لیا۔ تاکہ آپ موقعہ کا معائنہ خوب اچھی طرح کر سکتے۔ لیکن "اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت"۔ بس اب تو "مشتے کہ بعد از جنگ یاد آید بر کلۂ خود باید زد" والا معاملہ ہے۔ بیشک کمرے میں بعض چیزیں ایسی تھیں جن پر خاص توجہ ہونی لازم تھی ایک تو وہ ہارپون یا مچھلی کا بھالا ہی تھا جو آلۂ قتل ہے۔ یہ آلہ قاتل نے جھپٹ کر دیوار سے اُتارا ہوگا۔ اس جگہ دو نمبر سے اور بھی ہیں۔ تیسرے کی جگہ خالی تھی نیزہ کی ڈانڈ پر الفاظ "سی یونی کارن ڈیونڈی" کھدے ہوئے تھے اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ارتکاب جرم سخت غیظ و غضب کی حالت میں ہوا۔ اور قاتل کے ہاتھ میں جو آلہ ضرب سب سے پہلے آیا وہی اُس نے جھپٹ کر اٹھا لیا۔ اور مارا۔ رہا یہ واقعہ کہ جرم کا ارتکاب رات کے ۲ بجے ہوا اور اُس وقت کپتان پیٹر کارے [illegible] پورا لباس پہنے ہوئے تھا اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اُس روز کپتان کی ملاقات قاتل سے ضرور ٹھہری ہوگی اور اس قیاس کی تائید اس امر سے بھی ہوتی ہے کہ رم شراب کی ایک بوتل اور دو گلاس بھی میز پر موجود تھے۔

ہومس - ہاں! بیشک یہ دونوں قیاسات صحیح ہو سکتے ہیں۔ اب یہ بتاؤ کہ کیا کمرہ میں سوائے رم شراب کے اور بھی کسی قسم کی شراب تھی؟

انسپکٹر - ہاں سمندری آلات کے بکس پر دو قرابے اور بھی تھے جن میں سے ایک میں برانڈی اور دوسرے میں وسکی موجود تھی۔ لیکن اُس سے ہمارا کام نہیں چل سکتا کیونکہ دونوں قرابے لبریز تھے اور اُن میں سے کسی نے بوند بھر بھی خرچ نہیں کی تھی۔

ہومس - بہر حال وسکی اور برانڈی کی موجودگی کچھ نہ کچھ معنی ضرور رکھتی ہے اچھا آپ ایسی چیزوں کا حال اور بیان کیجئے جو آپ کے نزدیک معاملہ سے تعلق رکھتی نظر آتی ہیں۔

انسپکٹر - میز پر تمباکو کا یہ بٹوہ بھی موجود تھا۔

ہومس - میز کے کس حصے پر تھا؟

انسپکٹر - میز کے وسط میں تھا یہ دریائی بچھڑے کی کھال کا بنا ہوا ہے۔ اس کے بال صاف اور سیدھے ہیں اور باندھنے کے لئے ایک چھوٹا سا تسمہ بھی تھا۔ اندر کی طرف بٹوہ کے ڈھکنے پر صرف .P .C (پی۔ سی) لکھے ہوئے تھے اور اُس کے اندر نصف چھٹانک سخت تمباکو بھرا ہوا تھا جیسا جہازی لوگ پیا کرتے ہیں۔

ہومس - بہت اچھا۔ پھر اور کیا باتیں معلوم ہوئیں۔

انسپکٹر ہاپکنس نے اپنی جیب سے شتری رنگ کے پٹھو میں لپٹی ہوئی ایک نوٹ بک نکالی نوٹ بک کا بیرونی حصہ خستہ در بوسیدہ تھا اور کاغذوں کا رنگ بھی اُڑ گیا تھا پہلے صفحہ پر حروف .H .N .J اور تاریخ ۱۸۸۳ء لکھی ہوئی تھی۔ مسٹر ہومس نے نوٹ بک لیکر حسب معمول میز پر رکھدی اور اپنے خاص طریقہ پر بغور دیکھنا شروع کیا اور انسپکٹر ہاپکنس نے کھڑے ہو کر عقب سے شانہ پر گردن جھکا کر مسٹر ہومس کی کارروائی کا مطالعہ کرنا شروع کر دیا۔

نوٹ بک کے دوسرے صفحہ پر حروف .R .P .C چھپے ہوئے تھے۔ اس کے بعد چند ورق پر اعداد و شمار درج تھے۔ اس کے بعد ایک عنوان "آرجنٹائن"، دوسرا "کوسٹاریکا"، اور تیسرا "سان پاؤلو" درج تھا اور پھر ایک کے آگے کچھ نہ کچھ عبارت، کچھ علامتیں اور کچھ اعداد و شمار درج تھے۔

ہومس۔ ان اندراجات سے آپ کیا سمجھے؟

انسپکٹر۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ مختلف ہنڈیوں کے نمبر ہیں۔ میرے خیال میں حروف J. H. N کسی دلال کے نام کے حروف ہیں اور ممکن ہو کہ C. P. R اُس کا کوئی موکل ہو۔

ہومس۔ لیکن C. P. R سے مطلب آپ "کینیڈین پیسفک ریلوے" کیوں نہیں لیتے۔

یہ الفاظ سنکر انسپکٹر بہت کچھ سٹ پٹایا اور اپنی ران پر ہاتھ مار کر لاحول ولاقوۃ کہنے لگا۔

انسپکٹر۔ واللہ! میں بھی کس قدر بیوقوف واقع ہوا ہوں واقعی جو کچھ آپ فرماتے ہیں معاملہ اسی طرح ہے بس اب J. H. N کے دستخط رہ گئے جن سے ہم کو کچھ مطلب نکالنا باقی ہے۔ میں اس سے پہلے ہنڈی بازار کے پرانے نمبروں کا مطالعہ کر چکا ہوں لیکن ۱۸۸۳ء کے متعلق مجھے صرافہ میں یا کسی دلال کے یہاں ایسے نمبر نہیں ملے لیکن تاہم یہ معاملہ نہایت معنی خیز اور نتیجہ آور ہے۔ میرے خیال میں مسٹر ہومس تو یہ امر تسلیم کیجئے کہ یہ حروف اُس دوسرے شخص کے دستخط ہیں جو موقعہ واردات پر موجود تھا۔ یعنی قاتل کے اور چونکہ ان اعداد وشمار کا تعلق بہت بڑی رقوم کی کفالتوں سے ہے اسلئے میرے خیال میں اس قتل کا تعلق بھی ان اعداد وشمار سے ضرور بالضرور کچھ ہوگا۔

اس وقت شرلاک ہومس کے چہرے سے یہ بات ظاہر ہو رہی تھی کہ اس جدید انکشاف سے اس کی طبیعت کسیقدر الجھن میں پڑ گئی ہے۔

ہومس۔ میں تمہاری دونوں باتوں کو تسلیم کرتا ہوں اور اب میں یہ بھی عرض کئے دیتا ہوں کہ اس نوٹ بک کی وجہ سے میری رائے میں بھی تغیر واقع ہو گیا ہے کیونکہ یہ نوٹ بک پنچائت نامہ کے وقت برآمد نہیں ہوئی تھی۔ اسی لئے میں نے اور کچھ رائے قائم کی تھی۔ بہرحال اب میری سابقہ رائے بدل گئی ہے اب یہ بتائیے کہ کیا آپ نے اُن کفالتوں میں سے جو اس نوٹ بک میں درج ہیں کسی کا پتہ لگانے کی کوشش کی ہے؟

انسپکٹر۔ ہاں دفتروں میں تحقیقات کی جا رہی ہے لیکن خیال یہ ہو کہ چونکہ یہ کفالتیں جنوبی

امریکہ کے معاملات سے تعلق رکھتی ہیں اس لئے اُن کے حصہ داروں کا مکمل رجسٹر جنوبی امریکہ میں ہوگا۔ اور حصہ داروں کے ناموں کا پتہ لگانے میں کم از کم کئی ہفتے لگیں گے۔

مسٹر ہومس نے اسی اثنا میں نوٹ بک کی بیرونی سطح کو اپنے آتشیں شیشہ کی مدد سے بغور دیکھنا شروع کیا۔

ہومس۔ دیکھئے اس جگہ کچھ مٹا ہوا نظر آتا ہے۔ کیونکہ رنگ میں تبدیلی ہوگئی ہے۔

انسپکٹر۔ جی ہاں! خون کا دھبہ ہو۔ میں تو عرض کر چکا ہوں کہ میں نے یہ نوٹ بک کمرہ کے فرش پر سے اٹھائی تھی۔

ہومس۔ خون کا دھبہ اوپر تھا یا نیچے؟

انسپکٹر۔ دفتیوں کے نیچے والے حصہ میں تھا۔

ہومس۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ نوٹ بک ارتکاب جرم کے بعد فرش پر گری تھی۔

انسپکٹر۔ بیشک مسٹر ہومس! یہ نکتہ میرے بھی ذہن میں آیا تھا اور میرے خیال میں اسیوقت آیا تھا کہ قاتل جلدی سے فرار ہوتے ہوئے اپنی یہ نوٹ بک گرا گیا ہے۔ یہ نوٹ بک کمرہ کے دروازہ کے پاس پڑی ہوئی تھی۔

ہومس۔ میرا خیال یہ ہے کہ ان کفالتوں میں سے کوئی بھی کپتان مقتول کی ملکیت نہیں پائی گئی۔

انسپکٹر۔ جی ہاں کوئی نہیں پائی گئی۔

ہومس۔ کیا آپ کو اس معاملہ میں چوری کا بھی کچھ شبہ ہوتا ہو؟

انسپکٹر۔ جی نہیں! اس لئے کہ کسی چیز کو بھی ہاتھ نہیں لگایا گیا۔

ہومس۔ تو عزیز از جان مسٹر ہاپکنس! یہ معاملہ واقعی ایک نہایت دلچسپ معاملہ ہے ہاں تو برآمد شدہ چیزوں میں ایک چھرا بھی ہو۔ ہے نا؟

انسپکٹر۔ جی ہاں نیام دار چھرا ہے جو ابھی تک نیام میں موجود ہے۔ وہ چھرا مقتول کے قدموں میں پڑا ہوا تھا۔ مقتول کی بیوی مسز کیرے نے شناخت کرکے بتایا ہے کہ وہ چھرا اُس کے شوہر کا تھا۔

یہ سنکر مسٹر ہومس کچھ دیر تک بحر فکر میں غوطے کھاتے رہے۔

ہومس ۔ اچھا تو میرے خیال میں اب مجھے موقعہ پر چل کر تمام باتیں اپنی آنکھوں سے دیکھنی پڑیں گی ۔ بغیر اس کے کام نہیں چل سکیگا ۔

مسٹر ہومس کے الفاظ سنکر انسپکٹر ہاپکنس نے ایک خوشی کا نعرہ مارا اور وہ فرط مسرت سے کھکھلا اٹھا ۔

انسپکٹر ۔ اگر ایسا ہوا تو میری طبیعت سے بہت بڑا بوجھ اتر جائے گا ۔

ہومس ۔ (انسپکٹر کی طرف انگلی اٹھاکر) ایک ہفتہ پیشتر یہ کام بہت آسان ہوتا لیکن اس وقت بھی میرا جانا بے سود نہ ہوگا ڈاکٹر واٹسن ! اگر آپ کچھ وقت دے سکیں تو میں آپ کی صحبت سے بہت کچھ لطف اندوز ہوں گا ۔ اچھا ہاپکنس اگر تم ایک چوپہیہ گاڑی طلب کر لو تو ہم پاؤ گھنٹہ میں تمہارے ساتھ چلنے کو تیار ہو جائینگے ۔

باب (۳)

ناکردہ گناہ قاتل

ہم ایک چھوٹے سے اسٹیشن پر اُتر کر چند میل تک اُن جھاڑیوں اور درختوں میں سے گذرتے رہے جو ایک پرانے گنجان جنگل کی باقیات الصالحات میں سے تھے۔ کسی زمانے میں یہ اسقدر زبردست جنگل تہا کہ یہان اہل برطانیہ نے سیکسن قوم کے حملہ آوروں کا سالہا برس تک مقابلہ کیا اور ملک کے اندرونی حصے میں گھُسنے نہ دیا لیکن اب اُس جنگل کے وسیع قطعات صاف کر دیے گئے ہین کیونکہ ملک مین سب سے پہلا کارخانۂ آہن سازی یہین قائم ہوا تھا۔ اور جنگل کے درخت کاٹ کر کوئلہ بنانے مین جلا دیے گئے تھے لیکن اب شمال کی طرف اور زیادہ عمدہ لوہے کی کانین برآمد ہوچکی ہین اور حرفت آہن سازی کا مرکز یہان سے جانب شمال منتقل ہوگیا ہے اور اب سوائے چھوٹی چھوٹی جھاڑیون اور کہین کہین تناور درختون کے کچھ کے اور کچھ پھیلے نباتات مین سے نظر نہین آتا۔

یہان ایک قطعہ آراضی مین جہان سے جنگل صاف کردیا گیا تھا۔ پہاڑی کے سرسبز و شاداب پہلو پر ایک لمبا گر نیچا سنگین مکان بنا ہوا تہا جہان ایک پیچیدہ راستہ کے ذریعے سے جو کھیتوں مین ہو کر گزرتا تہا پہونچتے تھے۔ سڑک کے قریب اور تین طرف جھاڑیون سے گھرا ہوا شاگرد پیشہ لوگون کا ایک مکان تہا جس کا ایک دروازہ اور ایک کھڑکی ہماری طرف تھی یہی موقعہ ارتکاب قتل کا تھا۔

انسپکٹر اسٹینلے ہاپکنس سب سے پہلے ہم کو مکان مین لیگئے اور وہان ایک پریشان صورت اور سفید بالون والی عورت سے ہماری ملاقات کرائی۔ یہ مقتول کی بیوی تھی اُسکے چہرے کی گہری جھریون، آنکھون کے سیاہ حلقون اور گھبرائی ہوئی صورت سے ظاہر ہوتا تہا کہ وہ کس قدر عرصۂ دراز تک آلام و مصائب اور بدسلوکیون کا شکار رہی ہے اور اُس نے اسقدر عرصہ تک سخت مصیبتین برداشت کی ہین۔ اس عورت کے ساتھ اُس کی بیٹی بھی

تھی۔ جس کی پریشان آنکھیں خوف زدہ ہو کر میری طرف دیکھ رہی تھیں۔ یہ لڑکی کہتی تھی کہ وہ اپنے باپ کے مرنے سے بیحد خوش ہوئی اور خدا بھلا کرے دست قاتل کا جس نے ایک شیطان سے انکا پیچھا چھڑایا۔ واقعی بطرس کالئے نے گویا گاؤں کا ناک میں دم کر دیا تھا اور گاؤں کا ایک متنفس بھی اس سے خوش نظر نہیں آتا تھا۔ اس گھر میں گھسکر ہماری بھی طبیعت گھبرائی اور جب ہم گھر سے باہر نکل کر دوبارہ ہوا اور روشنی میں آئے تو ہم نے خدا کا شکریہ ادا کیا۔ مکان سے ہم اس پگڈنڈی پر ہو لئے جو مقتول کی مسلسل آمد ورفت سے کھیتوں میں بن گئی تھی۔

شاگرد پیشہ کا مکان ایک بہت ہی سادہ عمارت تھی۔ دیواریں لکڑی کے تختوں کی تھیں اور اوپر اکہری چھت تھی۔ ایک کھڑکی دروازے کے برابر اور دوسری مکان کے دوسرے سرے پر تھی۔ انسپکٹر ہاپکنس نے اپنی جیب سے کنجی نکالی اور قفل کھولنا چاہا۔ لیکن اس کا ہاتھ دفعتہ رک گیا۔ اور وہ حیرت زدہ ہو کر قفل کو دیکھنے لگا۔

انسپکٹر۔ جناب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی چیز نے قفل کو چھیڑا ہو۔

اور اس میں کوئی شک بھی نہیں تھا کہ کسی شخص نے ضرور قفل کو چھیڑا تھا۔ کیونکہ قفل کے برابر کی لکڑی کسیقدر کٹی ہوئی تھی۔ اور خراشوں کی وجہ سے لکڑی کا رنگ اڑ گیا تھا۔ جو اندر سے سفید نظر آرہی تھی اور دیکھنے سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ خراشیں بہت تازہ ہیں۔ اسی اثنا میں مسٹر ہومس کھڑکی کا معائنہ کر رہے تھے۔

ہومس کسی شخص نے کھڑکی کھولنے کی بھی کوشش کی ہو لیکن خواہ وہ کوئی بھی ہو لیکن مکان کے اندر نہیں جاسکا۔ اگر وہ شخص کوئی چور ہے تو ضرور اناڑی ہوگا۔

انسپکٹر۔ یہ بالکل عجیب وغریب بات ہوئی میں قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ دروازہ اور کھڑکی پر یہ نشانات کل نہیں تھے۔

ہیں۔ ممکن ہے گاؤں میں سے کسی شوقین چھوکرے نے یہ حرکت کی ہو اور وہ اندر کی حالت دیکھنا چاہتا ہو۔ کیوں آپکا کیا خیال ہے؟

انسپکٹر۔ قیاس تو یہ نہیں کرتا کیونکہ گاؤں والوں میں بہت ہی کم آدمی ایسے ہوں گے جو دروازہ یا کھڑکی توڑنا تو درکنار ہوا اس میدان میں بھی قدم رکھنے کا حوصلہ کر سکیں کیوں مسٹر ہومس! آپ کا کیا خیال ہے؟

مسٹر ہوریس ہارکر کی قلم فرسائیون کا کارنامہ ہے پورے دو کالم سیاہ کرکے نہایت فصاحت و بلاغت کے دریا بہائے گئے تھے اور مضمون کو "سنسنی خیز" بنانے مین کوئی دقیقہ اٹھا نہین رکھا گیا تھا۔ مسٹر ہومس نے کھانا کھاتے ہوئے اخبار کھول کر سامنے رکھ لیا تھا۔ اور کھانے کے ساتھ ساتھ پڑھتے گئے اور پڑھتے پڑھتے وہ دو تین مرتبہ اندر ہی اندر ہنسے۔

ہومس۔ واٹسن! یہ تو خوب ہوا۔ ذرا سنو تو سہی۔

"یہ معلوم کرنا طمانیت بخش ہے کہ اب اس معاملہ مین محکمۂ پولیس کے مشہور اور صاحب تجربہ کار سُراغ رسان مسٹر لیسٹریڈ۔ اور فن تفتیش و انکشاف کے مشہور و معروف ماہر مسٹر شرلاک ہومس کے خیالات و قیاسات مین کوئی اختلاف نہین رہا اور دونون نے متفق الرائے ہوکر یہ نتیجہ نکالا ہے کہ وہ سلسلہ واقعات عجیب جو اس قدر ہولناک قتل کی صورت مین منتج ہوا۔ وہ کسی شخص کے اختلال دماغی کا نتیجہ ہے کسی جرائم پیشہ شخص کا فعل نظر نہین آتا۔ اور فی الحقیقت اس سلسلہ جرائم کی اور کوئی توجیہ بجز اسکے ہو ہی نہین سکتی کہ مرتکب کے دماغ مین خلل ہے۔"

واٹسن! دیکھو اخبارات بھی کسی قدر قیمتی چیز ہین۔ بشرطیکہ آپ اُن سے کام لینا جانتے ہون۔ اچھا اب اگر آپ اپنا کھانا ختم کرچکے ہون تو ذرا پھر کینسنگٹن کی طرف چلئے۔ دیکھین وہان ہارڈنگ برادرس کے یہان کیا حالات معلوم ہوتے ہین۔

الغرض ہم دونون رسٹران سے نکل کر پھر ایک گاڑی مین سوار ہوکر کینسنگٹن پہونچے اور ہارڈنگ برادرس کی دوکان پر رُکے۔ دوکان کا مالک ایک اوسط قد، دوہرے جسم کا چست و چالاک آدمی تھا جس کی حرکات و سکنات نہایت تیز، زبان نہایت صاف اور دماغ نہایت صحیح تھا۔ اور ان تمام خوبیون کے ساتھ حاضر جواب بھی خوب تھا۔ معمولی اور رسمی صاحب سلامت کے بعد مسٹر ہومس نے مطلب کی باتین دریافت کرنا شروع کین۔

ہومس۔ جناب نے اس واقعۂ قتل کے حالات تو ضرور پڑھے ہونگے؟

ہارڈنگ۔ ہان جناب شام کے چھپنے والے اخبارون مین پڑھے ہین مسٹر ہوریس ہارکر میری دوکان کے خاص خریدارون مین ہین۔ چند ماہ گذرے کہ ہم نے ہی ان کو بُت دیا تھا۔ ہم نے اس قسم کے تین بُت بذریعہ فرمایش گلڈر اینڈ کمپنی کے یہان سے منگائے تھے۔ لیکن اب وہ سب کے سب فروخت ہو چکے ہین۔

ہومس۔ آپ نے وہ بُت کس کس کے ہاتھ فروخت کئے؟

ہارڈنگ۔ کس کس کے ہاتھ! ایک بُت تو مسٹر ہارکر لے گئے تھے۔ دوسرا بُت مسٹر جوشوا براؤن کے ہاتھ فروخت کیا جنکا پتہ لابرنم لاج، لابرنم ویل چزوک ہے اور تیسرا بُت مسٹر سینڈ فورڈ کو دیا تھا جنکا پتہ لوور گروو روڈ ریڈنگ ہے اس طرح تینوں بُت تین شخصوں کے ہاتھ فروخت ہوئے تھے۔

ہومس۔ (فوٹو دکھاکر) کیا آپ نے اس کو کبھی دیکھا ہے؟

ہارڈنگ۔ جی نہیں میں نے کبھی نہیں دیکھا اور ایسے کریہہ منظر شخص کی صورت دیکھنا چاہتا ہوں۔

ہومس۔ کیا آپ کے کارخانہ میں کوئی اطالوی نوکر ہے؟

ہارڈنگ۔ جی ہاں کئی ایک اطالوی ہیں۔ کوئی کاریگر ہے۔ اور کوئی سامان صاف کرتا ہے۔

ہومس۔ کیا یہ ممکن ہے کہ آپکی دوکان کے رجسٹروں پر ان شخصوں کی نظر بھی پڑ سکے۔

ہارڈنگ۔ ہو کیوں نہیں سکتا۔ اگر وہ لوگ چاہیں تو ہمیشہ دیکھ سکتے ہیں۔ اور کتابوں کو ان لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ رکھنے کی کوئی وجہ بھی نہیں دیکھتا۔ یہ معاملہ واقعی عجیب و غریب ہے۔ خدا آپکو کامیابی دے۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ اگر دوران تحقیقات میں کوئی نئی بات معلوم ہو تو آپ اس کی اطلاع مجھے ضرور دینگے۔

باب (۵)

گرفتاری

مسٹر ہارڈنگ سے دریافت حال کرتے وقت مسٹر شرلاک ہومس نے بعض باتوں کے نوٹ اپنی کتاب میں درج کر لئے تھے۔ اور اب جو صورت واقعات جدید رنگ اختیار کرتی جاتی تھی اس سے وہ پوری طرح مطمئن نظر آتے تھے الغرض جب وہاں سے چلے تو انہوں نے [illegible] نے اور کوئی بات نہیں بتائی صرف یہ کہا کہ۔

ہومس۔ دوست واٹسن! اگر ہم جلدی نہ چلے تو مسٹر لیسٹریڈ سے چھوٹا بننا پڑیگا کیونکہ

اُن کی ملاقات کیلئے مقرر کیا گیا تھا۔ وہ آگیا ہے۔

اس کے بعد ہم دونوں ایک گاڑی کرایہ کی کرکے فوراً جلدی سے روانہ ہوگئے اور واقعی جس وقت ہم لوگ اپنے مکان واقع بیکر اسٹریٹ مین پہونچے تو دیکھا کہ مسٹر لیسٹریڈ وہان پہلے ہی سے موجود ہین۔ اور نہایت اضطراب کے ساتھ کمرہ مین اِدھر اُدھر گھوم رہے ہین۔ اس وقت انسپکٹر صاحب کے بشرہ سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ انھون نے جو دن بھر محنت کی ہے وہ رائگان نہین گئی۔

انسپکٹر۔ فرمایئے مسٹر ہومس! کچھ کام مین کامیابی ہوئی؟

ہومس۔ کیا بتائین آج تو دن بھر ایک لمحہ کی بھی فرصت نصیب نہین ہوئی۔ لیکن خدا کا شکر ہے کہ ایک منٹ بھی ضائع نہین ہوا۔ ہم نے تھوک فروش کارخانہ دارون اور دونون خوردہ فروش دوکان دارون سے مل کر بات چیت کی۔ اور اب مین ہر بُت کی تاریخ شروع سے آخر تک بیان کر سکتا ہون۔

انسپکٹر۔ بُت!...... خیر مسٹر ہومس آپ کا طریق عمل ہمیشہ نرالا اور جداگانہ ہوتا ہے اور مین اس پر اعتراض کرنیکی قابلیت نہین رکھتا۔ لیکن مین یقین کرتا ہون کہ آج مین نے آپ سے اچھا اور زیادہ کام کیا ہے۔ یعنی مین نے شخص مقتول کی لاش کی شناخت کرا لی ہے۔

ہومس۔ واقعی؟

انسپکٹر۔ جی ہان۔ اور اس کے علاوہ وجہ قتل بھی دریافت کر لی ہے۔

ہومس۔ خوب! شاباش!!

انسپکٹر۔ ہمارے دفتر مین ایک انسپکٹر صاحب جو زعفرانی پہاڑی اور اطالوی بستی کے بچہ بچہ اور چپہ چپہ سے واقف ہین۔ اب خیال فرمایئے کہ معائنہ لاش سے یہ معلوم ہوا کہ مقتول کے گلے پر ایک ایسا نشان ہے جو عموماً رومن کیتھولک فرقہ والون کے ہوتا ہے۔ دوسری طرف اس کا رنگ بھی ہم لوگون سے مختلف تھا۔ ان دونون باتون سے مین نے نتیجہ نکالا کہ یقیناً یہ شخص جنوبی یورپ کا رہنے والا ہے۔ انسپکٹر ہل نے مقتول کی صورت دیکھتے ہی فوراً پہچان لیا کہ وہ کون ہے۔ سنیئے! مقتول شہر وینس کا رہنے والا ایک اطالوی نژاد شخص ہے۔ جس کا نام پالٹرو وینکستالی ہے اور یہ لندن کے مشہور ستم شعارون اور سفاک جلادون مین سے تھا۔ اس شخص کا تعلق ایک خفیہ سیاسی انجمن سے تھا جس کا نام انجمن مافیہ ہے اور یہ جماعت اپنے احکام کی نافرمانی مین قتل

کر ڈالتی ہے۔ اب آپ سمجھتے جاتے ہونگے کہ معاملہ کس طرح صاف ہوتا جاتا ہے۔ دوسرا شخص یعنی قاتل بھی اسی خفیہ انجمن کا کوئی ممبر ہوگا۔ جس نے انجمن کے قواعد و ضوابط کی کسی طرح خلاف ورزی کی تھی۔ انجمن کی طرف سے مقتول پائلٹرو کو اس کی سزا دہی کیلئے تعینات کیا گیا ہوگا اور یہ جو فوٹو جو مقتول کی جیب سے برآمد ہوا ہے وہ قاتل کا ہے۔ جو محض اس غرض سے جیب میں رکھا گیا ہوگا کہ کسی دوسرے شخص کو غلطی سے قتل نہ کیا جائے۔ الغرض مقتول اس شخص کو ڈھونڈھتا ہے اور پتہ لگا لیتا ہے۔ وہ اس کا پیچھا کرتا ہے۔ مکان میں گھستے دیکھتا ہے۔ وہ باہر انتظار کرتا ہے اور جب قاتل باہر نکلتا ہے تو دونوں میں ہاتھا پائی ہوتی ہے۔ اسی جدوجہد میں وہ شخص پائلٹرو کو چھرے سے قتل کر ڈالتا ہے۔ اب فرمائیے مسٹر شرلاک ہومس! یہ سلسلہ واقعات اور استدلال کس قدر عمدہ اور دلنشین قائم ہوا ہے۔

ہومس۔ (مسکراکر) نہایت خوب! مسٹر لیسٹریڈ نہایت خوب!! لیکن آپ نے اس بات کی کوئی توجیہہ نہیں کی کہ وہ بُت کیوں توڑے گئے۔

انسپکٹر۔ پھر وہی بُت! بس جناب میرے خیال میں بُت آپ کے دماغ سے قیامت تک نہیں نکلینگے۔ لیکن اس بُت شکنی کا معاملہ ہے ہی کیا۔ معمولی سا جرم ہے۔ جس میں مجرم کو زیادہ سے زیادہ تین مہینہ کی نہیں تو چھ مہینہ کی سزا ہو سکتی ہے۔ اصلی اور اہم معاملہ تو قتل کا ہے جس کی ہم تفتیش کر رہے ہیں اور میں آپ سے عرض کئے دیتا ہوں کہ اب میں اس سلسلہ کی تمام کڑیاں اپنے ذہن میں قائم کر رہا ہوں۔

ہومس۔ اچھا اس کے بعد آپ کیا کرینگے؟

انسپکٹر۔ بس آیندہ کرنے کو رہ کیا گیا ہے۔ میں انسپکٹر ہل کو ساتھ لیکر اطالوی بستی میں جاؤنگا۔ اور جس شخص کا یہ فوٹو ہے۔ اس کو ڈھونڈھ لونگا۔ اور بالزام قتل عمد گرفتار کر لونگا۔ کیا آپ بھی میرے ساتھ تشریف لے چلینگے؟

ہومس۔ نہیں جناب! میرے خیال میں ہم اپنا مقصد زیادہ آسان طریقہ سے حاصل کر سکتے ہیں اور اگرچہ میں یقینی طور پر تو کہہ نہیں سکتا کیونکہ واقعات کی رفتار کا انحصار ایک خاص بات پر ہے جو ہمارے قابو سے باہر ہے۔ لیکن مجھے قوی امید ہے۔ یعنی دو حصہ یقین اور ایک حصہ مایوسی کہ اگر آپ آج رات کو ہمارے ساتھ چلیں گے تو میں ملزم کی گرفتاری میں آپکو کافی مدد دونگا۔

انسپکٹر۔ کہاں۔ اطالوی بستی میں؟

ہومس - نہین - بلکہ میرے خیال مین ملزم کے ملنے کی زیادہ توقع چزوک مین ہے - الغرض مسٹر لیسٹریڈ! اگر آپ آج رات کو ہمارے ساتھ چزوک تشریف لے چلین تو مین وعدہ کرتا ہون کہ اگر ضرورت باقی رہگئی تو مین آپ کے ساتھ اطالوی بستی مین کل ضرور چلون گا - اور میرے خیال مین اگر دہان چلنے مین چند گھنٹہ کی تاخیر بھی ہو گئی تو کوئی مضائقہ کی بات نہین ہے - اور اب میرے خیال مین اگر ہم لوگ چند گھنٹہ کے لئے سو رہین تو اس سے بہت بڑا فائدہ ہوگا - کیونکہ میرا ارادہ رات کے گیارہ بجے سے پہلے چلنے کا ہے - اور یہ بھی خیال ہے کہ وہان سے ہماری واپسی صبح سے پہلے نہین ہو سکے گی - اچھا مسٹر لیسٹریڈ! پہلے تو آپ ہمارے ساتھ کچھ کھانا تناول فرمائین بعد ازان آپ کے لئے بستر حاضر ہے اور آپ وقت آنے تک آرام فرمائین اچھا واٹسن! مین بہت ممنون ہون گا اگر آپ کسی خاص پیغامبر کو طلب کر لینگے کیونکہ اس وقت مجھے ایک نہایت ہی ضروری خط بھیجنا ہے جو فوراً چلا جانا چاہئے -

مین نے حسب ہدایت مسٹر شرلاک ہومس فوراً ایک معتبر آدمی کو طلب کیا جسکی معرفت انھون نے ایک لفافہ کسی جگہ بھیجا اور تاکید کردی کہ سوائے مکتوب الیہ کے اور کسی کے ہاتھ مین نہ دے اس کے بعد مسٹر ہومس نے شام کا تمام وقت پرانے روزانہ اخبارون کی فائلون کے دیکھنے اور ورق گردانی کرنے مین گذارا - جو بر ابر کے کمرہ مین بھری پڑی تھین -

جب وہ اس کمرے سے چھان بین کرکے برآمد ہوئے تو اُن کے بشرہ سے ایک قسم کی مسرت ظاہر ہو رہی تھی - لیکن انھون نے اپنی تحقیقات کا کوئی حال ہم لوگون سے بیان نہین کیا -

مین شرلاک ہومس کی باتون اور ان کے سائنٹفک طریقون سے خوب واقف تھا - اس معاملہ کی عقدہ کشائی مین جو جو کارروائیان وہ کر رہے تھے - مین نے اُن کو خوب نظر غور سے دیکھا تھا اور جس طرح وہ اس پیچیدہ معاملہ کی گتھی سلجھاتے جاتے تھے وہ مین بخوبی سمجھتا جاتا تھا اور اگرچہ مین اس قابل نہین ہوا تھا کہ کوئی خاص اور مستقل نتیجہ قائم کر سکون لیکن مجھے یقین ہو گیا تھا کہ اب مسٹر ہومس اس عجیب و غریب بُت شکن کی نسبت یہ خیال رکھتے تھے کہ چونکہ منجملہ چھ نیم تن بتون کے وہ چار کو توڑ چکا ہے لہذا اب اس کا ارادہ ضرور بالضرور بقیہ دو بتون کے بھی توڑنے کا ہوگا - ان بقیہ بتون مین سے ایک عدد چزوک مین تھا اور دوسرا ریڈنگ مین - لیکن بمقابلہ ریڈنگ کے چزوک قریب تھا - لہذا خیال گذرتا تھا کہ اس مرتبہ اگر آئیگا تو چزوک والے بُت کا نمبر آئیگا - اور یہی وجہ تھی جو وہ مسٹر لیسٹریڈ کو لیکر چزوک جا رہے تھے - مسٹر ہومس کا یہ بھی ارادہ ظاہر ہوتا تھا

کہ وہ ملزم کو ہاتھ رنگا ہوا یعنی عین بحالت ارتکاب جرم گرفتار کرلینا چاہتے ہین۔ اس وقت مجھے یہ بھی یاد آیا کہ میرے چالاک دوست شرلاک ہومس نے اخبارون کے ذریعے سے ملزم کو کس طرح دھوکا دیا تھا اور مسٹر ہوریس ہارکر کی معرفت یہ لکھوا دیا تھا کہ نقل کسی ایسے شخص کا ہے جس کے دماغ مین خلل ہے اس کے معنی یہ تھے کہ وہ مجرم کو بے فکر کردینا چاہتے تھے تاکہ وہ کام مین بدستور مصروف رہے۔ واللہ جب مین نے ان تمام باتون کو سوچا تو میرے دل مین اپنے دوست مسٹر شرلاک ہومس کی دانشمندی اور دقیقہ سنجی کی اس درجہ قدر ہوئی کہ مین بیان نہین کرسکتا۔ میرے خیالات کو اس بات سے اور بھی زیادہ پختگی ہوگئی کہ جب ہم گھر سے چلنے لگے تو مسٹر ہومس نے مجھے ہدایت کی کہ مین اپنا ریوالور بھی پورا بھر کر جیب مین رکھ لون اور انھون نے خود بھی اپنا پسندیدہ حربہ یعنی لوہے کی بھاری شام والا ڈنڈا سنبھال لیا تھا۔

رات کے گیارہ بجے ایک چوپہیہ گاڑی طلب کرلیگئی اور اس پر سوار ہوکر ہم روانہ ہوگئے چلتے چلتے ایک مقام پر پہونچے جو ہیمرا سمتھ والے پل کے اس طرف تھا۔ یہان پہونچ کر گاڑی روک دیگئی۔ کوچبان کو منتظر رہنے کی ہدایت کردی گئی اور ہم وہان سے روانہ ہوئے۔ تھوڑی دور چلکر ہم ایک دور افتادہ اور الگ تھلگ سڑک پر پہونچے جس کے دو طرفہ خولصورت درخت نصب تھے اور دونون طرف شاندار نفیس مکانات کی قطارین تھین۔ جن مین سے ہر مکان کے چارون طرف احاطہ اور باغیچہ تھا۔ سڑک والی لالٹین کی روشنی مین ایک مکان کے تختہ پر نظر پڑی جو پھاٹک پر نصب تھا۔ "لابرنم ویلا" تحریر تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ مکان کے رہنے والے پہلے ہی سے اپنے اپنے کمرون مین جاکر مصروف استراحت تھے۔ کیونکہ بڑے کمرے کے بیرونی دروازہ پر جو چھوٹی سی لالٹین جل رہی تھی اس کے سوائے گھر مین اور کہین روشنی کا پتہ نہین تھا۔ سڑک اور احاطہ کے مکان کے درمیان مین لکڑی کا کٹہرا تھا جسکا تاریک سایہ اندر کی طرف پڑ رہا تھا۔ اسی سایہ مین ہم لوگ چھپ کر بیٹھ گئے۔

ہومس۔ (باہستگی) مجھے اندیشہ ہے کہ ہم لوگون کو زیادہ عرصہ تک انتظار کرنا پڑیگا۔ لیکن خدا کا شکر ادا کرنا چاہیئے کہ اس وقت بارش نہین ہے۔ دوسرے یہ بھی ہوسکتا ہے کہ وقت گذاری کے لئے سگریٹ۔ سگار یا پائپ سے ہی شغل کیا جائے لیکن مجھے قوی امید ہے یعنی وہی دو حصے یقین اور ایک حصہ مایوسی ہے کہ ہم ضرور اپنی محنت کی راحت پائینگے۔ لیکن واقعات کچھ ایسے جلد جلد آگرا پڑے کہ ہم کو زیادہ دیر زحمت انتظار کشی نہ اٹھانی پڑی اور مقصد ایک عجیب اور نرالے طریقہ

سے حاصل ہو گیا۔

باوجودیکہ کسی قسم کی آواز سنائی نہیں دی۔ لیکن دفعتاً باغ کا پھاٹک کھلا اور ایک پتلا دبلا چست چالاک شخص بندر کی طرح اُچک کر اندر داخل ہوا۔ اور راستہ پر چلنے لگا۔ ہم نے اس کو وہان تک دیکھا جہاں اوس پر لالٹین کی خفیف روشنی پڑی بعد ازان وہ شخص جھپٹ کر عقب کی طرف مکان کے سایہ مین غائب ہو گیا۔ اس کے بعد کسی قدر وقفہ گذرا۔ اور ہم لوگ دم سادھے بیٹھے رہے۔ اسکے بعد آہستہ سے ایک ایسی باریک آواز سنائی دی جیسے کوئی چھوٹا سا دروازہ کھلنے پر ہوتی ہے وہ شخص کھڑکی کا دروازہ کھول رہا تھا۔ اس کے بعد آواز بند ہو گئی اور پھر بہت دیر تک سکوت طاری رہا۔ وہ شخص کھڑکی مین ہوکر مکان مین داخل ہو رہا تھا۔ اتنے مین مکان کے اندر دفعتہً روشنی نمودار ہوئی اور غائب ہو گئی۔ معلوم ہوا کہ وہ چور لالٹین سے کام لے رہا تھا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ جس چیز کی اس کو تلاش تھی وہ اس کمرہ مین موجود نہین تھی۔ کیونکہ کبھی چور لالٹین کی روشنی کھڑکی کی ایک پردہ سے نظر آتی تھی۔ کبھی دوسرے سے۔

انسپکٹر۔ آؤ کھلی ہوئی کھڑکی کے پاس چلین۔ اور جب وہ شخص باہر نکلنے لگیگا۔ تو ہم اس کو فوراً دبوچ لین گے۔

لیکن ہم لوگ ابھی اپنی جگہ سے ہلنے بھی نہ پائے تھے کہ وہ شخص مکان سے باہر نکل آیا۔ اور جسوقت اس شخص پر روشنی پڑی تو ہم نے دیکھا کہ وہ کوئی چیز سفید سی بغل مین دبائے لئے جا رہا ہے اوس نے چورون کی طرح چارون طرف نظر ڈالی۔ لیکن ہر جگہ سناٹا تھا اس لئے اس کی ڈھارس بندھی ہماری طرف پشت کرکے وہ شخص زمین پر بیٹھگیا اور اپنی بغل کی چیز بھی سامنے رکھ لی۔ اسکے بعد ایسی آواز آئی گویا کسی سخت چیز سے دوسری سخت چیز پر ضرب لگائی گئی ہے اور وہ دوسری چیز پاش پاش ہوکر بکھر گئی ہے۔ وہ شخص اپنے کام مین اسقدر منہمک تھا کہ اسکو ہمارے پاؤن کی آہٹ تک سنائی نہ دی۔ اور ہم اس کے سر پر پہونچ گئے۔ موقعہ پر پہونچتے ہی جس طرح کوئی شیر ببر کی طرح جست لگاکر اپنے شکار پر دفعتاً آ پڑتا ہے اوسی طرح مسٹر شرلاک ہومس نے جھپٹ کر اس شخص کو جا دبوچا۔ بعد ازان فوراً ہی مین اور مسٹر لیسٹریڈ بھی لپٹ گئے۔ دونون ہاتھون مین ہتکڑیان ڈال دی گئین۔ اور اس شخص کو پوری طرح قبضہ مین کر لیا گیا۔ جس وقت ہم نے اس شخص کی صورت دیکھی تو اس شخص کی صورت شکل نہایت کریہہ تھی۔ اس کے چہرہ کا رنگ پھیکا تھا۔ چہرہ پر جھریان پڑی ہوئی تھین۔ اور تمام صورت بھیانک اور خونخوار نظر آتی تھی اس

شخص کی صورت فوٹو کے عین مطابق ہے۔

لیکن اس وقت مسٹر شرلاک ہومس کی توجہ ہمارے قیدی کی طرف نہین تھی۔ بلکہ وہ مکان کے دروازہ کی چوکھٹ پر بیٹھکر نہایت غور سے اس چیز کو دیکھنے لگے جو وہ شخص مکان مین سے نکالکر لایا تھا۔ یہ نپولین اعظم کا ویسا ہی ایک نیم تن بُت تھا۔ جیسا ہم نے اسی روز صبح کو پاش پاش دیکھا تھا۔ اور اس کے بھی ٹکڑے بالکل اسی طرح کئے گئے تھے جیسے پہلے بُت کے کئے گئے تھے۔ مسٹر ہومس بُت کے ہر ٹکڑے کو اٹھا اٹھا کر روشنی مین بغور ملاحظہ فرماتے تھے۔ لیکن ایک ٹکڑے مین دوسرے ٹکڑے سے کوئی فرق نظر نہ آتا تھا۔

مسٹر ہومس اپنا معائنہ ختم ہی کرنے پائے تھے کہ دفعتہً بجلی کی روشنی ہوئی اور تمام مکان بقعہ نور بنگیا۔ مکان کا دروازہ کھلا اور ایک گول مٹول میانہ قد۔ مضبوط ہاتھ والا۔ خوشمزاج آدمی نمودار ہوا۔ یہ مالک مکان تھا جو اس وقت خواب کے کپڑے ہی پہنے باہر نکل آیا تھا۔

ہومس۔ آپ میرے خیال مین مسٹر جوشوا براؤن ہین؟

مسٹر براؤن۔ اور آپ یقیناً مسٹر شرلاک ہومس ہین۔ میرے پاس جناب کا مراسلہ رقعہ پہونچا تھا تو جناب نے ایک خاص پیغامبر کے ہاتھ ارسال فرمایا تھا۔ اور مین نے آپ کے ارشاد کی حرف بحرف تعمیل کی۔ ہم نے مکان کے اندر سے تمام دروازے بند کرکے اور واقعات کے منتظر رہے۔ واللہ! مین نہایت خوش ہوا کہ آپ نے اس بدمعاش کو گرفتار کرلیا۔ اب مین امید کرتا ہون کہ آپ حضرات اندر تشریف لاکر کچھ چائے پانی سے شغل فرمائینگے۔

اگرچہ اس وقت رات زیادہ آچکی تھی۔ اور انسپکٹر لیسٹریڈ کو یہ بھی فکر تھی کہ ملزم کو بہت جلد کسی محفوظ جگہ پہونچا دیا جائے۔ لیکن جس خاص تلطف آمیز لب و لہجہ مین اس زندہ دل شخص نے مدعو کیا تھا وہ ایسا تھا کہ کوئی بھلا آدمی اس کی دعوت سے انکار نہین کرسکتا تھا۔ الغرض ہم مکان کے اندر گئے اور اس شخص نے خوب خاطر مدارات کی۔ بعد ازان ہم معافی کے خواہان ہوکر رخصت ہوئے۔

چند منٹ کے اندر ہماری چوپہیہ گاڑی جس کو ہم ٹھہرا آئے تھے۔ موقعہ پر پہونچگئی۔ اور ہم چارون آدمی لندن کی طرف روانہ ہوئے۔ راستہ مین ہمارے قیدی نے ایک لفظ بھی اپنی زبان سے نہین نکالا۔ لیکن وہ بار بار خیران ہوکر ہماری صورتون کو تکتا تھا۔ اور ایک مرتبہ جو میرا ہاتھ اس کے قریب تک پہونچ گیا تو اس نے ایک بھوکے درندہ کی طرح ایسا پنجہ مارا

اور نوچ لیا۔
تھوڑی دیر بعد ہم لوگ تھانہ مین پہونچ گئے جہان ملزم کی جامہ تلاشی لیکر حوالات مین بند کیا گیا۔ تلاشی مین چند شلنگ نقد اور ایک پیش قبض برآمد ہوا جس کے قبضہ پر تازہ خون کے داغ نظر آتے تھے۔ ان تمام باتون سے فارغ ہوکر جو ضابطہ کے بموجب نہایت ضروری تھین۔ ہم وہان سے روانہ ہونے لگے۔ تو مسٹر لیسٹریڈ بولے۔

انسپکٹر۔ بس اب معاملہ ٹھیک ہوگیا۔ انسپکٹر ہل ان تمام بدذاتون سے بخوبی واقف ہین وہ دیکھتے ہی اس شخص کا اصلی نام بتادین گے آپ نے دیکھا کہ میرا وہ نظریہ جو مین نے "مانیہ" نامی خفیہ انجمن کے متعلق قائم کیا تھا۔ وہ ضرور صحیح نکلیگا۔ لیکن سچ تو یہ ہے مسٹر ہومس اکہ جس ہوشیاری اور دانشمندی سے آپ نے اس مجرم کو گرفتار کیا ہے اس کی داد نہین دی جاسکتی اور مین آپکا بیحد ممنون احسان ہون لیکن افسوس یہ ہے کہ آپ کی جملہ کارروائی میری سمجھ مین ابھی تک نہین آئی۔

ہومس۔ (مسکراکر) ع بسیار سفر باید تا پختہ شود خامے۔ بہرحال چونکہ اب رات زیادہ آگئی ہے اور ابھی تک ایک دو باتین اور حل طلب باقی ہین۔ اس لئے میرے خیال مین ابھی اس معاملہ کی پوری تشریح کا وقت نہین آیا اور مین ارادہ کرچکا ہون کہ اس معاملہ کو آخری منزل تک پہونچاکر چھوڑونگا۔ اچھا مسٹر لیسٹریڈ! اگر آپ ایک مرتبہ پھر کل چھ بجے میرے یہان قدم رنجہ فرمانے کی زحمت گوارا فرمائین تو غالباً مین آپ کو بتا سکون گا۔ کہ ابھی یہ معاملہ آپ کی سمجھ مین پوری طرح کیون نہیئن آیا۔ لیکن واضح رہے کہ یہ ایسا عجیب و غریب معاملہ ہے کہ جرائم کی تاریخ مین اپنا ثانی نہین رکھتا۔ اور ہان واٹسن اگر مین اپنے کارنامے قلمبند کرنیکی کبھی آپ کو اجازت دون گا۔ تو نپولین اعظم کے نیم بتون کا یہ معاملہ فہرست کی چوٹی پر ہوگا۔

باب (۶)

گوہر نایاب

اگلے روز شام کو حسب قرارداد سابق مسٹر لیسٹریڈ ہمارے یہان پھر تشریف لائے۔ اس مرتبہ

وہ ملزم کے متعلق مزید معلومات حاصل کر چکے تھے۔
ہومس۔ کہیئے جناب ملزم کی نسبت کچھ مزید معلومات حاصل ہوئی۔
انسپکٹر۔ جی ہاں اس کا نام پیتو ہے
ہومس۔ اور اصلی یا دوسرا نام۔
انسپکٹر۔ وہ معلوم نہیں ہو سکا۔
ہومس۔ اور کوئی بات؟
انسپکٹر۔ جی ہاں وہ اطالوی بستی کا ایک مشہور و معروف لفنگا ہے۔ ہمیشہ کنواں کھودتے اور پانی پیتے گذرے۔ یہ کمبخت کسی زمانہ میں نہایت ہوشیار کاریگر تھا اور اکل حلال سے بسر اوقات کرتا تھا لیکن بدقسمتی سے اس کو رفتہ رفتہ ہوا لگ گئی اور بداعمالی میں پڑ گیا۔ دو مرتبہ جیلخانہ کاٹ چکا ہے ایک مرتبہ تو کسی چھوٹی سی چوری میں اور دوسری مرتبہ ایک اپنے ہموطن کو چھرا مارنے میں۔ انگریزی زبان خوب جانتا ہے
ہومس۔ اور وہ بُت شکنی کی وجہ بھی کچھ معلوم ہوئی۔
انسپکٹر۔ کچھ بھی معلوم نہیں ہوا۔ وہ کمبخت نہ منھ سے بولتا ہے نہ سر سے کھیلتا ہے۔ کسی بات کا جواب ہی نہیں دیتا۔ اس بارے میں پولیس نے اس سے بہتیرے سوال کئے لیکن وہ کچھ نہیں بتاتا بہرحال پولیس نے اسقدر معلوم کر لیا ہے کہ غالباً یہ بُت گلڈر اینڈ کمپنی کے یہاں اسی کے ہاتھ کا بنائے ہوئے تھے۔ کیونکہ وہ اس قسم کے کاموں کیلئے اس کارخانہ میں ملازم تھا۔

مسٹر ہومس ان تمام باتوں کو غور سے سنتے رہے۔ حالانکہ ان میں بہت سی باتیں اُن کو پیشتر سے معلوم تھیں۔ لیکن میں چونکہ ان کی باتوں سے خوب واقف تھا۔ میں دیکھ رہا تھا کہ اگرچہ وہ بظاہر مسٹر لیسٹریڈ کی باتیں بغور سن رہے ہیں۔ لیکن ان کے اصلی خیالات اور ان کا دل کہیں اور ہے اور اس وقت کی مصنوعی سنجیدگی اور متانت کے پردہ میں مجھے ان کی حالت کچھ مضطرب اور بےچین نظر آ رہی تھی۔

بالآخر مسٹر شرلاک ہومس اپنی کرسی پر بیٹھے بیٹھے دفعتاً اُچکے۔ اور ان کی آنکھوں میں ایک خاص قسم کی روشنی نظر آنے لگی۔ اس وقت دروازہ کی گھنٹی بجی تھی۔ اور ایک منٹ بعد زینہ پر کسی شخص کے پاؤں کی آہٹ سنائی دی۔ دروازہ کھلا اور ایک سرخ رنگ اُمس آدمی جس کے بال کھچڑی ہو گئے تھے۔ کمرہ میں نمودار ہوا۔ اس کے داہنے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا دستی بیگ تھا

جواس نے میز پر رکھدیا۔

نو وارد ۔ کیا یہاں مسٹر شرلاک ہومس موجود ہین؟

ہومس ۔ (مسکراکر) جی ہان غالباً آپ ریڈنگ والے مسٹر سینڈلفورڈ ہین؟

نو وارد ۔ ہان جناب! مجھے افسوس ہے کہ یہان آنے مین کسی قدر دیر ہوگئی۔ لیکن کیا کرون گاڑیان ہی خراب وقت پر چلتی ہین۔ آپ نے مجھے ایک نیم تن بُت کی نسبت لکھا تھا جو میرے پاس ہے۔

ہومس ۔ بیشک!

نو وارد ۔ میرے پاس آپکا خط موجود ہے آپ نے تحریر فرمایا تھا کہ :۔

"مین اس فرانسیسی بُت کی نقل کا مجسمہ خریدنا ہون جو موسیو دیوائن نے نپولین اعظم کا بنایا تھا۔ اور جو بُت آپ کے قبضہ مین ہے اس کی قیمت دس پونڈ دینا چاہتا ہون"

کیا یہی مضمون ہے نا؟

ہومس ۔ یقیناً۔

نو وارد ۔ مجھے یہ خط پڑھ کر سخت حیرانی ہوئی۔ کیونکہ مین نہین سمجھ سکا کہ آپ کو یہ بات کیونکر معلوم ہوئی کہ میرے پاس کوئی بُت موجود ہے۔

ہومس ۔ بیشک آپ کو حیرانی ہوئی ہوگی۔ لیکن معاملہ بہت آسان اور صاف ہے۔ اس لئے کہ وہ بُت آپ نے ہارڈنگ برادرس کے یہان سے خرید فرمایا تھا اور انھون نے مجھے آپکا پتہ بتا دیا۔

نو وارد ۔ اوہو یہ بات ہے! کیا انھون نے یہ بھی آپ کو بتا دیا ہے کہ مین نے بُت کی قیمت کیا ادا کی تھی

ہومس ۔ جی نہین یہ تو نہین بتایا۔

نو وارد ۔ تو دیکھئے کہ مین اگرچہ کوئی متمول یا بڑا آدمی نہین ہون لیکن مین ایماندار ضرور ہون۔ مین آپ کو بتائے دیتا ہون کہ مین نے اس بُت کی قیمت پندرہ شلنگ دی تھی۔ اور میرے خیال مین قبل اس کے کہ آپ وہ بُت خرید فرمائین تو مین آپ کو یہ قیمت بتا دینا چاہتا ہون۔ کیونکہ آپ نے اس کی قیمت دفعۃً دس پونڈ لگا دئے ہین۔

ہومس ۔ مین جناب کے خیالات کو بنظر استحسان دیکھتا ہون لیکن اب چونکہ مین دام لگا چکا ہون اس لئے مین اپنے قول سے نہین پھر سکتا۔

نو وارد ۔ مسٹر ہومس! اگر یہ بات ہے تو آپ واقعی اپنی بات کے دُھنی ہین۔ مین وہ بُت آپکی ہدایت کے بموجب اپنے ساتھ لیتا آیا ہون لیجئے یہ موجود ہے۔ یہ کہکر نو وارد نے اپنا دستی بیگ

نکھولا اور ویسا ہی ایک نیم تن بُت نکالکر میز پر رکھدیا۔ جیسا ہم کئی بار ٹوٹی شکل مین دیکھ چکے تھے۔
مسٹر ہومس نے اپنی جیب سے ایک کاغذ نکالا اور ساتھ ہی دس پونڈ کا ایک نوٹ بھی نکال کر میز پر رکھدیا
ہومس۔ مسٹر سینڈ فورڈ! آپ کی بڑی عنایت ہوگی اگر آپ اس کاغذ پر دستخط فرما دین گے
اس کاغذ کا مضمون محض اسقدر ہے کہ آپ اپنے جملہ حقوق جو آپ کو اس بُت کی نسبت حاصل ہین
وہ آپ بخوشی خاطر بالعوض مبلغ دس پونڈ کے میری طرف منتقل کرتے ہین۔ بات یہ ہے کہ مین قانونی
آدمی ہون اور قاعدہ سے چلنا چاہتا ہون اس وقت آپ کو یا مجھے کچھ معلوم نہین کہ آیندہ کیا صورت
واقع ہو اور یہ یہ لیجئے آپ اپنی چیز کی قیمت۔
مسٹر سینڈ فورڈ نے کہنے کے مطابق کاغذ پر دستخط کر دیے۔ جو شرلاک ہومس نے خوشی خوشی
اٹھاکر جیب مین رکھدیا۔ نووارد بھی بُت دے کر اور قیمت جیب مین ڈال کر خوشی خوشی سلام کرکے رخصت ہوا
نووارد کے رخصت ہونے کے بعد جو حرکتین مسٹر ہومس نے کرنی شروع کین وہ قابل دید
تھین۔ پہلے تو انھون نے ایک صاف دھلا ہوا کپڑا میز کی دراز مین سے نکالا اور اُسے میز پر کھول کر
بچھا دیا۔ بعد ازان وہ نیم تن بُت جو ابھی خریدا تھا اوس کپڑے کے وسط مین رکھا۔ اس کے بعد انھون
نے اپنا بھاری مُوٹھ والا ڈنڈا سنبھالا۔ اور نہایت بیدردی سے اس خوبصورت مجسمہ کی کھوپڑی پر ایک
ضرب رسید کی۔ ضرب لگتے ہی وہ بُت پاش پاش ہوگیا۔ اور اس کے تمام ٹکڑے کپڑے پر بکھر گئے۔
اس کے بعد مسٹر ہومس نے بیٹھکر ان ٹکڑون مین سے ہر ایک کو اٹھا کر بغور دیکھنا شروع کیا۔
ایک منٹ کے بعد مسٹر ہومس کے منھ سے ایک نعرہ فتحمندی نکلا۔ انھون نے اپنے ہاتھ
مین بُت کا ایک ٹکڑا اٹھا کر بلند کیا۔ جس مین عناب کے برابر کوئی کالی سی چیز جمی ہوئی تھی۔
ہومس۔ (خوش ہوکر) حضرات مین آج آپ صاحبان کو وہ مشہور معروف گوہر نایاب دکھانا چاہتا
ہون جس کو "بورغیاس کا کالا موتی" کہتے ہین۔
کچھ دیر تک تو مین اور لیسٹریڈ دونون بیٹھے ہوئے مسٹر ہومس کی طرف دیکھتے رہے لیکن بعد
ازان ہم دونون اس طرح فرط مسرت سے تالیان بجانے لگے جس طرح تھیٹر کے کھیل مین
کسی بات سے خوش ہوکر ناظرین تالیان بجایا کرتے ہین۔
مسٹر ہومس کے زرد چہرہ پر مسرت کی سرخی نمودار ہوگئی اور جس طرح تھیٹر کا ایکٹر جھک کر
تسلیم عرض کیا کرتا ہے اُسی طرح انھون نے بھی ایکٹ کرنا شروع کر دیا یہ وہ وقت تھا کہ مسٹر
ہومس کے دماغ سے فکر و تشویش، دلیل و استدلال کی تمام قوتین زائل ہو چکی تھین اور وہ بچون اور

توجوانون کی طرح اس قدر خواہان نظر آتے ستھے کہ لوگ ان کو محنت اور جانفشانی کی داد دین - اللہ اللہ! یہ وہی شرلاک ہومس ستھے جو عام تعریفون اور تحسین وداد سے اس طرح گھبرایا کرتے ستھے یا آج وہ خود اس بات کے متمنی ستھے کہ کوئی شخص ان کی پیٹھ ٹھونکے اور ان کو شاباش کہکر داد دے۔ خیر مسٹر شرلاک ہومس اس وقت وہ موتی لئے ہوئے آگے بڑھے اور ہم کو دکھا کر اس طرح لکچر دینا شروع کیا -

ہومس - حضرات! ملاحظہ فرمائیے کہ یہ سیاہ رنگ سچا موتی جو اس وقت میرے ہاتھ مین ہے دنیا کا سب سے زیادہ مشہور معروف گوہر نایاب ہے اور تمام دنیا مین اپنا ثانی نہین رکھتا اور میری خوش قسمتی تھی کہ مین ایک صحیح طریقہ استدلال سے کام لیتا ہوا واقعات کو اس طرح مربوط کرنے مین کامیاب ہوا کہ اس گوہر نایاب کی تمام تاریخ اس وقت سے لیکر جب یہ واقعہ ہوٹل مین شہزادہ کونونہ کے کمرہ خواب سے گم ہوا تھا تا ایندم معلوم کر سکا اور آخر مین نے اس موتی کو اس نیم تن بت کے اندر سے کھود نکالا جو ان بتون مین سے یہ آخری بت تھا جو گلڈر اینڈ کمپنی کے کارخانہ واقع اسٹپنی مین ایک ساتھ نصف درجن بنائے گئے تھے۔

مسٹر لیسٹریڈ! آپ کو یاد ہوگا کہ جب یہ گوہر نایاب گم ہوا تھا - تو لندن مین کس قدر سنسنی پھیلی تھی پولیس کا تمام محکمہ تفتیش مین مصروف ہو کر خوب دوڑ دھوپ کر رہا تھا - لیکن یہ موتی برآمد کرنے مین کامیابی نہین ہوئی تھی - پولیس نے اس معاملہ مین مجھ سے بھی صلاح و مشورہ لیا تھا لیکن اسوقت مین بھی واقعہ پر کوئی روشنی نہین ڈال سکا تھا - اس مین شک نہین کہ شہزادی کی خادمہ اور مشاطہ پر جو اطالیہ کی رہنے والی تھی - اس موتی کی نسبت شبہ گذرتا تھا اور یہ بھی اس وقت ثابت ہو گیا تھا کہ اس عورت کا کوئی بھائی لندن مین موجود بھی ہے - لیکن ہم لوگ ان دونون مین کوئی سلسلہ تعلق قائم نہین کر سکتے تھے - آپ کو یاد ہوگا کہ اس اطالوی مشاطہ کا نام لکریشیہ وینکسائی تھا - اور اب مجھے یقین ہو گیا ہے کہ یہی پالٹرو وینکسائی جو لندن مین دو روز ہوے قتل ہوا ہے اس عورت کا بھائی تھا - مین نے اخبارون کے پرانے فائلون کا مطالعہ کر کے تاریخین ڈھونڈھ نکالی ہین - اور مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ جس روز یہ موتی گم ہوا تھا - اس تاریخ سے ٹھیک دو روز بعد یہ شخص بیپو بالزام دنگا فساد اور مار پیٹ گرفتار ہوا تھا - اور اس کی گرفتاری گلڈر اینڈ کمپنی کے کارخانہ مین ہوئی تھی اور یہی وہ زمانہ تھا کہ یہ نصف درجن بت بنائے جا رہے تھے - اب آپ سلسلۂ واقعات کا ربط صاف طور پر سمجھ سکتے ہین -

لہذا سلسلہ کو الٹا لیجئے اور واپس چلئے تو آپ موتی کی گمشدگی کے واقعہ تک پہونچ جائینگے۔
اور یہی صورت تھی جو اس واقعہ کے حالات نے میرے دل میں قائم کی تھی۔ جس وقت بیپو کا جامہ تلاشی پولیس نے کیا اور جبکہ بیہودہ کارخانہ میں گرفتار ہو گیا۔ اس وقت یہ موتی اس کے پاس موجود تھا۔ یہ ممکن ہے کہ اس نے یہ موتی پائنٹرو کے پاس سے چرایا ہو یا وہ موتی کی چوری میں اس کا شریک رہا ہو۔ یا وہ پائنٹرو اور اس کی بہن کے درمیان واسطہ رہا ہو بہرحال کچھ بھی ہو ان میں سے کسی بات کا بھی ہم سے تعلق نہیں ہے۔
بس اصلی بات جو ہے وہ صرف اس قدر ہے کہ جب پولیس نے اس کا پیچھا کیا تو موتی اس کے پاس موجود تھا۔ وہ پولیس سے بچنے کے لئے سیدھا اس کارخانہ کی طرف بھاگا جہاں وہ کام کیا کرتا تھا۔ اب اس کو موتی کے کسی اچھی اور محفوظ جگہ چھپا دینے کا بہت کم وقت تھا اور وہ خوب جانتا تھا کہ اس کا گوہر بے بہا کس قدر نایاب اور قیمتی ہے اور اس کو اندیشہ تھا کہ اگر اس کو پولیس نے ایسی حالت میں گرفتار کر لیا کہ وہ موتی اس کے پاس موجود ہوا تو وہ لازمی طور پر جامہ تلاشی میں برآمد ہو کر پولیس کے قبضہ میں چلا جاویگا اور اس کے ہاتھ سے ہمیشہ کے لئے جاتا رہے گا۔ بس میں اس حالت کشمکش و پیچ میں اسکو وہ نصف درجن بت نظر پڑے جو ابھی تیار ہوئے تھے اور راستہ میں رکھے ہوئے سوکھ رہے تھے۔ ان میں ایک بت ابھی تک کافی نرم تھا۔ بس اس نے فوراً وہ موتی جیب سے نکال کر اس بت میں داخل کیا اور چونکہ بہت ہوشیار و کاریگر تھا۔ اسلئے فوراً اس نے رخنہ بند کر کے جوڑ نامعلوم کر دیا۔ موتی کے پوشیدہ کرنیکی اس سے زیادہ محفوظ اور نامعلوم جگہ اور کوئی نہیں ہو سکتی تھی۔ اور یہ ایسی جگہ تھی جہاں کسی کا خیال بھی نہ جا سکتا تھا کہ ایک گوہر بے بہا کسی بت میں چھپا رکھا ہے بیپو کو عدالت سے سال بھر قید کی سزا ہو گئی اور اس زمانہ میں وہ نصف درجن بت لندن بھر میں پھیل گئے اب جب وہ چھوٹ کر آیا تو اسکو اس موتی کی فکر دامن گیر ہوئی وہ یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ موتی کون سے بت میں مخفی ہے۔ معلوم کرنے کی صرف ایک ہی صورت تھی۔ یعنی بتوں کو پاش پاش کر کے تلاش کیا جائے۔ بت کے ہلانے سے بھی کام نہ چل سکتا تھا۔ کیونکہ وہ نرم پلاسٹر کے اندر جم گیا تھا۔ اور یہی وجہ بت شکنی کی تھی۔ یہ حال اس شخص نے دامن استقلال ہاتھ سے نہ چھوڑا اور نہ نہایت ہوشیاری سے اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔ اپنے ایک چچا زاد بھائی کے ذریعہ جو گلڈر اینڈ کمپنی کے کارخانہ میں ملازم ہے اس کو معلوم ہو گیا کہ وہ نصف درجن بت کس کس کے ہاتھ فروخت کئے گئے تھے۔ اس کے بعد وہ کسی نہ کسی

طرح کوشش کر کے مارس ہڈسن کے یہان ملازم ہوگیا۔ اور وہان فروختگی کے رجسٹر دیکھکر اس کو
ان لوگون کے پتے معلوم ہوگئے۔ جنکے ہاتھ مین بُت فروخت کئے گئے تھے چنانچہ اس نے ان
تینون بتون کے پتے نوٹ کر لئے۔ بعد ازان کسی اور اطالوی دوست کے ذریعہ سے اس نے یہ
بھی پتہ چلالیا کہ بقیہ تین بُت کہان کہان فروخت ہوئے اس کیبعد اس نے بت شکنی شروع کی
پہلے دوکان کا بُت توڑا۔ موتی اس مین نہین تھا۔ پھر ڈاکٹر کے بتون کا نمبر آیا۔ ان مین سے
بھی موتی نہ نکلا۔ بقیہ تین بتون مین سے پہلا نمبر مسٹر ہوریس ہورکر کے بُت کا آیا۔ وہان جاتے
ہوئے اس کو اس کے پرانے دوست مقتول نے دیکھ لیا۔ اور اس نے اسکا تعاقب کیا۔ اور موتی
طلب کرنے پر دونون مین ہاتھا پائی ہوئی۔ مجرم نے اس کو چھرے سے قتل کر کے اپنا پیچھا چھڑایا،
انسپکٹر۔ اگر مقتول مجرم کا شریک جرم تھا تو پھر وہ اسکا فوٹو لئے ہوئے کیون مارا مارا پھرتا تھا؟
ہومس۔ اس لئے کہ اس کو مجرم کا پتہ نشان معلوم نہین تھا۔ اور اگر وہ کسی سے اس کا پتہ
دریافت کرتا ہوگا۔ تو وہ فوٹو دکھا کر دریافت کرتا ہوگا۔ بظاہر اس کے سوائے اور کوئی وجہ نظر
نہین آتی۔ خیر قتل کے بعد مین نے حساب لگایا اور قیاس دوڑایا کہ اب مجرم بجائے اس کے کہ
اپنا کام روک دے۔ وہ اس کی تکمیل اور زیادہ جلدی کریگا اس کو اندیشہ ہوگا کہ اب کہین پولیس
والے اس کا صحیح مقصد معلوم نہ کر لین اور اس سے پہلے ہی ہو چکر بقیہ بتون پر قبضہ نہ کر بیٹھین۔
اتنی بات ضرور تھی کہ مجھے یہ نہین معلوم تھا کہ مسٹر ہارکر والے بُت سے اس کو موتی مل گیا ہے
یا نہین۔ اور ابھی مجھے اس امر کا بھی کامل یقین نہین تھا کہ وہ موتی کی تلاش مین ہے۔ بلکہ یہ خیال
تھا کہ وہ کسی چیز کو ضرور ڈھونڈھ رہا ہے۔ کیونکہ اگر ایسا نہ ہوتا۔ تو وہ ہارکر کے یہان سے بُت
چرا کر اتنی دور اور درمیان مین خالی گھر چھوڑ کر باغیچہ مین نہ لیجاتا اور وہان لالٹین کی روشنی "

اب آپ خیال فرمایئے کہ چونکہ مسٹر ہارکر والا بُت بقیہ تین مجسمون مین سے ایک تھا۔
اسی لئے مین نے آپ سے کہا تھا کہ مجھے دو حصہ کامیابی اور ایک حصہ ناکامی کی امید ہے کیونکہ اگر
مجرم کو ہارکر والے بُت مین موتی مل گیا ہوتا تو پھر اس کا ملنا بہت مشکل ہوجاتا۔ اب اگر مجرم کو
ہارکر کے یہان موتی نہین ملا تو صرف دو بُت اور باقی رہ گئے ہین۔ ایک وہ جو چزوک مین ہے
اور دوسرا وہ جو ریڈنگ مین ہے۔ چونکہ چزوک لندن کا ایک حصہ ہے اور قریب ہے لہذا گمان
غالب تھا کہ اگر اس کو موتی نہین ملا تو وہ پہلے چزوک جائیگا۔ یہی وجہ تھی کہ مین نے مالک مکان کو
ایک خاص خط بھیجکر مطلع کر دیا تھا۔ اور پوری طرح ہدایت کی تھی۔ جس کی اس نے حرف بحرف

تعمیل کی۔ اگر مین ایسا نہ کرتا تو بہت ممکن تھا کہ کوئی دوسرا واقعہ رونما ہوتا۔ بس اس کے بعد ہم لوگ خود وہان پہونچے اور جو کچھ نتیجہ نکلا وہ نہایت ہی خوش آیند ہے۔

اس وقت مجھکو کامل یقین ہوگیا تھا کہ مجرم بود غیاس والے موتی کی تلاش مین ہے وجہ یہ کہ شخص مقتول کا نام معلوم ہوتے ہی ایک کڑی کا سلسلہ دوسری کڑی سے مل گیا بس آپ خوب سمجھ سکتے ہین کہ اب صرف ریڈنگ والا بُت باقی رہگیا تھا۔ لہٰذا وہ گمشدہ موتی لازمی طور پر اسی کے اندر ہوگا۔ اب مین نے خود آپ صاحبان کے سامنے وہ بُت خرید لیا ہے اور وہ موتی یہان موجود ہے

ہم دونون تمام واقعات دم بخود اور حیران و ششدر بنے ہوئے سنتے رہے۔ بالآخر انسپکٹر لیسٹریڈ نے اس طرح مہر سکوت توڑی۔

انسپکٹر۔ مسٹر ہومس! سچ تو یہ ہے کہ مین نے آپ کو بہت سے معاملات کی تفتیش کرتے دیکھا ہے۔ لیکن ان تمام معاملون مین ایک بھی ایسا نہین تھا جس مین آپ نے اسقدر ہوشیاری اور دانشمندی سے کام لیا ہو۔ واللہ! ہم پولیس والون کو آپ سے کسی قسم کا رشک و حسد نہین۔ اگر آپ بازی لیجاتے ہین تو لیجائین۔ بلکہ ہم کو آپ کی ذات فخر ہے اور اگر آپ کل کسی وقت دفتر مین قدم رنجہ فرمائین۔ تو آپ دیکھ لینگے کہ وہان ایک شخص بھی ایسا نہ نکلیگا جو آپ کو سلام کر کے خوش نہ ہو اور جو آپ سے ہاتھ ملانا اپنے لئے باعث عزت و افتخار نہ خیال کرے۔

ہومس۔ مسٹر لیسٹریڈ! مین آپ کا شکریہ ادا کرتا ہون۔ یہ آپ لوگون کی قدردانی اور ذرہ نوازی ہے ورنہ "من آنم کہ من میدانم" بہرحال واٹسن! لو یہ موتی۔ اور اس کو بحفاظت تمام آہنی الماری مین رکھدو۔ تسلیمات عرض ہے جناب انسپکٹر لیسٹریڈ صاحب! اگر آیندہ بھی کوئی قابل توجہ اور سنگین معاملہ پیش ہو تو مین نہایت خوشی کے ساتھ اس مین آپ کی مدد کرون گا۔ والسلام۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پبلشر صدیق بکڈپو امین آباد لکھنؤ

خونی تصویر

ہومس کچھ عرصہ سے خاموش بیٹھا ہوا اپنی نازک کر ایک کیمیاوی ظرف پر جھکائے کسی غیر معمولی مسئلہ کے حل کرنے میں مصروف تھا۔ اس مصروفیت سے یکایک چونک کر بول اٹھا۔

"واٹسن! آپ جنوبی افریقہ کے ضمانتی بنک میں روپیہ لگانا کیوں نہیں چاہتے"

گو کہ میں ہومس کی غیر معمولی قابلیتوں سے واقف تھا لیکن اس بات کو سنکر مجھے بڑا تعجب ہوا اور میرے تخیل پر اس جملہ نے جو اثر ڈالا بیان سے باہر ہو۔

واٹسن۔ آخر آپ نے یہ کیسے اندازہ کر لیا۔

تب وہ اپنے اسٹول پر بیٹھے بیٹھے میری طرف مڑا اس وقت اس کے ہاتھ میں ایک شیشی کی نلی تھی جس سے بھاپ نکل رہی تھی وہ میری طرف مخاطب ہو کر بولا۔

ہومس۔ واٹسن! آپکو اپنی شکست کا اعتراف کرنا پڑے گا۔

واٹسن۔ واقعی مجھے اعتراف ہو۔

ہومس۔ اگر اعتراف ہو تو اسے تحریر میں لے آئیے اور اپنے دستخط ثبت کیجئے۔

واٹسن۔ کیوں؟

ہومس۔ کیونکہ ابھی پانچ منٹ بعد آپ کہنے لگیں گے کہ اس کا بوجھنا آسان بات تھی۔

واٹسن۔ نہیں صاحب میں کوئی ایسی بات نہ کہوں گا۔

ہومس۔ ڈیوب کو شکنجہ میں لگا کر اور واٹسن کی طرف مخاطب ہو کر اور اس انداز میں جیسے کوئی پروفیسر اپنے شاگرد سے مخاطب ہوتا ہو "عزیزی واٹسن" بولا آپ یہ تو بتائیے آپ کے خیالات کے متعلق صحیح قیاسات قائم کرنا کوئی مشکل بات نہیں کیونکہ کسی امر پر غور کر کے اور اس کے ہر پہلو پر نظر ڈال کر صحیح نتائج اخذ کیے جا سکتے ہیں۔ سبب یہ ہو کہ ہر نتیجہ اپنے مقدمہ پر منحصر ہوتا ہے اور اسی طرح پر سلسلہ وار واقعات کو ملانے سے ہم بالکل صحیح نتیجہ پر پہونچ جایا کرتے ہیں۔ اگر کوئی شخص کسی واقعہ کے ابتدائی حالات سے پورے طور پر واقف ہو اور پھر سلسلہ واقعات کو ملاتا ہوا درمیانی نتیجہ پر پہونچ جائے تو اس کے انجام کے متعلق پیشین گوئی کرنا آسان بات ہوگی البتہ اس کے لئے یہ بات ایک عجیب بات

ہو سکتی ہے جو اس حقیقت سے بے خبر ہیں۔
آپ کی چھنگلیا اور انگوٹھے کے درمیان کھریا کا نشان دیکھ کر یہ بتانا کوئی مشکل بات نہیں کہ آپ اپنے قلیل سرمایہ کو قرض کے روزگار میں لگانا پسند نہیں کرتے۔
واٹسن سلسلۂ واقعات کو ملا کر نتیجہ تک اکثر حالتوں میں پہونچ سکتے ہیں اس سے مجھے انکار نہیں لیکن اس معاملہ میں کھریا کے نشان سے اس نتیجہ پر پہونچنے میں کوئی تعلق نہیں پاتا۔
ہومس۔ بہت ممکن ہے کہ آپ کی رائے صحیح ہو لیکن واضح رہے کہ میں واقعات اور اس نتیجہ کا تعلق آپکو دکھا دوں گا۔ اس زنجیر کی ابھی کچھ کڑیاں غائب ہیں۔ اول یہ کہ جب آپ رات کو کلب سے لوٹے تو آپ کے بائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور چھنگلیا کے درمیان کھریا مٹی تھی۔ دوم بلیارڈ کھیلتے وقت آپ نے کھریا ہاتھ سے رکھدی تھی۔
سوم یہ کہ آپ علاوہ مٹر سٹن کے کسی اور کے ساتھ بلیارڈ کھیلتے ہیں۔ چہارم یہ کہ چار ہفتہ گذرے کہ آپ نے مجھ سے یہ کہا تھا کہ مٹر سٹن جنوبی افریقہ میں ایک جائداد خریدنا چاہتا ہو اور مجھے بھی شریک کرنا چاہتا ہو۔ پنجم یہ کہ ایک ماہ بعد اس کی خریداری ناممکن ہو جائے گی۔ ششم یہ کہ آپ کی چیک بک میری الماری میں بند ہو اور آپ نے اب تک اس کی کنجی مجھ سے نہیں مانگی۔
ششم یہ کہ آپ اس طور پر قرض میں اپنا روپیہ لگانا نہیں چاہتے۔
واٹسن۔ یہ تو بالکل سیدھی سادی بات ہو اس کا بوجھنا کیا مشکل تھا۔
ہومس (ذرا بگڑ کر) جب آپ کو کوئی بات بتا دی جاتی ہو تب آپ یہ کہنے لگتے ہیں کہ اس کا بوجھنا تو بچوں کا کھیل تھا۔ اچھا لیجئے آپ کے سامنے ایک معمہ رکھتا ہوں دیکھوں آپ کیا سمجھتے ہیں۔
یہ کہکر ہومس نے ایک تختہ کاغذ میز پر پھیلا دیا اور اپنی کیمیاوی تحقیق میں مصروف ہو گیا۔
واٹسن اس تختہ پر بنے ہوئے خط طغرا کو بغور دیکھتے ہوئے ہومس کو مخاطب کر کے بولا۔
واٹسن۔ کیوں مسٹر ہومس یہ تو بچوں کی سی ڈرائنگ معلوم ہوتی ہو۔
ہومس۔ ارے یہ محض آپ کا خیال ہو۔
واٹسن۔ اچھا پھر یہ کیا شے ہو سکتی ہو
ہومس۔ یہ وہ چیز ہے کہ جس کے جاننے کا مسٹر ملٹن از حد مشتاق ہو یہ معمہ پہلی ڈاک سے آیا ہے اور آخری ڈاک سے حل کر کے روانہ کرنا ہو۔
واٹسن۔ دیکھئے زینہ کی گھنٹی بجی ممکن ہو کہ یہ شخص اس معمہ کے حل کا مشتاق ہو جو بے صبر ہو کر خود ہی

آپہونچا۔

اتنے میں ایک بھاری قدم زینہ پر سنائی دیا اور ایک لمحہ بعد ایک دراز قد شریف آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کا چہرہ سرخ تھا اور آنکھیں چمک رہی تھیں اس کے گلاب سے بھرے بھرے گال اس بات کی شہادت دے رہے تھے کہ وہ بیک اسٹریٹ سے دور کہیں زندگی بسر کر چکا ہو اس کے لب و لہجہ اور وضع قطع سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ مشرقی ساحل کا باشندہ ہو۔

نو وارد موجودہ لوگوں میں سے ہر ایک سے مصافحہ کرنے کے بعد بیٹھنے ہی کو تھا کہ اس کی نظر اس تختہ کاغذ پر پڑی جو دواشن کے آگے بچھا ہوا تھا جسے دیکھ کر وہ ہومس کی طرف مخاطب ہو کر بولا۔

اجنبی۔ کہیے مسٹر ہومس اس تختہ کاغذ پر تصویریں ہیں کہیے ان کے متعلق آپکی کیا رائے ہے۔ آپ تو معمہ حل کرنے کے بڑے شایق ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس سے زیادہ پراسرار معمہ نہیں ہو سکتا اور آپکا خاصا شغل ہو۔ میں نے یہ کاغذ اس لئے پہلے سے بھیجدیا تھا تاکہ میری حاضری سے پیشتر آپ اس کا مطالعہ کر رکھیں۔

ہومس۔ واقعی یہ معمہ ہو ذرا ٹیڑھی کھیر۔ پہلے تو میں اسے بچوں کا کھیل ہی سمجھتا تھا لیکن ابتک میں اس کو حل نہ کرسکا۔ صرف تعداد مہمل تصاویر کی رقصاں نظر آتی ہو۔ اور بس۔

بس ایک ایسی مہمل شئی کو آپ اسقدر پراسرار اور عظیم الشان کیوں تصور کرتے ہیں۔ مجھے اس میں کوئی مطلب کی بات نظر نہیں آتی۔

اجنبی۔ بظاہر آپ کا فرمانا بجا ہو مگر میرے لئے اس راز کا افشا لازمی ہو۔ وہ ان تصاویر کے ڈر سے مری جاتی ہو۔ گو وہ مجھ سے اس کا اظہار نہیں کرتی لیکن اس کی آنکھوں سے میں خوف کے آثار پاتا ہوں۔ یہی وجہ ہو کہ میں اس کی تہ تک پہونچنے کا خواہشمند ہوں۔

ہومس نے کاغذ کو روشنی کے رخ پر اٹھا کر دیکھنا شروع کیا۔ یہ کاغذ کی نوٹ بک کا پھاڑا ہوا صفحہ تھا۔ پنسل سے کھینچی ہوئی ناچتی ہوئی کچھ تصویریں یوں بنی تھیں

ہومس کچھ دیر تک ان نقوش کو بغور دیکھتا رہا اس کے بعد کاغذ تہ کرکے جیب میں رکھ لیا اسکے بعد ہومس نے مسٹر ہیلن کیوبٹ کو مخاطب کرکے کہا کہ آپ اپنے خط میں کچھ خاص باتوں کا اظہار کیا کہ میں ممنون ہوں گا اگر آپ اس معلومات سے میرے دوست ڈاکٹر واٹسن کو بھی مستفید ہونے کا موقع بہم پہونچائیں۔

مسٹر کیوبٹ۔ دکف افسوس ملتے ہوئے) مجھے افسوس ہے کہ میں کوئی اچھا قصہ گو نہیں ہوں ممکن ہے کہ میں اپنے طرز بیان کی خامی کے باعث واقعات پر سے پورے طور پر پردہ نہ اٹھا سکوں سنئے جناب میں ایک معمولی حیثیت کا آدمی ہوں میرے آبا و اجداد ریڈلنگ تھورپ میں پانچ صدیوں سے رہ رہے ہیں اور قرب و جوار میں اس خاندان سے متمول اور ممتاز کوئی دوسرا خاندان نہیں ہے۔ گزشتہ سال میں شرکت جبلی کی غرض سے لندن آیا تھا اور رسل اسکوائر کے بورڈنگ ہوس گیا تھا جہاں ہمارے قصبہ کا پادری پارکر مقیم تھا۔ وہیں ایک امریکن خاتون مساۃ ایلسی بھی مقیم تھیں۔ رفتہ رفتہ ان سے محبت کے پینگ بڑھنے لگے اور یہاں تک نوبت پہونچی کہ میں اس کی محبت میں دین و دنیا سب بھلا بیٹھا۔ آخر کار دفتر رجسٹری نکاح میں جاکر دونوں نے حلف نامہ داخل کرکے باقاعدہ شادی کرلی۔ اس کے بعد میں اپنی چہیتی بیوی کو ساتھ لیکر خوش خوش اپنے وطن نارفوک واپس آیا۔ ممکن ہے کہ مسٹر ہومس میری اس شادی کو عجیب و غریب خیال کریں کہ ایک ممتاز خاندان کا رکن غیر کیف میں اور وہ بھی غیر مشہور ریوں شادی کرے لیکن اگر آپ نے ایلسی کی صورت دیکھی ہوتی تو شاید تعجب نہ کرتے۔ وہ بہت صاف گو عورت ہے اس نے کورٹ شپ کے زمانہ میں ایسی باتیں کیں کہ جنھیں سنکر مجھے اس سے برخاستہ خاطر ہو جانا چاہئے۔ اس نے صاف طور پر کہدیا کہ اس نے اپنی گزشتہ زندگی میری صحبتوں میں گزاری ہے لیکن اب ماضی کی غم افزا یاد اپنے دل سے محو کرنا چاہتی ہے کیونکہ اب اس ذکر سے اسے سخت اذیت ہوتی ہے اس نے یہ بھی کہا کہ مسٹر ہلٹن مجھ سے مستقل تعلق پیدا کرنے سے قبل آپ کو اس بات کا اقرار کرنا ہوگا کہ آپ میری گزشتہ زندگی کے متعلق مجھ سے کبھی کوئی استفسار نہ کرینگے اور اگر یہ شرائط آپ کو سخت معلوم ہوتے ہوں تو بہتر ہے کہ شادی کے خیال سے باز آئیے اور نارفوک کا راستہ لیجئے اور مجھے میری حالت پر چھوڑ دیجئے۔ لیکن اس قسم کی فیصلہ کن گفتگو اس نے شادی سے صرف ایک دن پہلے کی۔ میں نے جواب میں کہا کہ میں تمھاری تمام شرائط کو بخوشی خاطر منظور کرتا ہوں اور میں آیندہ اس وعدہ کا خیال رکھوں گا۔ میں بات کا دھنی ہوں جو

کہتا ہوں وہی کروں گا۔

اب میری شادی کو ایک سال کا زمانہ ہو چکا اب ہم دونوں بہت خوش و خرم زندگی بسر کرتے ہیں لیکن افسوس کہ اب سے ایک ماہ قبل مجھ پر ایک مصیبت نازل ہو گئی اور وہ یہ ہی کہ ایک دن میری بیوی کے نام امریکہ سے ایک خط پہونچا جیسے اس نے اس پر امریکہ کی مہر دیکھی اسکا رنگ فق ہو گیا اُس نے کانپتے ہوئے ہاتھوں سے لفافہ چاک کیا خط پڑھا اور اُسے آگ میں جھونک دیا۔

میں نے حسب وعدہ اس خط کے متعلق کسی استفسار کی جرأت نہ کی لیکن آہ! اس وقت سے اس وقت تک وہ غریب عجیب پیچ و تاب میں مبتلا ہی ہر وقت میں اسے متفکر اور پژمردہ پاتا ہوں ہر وقت اس کے چہرہ سے خوف کے آثار ظاہر ہیں اور اس کے بشرہ سے معلوم ہوتا ہی کہ کسی آنیوالے شخص کا بہت خوف کے ساتھ انتظار کرتی رہتی ہی۔ اس کو کم سے کم مجھ پر بھروسہ کرنا چاہیئے تھا اگر وہ اپنا راز دل مجھے بتاتی تو میں اس کی پریشانی دفع کرنے کی حتی الوسع دریغ نہ کرتا لیکن جب تک وہ خود اپنا راز مجھ پر افشا کرنے پر تیار نہو میں اس سے اس معاملہ کے متعلق کوئی سوال نہیں کر سکتا۔ آپ اسے باور کریں کہ وہ ایک راست باز عورت ہی۔ اس کی گزشتہ زندگی اگرچہ تاریک رہی ہو لیکن اس میں بھی وہ ایک حد تک معذور تھی۔

نارفوک کیا سارے انگلستان میں میرا خاندان ہمیشہ ممتاز رہا ہی میری بیوی میری شادی کے قبل سے اس بات سے واقف ہی وہ کبھی میری عزت کو بٹہ لگانا کسیطرح پسند نہیں کر سکتی۔

سنئیے صاحب اب یہاں سے اس حیرت خیز داستان کا سب سے اہم باب شروع ہوتا ہی

گزشتہ ہفتہ سہ شنبہ کے روز میں نے اپنے دریچہ کی دہلیز پر چند مہمل تصویریں بدنشان حالت میں کھریا سے بنی ہوئی دیکھیں جیسا کہ آپ اس کاغذ پر ملاحظہ فرما رہے ہیں پہلے مجھے خیال ہوا کہ اصطبل کے ملازم کے ایک لڑکے نے یہ مہمل تصویریں بنا دی ہیں لیکن جب اس سے پوچھا گیا تو اس نے اس سے قطعی لاعلمی ظاہر کی۔ اور قسمیں کہا کہ مجھے باور کرایا کہ واقعی یہ تصویریں اُس نے نہیں بنائی تھیں معلوم نہیں کہ رات میں وہ کسطرح وہاں پیدا ہو گئیں۔ میں نے یہ تصویریں دُھلوا دیں اور نشانات مٹوا دیے۔ جب میں نے یہ واقعہ اپنی بیوی سے بیان کیا تو اس نے یک گونہ سنجیدگی کے ساتھ اظہار تعجب کیا اور مجھ سے استدعا کی کہ اگر آیندہ اور کبھی ایسی تصاویر پھر نظر آئیں تو میں اُسے بھی دکھاؤں۔ ایک ہفتہ تک کوئی قابل ذکر واقعہ نہیں ہوا۔ کل صبح میں نے دھوپ گھڑی

کے پاس یہ کاغذ پڑا ہوا پایا۔ جو آپ کے سامنے موجود ہے۔ میں نے یہ کاغذ اپنی بیوی کو دکھایا کاغذ پر بنی ہوئی مہمل تصویریں دیکھ کر اُس پر مُردنی سی چھا گئی۔ اس وقت سے خوف زدہ نظر آتی ہے۔ وہ خوابیدہ سی نظر آتی ہے اور آثار خوف اُس کے بشرہ سے عیاں ہیں۔ مسٹر ہومس! تب ہی تو مجبور ہو کر میں نے آپکو اس معمہ کے حل کی تکلیف دی۔ یہ کوئی ایسا معاملہ نہ تھا کہ میں پولیس میری مدد کر سکتی۔ اس معاملہ میں جو کچھ امید ہو سکتی تھی وہ صرف آپ سے۔ اب آپ ہی فرمائیے کہ میں کیا کروں۔ اور گو کہ میں بہت امیر آدمی نہیں ہوں لیکن مجھے اپنی بیوی اسقدر عزیز ہے کہ اگر ضرورت ہو تو اُسپر اپنی کوڑی کوڑی صرف کر ڈالوں۔

مسٹر ہن کیوبٹ ایک شریف النفس قدیم خیالات کا آدمی تھا۔ اُس کی آنکھیں نیلی اور بڑی بڑی اور چہرہ خوبصورت تھا اس غریب کو اپنی بیوی سے بیحد الفت تھی اور اسی بنا پر وہ اسپر کافی اعتماد رکھتا تھا۔

ہومس نے اس کی گفتگو کو بہت غور کے ساتھ سُنا اور ذرا دیر سکوت کے عالم میں اسپر غور و خوض کرنے لگا۔ آخرکار ہومس نے کہا۔

ہومس۔ مسٹر کیوبٹ! کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ آپ اس کے رازدار بن جائیں اور یہ مسئلہ بخیر و خوبی حل ہو جائے۔

مسٹر کیوبٹ۔ جی ہاں اگر ایسا ہوتا تو پھر اس دردسری کی ضرورت ہی کیا تھی لیکن آخر وعدہ وعدہ ہی ہے۔ اگر ایلسی چاہتی تو مجھے بتا کر اس کشمکش سے نجات دیتی ممکن ہے اس کے سکون خاطر کے لئے کوئی راستہ نکل آتا۔ لیکن میرے لئے یہ نامناسب ہے کہ اپنا عہد توڑ کر اسے اس راز کے بتانے پر مجبور کروں۔

ہومس۔ اچھا میں تہ دل سے تمھاری مدد کرونگا لیکن یہ تو فرمائیے کہ اس اثنا میں آپ کے قرب و جوار کچھ نو وارد اشخاص تو نظر نہیں آئے؟

مسٹر کیوبٹ۔ یوں تو یہ جگہ اجنبیوں سے پاک نظر آتی ہے لیکن اب اس بارہ میں تفتیش رہیگی اور اگر کوئی ایسی اطلاع ملی تو آپکو فوراً خبر کی جائے گی۔ ہاں قریب میں ایک تکیہ ہے جہاں کچھ کاشتکار لوگ آتے جاتے رہتے ہیں۔

ہومس۔ یہ تصویریں کچھ معنی خیز ضرور ہیں اگر یہ بالکل بے معنی ہیں اور انکی کوئی علامت واضح نہیں ہو تو ان کا حل میرے قبضہ سے باہر ہے۔ البتہ اگر ان تصویروں میں کوئی ربط اور تسلسل ہو

تو یقیناً اس کی تہ کو پہونچنا ممکن ہوگا۔ لیکن اب تک جو معلومات آپ سے فراہم ہو سکیں وہ اسقدر ناکافی ہو کہ اسپر کوئی قیاس قائم کرنا اور سلسلۂ واقعات کو ملا کر نتیجہ تک پہونچنا قطعی ناممکن معلوم ہوتا ہو۔ ان واقعات میں ایسا رابطہ نظر نہیں آتا کہ جسپر میں اپنی تحقیقات کی بنیاد قائم کر سکوں بہتر ہو کہ آپ سردست نارفوک تشریف لیجاویں اور وہاں تاک لگائے رہیں اگر پھر اس قسم کی تصاویر تصویریں نظر آئیں تو احتیاط کے ساتھ ان کی نقل لیکر میرے پاس بھیجدیں۔ یہ افسوس کی بات ہو کہ جو تصویریں کہ دریچہ کی دہلیز پر بنی ہوئی پائی گئی تھیں انکی کوئی نقل میرے پاس آپ نہ لا سکے اور سب سے بڑھ کر جس بات کا آپ کو پتہ لگانا ہو وہ یہ ہو کہ اس جوار میں کسی نووارد شخص کا ورود ہوا ہو تو اس کی اطلاع مجھے کی جائے۔ یا اگر اور کوئی تازہ شہادت ہو تو بہا ساگر کسی جدید واقعہ سے سلسلہ واقعات میں کوئی رابطہ نظر آسے تو میں خود نارفوک چلکر تحقیقات کرنے پر تیار رہوں۔

اس ملاقات کے بعد عرصہ تک ہومس تخیلات کے دریا میں غوطے کھاتا رہا اور بسا اوقات اس نے اس تصاویر والے کاغذ کو بیساختہ نکال کر دیکھنا شروع کیا۔ اس نے تقریباً دو ہفتہ تک اس امر میں کوئی گفتگو نہیں کی اس کے بعد ایک دن مجھے (واٹسن) مخاطب کر کے کہا۔

ہومس۔ مسٹر واٹسن! بہتر ہو کہ آپ کچھ دنوں یہاں قیام فرمائیں۔

واٹسن۔ کیوں؟

ہومس۔ سبب یہ ہو کہ آج ہی ایک تار مسٹر ہلٹن کیوبٹ کا موصول ہوا ہو۔ وہ یہاں ایک بجکر ۲ منٹ پر پہونچ جائے گا اور اس کے تار سے میں قیاس کرتا ہوں کہ رقصاں تصویروں کے متعلق کوئی نئی کڑی ہاتھ آگئی ہو۔

ہم یہ گفتگو کر ہی رہے تھے کہ مسٹر کیوبٹ ایک تیز رفتار گاڑی پر سوار آ پہونچا۔ وہ درماندہ اور پژمردہ نظر آرہا تھا اور اس کی پیشانی پر شکنیں پڑی ہوئی تھیں۔

مسٹر کیوبٹ۔ میں سخت اضطراب کی حالت میں ہوں ....

یہ کہتے ہوئے وہ آرام کرسی پر چپ چاپ پڑ رہا اور کچھ دیر کے بعد سنبھل کر بولا۔

مسٹر کیوبٹ۔ یہ کسقدر دل آزار بات ہو کہ کسی کے گرد غیر معلوم لوگ جمع ہوں جن کا کچھ مقصد اس موجودگی سے ثابت نہو۔ اور خاصکر جب یہ ظاہر ہو رہا ہو کہ ان اجنبی نوواردوں کی وجہ سے ایک غریب عورت وہم کا شکار ہو رہی ہو۔ اور اسی تشویش میں وہ جان سے گزر رہی ہو۔

ہومس۔ اب تک اس نے کچھ کہا بھی ہو۔

مسٹر کیوبٹ۔ جب کبھی ایسی گفتگو کا موقع بھی آیا تو اُس نے ان باتون کے کہنے کی جرأت نہ کی
مین نے کئی بار ایسا موقع نکالا کہ وہ خود بخود اس سربستہ راز کے انکشاف مین معاون بنے لیکن وہ
اور ڈر سی گئی۔ اور اس معاملہ خاص کے متعلق ایک لفظ بھی نہین کہا۔ اس نے کئی بار میرے
خاندان کی عظمت اور میرے شخصی وقار اور میرے اوصاف کا ذکر کیا اس سے مجھے خیال ہوا کہ شائد
باتون باتون مین کچھ پتہ کی بات ہاتھ لگے لیکن سب بے سود ہوا۔

ہومس۔ لیکن آپ نے کچھ اپنے ذریعہ سے بھی پتہ لگایا؟

مسٹر کیوبٹ۔ مسٹر ہومس! آپ کے معائنہ کے لئے جدید رقصان تصویرین یہ دیکھئے موجود ہین۔
اور سب سے بڑی بات یہ ہی کہ مین نے ان رقصان تصویرون کے بنانے والے کو بچشم خود بھی
دیکھا ہے۔

ہومس۔ واقعی اسی آدمی کو جس نے یہ تصویرین کھینچی ہین؟

مسٹر کیوبٹ۔ ہان ہان صاحب مین نے خود اسے ان تصویرون کو کھینچتے دیکھا ہی۔ آپ کے
یہان سے جانے کے بعد ایک دن مین نے یہ رقصان تصویرین کھریا سے بنی ہوئی دیکھین جو سیاہ
لکڑی کے دروازہ پر جو صحن کی کھڑکیون کے سامنے ہی واقع ہی بنائی گئی تہین۔ مین نے اسکی
ایک صحیح نقل لے لی ہی جو یہان ہی۔ (اس نے ایک کاغذ کھول کر میز پر بچھا دیا) مین نے حتی الوسع
ہو بہو نقل لی ہی۔

ہومس۔ خوب خوب فرمایئے۔

مسٹر کیوبٹ۔ جب میں نے نقل اتاری تو نشانات مٹا دیے لیکن تیسرے ہی دن صبح کو سامنے نشانات پھر ظاہر ہو گئے۔

ہومس نے ہاتھ ملتے ہوئے خوشی کا قہقہہ مارا اور کہا کہ اب سامان جمع ہو رہا ہے۔

مسٹر کیوبٹ۔ تین دن کے بعد یہ کاغذ دھوپ گھڑی کے تختے پر ایک سنگریزہ کے نیچے رکھا ہوا ملا دیکھئے اس کی تصویر دن بھی پہلی تصویروں کی طرح ہیں۔ اس کے بعد میں نے تاک لگا کر بیٹھنے کی کوشش کی اور اس کے لئے اپنا کتب خانہ بہت موزون معلوم ہوا کیونکہ وہاں سے باغیچہ صاف نظر آتا ہے۔ ۲ بجے رات کو میں کھڑکی کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ اندر اندھیرا تھا اور باہر چاندنی چھٹکی ہوئی تھی۔ میں نے کسی کے قدم کی آہٹ سنی۔ منہ پھیر کر دیکھا تو اپنی بیوی کو سامنے کھڑا پایا جو ڈریسنگ گون میں ملبوس تھی۔ اس نے مجھ سے استدعا کی کہ میں سو رہوں لیکن میں نے کہا کہ میں تاک لگا کر بیٹھا ہوں دیکھوں یہ کون صاحب ہیں جو روز روز یہ تمسخر کیا کرتے ہیں اس پر میری بیوی نے کہا کہ یہ مہمل مذاق کوئی شخص کرتا ہوگا ہمیں اس کی پروا نہ کرنا چاہئے۔ اس پر میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ واقعی اگر ان تصویروں سے آپکو تکلیف پہونچتی ہو تو چلو کہیں دور چل کر رہیں یہ جگہ چھوڑ دیں تاکہ ان تصویروں سے نجات ملے۔ اس کے جواب میں میری بیوی نے کہا کہ ایک مسخرہ کے مزاج سے عاجز آکر اپنا آبائی وطن چھوڑ دیں۔ اور ہم وطنوں کو ہنسی اڑانے کا موقع دیں۔ جس وقت ہم دونوں میاں بیوی گفتگو کر رہے تھے چاند اپنی شعاعیں اس کے چہرہ پر ڈال رہا تھا جس سے اس کے حسن کو اور چار چاند لگ گئے تھے۔ ناگاہ اس نے جھجک کر میرا شانہ پکڑ لیا۔ میں نے ادھر ادھر نظر ڈالی تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک سیاہ متحرک شے مکان میں نظر آرہی ہے اور جو کونے میں اس لیے دبک رہی ہو کہ میری نظر بچا جائے۔ میں فوراً اپنا پستول لیکر اس کی طرف جھپٹا لیکن میری بیوی نے اپنے دونوں ہاتھ میری گردن میں حمائل کر کے مجھے بڑے زور سے پکڑ لیا اور مجھے فیر کرنے سے روک دیا۔ میں اپنی بیوی کی کشاکش سے فرصت پاکر جب دروازہ کے قریب پہونچا تو وہ متحرک شے غائب ہو چکی تھی۔ لیکن اپنے نشانات چھوڑ گئی تھی۔ یعنی اس دروازہ پر رقصان تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ اور اسی قسم کی تھیں جو ڈبار پہلے نمودار ہو چکی ہیں اور جن کو آپ اسوقت صفحہ کاغذ پر ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ میں نے مکان کا کونا کونا چھان مارا لیکن اس متحرک شے کا

کہیں پر پتہ نہ لگا۔ لیکن یہ سنکر آپکو حیرت ہوگی کہ وہ مکان ہی میں رات بھر موجود رہا کیونکہ جب صبح کو میں نے دروازہ کھولا تو ویسی چند تصویریں اور بنی پائیں جو رات کو موجود نہ تھیں۔

ہومس۔ کیا آپ کے پاس ان سب تصویروں کی نقل موجود ہو۔؟

مسٹر کیوبٹ۔ جی ہاں جہاں تک ہو سکا میں نے ہو بہو ان کی نقل کرلی ہو جو یہ حاضر ہو۔

پھر مسٹر کیوبٹ نے وہ کاغذ پیش کیا جسپر مندرجۂ ذیل مہمل تصویریں بنی تھیں۔

ہومس۔ کیا رات میں آپنے جو تصویریں کیواڑ پر دیکھیں تھیں صبح اس میں کچھ اضافہ پایا یا یہ کہ صبح آپ نے تصاویر کا دوسرا مجموعہ علیحدہ دیکھا۔

مسٹر کیوبٹ۔ نہیں رات میں جو مزید تصویریں بنی یہ علیحدہ تختہ پر تھیں۔

ہومس۔ یہ بات میرے کام کے لیئے بہت ضروری ہے اور اس سے مجھے امید پڑتی ہو

مسٹر کیوبٹ ہاں فرمایئے آپکو اور کیا کہنا ہو۔

مسٹر کیوبٹ۔ جس وقت اس رات میں میری بیوی نے مجھے پستول چلانے سے روک لیا تو میں بہت ناراض ہوا کیونکہ اگر وہ روک نہ لیتی تو میں اس بدمعاش کو ضرور گرفتار کر دا ارکو پھانسی

میری بیوی نے میری ناراضگی دیکھ کر کہا کر رو کنے سے اُس کا مقصد یہ تہا کہ کہین مین خود خطرے مین نہ پڑ جاؤن لیکن جس کا مطلب مین یہ سمجھتا ہون کہ وہ اس متحرک شے کو بچانا چاہتی تہی تاکہ وہ میرے پستول کا نشانہ نہ بن سکے۔

مجکو اس مین ذرا بھی شک نہین کہ وہ اس شخص سے واقف ہی۔ نیز اس کی عجیب غریب مصوری کے راز کو جانتی ہے۔ لیکن مسٹر ہومس! غضب تو یہ ہی کہ میری بیوی کا لب ولہجہ اور اُس کی دلربا نظر مجھے اس بدگمانی سے روکتے ہین۔ اور اب مجھے پورا یقین ہی کہ اس رات مین جو اس نے مجھے اس شخص پر حملہ کرنے سے روکا وہ صرف میرے خیال سے تہا۔

مین نے پورا واقعہ آپ سے بیان کر دیا ہی اور اب مین آپ سے رائے لینا چاہتا ہون۔ کیا یہ بہتر ہوگا کہ مین پانچ چھ کاشتکارون کے لڑکون کو ایک جھاڑی مین چھپا دون اور جب اُس شخص کی صورت دکھائی دے تو اُسے گرفتار کرالون۔ اور یا اس سے نجات پاؤن یا اس کا خاتمہ کرا دون۔ تاکہ پھر کوئی خطرہ باقی نہ رہی۔

مسٹر ہومس۔ یہ معاملہ اہم ہی اور میرا خیال ہی کہ اس تدبیر سے آپ کو نجات نہین حاصل ہوسکتی۔ یہ تو فرمایئے کہ آپ کب تک لندن مین قیام فرما سکتے ہین۔

مسٹر کیوبٹ۔ مجھے آج ہی واپس ہو جانا چاہیئے کیونکہ مین کسی طرح سے بھی اپنی بیوی کو رات مین تنہا نہین چھوڑ سکتا وہ بہت ہی نازک مزاج ہی اور اُس نے واپس ہونے کے لئے بہت ہی اصرار کر دیا ہی۔

مسٹر ہومس۔ یہ سچ ہی لیکن بہتر تہا کہ آپ دو ایک روز یہان ٹھہرتے اور غور و خوض کرنے کے بعد شاید مین بھی آپ کے ساتھ چلتا۔ خیر اگر آپ جانا چاہتے ہین تو جایئن لیکن اپنے کاغذات چھوڑتے جایئن۔ بہت ممکن ہی کہ اب آپ سے جلد مل سکون۔ اس عرصہ مین مین تمھارے معاملہ پر بھی کچھ غور و خوض کر رکھون گا۔

جب تک ہمارا موکل واپس نہین ہوا ہومس بہت سنجیدگی کے ساتھ بیٹھا رہا لیکن اسوقت اس کے دلی اضطراب سے میرا موکل بالکل واقف نہ ہوا وہان صرف مین ہی ایک شخص تہا جو ہومس کے اندرونی ہیجان سے باخبر تہا۔ جیسے ہی مسٹر کیوبٹ نے اپنی پیٹھ پھیری اور دروازہ سے باہر نکلا کہ ہومس میز پر جا پہونچا اور ان تصاویر کو بچھا کر اپنی

غور کرنے لگا۔ ان تصاویر کے غور و خوض میں ایسا منہمک ہو گیا کہ شاید اسے وہاں میری
موجودگی کی بھی خبر نہ رہی۔ خیالات کا تلاطم جب اس کے دماغ میں زیادہ ہیجان پیدا
کر دیتا اور اُسے تھکاوٹ زیادہ محسوس ہونے لگتی تو وہ رفع تکان کے لئے کبھی کبھی سیٹی
بجانے لگتا یا گنگنانے لگتا۔ پے در پے مختلف اور متضاد خیالات کی لہروں نے اس کے سکون
پر پانی پھیر دیا تھا۔ جب اس سے یہ حالت برداشت نہ ہو سکی تو وہ یکبارگی کچھ دیر کے لئے
خاموش ہو گیا لیکن اس حالت میں بھی اس کی آنکھیں ٹکٹکی لگائے ہوئے تھیں اور
پیشانی شکن آلود تھی۔ آخر کار یکبارگی خوشی کا نعرہ مار کر وہ اُچھل پڑا اور اپنے ہاتھ ملتے
ہوئے کمرے میں ٹہلنے لگا۔ اب اس کی صورت سے گونہ اطمینان ظاہر ہوتا تھا۔ اس نے
ایک طویل مضمون کا تار لکھا اور مجھے مخاطب کر کے کہا کہ واٹسن! اگر تار کا جواب خاطر خواہ
مل گیا تو آپ کے لکھنے کے لئے ایک دلچسپ سرگزشت کا اضافہ ہو جائے گا۔

ہومس۔ واٹسن! کل ہم لوگ نارفوک پہونچ جائیں گے اور اپنے دوست کو اس معمہ
کے متعلق کچھ امید افزا خبر سنائیں گے۔

مجھے یہ سنکر ایک حد تک تعجب ہوا لیکن مجھے معلوم تھا کہ ہومس اپنے رازوں کا انکشاف
ایک خاص وقت پر پہونچ کر کیا کرتا ہے۔ اس لئے میں نے اس بارہ میں اس سے دریافت
کرنے کی جرأت نہ کی بلکہ اس وقت کا انتظار کیا کہ ہومس خود اس راز کو مجھ پر افشا کرے ہومس
اس مرسلہ تار کے جواب کا بے چینی کے ساتھ انتظار کر رہا تھا۔ دو دن نہایت بے صبری
کے ساتھ گزرے۔ ہر گھنٹی کی آواز پر ہومس اپنے کان کھڑے کر لیتا تھا۔ دوسرے دن کی
شام کو ہلٹن کیوبٹ کی طرف سے ایک خط پہونچا جس پر لکھا تھا کہ دھوپ گھڑی کے تختہ پر
ایک نئی تحریر پائی گئی اس کی ہو بہو نقل ارسال ہے۔

ہومس اس تصویر والی تحریر کو پاتے ہی اس پر ہمہ تن متوجہ ہو گیا اور آخر کار تعجب اور
خوف سے اُچھل پڑا۔ اور کہنے لگا شمالی واسم کو گاڑی کس وقت جاتی ہے۔ میں نے گاڑیوں
کے اوقات دیکھ کر بتایا کہ گاڑی جا چکی۔

ہومس۔ کل ہم بہت تڑکے ناشتہ کر لیں گے اور پہلی ہی گاڑی میں روانہ ہو جائینگے
ہماری حاضری وہاں بہت ضروری ہے اب ضرورت ہے کہ بلا وقت ضائع کئے ہوئے
ہم کو فوراً ہلٹن کیوبٹ کو مطلع کرنا چاہئے کہ معمہ کا حل کیا ہے کیونکہ ایک خطرناک جال اسکے

راستہ مین بچھا ہوا ہو جس مین ہمارے بھولے بھالے موکل کو پھانسا جا رہا ہو۔

جب مین اس قصہ کے تاریک نتیجہ پر پہونچا تو حقیقتاً ایسا ہی معلوم ہوا۔ پہلے تو یہ معمہ مجھے بازیچہ طفلان معلوم ہوتا تھا۔

مین اپنے ناظرین کی خدمت مین کچھ روشن نتائج پیش کرتا لیکن یہ محض واقعات کی ایک غیر مربوط فہرست ہے البتہ اسی سلسلے سے اس نا معلوم نتیجہ تک رسائی ہو سکتی ہو۔

ہم لوگ خیل سے ورشلم کے اسٹیشن پر اترنے پائے تھے کہ اسٹیشن ماسٹر نے ہم لوگون کو مخاطب کرکے کہا کہ آپ لوگ لندن کے خفیہ پولیس معلوم ہوتے ہین۔

ہومس کے چہرے سے پریشانی کے آثار ظاہر ہو رہے تھے۔

ہومس (اسٹیشن ماسٹر سے) آپ ایسا کیونکر خیال کرتے ہین۔

اسٹیشن ماسٹر۔ کیونکہ ابھی انسپکٹر مارٹن ناروچ سے ہو کر گزرے ہین۔ یہ بھی ممکن ہو کہ آپ سرجن ہون۔ وہ ابھی مری نہین آخری خبر اس کے زندہ رہنے کی ہو ممکن ہو کہ ٹھیک وقت پر پہونچکر آپ اسے بچا سکین۔

ہومس۔ (یہ باتین سنکر ہومس کی پریشانی کی انتہا نہ رہی) ہم رڈلنگ تھورپ جا رہے ہین لیکن معلوم نہین وہان کیا گزرا۔

اسٹیشن ماسٹر۔ یہ ایک افسوسناک حادثہ ہو مسٹر ہلٹن کیوبٹ اور اس کی بیوی دونون بندوق کا نشانہ ہو گئے۔ پہلے اس کی بیوی نے اس کے گولی ماری اور پھر اپنے بھی ماری۔ لوگ ایسا ہی کہتے ہین کہ وہ غریب مر گیا اور وہ عورت دم توڑ رہی ہو۔ اس کے بچنے کی بھی کوئی امید نہین۔

ہومس۔ افسوس صد افسوس! وہ نارفوک کے قدیم خاندان کا ایک رکن تھا اور نہایت معزز شریف طبع انسان تھا۔

ہومس بالکل خاموش رہا فوراً گاڑی کرایہ کی اور اسباب رکھ کر چپکے بیٹھ گیا اور ۷ میل کا سفر بلا لب ہلائے طے کیا جب ہم شہر سے روانہ ہوئے تھے تو وہ راستہ مین بہت بے قرار ہو رہا تھا اور صبح کے اخبار مین بار بار الٹ پلٹ کر کسی خاص خبر کو تلاش کر رہا تھا اور بے چینی کے آثار اس کے بشرے سے ظاہر تھے لیکن ان خبرون نے اس کی تشویش کو اور بڑھا دیا۔ وہ اپنی جگہ پر ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔ ہم جہان سے اس وقت گزر رہے تھے بہترین نظارہ کی

جگہ تھی۔ وہاں کی آبادی محض چند جھونپڑوں پر مشتمل تھی لیکن گرجوں کے بلند مینار سر افق میں بلند تھے اور وہاں کے قدیم باشندوں کی دولت و حشمت کو یاد دلاتے تھے۔ نارفوک کے سبز کنارے پر بحر جرمنی کی چنبیلی کے حاشیے نظر آنے لگے۔ اور کوچبان نے چابک کے اشارے سے بتایا کہ یہ سامنے رڈلنگ تھارپ ہے۔ جب ہم دونوں رڈلنگ تھارپ پہونچ گئے تو ہم نے سامنے ٹینس کا میدان اور دھوپ گھڑی دیکھی۔ ہم لوگ ان دونوں چیزوں سے پہلے ہی سے واقف تھے اُسی وقت ایک اور بڑی گاڑی آکر رُکی اور اس میں سے ایک پستہ قد چست و چالاک آدمی اُترا اس کی مونچھیں موی مسالہ کی مدد سے کھڑی تھیں۔ اس نے اپنے کو انسپکٹر مارٹن کہکر اپنا تعارف کرایا۔ اور اس نے میرے دوست ہومس کا نام سنا تو اس کو وہاں دیکھ کر بہت تعجب ہوا۔

مارٹن۔ کیوں مسٹر ہومس! ارتکاب جرم آج ہی صبح ۳ بجے ہوا۔ آپ نے لندن میں کیونکر یہ سن لیا کہ میرے ساتھ ہی یہاں پہونچے۔

ہومس۔ میں نے پہلے ہی اس جرم کے وقوع کا اندازہ کر لیا تھا اور اسی کے روکنے کی فکر میں یہاں آرہا تھا۔

مارٹن۔ تب تو آپ کے پاس ارتکاب جرم کے متعلق تمام معلومات ہوں گی۔ میں تو اس معاملہ سے بالکل ناواقف ہوں ہاں یہ سنتا ہوں کہ ان میاں بیوی میں ہمیشہ سے اچھے تعلقات تھے۔

ہومس۔ میرے پاس شہادت میں صرف چند رقصاں تصویریں ہیں۔ اس کی تفصیل آپ سے آیندہ بیان کروں گا۔ سردست میں چاہتا ہوں کہ جو معلومات مجھے اسوقت حاصل ہوا اس سے فائدہ اٹھاؤں اور انصاف میں مدد دوں۔

مارٹن۔ کیا آپ اپنی تحقیقات میں مجھے بھی شریک کریں گے یا میں اپنی تحقیقات علیحدہ شروع کروں۔ مسٹر ہومس اگر آپ مجھے اپنے ساتھ تحقیقات میں شریک کریں تو یہ بات میرے لئے باعث فخر ہوگی۔

ہومس کی طرف سے کوئی قطعی جواب نہ پاکر مارٹن تحقیقات میں مصروف ہوگیا اور ہومس کو اس کی حالت پر تنہا چھوڑ دیا۔ اور خود ما نتیجہ کا منتظر رہا۔ مقامی بڈھا ڈاکٹر ملٹن کیوبٹ کے کمرے سے باہر نکلا اور اس نے کہا۔

ڈاکٹر - اگرچہ زخم گہرے ہیں تاہم زیادہ مہلک نہیں۔ گولی اس کے سر سے پار ہو گئی تھی اس لئے وہ بیہوش ہو گئی تھی تھوڑے عرصہ کے بعد پھر ہوش میں آ جائے گی۔ اس سوال کے بارہ میں کہ آیا خود اس نے اپنے آپ گولی ماری یا کسی دوسرے نے گولی ماری کوئی قطعی رائے قائم نہیں کی جا سکتی۔ یہ ضرور ہے کہ تحلہ میں کہیں گولی چلائی گئی تھی۔ کمرہ میں صرف ایک پستول ملا تھا کہ جس کے دو خانے خالی تھے۔ ہلٹن کیوبٹ کے دل پر گولی لگی تھی۔ سردست تصویر کے دونوں رُخ یکساں ہیں۔ نہیں کہا جا سکتا کہ آیا پہلے ہلٹن کیوبٹ نے اپنی بیوی کے گولی ماری اور پھر اپنے ماری یا اس کی بیوی نے پہلے اپنے شوہر کے گولی ماری اور پھر اپنے ماری اور وہ مجرم ہے۔ کیونکہ پستول دونوں کے بیچ میں پڑا پایا گیا ہے۔

ہومس - کیا ڈاکٹر صاحب وہ پستول اس جگہ سے ہٹایا گیا ہے؟

ڈاکٹر - ہم نے سوا اس زخمی عورت نے اور کسی چیز کو نہیں ہٹایا۔ اس کا ہٹانا تو بہت ضروری تھا۔ کیونکہ اسے فرش پر زخمی کو نکر پڑا رہنے دیا جا سکتا۔

ہومس - ڈاکٹر صاحب آپ کتنے عرصہ سے یہاں ہیں؟

ڈاکٹر - ۴ بجے سے۔

ہومس - کوئی اور بھی یہاں تھا؟

ڈاکٹر - ہاں یہ کانسٹیبل جو کہ اب بھی موجود ہے۔

ہومس - آپ نے کسی اور چیز کو تو یہاں ہاتھ نہیں لگایا؟

ڈاکٹر - میں نے کوئی چیز نہیں چھوئی۔

ہومس - آپنے بہت عقل مندی سے کام کیا۔ آپکو کس نے بُلا بھیجا تھا؟

ڈاکٹر - سانڈرس گھر کی خادمہ نے۔

ہومس - کیا وہ سانڈرس ہی تھی جس نے اس واقعہ کی اطلاع دی تھی؟

ڈاکٹر - وہ اور مسز کنگ باورچن۔

ہومس - وہ لوگ اب کہاں ہیں؟

ڈاکٹر - میرا خیال ہے کہ وہ باورچی خانہ میں ہوں گے۔

ہومس - بہتر ہے کہ سارا واقعہ ہم لوگ اُن لوگوں کی زبانی سنیں۔

ہومس- میرا خیال یہ ہو کہ اس وقت جالا تقدر سامنے ہے۔
انسپکٹر- کیا آپکا مطلب یہ ہو کہ وہ شخص پھر یہان آئے گا؟
ہومس- بہت ممکن ہو- وہ شخص یہان اس خیال سے آیا تھا کہ کرہ کا دروازہ کھلا ہوگا- لیکن بدقسمتی سے دروازہ بند تھا- اس نے ایک بہت ہی چھوٹے قلم تراش چاقو کی نوک سے دروازہ کھولنا چاہا لیکن نہ کھل سکا- اب آپ خود سمجھ لیجئے کہ وہ کیا کرے گا۔
انسپکٹر- بس یہی کرے گا کہ آج رات کو زیادہ کارآمد اوزار لیکر یہان آئے گا۔
ہومس- یہی قیاس میرا بھی ہے- بس اب اگر ہم اس دوست کا خیر مقدم کرنے کے لئے اس جگہ موجود نہ ہوے تو یہ ہمارا ہی قصور ہوگا- خیر فی الحال ذرا مجھے اس کمرے کے اندر کا معائنہ کرنے دو- مین بھی تو دیکھون کیا معاملہ ہے۔
انسپکٹر ہاپکنس نے کنجی سے کمرے کا آہنی قفل کھولا- اور ہم لوگ اندر داخل ہوئے- لاش تو کمرے سے ہٹا دی گئی تھی لیکن کمرے کے اندر کا تمام سامان بدستور اپنی اپنی جگہ قائم تھا-
مسٹر ہومس کمرے کے در و دیوار فرش، چھت اور تمام سامان کو دو گھنٹہ کامل نہایت غور و خوض سے دیکھتے رہے- انھون نے ہر چیز کو علیحدہ علیحدہ دیکھا- لیکن اُن کے چہرہ سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ معائنہ سے انکو کسی قسم کی کامیابی حاصل نہین ہوئی- صبر و ضبط کے ساتھ انکی تفتیش کا سلسلہ جاری رہا اور اس دوران مین وہ صرف ایک مرتبہ رُکے۔
ہومس- مسٹر ہاپکنس! کیا تم نے اس تختہ پر سے کوئی چیز اٹھائی ہو؟
انسپکٹر- جی نہین مین نے کسی چیز کو ہاتھ نہین لگایا-
ہومس- یہان سے ضرور کوئی چیز لی گئی ہے- کیونکہ یہ دیکھو تختہ کے اس طرف بقابلہ اور طرفون کے گرد و غبار بہت کم ہے- ممکن ہے وہ چیز لی گئی ہے ایک کتاب ہو جو تختہ پر سیدھی رکھی ہوئی ہو- اور یہ بھی ممکن ہو کہ وہ کوئی چھوٹا سا بکس ہو- بس اس سے زیادہ مین اور کچھ نہین کہہ سکتا- آؤ واٹسن! چند گھنٹے کے لئے اس جنگل کی سیر کرین- اور مرغان خوش الحان کی نغمہ سرائیون اور گل دریا مین کے رنگ دیدے طبیعت کو فرحت دین- ہاپکنس ہم تھوڑی دیر بعد تم سے آملین گے اور اس وقت دیکھین گے کہ جو حضرت کل رات یہان تشریف لائے تھے آن سے آج بھی آپکی ملاقات ہوتی ہو یا نہین۔

الغرض ہم نے اپنا تمام وقت جنگل میں ادھر ادھر پھر کر اور خودرو پھولوں کی قدرتی بہار دیکھ کر گزارا۔ اس کے بعد رات ہو گئی اور ہم پھر موقعہ پر چلے آئے۔ رات کے ۱۱ بجے بعد ہم سب کمرہ کے ادھر ادھر کمینگاہ میں بیٹھے۔ پکنس کا خیال یہ تھا کہ کمرے کا دروازہ یونہی کھلا چھوڑ دیا جائے لیکن مسٹر ہوسن کا خیال یہ تھا کہ اگر ایسا کیا گیا تو شخص اجنبی کے دل میں کھٹکا پیدا ہو جائے گا۔ دروازہ کا قفل بہت سادہ تھا اور اس کے کھولنے کے لئے صرف ایک مضبوط لوکدار چیز کافی تھی۔ علاوہ ازیں ہوسن کی رائے یہ بھی تھی کہ ہم لوگوں کو کمرے کے اندر نہیں بلکہ کمرے کے باہر جھاڑیوں میں چھپ کر گھات میں رہنا چاہیئے اور ایسی گنجان جھاڑیاں کھڑکی کے قریب بہت سی تھیں۔ اس صورت میں ہم شخص اجنبی کی ہر حرکت کو بخوبی دیکھ سکیں گے۔ اور اگر اس نے روشنی کی تو یہ بھی معلوم ہو جائے گا کہ اس کا حلیہ کیا ہے اور وہ رات کے وقت ایسی مخدوش جگہ کیا کرنے آیا ہے۔

اس کے بعد انتظار کی گھڑیاں بہت بے قراری سے گزریں۔ ہماری حالت بعینہ اس شکاری جیسی تھی جو رات کے وقت مچان پر بیٹھ کر شکار کی آمد کا منتظر رہے اور اس کا دل بار بار بے قرار ہو کر یہ کہے کہ شکار اب آیا۔ اب آیا۔ اب ہم کو یہ دیکھنا تھا کہ وہ شخص کون ہے جو رات کی تاریکی میں سے نکل کر ہمارے سامنے آتا ہے۔ ممکن ہے کہ وہ دنیائے جرائم کے گنجان جنگل کا کوئی پلنگ تیز چنگال ہو جس سے پوری طرح لڑ بھڑ کر مقصد بر آری ہو یا کوئی کمزور لومڑی یا چالاک گیدڑ ہو جو کسی شیر کا پس خوردہ کھانے آیا ہو۔

الغرض نہایت سکون و سکوت کے ساتھ ہم جھاڑیوں میں بیٹھے ہوئے اپنے شکار کی آمد کے منتظر رہے۔ اول اول تو دور سے آنے والے دیہاتیوں کے پاؤں کی آہٹ سنائی دیتی رہی پھر کبھی کبھی گاؤں کی طرف سے کوئی کوئی آواز کانوں میں آتی رہی لیکن رفتہ رفتہ جب یہ سب باتیں ختم ہو گئیں۔ رات کا سناٹا طاری ہونے لگا۔ کبھی کبھی گرجا کے گھنٹے کی آواز کان میں ضرور آ جاتی تھی جس سے معلوم ہو جاتا تھا کہ رات کے کتنے بجے ہیں۔ اتنے میں بدلی آئی اور ہلکی ہلکی پھوار پڑنے لگی۔ لیکن ہم اپنی کمینگاہ میں خاموش بیٹھے رہے۔

اس کے بعد رات کے اڑھائی بجے۔ یہ رات کا تاریک ترین وقت تھا۔ لیکن عین اس وقت پھاٹک کے کھلنے اور بند ہونے کی آواز ہمارے کانوں میں آئی۔ کوئی شخص پھاٹک کھول کر اندر داخل ہوا تھا اور وہ اس وقت راستہ پر دبے پاؤں آ رہا تھا۔ اس کے بعد تھوڑی دیر تک

پھر خوشی طاری رہی۔ اور میرے دل میں اس وقت خدشہ پیدا ہوا کہ کوئی شخص نہیں آیا بلکہ وہ محض ہمارا وہم و خیال تھا لیکن اس کے بعد کمرے کے عقب میں کسی کے دبے پاؤں چلنے کی آہٹ سنائی دی اور اس کے بعد دھات سے دھات ٹکرانے اور جھنکار کی آواز کانوں میں آئی۔ وہ شخص قفل کھولنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس مرتبہ یا تو اس شخص نے زیادہ ہنرمندی سے کام لیا یا اس کا اوزار زیادہ بہتر ہوگا۔ کہ دفعتاً کھٹکے کی آواز آئی اور دروازہ کھل گیا۔ اس کے بعد اس شخص نے ایک دیا سلائی جلائی۔ اور پھر لمحہ بھر بعد کمرے میں ایک موم بتی کی روشنی نظر آنے لگی۔

یہ اجنبی شخص ایک نوجوان چھریرے جسم کا آدمی تھا بلکہ اُسے لاغر اندام اور کمزور کہنا زیادہ موزوں ہوگا۔ اس کی مونچھیں سیاہ اور بڑی بڑی تھیں اور اس کے چہرہ پر مردنی چھائی ہوئی تھی۔ اس نوجوان کی عمر ۲۰ سال سے زیادہ نہ ہوگی۔ اس شخص کی حالت کچھ اس قدر پست اور درماندہ تھی کہ اس کو دیکھ کر دل میں رحم آتا تھا۔ وہ اس قدر کمزور تھا کہ اس کا تمام جسم سردی کے مارے کانپ رہا تھا۔ اور اس کے دانت بج رہے تھے۔ اس کے کپڑے ضرور شریفانہ تھے اور وہ صورت شکل اور وضع قطع سے جنٹلمین نظر آتا تھا۔

ہم نے اسے دیکھا کہ وہ خوف زدہ نظروں سے کمرے کے اندر ادھر ادھر کسی چیز کی تلاش کر رہا ہو۔ اس کے بعد اس نے موم بتی میز کے ایک کنارہ پر رکھ دی اور کمرے کے ایک گوشہ میں جا کر ہماری نظروں سے غائب ہوگیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک کتاب لیکر واپس آیا وہ جہاز کے حساب کی ایک کتاب تھی۔ جو الماری کے تختہ پر رکھی ہوئی تھی۔ میز پر جھک کر اس نے اس کتاب کی ورق گردانی شروع کی حتیٰ کہ وہ ایک ایسے اندراج تک پہنچا جس کی اُس کو تلاش تھی۔ بعد ازاں اس کے چہرے پر غصہ کے آثار نمودار ہوئے اور اس نے جلد وہ کتاب بند کر دی۔ اور جہاں سے اٹھا کر لایا تھا اسی کونہ میں رکھ آیا۔ اور پھر آکر روشنی گل کر دی۔ اس کے بعد وہ کمرے سے باہر نکلا۔ لیکن نکلنے بھی نہ پایا تھا کہ انسپکٹر ہاپکنس کا ہاتھ اس کی گردن پر پڑا۔ اس کے منہ سے خوف اور چیخ کی آواز نکلی اور اس نے خود کو پولیس کے پنجہ میں گرفتار پایا۔ موم بتی دوبارہ جلائی گئی۔ نوجوان ڈر کے مارے کانپ رہا تھا اور انسپکٹر ہاپکنس کا ہاتھ اس کی گردن میں پیچی ہو گیا تھا۔ وہ گھبرا کر سمندری آلات کے صندوق پر بیٹھ گیا اور حیران ہو کر ہم لوگوں کی صورتیں تکنے لگا۔

انسپکٹر - اچھا بتاؤ میرے دوست تم کون ہو اور یہاں کیا کرنے آئے ہو؟
گرفتار شدہ نوجوان نے اپنے حواس کسی قدر درست کئے اور بہت بڑی کوشش کے بعد اپنی حالت درست کر کے اس طرح ہم کلام ہوا۔

شخص - ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ لوگ پولیس کے سراغرسان ہیں اور آپ کا یہ خیال ہوگا کہ میرا تعلق کپتان پیٹر کارے کے قتل سے ہوگا۔ لیکن یہ خیال آپ کا غلط ہے۔ میں اس معاملہ میں قطعی بے گناہ ہوں۔

انسپکٹر - خیر یہ تو دیکھ لیا جائے گا۔ لیکن پہلے آپ یہ بتایئے کہ آپ کا نام کیا ہے؟

شخص - میرا نام جان ہوپلے نیلیگان ہے۔
یہ سنکر مسٹر شرلاک ہومس اور انسپکٹر ہاپکنس نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

انسپکٹر - تم یہاں کیا کرنے آئے تھے؟

شخص - کیا بیان کے طور پر بتاؤں؟

انسپکٹر - نہیں ہرگز نہیں۔

شخص - تو پھر میں آپکو بتاؤں ہی کیوں؟

انسپکٹر - اگر آپ کچھ جواب نہیں دینگے تو یہ بات مقدمہ میں آپ کے خلاف پڑے گی۔
نوجوان قیدی نے سر ہلایا اور کچھ سوچنے لگا۔

شخص - خیر میں آپ سے تمام باتیں عرض کئے دیتا ہوں اور کوئی وجہ بھی نہیں کہ میں بیان نہ کروں لیکن باین ہمہ میں یہ بھی پسند نہیں کرتا کہ اس پرانے فضیحتہ میں از سر نو جان پڑے کیا آپنے کبھی ڈیسن اینڈ نیلیگان کا نام سنا ہے؟
ہاپکنس کے چہرہ سے ظاہر ہوتا تھا کہ اس نے یہ نام کبھی نہیں سنا تھا لیکن مسٹر ہومس اس معاملہ میں بہت گہری دلچسپی لے رہے تھے۔

ہومس - کیا آپ کا مطلب اُن مغربی ساہوکاروں سے ہے جنکو دس لاکھ پونڈ کا نقصان ہوا اور اُنھوں نے علاقہ کارنوال کے کم از کم نصف دیہاتی گھرانوں کو تباہ کر دیا اور پھر نیلیگان غائب ہو گیا۔

شخص - جی ہاں وہی! مسٹر نیلیگان میرے والد تھے۔
اب ہم کو بعض باتیں معقول معلوم ہونے لگیں لیکن ایک مفرور ساہوکار نیلیگان کی اور کپتان پیٹر کی

اور کپتان پیٹر کارے کے قتل کے درمیان قرنوں کا فاصلہ تھا۔ لیکن ہم نوجوان کی باتیں غور سے سنتے رہے۔

الغرض جس شخص کا اس معاملہ سے تعلق تھا وہ میرے والد ہی تھے۔ مسٹر ڈاسن گوشہ نشین ہو گئے تھے۔ میری عمر اس وقت صرف دس برس کی تھی لیکن اس نقصان کا صدمہ اٹھانے اور اس بدنامی کی شرم محسوس کرنے کا مجھکو کافی شعور تھا۔ لوگ ہمیشہ یہ کہا کئے کہ میرے والد نے تمام کفالتیں چرالیں اور فرار ہو گئے۔ لیکن یہ بات صحیح نہیں ہے۔ میرے والد کا خیال تھا کہ اگر انکو اتنا وقت مل جائے کہ وہ تمام کفالتوں کی رقمیں وصول کر لیں تو تمام معاملہ ٹھیک ہو جائے گا اور ہر شخص کو اس کا پورا روپیہ مل جائے گا۔ چنانچہ وہ اپنے چھوٹے سے تفریحی جہاز میں سوار ہو کر ملک ناروے کو روانہ ہو گئے۔ ابھی اُن کی گرفتاری کا وارنٹ بھی نکلنے نہیں پایا تھا۔ مجھے وہ آخری شب خوب یاد ہے جب وہ میری والدہ سے رخصت ہوئے۔ انھوں نے ہمارے پاس اُن کفالتوں کی ایک فہرست چھوڑی جو وہ اپنے ساتھ لیجا رہے تھے۔ اور وہ قسم کھاتے تھے کہ وہ اپنے نام سے بدنامی کا دھبہ مٹا کر واپس آئیں گے اور انشاء اللہ کسی شخص کو نقصان نہیں پہونچے گا۔ الغرض وہ تشریف لے گئے۔ لیکن اس کے بعد انکی نسبت کوئی خبر نہیں سنی گئی۔ میرے والد اور اُن کا تفریحی جہاز دونوں غائب ہو گئے۔ نہ معلوم انکو زمین کھا گئی یا آسمان کسیکو کچھ خبر نہیں۔ میرا اور میری والدہ کا خیال ہے کہ میرے والد اور اُن کا جہاز معہ تمام اُن کفالتوں کے جو اُن کے پاس تھیں غرق ہو گئے اور اب سمندر کی تہ میں پڑے ہوئے ہیں لیکن ہمارا ایک شخص نہایت وفادار دوست نکلا جو ایک کاروباری آدمی ہے اس نے کچھ عرصہ ہوا بتایا کہ اُن کفالتوں میں سے جو میرے والد اپنے ساتھ لے گئے تھے بعض کفالتیں لندن کے بازار میں پھر نمودار ہو گئی ہیں آپ سمجھ سکتے ہیں کہ یہ خبر سنکر ہم لوگوں کو کس قدر حیرت ہوئی ہوگی۔ کئی مہینہ سے میں ان کفالتوں کا پتہ لگانے کی فکر میں ہوں اور بالآخر سخت مشکلات کے بعد مجکو اتنا پتہ چلا کہ اُن کفالتوں کا اصلی فروخت کرنے والا اس گھر کا مالک کپتان پیٹر کارے تھا۔

اب قدرتاً میں نے اس معاملہ میں تحقیقات شروع کر دی۔ چنانچہ مجکو معلوم ہوا کہ یہ شخص وہیل مچھلی کا شکار کھیلنے والے ایک جہاز کا کپتان تھا جو بحر قطب شمالی سے اسی زمانہ میں واپس آنے والا تھا جبکہ میرے والد اپنے تفریحی جہاز میں ملک ناروے کو روانہ ہوئے تھے اس موسم سرما میں تمام زمانہ طوفانی رہا تھا اور ملک میں کئی بار طوفان باد و باران اور برف باری نمودار ہوئے تھے۔

ممکن ہے ان طوفانوں کی وجہ سے میرے والد کا ہلکا جہاز راہ سے علیحدہ ہو کر شمالی سمندروں میں جا پھنسا ہو- اور وہاں اس کپتان پیٹر کارے کے جہاز سے ملا ہو- اگر واقعی ایسا ہوا تھا تو پھر میرے والد کا کیا حشر ہوا؟ بہر حال اگر میں کپتان پیٹر کارے کے بیانات سے یہ بات ثابت کر سکتا کہ بازار میں وہ کفالتیں کیونکر پہونچیں تو یہ بات ثابت ہو جاتی کہ میرے والد نے ان کفالتوں کو فروخت نہیں کیا- لہذا جب وہ ان کفالتوں کو لیکر روپوش ہو گئے تھے تو ان کا کوئی خود غرضانہ مقصد نہیں تھا-

لہذا میں اس کام کے لیے سسیکس آیا اور چاہا کہ کپتان مذکور سے ملاقات کروں- لیکن افسوس کہ اسی زمانہ میں کپتان مذکور کی ہولناک موت واقع ہوئی- میں نے پنچایت نامہ کی رپورٹ میں اس کے کیبن کا کچھ حال پڑھا تھا جس میں یہ بھی لکھا تھا کہ کپتان کے جہاز کے متعلق جو سمندری حساب کتاب کے رجسٹر ہیں وہ وہاں بجنسہ موجود ہیں- لہذا میرے دل میں خیال آیا کہ اگر میں ان رجسٹروں سے یہ بات معلوم کر سکوں کہ ماہ اگست ۱۸۸۳ء میں سی یونی کارن نامی جہاز پر کیا واقعہ گذرا تھا تو مجھے اپنے والد کے پراسرار حشر کا کچھ حال ضرور معلوم ہو جائے گا- چنانچہ میں نے کل رات یہاں آکر کیبن کا دروازہ کھولنا چاہا تاکہ ان رجسٹروں کو دیکھوں لیکن دروازہ نہ کھل سکا آج کی رات میں پھر آیا اور دروازہ کھولنے میں کامیاب ہو گیا- لیکن رجسٹر کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ ماہ اگست کے متعلق جسقدر اندراجات تھے ان کے اوراق رجسٹر میں سے کسی نے پھاڑ لئے ہیں- بس اسی وقت میں آپ لوگوں کے پنجہ میں گرفتار ہو گیا-

انسپکٹر- بس یہی کہنا تھا یا کچھ اور بھی بیان کرنا ہے؟

شخص- جی ہاں بس جو کچھ تھا وہ یہی تھا-

انسپکٹر- بس اور کچھ کہنا نہیں ہے-

شخص (کسیقدر پس و پیش کے بعد) بس اور کچھ کہنا نہیں-

انسپکٹر- تم یہاں کل رات سے پہلے کبھی نہیں آئے تھے-؟

شخص- کبھی نہیں-

انسپکٹر- تو پھر تم اس چیز کے متعلق کیا جواب دے سکتے ہو-؟

یہ کہکر انسپکٹر ہاپکنس نے وہ نوٹ بک نکال کر دکھائی جسکے پہلے صفحہ پر ہمارے قیدی کے نام کے حروف لکھے تھے اور جسکے ایک گوشہ پر خون کا دھبہ تھا- یہ نوٹ بک دیکھتے ہی وہ

بدقسمت آدمی چکرایا اور بیٹھ گیا۔ اس نے دونوں ہاتھ اپنے منہ پر رکھ لئے اور اس کا تمام جسم الا بید کی طرح کانپنے لگا۔

شخص۔ یہ نوٹ بک آپ کو کہاں ملی۔ مجھے تو یہ خیال تھا کہ وہ کہیں ہوٹل میں گم ہو گئی ہو۔

انسپکٹر۔ بس جناب کا اسیقدر بیان کافی ہے اب جو کچھ آپ کو کہنا ہو وہ آپ عدالت میں بیان کریں۔ اب آپ مہربانی کر کے میرے ساتھ خراماں خراماں ذرا تھانہ تک تشریف لے چلیں۔

(شرلاک ہومس سے) اچھا مسٹر ہومس! میں آپ کی کوششوں کا بیحد ممنون ہوں کہ آپ نے میری وجہ سے اسقدر زحمت اٹھائی۔ اور ڈاکٹر واٹسن صاحب میں جناب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جناب نے مجھے میرے کام میں ہر طرح مدد پہونچائی لیکن اتفاق کی بات ہے کہ معاملہ نے دوسرا رخ اختیار کیا۔ اور آپ کی مدد کی کوئی ضرورت نہ رہی۔ اور میں اس معاملہ کو موجودہ کامیاب نتیجہ تک بغیر آپ صاحبان کی مدد کے ہی پہونچا سکتا تھا۔ لیکن بایں ہمہ میں آپ دونوں حضرات کا بیحد ممنون ہوں۔ میں نے آپ دونوں صاحبان کے لئے برامب لیٹائی ہوٹل میں کمرے مخصوص کرا دیے ہیں لہذا اب ہم سب صاحب ٹہلتے ٹہلتے گاؤں تک چل سکتے ہیں۔

یہ کہکر ہم وہاں سے مع نوجوان قیدی کے گاؤں کی طرف روانہ ہوئے ہم دونوں تو ہوٹل میں ٹھہر گئے مگر ہاپکنس اپنے ملزم کو ساتھ لیکر تھانہ کی طرف روانہ ہو گیا۔

باب (۴)

حیرت انگیز گرفتاری

اگلے روز صبح کو ہم گاؤن کے ہوٹل سے ضروریات سے فارغ ہوکر روانہ ہوئے تو اثنائے راہ مین مسٹر شرلاک ہومس نے مجھ سے سوال کیا۔

ہومس۔ کہئے ڈاکٹر واٹسن! اس معاملہ مین آپ کی کیا رائے ہے؟

مین۔ مجھے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ بھی اس معاملہ مین کسی بات مین مطمئن نہین ہوئے۔

ہومس۔ نہین میرے دوست واٹسن! مجھے پوری طرح اطمینان ہوگیا ہے۔ لیکن ابھی کیساتھ جن طریقون پر اسٹینلی ہاپکنس عمل کررہے ہین وہ میرے دل کو نہین بھاتے مجھے تو ہاپکنس کے طریقہ تفتیش سے مایوسی ہوگئی ہے۔ مجھے یہ خیال تھا کہ وہ میرے شاگرد رشید ثابت ہونگے اور میرے سائنٹفک طریقون سے کام لینا سیکھین گے۔ لیکن اب مین اُن کی طرف سے قطعی مایوس ہوگیا ہون۔ تفتیش کنندہ کو چاہئے کہ عقدہ کو حل کرنے کی کوئی ممکن صورت دریافت کرے۔ اور اسی کے مطابق واقعات کو ترتیب دے۔ یا واقعات سے اُس خیال کی تمہید کرے۔ اور پھر کوئی دوسرا ممکن طریقہ سوچے۔ تفتیش جرائم کے لئے یہ اولین اصول ہے۔

مین۔ پھر آپ کے نزدیک اس معاملہ کے حل کی دوسری صورت کیا ہے؟

ہومس۔ وہ صورت جو مین نے اپنے دل مین قائم کی ہے اور جسپر مین اپنے دل مین استدلال کر رہا ہون۔ مین ابھی اپنا خیال بیان نہین کرون گا۔ نہ کوئی بات بتاؤن گا۔ لیکن مین اس خیال کو آخر درجہ تک پہونچا کر چھوڑون گا۔

الغرض ہم دونون خیر و عافیت کے ساتھ لندن واپس آگئے۔ یہان مکان پر مسٹر ہومس کیلئے چند خطوط رکھے ہوئے تھے۔ ان مین سے ایک خط مسٹر ہومس نے اٹھا کر کھولا۔ مضمون پر نظر ڈالی اور فرط مسرت سے کھلکھلا اُٹھے۔

واٹسن - خوب رہے مسٹر واٹسن! خوب رہے!! میرا قائم کردہ نظریہ صحیح ہوتا جاتا ہے - کیا کوئی تار فارم موجود ہے - ذرا مہربانی کرکے میری طرف سے دو تاروں کے مضمون تو گھسیٹ ڈالو لکھو -

بنام سمنر گماشتہ جہازات ڈیٹکلیف ہاؤسے

فوراً تین آدمی روانہ کردو جو یہاں کل صبح ۱۰ بجے آجائیں

مرسلہ
بسیل

اس علاقہ میں میں نے اپنا نام کپتان بسیل مشہور کر رکھا ہے - اچھا دوسرا تار لکھو :-

بنام انسپکٹر اسٹینلی ہاپکنس نمبر ۴۶ لارڈ اسٹریٹ برکسٹن

کل صبح ۹½ بجے یہیں ناشتہ کرو - ضروری کام ہے - اگر نہ آسکو تو بواپسی تار اطلاع دو -

مرسلہ
شرلاک ہومس

واٹسن یہ کمبخت معاملہ مجھے گذشتہ دس یوم سے پریشان کر رہا ہے اب میں اس کو اپنے سامنے سے ہمیشہ کے لئے دُور کئے دیتا ہوں اور مجھے امید ہے کہ کل اس واقعہ کی نسبت آخری بات سُننے میں آئے گی -

دونوں تار بھجوا دیئے گئے - اور وہ رات ہم کو مکان پر بآرام گزری - اگلے روز عین مقررہ وقت پر انسپکٹر اسٹینلی ہاپکنس تشریف لائے - آج مسز ہڈسن نے ناشتہ بھی خوب پرتکلف تیار کیا تھا ہم سب ملکر کھانے بیٹھ گئے - آج نوجوان انسپکٹر صاحب بھی بہت خوش تھا کیونکہ وہ اس معاملہ میں خود کو کامیاب سمجھے ہوئے تھا حالانکہ اس میں ہومس نے جھگڑے کی ذمہ داری اٹھائی -

ہومس۔ کیا واقعی آپ کے خیال مین جو حل اس معاملہ کا ابتک ہوا ہو وہ قطعی صحیح ہے؟

انسپکٹر۔ اس سے بہتر اور مکمل حل میرے خیال مین اور کوئی نہین آسکتا۔

ہومس۔ لیکن میری نظرون مین تو وہ مکمل نہین ہے نہ دل کو اطمینان ہوتا ہو۔

انسپکٹر۔ آپ میری حیرانی مین اضافہ کر رہے ہین۔ اس سے زیادہ آپ کو اور کیا چاہئیے

ہومس۔ کیا آپ کا استدلال ہر بات پر پورا اُترتا ہو؟

انسپکٹر۔ یقیناً! مجھے معلوم ہے کہ نوجوان نیلیگان اُسی روز گاؤن کے ہوٹل مین آکر مقیم ہوا تھا جس دن قتل کی واردات ہوئی۔ وہ گاف کھیلنے کے بہانہ سے وہان آیا۔ وہ ہوٹل کی زیرین منزل مین رہتا تھا۔ جہان سے وہ ہر وقت اور جب چاہے باہر آجا سکتا تھا۔ اُسی روز رات کو وہ کیبن مین گیا اور پیٹر کارے سے اُس نے ملاقات کی۔ دونون مین جھگڑا ہوگیا۔ نوجوان نے مچھلی مارنے کے نیزہ سے کپتان کو مار ڈالا۔ بعدازان اپنی حرکت سے خوف زدہ ہوکر وہ گھبراہٹ کی حالت مین کمرے سے نکلکر بھاگا اور اسی گھبراہٹ مین اس کی نوٹ بک گر پڑی۔ یہ نوٹ بک وہی ہے جو نوجوان اپنے ساتھ لایا تھا تاکہ کپتان پیٹر کارے سے کفالتون کے متعلق دریافت کرے۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ بعض نمبرون پر صاد کا نشان موجود ہے اور بہت سے نمبر خالی ہین۔ جن نمبرون پر نشان موجود ہو اُن کا پتہ لندن کے بازار مین لگ چکا ہے باقی کپتان کے قبضہ مین ہون گی اور نوجوان نیلیگان خود ہی بیان کرچکا ہے کہ وہ اپنے والد کے نام سے بدنامی کا داغ مٹانے کے لئے اُن کفالتون کو حاصل کرنا چاہتا تھا۔ فرار ہونے کے بعد وہ کچھ عرصہ تک دوبارہ کیبن مین آنے کی جرارت نہ کرسکا۔ لیکن وہ بالآخر پوری معلومات حاصل کرنے کے لئے قفل شکنی پر مجبور ہوا۔ اب اس سے زیادہ صاف اور واضح معاملہ اور کیا ہوسکتا ہو؟

یہ سنکر مسٹر ہومس مسکرائے اور انھون نے اپنا سر ہلایا۔

ہومس۔ مسٹر ہاپکنس! مجھے آپ کے نظریہ مین صرف یہ قباحت نظر آتی ہے کہ وہ شروع ہی سے ناممکن ہے۔ آپ یہ بتلائیے کہ کیا آپ نے کبھی اس بات کی بھی کوشش کی ہے کہ بضرب واحد کسی لاش سے ہار پون پار کردین۔ غالباً نہین کی ہوگی۔ بس عزیزمن ایسی باتین تو ہین جن پر آپکو توجہ کرنی لازم ہے۔ میرے عزیز دوست واٹسن بتلا سکتے ہین کہ مین نے صبح کا تمام وقت ایک ذراسی کوشش مین صرف کیا۔ یہ کام آسان نہین ہے اسکے

لیے طاقتور بازو اور مشاق ہاتھ کی ضرورت ہے۔ اور یہ بھی خیال کیجیے کہ قاتل نے ایسی کاری ضرب لگائی تھی کہ نیزہ سینہ سے پار ہو کر کئی انچ پیچھے کی دیوار کے تختہ میں جا گھسا تھا۔ تو کیا آپ کے نزدیک یہ مرا ہوا سا نوجوان اس قدر قوی بازو تھا کہ وہ اس قدر کاری ضرب لگا سکتا تھا۔ اور کیا یہی وہ شخص ہو سکتا تھا جو آدھی رات کے وقت کپتان پیٹر کاری کے ساتھ رم شراب کے خم میں غوطے کھاتا رہا تھا۔ اور کیا وہ رات پہلے جس شخص کا سایہ کھڑکی کے پردے پر دیکھا گیا تھا۔ نہیں نہیں مسٹر ہاپکنس! یہ باتیں بعید از قیاس ہیں۔ قاتل کوئی اور شخص ہے۔ اور وہ اس زندہ در گور نوجوان سے زیادہ طاقتور اور قوی بازو شخص ہے بس اسی شخص کی تلاش ہم پر لازم ہے۔

جوں جوں یہ الفاظ مسٹر ہومس کی زبان سے نکلتے جاتے تھے انسپکٹر ہاپکنس کا چہرہ اترتا جاتا تھا اس نے جو خیالی قلعہ اپنے دل میں تعمیر کر رکھا تھا وہ زمین پر سر بسجود ہو گیا تھا اور اس کے تمام منصوبے اور خیال آرائیاں خاک میں مل گئی تھیں لیکن ابھی وہ اپنے خیال پر قائم تھا اور ہرگز نہیں چاہتا کہ بغیر بحث کیے وہ نظریہ اپنے دل سے دور کر دے۔

انسپکٹر۔ مسٹر ہومس! آپ اس سے تو انکار کر ہی نہیں سکتے کہ اس روز رات کو نوجوان نیلیگن وہاں موجود تھا۔ یہ نوٹ بک خود اس بات کو ثابت کر رہی ہے اور میرے خیال میں میرے پاس اس قدر کافی ثبوت موجود ہے کہ خواہ آپ شہادت میں کتنے ہی رخنے ڈالیں لیکن صاحبان جیوری کو شہادت ثبوت پر کافی اطمینان ہو جائے گا۔ علاوہ ازیں مسٹر ہومس! جس شخص کی مجھ کو ضرورت تھی وہ میرے ہاتھ لگ گیا ہے اب بتائیے کہ وہ آپ کا خونخوار اور قوی بازو شخص کون ہے اور کہاں ہے؟

ہومس (سنجیدگی سے) میرے خیال میں وہ شخص اس وقت ہمارے مکان کے زینہ پر ہوگا۔ اور ہاں ڈاکٹر واٹسن! میرے خیال میں آپ اپنا ریوالور اس وقت ایسی جگہ اٹھا رکھیں جہاں بوقت ضرورت آپ کا ہاتھ پڑ سکے۔

یہ کہہ کر مسٹر ہومس اپنی کرسی پر سے اٹھے اور برابر والی میز پر ایک لکھا ہوا کاغذ رکھ دیا اس کے بعد وہ ہم سے مخاطب ہوئے۔

ہومس۔ لو بس اب ہم تیار ہیں۔

کمرہ سے باہر گنواری لب و لہجہ میں کچھ گفتگو کی آوازیں آ رہی تھیں تھوڑی دیر بعد مسز ہڈسن

کمرہ مین داخل ہوئی اور بیان کیا کہ تین آدمی کپتان تیسل کو پوچھتے آئے ہین۔
ہومس۔ اُن تینون کو ایک ایک کرکے کمرے مین بھیجدو۔
پہلا شخص جو کمرے مین داخل ہوا وہ ایک سرخ وسفید پستہ قد اور لاغر اندام آدمی تھا۔ اُس کی ڈاڑھی اور مونچھین سفید تھین اُس کو دیکھ کر مسٹر ہومس نے اپنی جیب سے ایک خط نکالا۔
ہومس۔ آپ کا نام؟
شخص جیمس لنکاسٹر!
ہومس۔ مسٹر لنکاسٹر! مجھے افسوس ہے کہ اسامی پُر ہو گئی لیکن بیجئے آپ کی زحمت کشی کا معاوضہ مین اس صورت مین دے سکتا ہون۔ یہ لیجئے نصف پونڈ کا سکہ ہے اب مہربانی فرما کر آپ برابر والے کمرے مین تشریف لیجا کر بیٹھین۔
دوسرا شخص داخل ہوا یہ بھی ایک طویل القامت لیکن لاغر اندام شخص تھا اُس کے رخسار گڑے ہوے اور اُس کے بال سفید تھے اس شخص کا نام ہف پائنس تھا۔ مسٹر ہومس نے اس شخص کو بھی وہی اطلاع دی جو پہلے شخص کو دی گئی تھی اور اُس کو بھی معاوضہ مین نصف پاؤنڈ دیا اور دوسرے کمرے مین بٹھا دیا۔
اس کے بعد تیسرا شخص داخل ہوا۔ اس شخص کا حلیہ قابل دید تھا۔ اُس کے چہرے سے خونخواری اور سفاکی برس رہی تھی وہ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسا کوئی خونخوار ہلڈاگ کتا اس کے چہرے پر داڑھی بھی تھی اور سر کے بال کسیقدر پریشان اور ژولیدہ تھے اُس کی دونون آنکھین چمکدار تھین جن مین کبھی کبھی وحشت اور درندگی کی جھلک بھی نمودار ہو جاتی تھی۔ اس شخص نے کمرے مین داخل ہوتے ہی سلام کیا اور ملاحون کی طرح ٹوپی اتار کر سلیقہ سے کھڑا ہو گیا۔
ہومس۔ آپ کا نام؟
شخص۔ پیٹرک کیرنس:
ہومس۔ آپ ہارپون چلانے والون مین ہین نا؟
شخص۔ جی ہان مین نے وہیل مچھلی کے شکار کے لئے ۲۶ مرتبہ جہاز مین سفر کیا ہے۔
ہومس غالبًا شہر ڈنڈی سے؟
شخص۔ جی ہان حضور!
ہومس۔ اور اب آپ جہاز مین بحر قطب شمالی کی تلاش کے لئے جانے کو تیار ہین؟

شخص۔ جی ہاں حضور!
ہومس۔ تنخواہ آپ کیا لینگے؟
شخص۔ آٹھ پونڈ ماہوار۔
ہومس۔ کیا آپ فوراً روانہ ہو سکتے ہیں؟
شخص۔ ہاں وردی اور کپڑا لتا لیتے ہی روانہ ہو جاؤں گا
ہومس۔ آپ کے کاغذات آپ کے پاس موجود ہیں؟
شخص۔ ہاں حضور ہیں۔
یہ کہتے ہی اُس شخص نے اپنی جیب سے پرانے میلے کچیلے اور چکنا گئے ہوئے کاغذوں کا ایک بنڈل نکالا اور مسٹر ہومس کے حوالہ کیا۔ انھوں نے اُن کاغذات کو بغور دیکھا اور پھر واپس کر دیئے۔
ہومس۔ بس آپ ہی جیسے شخص کی مجکو ضرورت ہے۔ یہ لیجئے میز پر اقرار نامہ رکھا ہوا ہے اگر آپ اس کاغذ پر دستخط کر دیں تو بس تمام معاملہ طے ہو گیا۔
ملاح نے قدم بڑھایا اور کمرے میں گزر کر میز پر سے قلم اٹھایا اور کاغذ کی طرف دیکھ کر بولا:۔
شخص۔ کیا یہاں دستخط کروں؟
مسٹر ہومس ملاح کی طرف بڑھے اور اُسکے پیچھے کھڑے ہو گئے وہ شخص ہلے فکری کے ساتھ میز پر جھکا ہوا تھا۔ مسٹر ہومس نے دونوں ہاتھ بڑھا کر اُس شخص کے ہنسنے کا نمٹ لئے اور کہا:۔
ہومس۔ بس معاملہ ہو گیا۔
لوہے کی جھنکار کان میں آئی اور مسٹر ہومس اور ملاح دونوں کو ایک دوسرے سے دست و گریبان کمرے کے فرش پر لوٹتے دیکھے گئے وہ شخص اس قدر زبردست طاقت کا تھا کہ باوجودیکہ مسٹر ہومس نے اسقدر ہوشیاری اور چالاکی کے ساتھ اُس کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں پہنا دی تھیں لیکن وہ اپنی طاقت سے مسٹر ہومس پر غالب آگیا۔ فوراً انسپکٹر ہاپکنس اندر میں دوڑے اور مسٹر ہومس کی جان بچائی۔ لیکن وہ شخص پھر بھی ہاتھ پاؤں چلاتا رہا۔ بالآخر میں نے ریوالور تان کر اُس کی کنپٹی پر رکھ دیا۔ اور دھمکایا کہ بس اب

مزاحمت فضول ہے۔

الغرض اس شخص کے ہاتھ پاؤں رسی سے مضبوط باندھ لیے گئے اور وہ ہانپتا ہوا بمشکل تمام فرش پر بیٹھا۔

ہومس - مسٹر ہاپکنس مین آپ سے معافی کا خواستگار ہون - افسوس ہے کہ کھانا بھی ٹھنڈا ہوگیا - اور چائے تو بالکل پانی ہوگئی - بہر حال مین خوش ہون کہ اب آپ اپنا ناشتہ نہایت لطف کے ساتھ کھائین گے کہ خدا نے آپ کے مقدمہ کو نہایت عمدہ کامیابی کے درجہ تک پہونچا دیا ہے۔

لیکن اس وقت اسٹینلی ہاپکنس کی حالت بقول لالہ صاحبان بالکل یہ تھی کہ

"ٹک ٹک دیدم دم نہ کشیدم"

وہ حیرت سے منہ بائے ہوئے مسٹر ہومس کی صورت کو تک رہے تھے اُن کا چہرہ سرخ تہا اور آنکھیں نکلی آرہی تھیں۔

انسپکٹر - مسٹر ہومس میری سمجھ مین نہین آتا کہ مین کیا کہون - اب مجھے معلوم ہوا کہ مین شروع ہی سے بیوقوف بنا ہوا تہا - لیکن اب حقیقت کھلی اور اب مین ہمیشہ یاد رکھونگا کہ واقعی فن تفتیش جرائم مین آپ اُستاد ہین اور مین ایک ادنی شاگرد ہون - اسوقت بھی جو کچھ آپ نے کیا وہ مین دیکھ رہا ہون - لیکن ابھی میری سمجھ مین یہ نہین آیا کہ آپ نے یہ عمل کیون کیا - کس طرح کیا اور اس تمام واقعہ کے معنی کیا ہین ؟

ہومس (مسکراکر) مسٹر ہاپکنس کیا آپ نے وہ مثل نہین سنی یعنی - ع

بسیار سفر باید تا پختہ شود خامی

دنیا کے تمام کام تجربہ سے آتے ہین اور رفتہ رفتہ آتے ہین - اور اس مرتبہ جو سبق آپ کو سکھایا گیا ہے وہ یہ کہ ایک نظریہ پر کبھی مستقل طور سے قائم نہ ہونا چاہیئے - ہمیشہ معاملہ کی دوسری صورت بھی نگاہ مین رکھو - اسی معاملہ مین دیکھ لیجئے کہ آپ کے خیال مین وہ نوجوان نیلیگان کچھ ایسا بس گیا تہا کہ آپ کے ذہن مین پیٹر کارے کے اصلی قاتل مسٹر پیٹرک کیرنس کا قطعی خیال تک نہ آیا۔

گرفتار شدہ ملاح بھی یہ باتین سن رہا تھا اس نے فوراً ہماری طرف توجہ کی اور ایک کرخت اور درشت آواز مین بولا۔

ملاح۔ دیکھئے جناب آپ لوگون نے اگرچہ مجھے اس طرح گرفتار کرلیا ہے۔ لیکن مین اس کی کچھ شکایت نہین کرتا۔ لیکن مین یہ چاہتا ہون کہ آپ جو کچھ باتین کرین وہ ٹھیک ٹھیک کرین۔ آپ کہتے ہین کہ مین نے پیٹر کارے کو قتل کر ڈالا۔ یہ غلط ہے مین نے پیٹر کارے کو مار ڈالا ہے قتل نہین کیا۔ اور یہی مجھ مین اور آپ مین فرق ہے۔ ممکن ہو آپ میری بات کا اعتبار نہ کرین لیکن آپ کو تمام باتین سچ بتاؤن گا۔

ہومس۔ اچھا بیان کیجئے۔ ہم ہمہ تن گوش ہین۔

باب (۵)

جادو وہ جو سر پہ چڑھ کے بولے

ملاح ۔ میں آپ صاحبان کے سامنے جو کچھ بیان کروں گا وہ خدا کو حاضر و ناظر جان کر بالکل سچ سچ ۔ بیان کروں گا اس میں سر مو فرق نہ ہوگا ۔ میں اس کپتان پیٹر کارے کو خوب جانتا تھا اور جب اس نے میرے قتل کرنے کو چھرا نکالا تو میں سمجھ گیا کہ میری جان بچنا مشکل ہے ۔ اس لئے محض حفاظت خود اختیاری کے لئے میں نے جھپٹ کر ایک ہارپون دیوار پر سے اتار لیا اور اس کو مچھلی کی طرح پرو دیا ۔ اور یہی وہ طریقہ ہے جو اس کی موت کا باعث ہوا ۔ آپ ممکن ہے میرے اس فعل کو قتل سمجھتے ہوں ۔ لیکن میں یہ ضرور جانتا ہوں کہ جو کچھ میں نے کیا وہ اپنی جان بچانے کے لئے کیا ۔ اگر میں اس کو ہلاک نہ کرتا تو وہ مجھے ضرور قتل کر ڈالتا ۔

ہومس ۔ آپ وہاں پہونچے کیونکر؟

ملاح ۔ آپ تشریف رکھیں ۔ میں آپ کو تمام واقعات شروع سے آخر تک لفظ بلفظ سنا دوں گا ۔ آپ ذرا مجھے آرام سے بٹھا دیں گے تاکہ میں سہولت سے گفتگو کر سکوں سنئے!

یہ معاملہ ماہ اگست ۱۸۸۳ء میں ہوا تھا ۔ پیٹر کارے ۔ سی یونی کارن کا کپتان اور مالک تھا اور میں اس کے عملہ میں زائد نیزہ باز (ہارپونر) تھا ہم لوگ یخ بستہ سمندروں سے نکل کر گھر کی طرف آ رہے تھے ۔ ہوا تیز تھی ۔ اسی اثنا میں جنوب کی طرف سے طوفانی ہوا چلنا شروع ہوئی ۔ اس وقت ہم کو ایک چھوٹا سا تفریحی جہاز ملا ۔ جس کو طوفان شمالی سمندروں میں اڑا لایا تھا ۔ اس جہاز میں صرف ایک آدمی تھا ۔ جو ملاح نہیں تھا ۔ بلکہ کوئی شہری آدمی تھا ۔ جہاز

کے عملے نے یہ خیال کر کے کہ جہاز ڈوب جائے گا اس کو چھوڑ دیا تھا اور حیات بخش کشتی
مین بیٹھ کر وہ سواحل ناروے کی طرف چلے گئے تھے۔ میرا خیال ہے کہ وہ لوگ ڈوب
گئے ہون گے۔ الغرض ہم نے اس طوفان زدہ شخص کو اپنے جہاز پر لے لیا اور وہ اور
کپتان پیٹر کارے اپنے کیبن مین بیٹھ کر بہت طول طویل گفتگو کیا کرتے تھے۔ اس
شخص کے ساتھ جو کچھ سامان ہم نے جہاز مین سے لیا تھا وہ صرف ایک ٹین کا بکس تھا
شخص کا نام کپتان نے ہم لوگون کو نہین بتایا۔ اور دوسرے روز رات کے وقت وہ شخص
اس طرح غائب ہوگیا گویا وہ ہمارے جہاز پر کبھی آیا بھی نہین تھا۔ لوگون مین یہ مشہور
کر دیا گیا کہ یا تو وہ شخص خود جہاز پر سے سمندر مین کود کر غرق ہوگیا ہے یا وہ گر کر ڈوب
گیا ہے۔ لیکن اصلی واقعہ سوائے ایک شخص کے اور کوئی واقف نہین تھا اور وہ شخص
مین تھا۔ مین نے دیکھا تھا کہ کپتان نے رات کو دوسرے پہرے کے وقت اُس شخص کے
پاؤن پکڑ کر سمندر مین پھینک دیا تھا۔

بہرحال مین نے یہ تمام واقعہ اپنے دل مین رکھا اور کسی سے بیان نکیا اور فائدہ
اٹھانے کے لئے موقعہ محل کا منتظر رہا۔ جب ہم اسکاٹ لینڈ کو واپس آئے تو اُس شخص
کی موت کے تمام واقعہ پر پردہ ڈالدیا گیا کیونکہ کسی شخص کو کیا غرض پڑی تھی کہ وہ کسی
اجنبی کی موت وحیات کے حالات دریافت کرتا پھرتا۔

اس کے کچھ دنون بعد کپتان پیٹر کارے نے سمندری سفرون سے کنارہ کر لیا لیکن
مجھے بہت عرصہ تک اس کا پتہ نہ لگا۔ میرا خیال تھا کہ اُس نے وہ فعل محض اس چیز کے
لالچ مین کیا ہے جو اُس ٹین کے بکس مین تھی اور مین اب یہ چاہتا تھا کہ کپتان صاحب
سے کچھ رقم اپنی رازداری کے بالعوض اینٹھون۔

الغرض ایک ملاح کے ذریعہ جس کی ملاقات کپتان مذکور سے لندن مین ہوئی
تھی مجھے اس کا پتہ نشان معلوم ہوگیا۔ مین فوراً اُس کے یہان پہونچا اور اظہار مطلب کیا۔
پہلے روز رات کے وقت وہ بہت معقول طریقہ سے پیش آیا اور وہ مجھے اسقدر رقم دینے
پر آمادہ تھا جو مجھے آیندہ بحری ملازمتون سے مستغنی کر دیتی۔ لیکن رقم کا تعین دو روز تک
ملتوی کر دیا گیا۔ دو روز بعد جب مین پھر کپتان مذکور سے ملنے آیا تو کیا دیکھتا ہون کہ وہ
خوب شراب پیئے ہوئے ہے اور اُس کا مزاج بھی بگڑا ہوا ہے۔ بہرحال ہم دونون بیٹھ

گئے اور رم کے جام پر جام اُڑانے لگے۔ اور پچھلے زمانہ کی باتین ہونے لگین لیکن وہ شخص جسقدر زیادہ پیتا جاتا تھا اُسیقدر اُس کا مزاج تند اور تیز ہوتا جاتا تھا۔ اُس کے چہرے پر درندگی اور خونخواری برسنے لگی۔ مین نے ادہر اُدہر دیکھا اور اُس نیزہ یا بار یون پر میری نظر پڑگئی۔ کیونکہ مجھے اندیشہ پیدا ہو چلا تھا کہ اس شخص کے ہاتھون جان کی خیر نہین الغرض تھوڑی دیر بعد وہ مجھ پر برس پڑا۔ اُس نے میرے منہ پر تھوکا اور مجھے ہزارون قسم کی مغلظات سنائین اُس نے اپنا بڑا چھرا نکال لیا اور اُس کے چہرہ سے خونخواری اور قتل برسنے لگا۔ لیکن مین نے اس کو موقع نہ دیا اور فوراً دیوار پر سے نیزہ جھپٹ کر وہ ہار یون اُس کے سینہ سے پار کر دیا۔ استغفر اللہ! اس شخص کے منہ سے کیسقدر ہولناک چیخ نکلی تھی کہ جب کبھی رات کو سوتے وقت مجھے اُس کا خیال آجاتا ہے تو مین چونک پڑتا ہون۔

الغرض مین اس کو مار کر کمرے مین کھڑا ہوا تھا۔ میرے چارون طرف خون کا دریا بہ رہا تھا۔ اور مین اسیطرح تھوڑی دیر کھڑا رہا۔ مین نے کمرے مین چارون طرف نگاہ ڈالی وہ ٹین کا بکس مجھے نظر آیا مجھے بھی اس بکس پر قبضہ کرنے کا اتنا ہی حق تھا جتنا کہ خود کپتان مقتول کو چنانچہ وہ بکس لیکر مین کمرے سے نکل گیا لیکن بیوقوفی یہ ہوئی کہ چلتے وقت مین اپنا تمباکو کا بٹوہ وہین میز پر چھوڑ آیا۔

اب مین اپنی سرگذشت کا ایک عجیب غریب واقعہ آپ کو سناتا ہون یعنی مین کپتان کے کمرے سے باہر نکلا ہی تھا کہ مین نے ایک شخص کے آنے کی آہٹ سنی۔ مین فوراً جھاڑیون مین دبک گیا۔ ایک شخص دبے پاؤن وہان پہونچا کمرے مین گھسا لیکن فوراً اُس کے منہ سے ایک چیخ نکلی اور وہ اس طرح بھاگا جیسے کوئی شخص کسی بھوت کو دیکھ کر بھاگتا ہے۔ الغرض وہ شخص جسقدر تیزی کے ساتھ سر پر پاؤن رکھ کر بھاگا کہ ہوا ہو گیا یہ مجھے معلوم نہین کہ وہ شخص کون تھا اور کیون آیا تھا۔ مین وہان سے چلا اور دس میل پیدل سفر کرکے ایک ٹرین مین بیٹھ کر لندن پہونچ گیا اور کسی شخص کو کانون کان خبر بھی نہ ہوئی کہ مجھ پر کیا کچھ گذری ہے۔

القصہ جب لندن پہونچکر مین نے وہ بکس دیکھا تو اُس کے اندر سے کچھ بھی نقدی برآمد نہ ہوئی صرف بعض کاغذات تھے جن کو فروخت کرنے کا میرا حوصلہ نہ پڑا۔ اب میری گرفت کپتان کے سر پر سے بھی جاتی رہی تھی اور مین ہر طرح مجبور ہو گیا۔ لندن جیسا شہر اور مین وہان بغیر کوڑی پیسہ کے موجود تھا اس وقت جو کچھ میرے دل پر گذرتی تھی اُس کا اندازہ وہی شخص خوب

کرسکتا ہے جو خود بھی کسی وقت مفلسی و ناداری کے پنجہ مین گرفتار ہوا ہو بس اب میرے لئے صرف ایک چارہ کار باقی رہ گیا تھا یعنی اگر کہین ملے تو ملاحون مین نوکری کرلون۔ اسی اثناء مین میری نظر سے آپ کے شائع کردہ اشتہار گذرے جن مین نیزہ سے مچھلی مارنے والون کو بڑی بڑی تنخواہین دینے کا وعدہ کیا گیا تھا۔ لہذا مین جہاز دن کے ایجنٹون کے پاس گیا اور انھون نے مجھے یہان بھیجدیا۔ بس یہ ہے میری تمام سرگذشت مین پھر عرض کرتا ہون کہ اگر مین نے کپتان پیٹر کارے کو ہلاک کردیا تو حکومت کو میرا ممنون ہونا چاہئے۔ کیونکہ مین نے پھانسی کی رسی کے دام بچا دیے۔

یہ تمام سرگذشت سنکر مسٹر ہومس نے اپنا پائپ نکالا اور سلگایا۔

ہومس۔ نہایت صاف بیان ہے۔ مسٹر ہاپکنس! آپ میرے خیال مین اب وقت ضائع نہ کرین اور ان ذات شریف کو جسقدر جلد ممکن ہو سکے کسی محفوظ جگہ مین پہونچا دین کیونکہ ان کے لئے میرا کمرہ زیادہ محفوظ نہین ہے۔ اور خیر سے ہمارے دوست مسٹر پیٹرک کیرنس کا تن و توش کچھ اسقدر واقع ہوا ہے کہ نصف کمرے کے فرش کی ساحت کر رہا ہو۔

انسپکٹر۔ مسٹر ہومس! میری سمجھ مین نہین آتا کہ مین آپ کا کس زبان سے شکریہ ادا کرون۔ لیکن ابھی تک میری سمجھ مین نہین آیا کہ آپ اس معاملہ کی تہ تک کیونکر پہونچے؟

ہومس۔ محض اس طریقہ سے کہ جو کچھ خیال مین نے قائم کیا وہ تخرجہ و تجزیہ سے بالکل ٹھیک ثابت ہوا اور اتفاق کی بات میرا خیال شروع ہی سے ٹھیک تھا۔ یہ بہت ممکن تھا کہ اگر مجھے اس نوٹ بک کا حال معلوم ہو جاتا تو مین بھی آپ کی طرح صحیح راستہ سے بھٹک جاتا لیکن جو کچھ واقعات مین سن چکا تھا وہ سب ایک ہی طرف رہنمائی کرتے تھے یعنی قاتل کی حیرت انگیز طاقت، بارپون مارنے مین اس کی زبردست مشاقی، رم اور پانی دریائی بچھڑے کی کھال کا تمباکو کا بٹوہ۔ اور اس کے اندر بھدا اور سخت تمباکو یہ تمام باتین ظاہر کرتی تھین کہ قاتل ضرور کوئی ملاح ہو اور ملاح بھی ایسا جو وہیل مچھلی کا شکار کھیل چکا ہو۔ مجھے شروع ہی سے خیال تھا کہ بٹوہ کے پردہ پر حروف .C .P کا نمودار ہونا محض اتفاقی بات ہے یہ حروف پیٹر کارے کے نہین کیونکہ وہ شخص بہت ہی کم تمباکو پیتا تھا اور اس کے کمرے سے کوئی پائپ بھی برآمد نہین ہوا تھا۔ آپ کو یاد ہوگا کہ مین نے آپ سے یہ بھی پوچھا تھا کہ کیا کمرے مین رم شراب کے سوائے کسی اور قسم کی شراب بھی موجود تھی اور

آپ نے بتایا تھا کہ ہان دو قرابے برانڈی اور وسکی کے بھی تھے لیکن بالکل بھرے ہوئے تھے - جن مین سے ایک قطرہ بھی کسی نے نہین پیا تھا - اب آپ خود خیال کر سکتے ہین کہ شہریون مین کون ایسا شخص ہو سکتا ہے جو برانڈی اور وسکی چھوڑ کر رم کے جام اڑاتا لہذا مجکو کامل یقین ہو گیا تہا کہ قاتل ضرور کوئی ملاح ہے -

انسپکٹر - اور آپنے اُس شخص کا پتہ کیونکر لگایا؟

ہومس - عزیز من! جب معاملہ یہان تک سمجھ مین آگیا تو پھر باقی ہی کیا رہ گیا تہا - اگر قاتل ملاح ہے تو وہ ملاح ضرور بالضرور اُن ملاحون مین سے ہوگا جو "سی یونی کارن" مین کپتان مقتول کے ساتھ کام کر چکے تھے - کیونکہ یہ بات معلوم تھی کہ کپتان مذکور نے کبھی کسی دوسرے جہاز مین سفر نہین کیا تہا چنانچہ ڈنڈی مین بذریعہ تار تحقیقات کرتے ہوئے میرے تین دن صرف ہوئے - اور بالآخر مجھے تحقیق ہو گیا کہ اُن لوگون کے نام کیا ہین جو ۱۸۸۳ء مین جہاز مذکور مین کپتان مقتول کے ساتھ گئے تھے - اور جب مین نے معلوم کیا کہ نیزہ بازون مین ایک شخص پیٹرک کیرنس بھی تہا تو مین نے سمجھ لیا کہ بس اب معاملہ ختم ہو گیا - مین نے خیال آرائیان کین اور یہ قیاس مین آیا کہ شخص مذکور ضرور لندن مین ہوگا - اور وہ یہ بھی چاہتا ہوگا کہ کچھ دنون کے لئے ملک سے باہر چلا جائے لہذا مین نے چند روز لندن کے ایسٹ اینڈ مین صرف کئے وہان کپتان بیسل بنا، اور اس کا نتیجہ آپ کو معلوم ہو گیا -

انسپکٹر - یہ نہ استدلال ہے نہ استدراج بلکہ کرامات ہے کرامات -

ہومس - اب آپ کو لازم ہے کہ اس بیچارے نوجوان نیلیگان کو حوالات سے نکلوائین بلکہ میرے خیال مین آپ کو اس سے معافی مانگنا چاہئے - ٹین کا بکس نوجوان کو دیدینا چاہئے جو کفالتین کپتان مقتول نے فروخت کین وہ تو گئین باقی تو کام آئین گی - اچھا والسلام - اب آپ اپنے ملزم کو لیجائین -

ختم شد

نئے نئے ناولوں کی فہرست

مفت

عروس مصر

یتیسری صدی ہجری کے مصری اسلامی واقعات دلگداز مناظر مذاق سلیم اُردو کی محلاتی زبان قبطیوں کا طرز معاشرت اسلام کا انصاف قیمت عہ

امیرالمومنین عبدالرحمٰن ناصر

اور اُنکے بیٹوں کی معرکہ آرائیاں دلکش اداؤں کا مُرقع پاک محبت کا دلگداز اور دلچسپ افسانہ ہے۔ قیمت عہ

امین بک

خدیو مصر محمد علی پاشا کے عہد حکومت کے پراسرار واقعات، مصر و شام کے حیرت انگیز حالات اور سیاسی انقلابات بڑی خوش اسلوبی سے بیان ہوئے ہیں اسے پڑھ کر یوروپین ڈپلومیسی کا بھانڈا پھوٹتا ہے ملک گیری کے یوروپین ساز باز کا تار و پود بکھر جاتا ہے اسلامی سیاست سے دلچسپی رکھنے والے مزدور دیکھیں ناول کے پیرایے میں تاریخی حقیقت کو نمایاں کیا گیا ہے۔ قیمت عہ

حجاج بن یوسف

جرجی زیدان اڈیٹر الہلال مصر کے ایک معرکۃ الآرا ناول کا ترجمہ جس میں خلیفہ عبدالملک کی پالیسی حجاج بن یوسف کے مظالم حجاج اور عبداللہ بن زبیر کا معرکہ کعبہ کا محاصرہ اور عبداللہ بن زبیر کی شہادت خلافت کے مدعی اور انکے جھڈ توڑ حسن نامی ایک نوجوان کا عرب کی ایک مشہور لڑکی پر عاشق ہونا یہ واقعات دلکش انداز اور سلیس عبارت میں بیان کئے

سگئے ہین اس کتاب کے دیکھنے سے اس زمانہ کے طرقِ جنگ اور رسم و رواج پر کافی روشنی پڑتی ہے ترجمہ کی خوبی کے لئے سید ظہور احمد ندوی سب اڈیٹر ہمدم کا نام کافی ہو۔ قیمت عـہ

سیلابِ خون

غدر ۱۸۵۷ء کی ہولناک داستان کمپنی اور اہل ہند کی کش مکش ارکان کمپنی کے جدید قوانین جن مین سے بعض ہندوستانیون کے جذبات کے مخالف تھے اور جس کے باعث ہندوستانی فوج مین ہیجان پیدا ہوگیا۔ سیکیر نامی فرانسیسی عیار کا انگریز بن کر انگریزی فوج مین داخل ہونا اور موقعہ پاکر انگریزون سے برسر جنگ ہونا دیگر ہندوستانی رؤسا کا ملک کی حمایت مین لڑنا باقر خان سردار کا خفیہ انسپکٹری پر تقرر اور اس کی حیرت انگیز عیاریان سیکیر کی چالبازیان خفیہ اور باغیون کے جوڑ توڑ فتح و شکست کے کارنامے باغیون کا قلع و قمع۔ قیمت ۸ہ

نازنین مراکش

مراکو مین سلطان عبدالعزیز کی تخت نشینی اور یورپ پرستی فرانسیسیون کی پولیٹکل چالین اور اس کی بدولت مراکو مین خانہ جنگی کا طوفان فرانس کی دورخی پالیسی ایک طرف سلطان عبدالعزیز کی کھلم کھلا حمایت دوسری طرف باغیون کی خفیہ مدد ایک یہودی النسل فرانسیسی جاسوس کی حیرت انگیز عیاریان ایک محب وطن کے بھیس مین اس کی تباہ کن حکمت عملی۔ قتل و غارتگری کے دل شکن واقعات سلاطین کے ادبار کی داستان مراکو مین فرانسیسی حکم برداری ناول کیا ہے یورپین سازشون کا پورا خاکہ ہو۔ قیمت ۸ر

عیار فقیر

ایک مکار فقیر کی چالبازیان ظلم و ستم اور دغا و فریب کا پردہ فاش کیا گیا ہے بدمعاشون کی چالون سے محفوظ رہنے کے لئے اس کو ضرور پڑھئے۔ قیمت ۸ر

حیرت انگیز شہر

ایک نوجوان سادہ دل کا ایک حسینہ کے دام الفت مین گرفتار ہونا مصیبتیں

کا سامنا کر کے آخر میں گوہر مقصود کو پا لیا۔ نہایت دلچسپ اور حسن و عشق سے معمور ہے قیمت ۱۲/

اختر النساء

ایک جاہل بدمزاج ساس کے مظالم اور نیک دل تعلیم یافتہ بہو کی بردباری اور تحمل کا نقشہ کھینچا گیا ہے زبان لکھنؤ اور دہلی کی ٹکسالی زبان ہے زنانہ محاورات نے کتاب میں چار چاند لگا دیئے ہیں۔ قیمت صرف ۱۲/

اجتماعِ ضدین

بہت ہی دلچسپ ادبی افسانہ ہے زن و شو کا انتخاب اور اس معاملہ میں والدین کی لاپرواہی اور طرفین کی آرزوؤں کا خون۔ ادبی خوبیوں سے مملو ہے۔ عورتوں اور مردوں سب کے لئے یکسان مفید ہے۔ قیمت ۶/

آسمانی خزانہ

بچوں کی زبان میں دلچسپ باتصویر فسانہ ہے قیمت ۲/

چھوٹا شہزادہ

بچوں کی زبان میں ایک باتصویر ہمت افزا افسانہ ہے قیمت ۱۰/

اسرار بالشویزم

آنے والے خطرات کا مخبر۔ روس کے حالات کا آئینہ، جدید خیالات کی کرن اور دنیا کے تمدنی اور سیاسی حالات میں حیرت انگیز انقلاب کا خطرہ سرمایہ داری اور مزدور پیشہ طبقہ کے دل ہلا دینے والے معرکے جدید روسی تہذیب اور اس کے اثرات افغانستان و ہندوستان پر بالشوکی پیشقدمی کا امکان اور اس کے نتائج۔ بالشویزم کی تاریخ اور انکے افکار پر قابل قدر تبصرہ موجودہ سیاست کے ہر پہلو کی روشنی ڈالی گئی ہے سچ تو یہ ہے کہ نادل کے رنگ میں موجودہ روس کی پوری تاریخ ہے انداز بیان دلچسپ اور زبان پاکیزہ ہے ترکستان کی سرزمین کے ایک فسانہ نے جت کچھ تک مرتب لگا دیا ہے وہاں کے رسم و رواج پر روشنی ڈالی ہے ابتداء سے انتہا تک دلچسپ ہے۔ قیمت ۸/

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

زورِ قلم حضرت کلام بی اے

پبلشر صدیق بکڈپو امین آباد لکھنؤ

سنگدل بدمعاش

جن واقعات کا اعادہ صفحات ذیل میں کیا جاتا ہو اگرچہ اُن کو گذرے ہوے زمانہ گذر گیا لیکن پھر بھی اُن کی طرف اشارہ کرتے ہوے کسیقدر حیا آتی ہو۔ بہت عرصہ تک تو یہ حالت رہی کہ خواہ کتنی ہی احتیاط اور دانائی سے کام لیا جاے لیکن ان واقعات کو منظر عام پر لانا ناممکن تھا۔ لیکن اب جبکہ وہ خاص آدمی جس کا ان واقعات سے تعلق ہو انسانی قانون کی زد سے باہر ہو چکا ہو اور اُس کی روئداد اعمال خدائی عدالت میں پیش ہو۔ اور ان میں سے بعض خاص باتین دبا بھی دیگئی ہین۔ اس لئے یہ قصہ اب اس طرح بیان کیا جاتا ہو کہ کسی کو نہ نقصان پہنچے نہ ناگوار گذرے۔ یہ واقعات میرے اور مسٹر شرلاک ہومس کے کارنامون مین ایک خاص کارنامہ ہین لہذا اگر مین کسی جگہ کوئی خاص بات چھوڑ جاؤن یا کوئی تاریخ چھپالون جس سے اصل واقعات کا پتہ چل جانے کا احتمال ہو تو ناظرین کرام معاف فرمایئن۔

ایک روز شام کیوقت مین اور مسٹر ہومس سیر گشت کے لئے نکلے ابھی رات ہوئی سرد اور ہوا تیز تھی بس لئے ہم دونون ۶ بجے شام کے قریب واپس آگئے جس وقت مسٹر ہومس نے لیمپ اکسایا تو ہمکو نظر ایک کارڈ پر پڑی جو میز پر رکھا ہوا تھا۔ مسٹر ہومس نے اس کارڈ پر نگاہ ڈالی اور پھر کسیقدر نفرت کا اظہار کرکے اس کو فرش پر پھینکدیا۔ مین نے آگے بڑھ کر وہ کارڈ اٹھا لیا اور پڑھا۔

چارلس آغسطس ملورٹن

ایپل ڈور ٹاورز

ہیمپسٹیڈ

(ایجنٹ)

مین۔ یہ کون صاحب ہین؟

ہومس۔ یہ لندن بھر میں سب سے پاجی آدمی ہو۔ کیون کارڈ کی پشت پر بھی کچھ لکھا ہوا ہو؟
مین نے کارڈ الٹ کر دیکھا تو لکھا تھا۔
"۶ بجے حاضر خدمت ہونگا۔"
ہومس۔ ہونھ! تو گویا مردود آنے ہی والا ہو۔ واٹسن! جب کبھی تم زندہ جانوروں کے عجائب خانہ مین سانپوں کو دیکھتے ہو۔ اور ان کے خوبصورت رنگوں اور چمکدار آنکھوں پر نظر ڈالتے ہو تو وہ کسقدر معلوم ہوتے ہین۔ لیکن جب ان کے ہلاک زہر کا خیال آتا ہو تو لرزہ بر اندام ہو جاتے ہو۔ بس یہی سمجھو کہ جب مین اس مردود شخص ملورٹن کو دیکھتا ہون تو میری بھی یہی حالت ہوتی ہے مجھے اپنی زندگی بھر میں پچاسوں قاتلوں سے واسطہ پڑا ہی لیکن ان میں سے کسی ایک سے بھی مجھے اسقدر نفرت نہین ہوئی تھی جسقدر اس شخص کو دیکھ کر ہوتی ہو اور پھر مصیبت یہ ہو کہ اس کمبخت سے معاملہ کئے بغیر بھی کام نہین چلتا۔ وہ اس وقت در حقیقت میرے بلانے سے آرہا ہو۔
مین۔ لیکن یہ ہو کون شخص؟
ہومس۔ مین بتاتا ہون۔ لندن بھر میں جس قدر استحصال بالجبر کرنے والے ہین ان سب کا یہ شخص بادشاہ ہو جس مرد یا عورت کا کوئی راز اس مردود ملورٹن کے قبضہ مین آجاتا ہو بس پھر اس کا خدا ہی حافظ و ناصر ہو یہ تبسم ہین لیکن پتھر کے دل سے وہ شخص اس مرد یا عورت کا اس قدر خون چوس لیگا کہ وہ زندہ درگور ہو جائے گا۔ اپنے فن مین یہ شخص صاحب کمال ہو۔ اور اگر چاہتا تو دیگر پیشوں مین بھی عروج حاصل کر سکتا تھا۔ اس کا طریقہ کار حسب ذیل ہو۔
وہ لوگوں کو اس بات سے آگاہ کر دیتا ہو کہ جو شخص ایسے خطوط یا کاغذات لا کر دے جن سے کسی معزز اور متمول شخص کے نام پر حرف آتا ہو تو وہ ان خطوط اور کاغذات کے لئے بڑی بڑی رقمیں دینے کے لئے تیار ہی۔ لہذا یہ چیزیں اس کو نوکر خدمتگار اور نوکرون سے مل جاتی ہین بلکہ ایسے بدمعاشوں سے بھی حاصل ہو جاتی ہین جو کسی طرح بھی بہیودن کے راز سے واقف ہو جاتے ہین لیکن وہ ان کے لئے رقم بھی خاصی دیتا ہی مجھے معلوم ہو کہ اس نے ایک مرتبہ ایک خادم کو ایک رقعہ کے بالعوض جس پر صرف دو سطرین لکھی ہوئی تھین [illegible] دیدئے تھے جس کا نتیجہ یہ ہوا تھا کہ ایک شریف خاندان پر تباہی نازل ہو گئی تھی۔ جو کچھ لندن کے بازار مین ہو وہ ملورٹن کے پاس جاتی ہو اور شہر مین بہت سے [illegible] لیسے ہین جن کا رنگ اس کا نام سنتے ہی اڑ جاتا ہو۔ کوئی نہین جانتا کہ اس کا پنجہ کسکی گردن پر پڑنے والا ہی کیونکہ وہ بہت ہی امیر اور بہت ہی باثر ہو۔ وہ ایک چھوٹے سے کارڈ کو برسوں

اپنے قبضہ مین رکھتا ہو لیکن جب موقعہ اور محل دیکھتا ہو تو فوراً نکال کر کام مین لاتا ہو اور ساری وقت نقشہ پلٹ دیتا ہو۔ الغرض مین آپ سے کہہ چکا ہون کہ وہ لندن بھر مین سب سے بڑا آدمی ہو۔ یہ شخص گرگوں کو مٹھی بار دیتا ہو۔ اُنکی روحون کو ستاتا ہو اور جسقدر روپیہ طلب کرتا ہو وصول کرکے چھوڑتا ہو۔

مین۔ تو کیا یہ شخص قانون کی گرفت سے باہر ہو؟

ہومس۔ نظری طور پر تو ضرور ہو۔ اگر عملاً یہ بات نہین ہو۔ مثلاً کسی شریف زادی کو اس بات سے کیا فائدہ ہوگا کہ وہ اس شخص کو دو چار مہینہ کی سزا دلادے جس حالت مین اس کی تمام عزت و آبرو اور زندگی خاک مین ملتی ہو۔ یہی وجہ ہو کہ جن لوگون کا وہ شکار کرتا ہو وہ چون تک نہین کرتے۔ اگر اسنے کسی بیگناہ شخص پر دباؤ ڈال کر کچھ وصول کرلیا تو پھر تو ہم اس کی گردن دبالین گے۔ لیکن جناب وہ شیطان کے بھی کان کاٹتا ہو۔ اس لئے ہم کو کوئی دوسرا طریقہ اس کی تادیب کے لئے استعمال کرنا پڑے گا۔

مین۔ اچھا تو اب وہ یہان کیون آرہا ہو؟

ہومس۔ اس لئے کہ ایک مشہور و معروف لیڈی نے اپنا قابل رحم معاملہ میرے ہاتھ مین دیدیا ہو۔ وہ لیڈی ایوہ بریکویل ہین۔ جو اس وقت تمام لیڈیون مین سب سے زیادہ حسین و حسینی ہین اور پچھلی فصل بہار مین انہین دربار شاہی مین بار حاصل ہوا ہو۔ ایک عشرہ بعد یا دو ہفتہ مین لیڈی موصوفہ کی شادی لارڈ ڈوورکورٹ سے ہونے والی ہو۔ اس حیوان کے پاس لیڈی موصوفہ کے بعض ایسے خطوط ہین جن مین کئی حماقتون کا اظہار ہوا ہو بس اس سے زیادہ اور کچھ نہین اور وہ خطوط انکو کے ایک بدتمیز نوجوان زمیندار کو لکھے تھے۔ لیکن وہ خطوط اس قابل ضرور ہین کہ اگر منظر عام پر آجائین تو لاٹ صاحب سے لیڈی صاحبہ کے تعلقات منقطع ہو جائین گے۔ اور اگر وقت سے پہلے گھر تک کے پاس ایک بھاری رقم نہ پہونچ گئی تو وہ ان خطوط کو ضرور لاٹ صاحب کے پاس بھیجدے گا اب لیڈی صاحبہ نے مجھے اختیار دیا ہے کہ مین اس ملعون سے مل کر بات چیت کرون اور ان خطوط کے متعلق عمدگی سے سودا کرلون۔

عین اُسی وقت سڑک پر گھوڑون کے ٹاپون اور گاڑی کی گھڑ گھڑاہٹ کی آواز سنائی دی اور مین نے کھڑکی سے گردن باہر نکال کر دیکھا تو ایک نہایت شاندار گاڑی آکر دروازہ پر کھڑی ہوئی جس مین سرنگ گھوڑون کی ایک نہایت خوبصورت اور نفیس جوڑی جتی ہوئی تھی۔ ایک خادم نے اتر کر فوراً گاڑی کی کھڑکی کھولی اور گاڑی مین سے ایک پستہ قد تندرست و توانا آدمی سنجاب کا

کا کوٹ پہنے ہوئے برآمد ہوا۔ ایک منٹ بعد وہ شخص ہمارے کمرے میں موجود تھا۔
چارلس اسٹیفنس ملورٹن ایک پچاس سالہ شخص تھا۔ اس کا سر بڑا تھا جس سے ہوشیاری اور دانشمندی نمایاں تھی۔ اُس کے ہونٹوں پر دائمی تبسم تھا اور اُس کی دونیلی آنکھیں طلائی عینک کے پیچھے سے چمک رہی تھیں۔ اُس کا قالب دلیہ نہایت خوش آیند اور مہذب تھا۔ وہ شخص ہاتھ بڑھائے ہوئے مصافحہ کرنے کو بڑھا۔
لیکن شرلاک ہومس نے اُس کے بڑھے ہوئے ہاتھ کا کچھ خیال نہ کیا بلکہ اس کو تیز اور گہری نظر سے دیکھا۔ ملورٹن کے چہرے پر اور بھی زیادہ تبسم نمایاں ہوا۔ اُس نے اپنا استرخانی سنجاب کا کوٹ اُتار دیا اور تہ کرکے ایک کرسی کے تکیے پر رکھدیا اور پھر اُسی کرسی پر بیٹھ گیا۔ پھر میری طرف اشارہ کرکے بولا۔
ملورٹن۔ آپ صاحب یہاں موجود ہیں کیا یہ بات احتیاط کے خلاف نہیں۔ کیا یہ بات آپکے نزدیک ٹھیک ہے۔
ہومس۔ ڈاکٹر واٹسن میرے دوست اور شریک کار ہیں۔
ملورٹن۔ بہت اچھا مسٹر ہومس میں نے تو صرف اُسی شخص کا خیال کرکے یہ بات کہی تھی جس کی طرف آپ کام کررہے ہیں معاملہ بہت نازک ہے۔
ہومس۔ ڈاکٹر واٹسن کو تمام باتیں پہلے ہی سے معلوم ہیں۔
ملورٹن۔ تو پھر معاملہ کی گفتگو ہونی چاہیے۔ آپ فرماتے ہیں کہ آپ لیڈی ایوا کی طرف سے وکیل ہیں کیا انہوں نے آپ کو میرے شرائط قبول کرنے کا اختیار دیا ہے۔ اگر دیا ہے تو میں شرائط عرض کروں۔
ہومس۔ اچھا فرمائیے آپ کا مطالبہ کیا ہے؟
ملورٹن۔ سات ہزار پونڈ۔
ہومس۔ اگر مطالبہ کی تعمیل نہ کی گئی تو
ملورٹن۔ میرے دوست اس کے بعد معاملہ پر بحث کرنا میرے لئے تکلیف دہ ہے۔ بہر حال چونکہ آپ دریافت ہی کرتے ہیں تو سن لیجئے کہ اگر ۱۴ تاریخ تک زر مطلوبہ ادا نہ ہوا تو یقیناً ۱۸ کو کبھی شادی نہیں ہو سکتی۔
یہ کہکر ملورٹن کے چہرے پر مزید مسکراہٹ نمایاں ہوئی اور مسٹر ہومس ایک قسم کے سوچ میں پڑ گئے۔

ہومس - ایسا معلوم ہوتا ہو کہ آپ اپنے دل میں تمام باتین طے شدہ سمجھ لیا کرتے ہین - مین یہ بھی جانتا ہون کہ خطوط متعلقہ کے اندر کیا کچھ تحریر ہے - خیر جو کچھ مین اپنے موکل سے کہونگا اس کی تعمیل وہ ضرور کرین گی - لہذا مین نے سوچ لیا ہے کہ بجاے اس کے کہ وہ آپکو مبلغ سات ہزار پونڈ کی کثیر رقم دو پرزہ کاغذ کے بالعوض ادا کرے یہی بہتر اور مناسب ہوگا کہ وہ تمام قصہ اپنے شوہر سے بیان کردے اور اس کی عنایت و مہربانی کی امیدوار رہے -

یہ سنکر ملورٹن منہ ہی منہ مین ہنسا اور پھر مسٹر ہومس کی طرف مخاطب ہوکر بولا -

ملورٹن - ایسا معلوم ہوتا ہو کہ آپ لاٹ صاحب کی طبیعت سے واقف نہین ہین -

اسکے بعد مسٹر ہومس کے چہرے پر تردد کے آثار نمایان ہوئے اور اس نے پوچھا -

ہومس - آخر ان خطوں مین کیا خرابی ہے ؟

ملورٹن - خطوط کیا ہین نہایت مرصع و مسجع عبارت مین عشق و محبت کا فسانہ ہین اور واقعی لیڈی صاحبہ عاشقانہ خطوط نویسی مین کمال رکھتی ہین - لیکن جہان تک میرا خیال ہو لارڈ ڈورکوٹ ان خطوط کو پسند نہین فرماینگے - بہر حال چونکہ آپ کا خیال کچھ اور ہی اس لئے ہم اس معاملہ کو یہین تک رہنے دیتے ہین - مین نے جو کچھ عرض کیا تھا وہ معاملہ کی بات تھی - اب اگر آپ کے خیال مین آپ کے موکل کے حق مین یہی بہتر ہے کہ یہ خطوط لاٹ صاحب کے ہاتھون مین پہونچا دیے جاین - تو میرے خیال مین آپ سے زیادہ بیوقوف کون ہوگا جو بیکار خطوط کی بازیافتگی کے لیے مبلغ سات ہزار پونڈ کی رقم کثیر ادا کرنا پسند کرے -

یہ کہکر ملورٹن اپنا استراخانی کوٹ اٹھا کر چلنے لگا - مسٹر ہومس اس وقت عالم تعجب مین تھے ان کے رنگ بدل رہے تھے - ایک رنگ آتا تھا اور ایک رنگ جاتا تھا - بالآخر انہون نے جلدی سے کوٹ لیا اور بولے -

ہومس - ذرا ٹھہریے آپ تو بیحد جلد بازی سے کام لے رہے ہین - ہم کوشش کرینگے کہ ایسا نازک معاملہ طشت از بام ہوکر موجب رسوائی نہو -

یہ سنکر ملورٹن پھر اپنی کرسی پر بیٹھ گیا اور بولا -

ملورٹن - مجھے یقین تھا کہ آپ معاملہ کو اس کی اصلی حالت مین دیکھین گے -

ہومس - مگر یہ بھی تو خیال کر لیجئے کہ لیڈی آیوہ کچھ متمول عورت نہین ہین - مین یقین دلاتا ہون کہ اس بیچاری کے لیئے دو ہزار پونڈ بھی ایک بار گران ہوگا اور جو رقم آپ طلب کرتے ہین وہ تو

اس کی طاقت سے قطعی باہر ہے۔ اس لیئے مین آپ سے التجا کرتا ہون کہ آپ اپنے مطالبہ مین کسیقدر فیاضی سے کام لین۔ اور مین چاہتا ہون کہ جس رقم کا مین نے اشارہ کیا ہو اس کے بالعوض آپ وہ خطوط واپس کردین گے۔ اور مین آپ کو یقین دلاتا ہون کہ اس سے زیادہ رقم آپ کو ادا کرنا میرے موکل کی قابلیت سے باہر ہو۔

ملورٹن۔ مین جانتا ہون کہ جو کچھ آپ فرماتے ہین وہ درست ہو یعنی لیڈی صاحبہ چندان متمول آدمی نہین ہین لیکن اس کے ساتھ ہی آپکو یہ بھی خیال ہونا چاہیئے کہ لیڈی صاحبہ کی شادی کا وقت مین ایسا وقت ہوتا ہو جبکہ اُن کے دوست احباب اور اعزا واقارب انکے لئے ہر طرح کی قربانیان کرنے پر آمادہ ہو جاتے ہین۔ اُن لوگون کو چاہیئے کہ شادی کے تحفہ کی فکر نہ کرین کیونکہ اس شادی کی مبارک تقریب پر جسقدر مسرت آفرین اور خوش آیند لیڈی صاحبہ کے لئے خطوط کا یہ چھوٹا سا بنڈل ہوگا اسقدر لندن بھر کی بیش قیمت اشیاء نہین ہو سکتین۔

ہومس۔ مگر یہ بات تو قبضہ سے باہر ہے۔

ملورٹن۔ (جیب سے کاغذون کا بنڈل نکال کر) میرے عزیز دوست آپ بھی کیا باتین کرتے ہین یہ ملاحظہ فرمایئے۔ میرے خیال مین نہین آتا کہ ایک لیڈی ایسے آڑے وقت مین ان خطوط کو حاصل کرنے کی کوشش کیون نہ کرے۔ دیکھیئے یہ خط سٹر........ خیر نام لینا بے فائدہ ہے۔ کیونکہ کم از کم صبح تک تو یہ نام پردۂ خفا مین رکھنا ہی مناسب ہو۔ لیکن اُس وقت کے بعد یہ خط لیڈی صاحبہ کے مجوزہ شوہر کے ہاتھون مین پہونچ جائے گا۔ اور وہ بھی محض اس وجہ سے کہ لیڈی صاحبہ کو کہین سے سات ہزار پونڈ کی ذلیل سی رقم میسر نہین آسکتی۔ حالانکہ اگر وہ چاہین تو اپنے جواہرات کو فروخت کرکے یہ رقم بہم پہونچا سکتی ہین۔ کسقدر قابل افسوس بات ہو۔ آپ کو تو کرنیل ڈورکنگ اور آنریبل مس اپلیس کا حال بخوبی معلوم ہوگا کہ دونون مین منگنی ہو چکی تھی۔ صرف نکاح کے دو بول پڑھے جانے باقی رہ گئے تھے۔ اور پھر آپ کو یہ بھی معلوم ہوگا کہ اُن کی نسبت کا کیا حال ہوا سُنئے شادی سے صرف دو روز پہلے اخبار "مارننگ پوسٹ" مین خبر شائع ہوئی کہ منگنی فسخ اور شادی غائب آخر کیا بات تھی جو ایسا ہوا؟ آپ یقین نہین کرینگے۔ مین نے صرف بارہ سو پونڈ کی ذلیل رقم طلب کی تھی جو انھون نے ادا نہ کی۔ اگر رقم دیدیجاتی تو یہان تک نوبت نہ پہونچتی۔ مگر خیر مین آپ کو سمجھدار آدمی خیال کرتا ہون۔ پھر سمجھ مین نہین آتا کہ جب آپ کے موکل کی آیندہ زندگی اور انکی تمام موجودہ عزت و آبرو معرض خطر مین ہو تو پھر آپ میرا مطالبہ قبول کرنے مین کیون پس و پیش

فرماتے ہین۔ واقعی مسٹر ہومس! مجھے آپکی باتون پر تعجب ہوتا ہو۔
ہومس۔ مین جو کچھ عرض کر رہا ہون وہ بالکل سچ ہو۔ اسوقت روپیہ دستیاب نہین ہو سکتا لہذا میرے خیال مین آپکے لئے یہی بہتر ہے کہ جو معقول رقم مین اس وقت آپ کو پیش کر رہا ہون وہ آپ قبول فرمائین اور اس غریب لیڈی کی زندگی تباہ نہ کرین جس سے آپ کو کوئی فائدہ نہین ہو سکتا۔
ملورٹن۔ مسٹر ہومس! یہان آپ غلطی کرتے ہین۔ تمام راز کے طشت از بام ہو جانے سے مجکو بالواسطہ بہت بڑا فائدہ پہونچے گا۔ کیونکہ ابھی میرے سامنے آٹھ دس معاملات ایسے ہی اور بھی موجود ہین اور اُن کا معاملہ پختہ ہو رہا ہو۔ اگر انکو اس امر کی اطلاع ہو گئی کہ مین نے لیڈی ایوہ کو بڑا بھاری سبق پڑھا دیا ہو تو اُن لوگون کے کان کھل جائینگے اور وہ سب میرے آگے سر تسلیم خم کرتے نظر آئینگے۔ اور مین جو چاہون گا اُن لوگون سے وصول کر لون گا۔ اب تو آپ میرا مطلب سمجھے؟
یہ سنتے ہی مسٹر ہومس کا چہرہ غیظ و غضب سے تمتمانے لگا۔ وہ اُچک کر اپنی کرسی سے کھڑے ہو گئے اور ایک درشت آواز مین مجھ سے بولے۔
ہومس۔ واٹسن! اس ملعون کے پیچھے کھڑے ہو جاؤ۔ خبردار کمرے سے نکلنے نہ دینا۔
اچھا جناب ملورٹن صاحب! اب وہ اپنی نوٹ بک ذرا ادھر دلوائیے؟
ملورٹن کھڑا ہو گیا اور اپنے کوٹ کا دامن کسیقدر ہٹا کر ایک بڑے ریوالور کا دستہ دکھایا جو اسکی پاکٹ مین موجود تھا۔ اور بولا۔
ملورٹن۔ مسٹر ہومس! مسٹر ہومس!! مین تو سمجھتا تھا کہ آپ کوئی نئی بات کرینگے۔ اس طرح کی زبردستیان تو دنیا کا ادنی ادنی شخص جانتا ہو۔ اور ایسی حرکتون کا نتیجہ کبھی اچھا نہین ہوتا۔ مین آپ کو یقین دلاتا ہون کہ بندہ بھی یہان سر سے پاؤن تک مسلح ہو کے آیا ہو۔ اور مین اپنے ہتھیار چلانا بھی خوب جانتا ہون۔ دوسرے مجھے یہ بھی تقویت حاصل ہو کہ قانون اس عالم مین میری طرفداری و حمایت کرے گا۔ علاوہ ازین آپ کا یہ خیال بھی خام ہو کہ مین یہان ایسی حالت مین وہ خطوط و نوٹ بک مین لیکر آیا ہون۔ مین ایسا بیوقوف نہین ہون۔ مین کچی گولیان نہین کھیلا۔ اچھا خیر خدا حافظ۔ آج شام کو مجھے چند جگہ اور بھی ملاقات کرنے جانا ہے اور یہان سے ہمپسٹیڈ تک فاصلہ بھی زیادہ ہو۔
یہ کہکر ملورٹن نے قدم آگے بڑھایا۔ اپنا کوٹ اٹھایا۔ ریوالور کے کندے پر ہاتھ رکھا اور دروازہ کی طرف روانہ ہوا۔

مین نے چاہا کہ ایک کرسی اٹھا کر مردود کے پھینک ماروں لیکن مسٹر ہومس نے سر ہلا کر منع کر دیا اسلئے مین نے مجبور ہو کر کرسی رکھدی۔ ملورٹن نے جھک کر سلام کیا خندہ دندان نما کیا اور ہنستا ہوا دروازہ کھول کر کمرہ کے باہر ہو گیا۔

چند لمحہ بعد ہم نے گاڑی کی کھڑکی بند ہونے کی آواز سنی۔ کوچبان نے گھوڑون کی لگامین اٹھائین اور دیکھتے دیکھتے ملورٹن اور اُس کی شاندار گاڑی سامنے کی سڑک پر غائب ہو گئی اور مسٹر ہومس اور مین ایک دوسرے کا منہ تکتے رہ گئے۔

چور کے گھر مور

مسٹر ہومس بے حس و حرکت آتشدان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، اُنکے دونون ہاتھ پتلون کی جیبون مین داخل تھے، اُن کی گردن کھلی ہوئی تھی اور اُنکی آنکھین انگیٹھی کی چمکدار چنگاریون پر جمی ہوئی تھین۔ وہ تقریبا نصف گھنٹہ تک اسی حالت سکون و سکوت مین بیٹھے رہے۔ بعدازان اس طرح سے جیسے کوئی شخص کسی معاملہ کو اچھی طرح سوچ سمجھ لیتا ہو وہ سٹ پٹا کر اُٹھے اور اپنے کرۂ خواب مین چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد کمرے سے ایک نوجوان مزدور برآمد ہوا جس کی ٹھوڑی پر ایک چھوٹی سی داڑھی جیسی بکرون کی ہوتی ہو دکھائی دیتی ہو۔ نوجوان مزدور کے ہاتھ پاؤن مین ایک قسم کی لچک، صورت شکل مین خودداری اور چال ڈھال مین کسیقدر البیلاپن نظر آتا تھا۔ اُس نے اپنی جیب سے مٹی کا پائپ نکالا اور لیمپ کے قریب کھڑے ہو کر روشن کیا۔ بعدازان میری طرف مخاطب ہو کر بولا۔

ہومس۔ واٹسن! مین کسیقدر دیر مین واپس آؤن گا۔

یہ کہتے ہی وہ نوجوان مزدور کمرے سے باہر نکل گیا اور دیکھتے دیکھتے رات کی تاریکی مین نظرون سے غائب ہو گیا۔ مین سمجھ گیا تھا کہ اب مسٹر ہومس نے چارلس آگسٹس ملورٹن کے خلاف کارروائی شروع کر دی ہو لیکن اس بات کی خبر میرے فرشتون کو بھی نہ تھی کہ وہ کارروائی کیا صورت اختیار کر لیگی

ہیر اور کیا سے کیا ہو جائے گا۔
کچھ دنوں تک مسٹر ہومس اسی وضع قطع میں آمد و رفت رکھتے رہے لیکن سوا اس کے کہ وہ کبھی کبھی یہ فرمایا کرتے تھے کہ ان کا وقت زیادہ تر ایپلیڈور میں صرف ہوتا ہے اور جو وقت بھی وہ وہاں صرف کرتے ہیں وہ رائیگاں نہیں جاتا اور مجھے ان کی کارروائی کچھ نہ معلوم ہوئی۔ بالآخر ایک روز شام کو جبکہ موسم سخت طوفانی تھا۔ تند و تیز ہوا کاٹتی ہوئی جسم سے گذر جاتی تھی اور ہوا کے جھونکے درختوں کی شاخوں اور مکانوں کی کھڑکیوں سے چیختے ہوئے گزرتے تھے وہ اپنی آخری مہم پر سے واپس آئے اور کمرہ میں گھس کر اپنا ذلیل بھیس دور کیا۔ بعد ازاں آتشدان کے پاس بیٹھ کر وہ اپنے خاموش لیکن مسرت آفرین طریقہ سے خوب مسکرائے بلکہ تھوڑی دیر بعد تو کھلکھلا کر ہنسنے لگے۔
ہومس۔ کیوں دوست واٹسن! کیا تم مجھے شادی شدہ آدمی کہنا پسند نہ کرو گے؟
میں۔ نہیں میں تو خیال نہیں کرتا کہ آپ اس بکھیڑے میں پڑینگے۔
ہومس۔ لیکن آپ یہ بات سنکر خوش ہوں گے کہ اب میری منگنی قرار پا گئی ہے۔
میں۔ کیا واقعی؟ اگر ایسا ہے تو دوست میں ہدیہ مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ لیکن وہ کون حسینہ ہے؟
ہومس۔ ملورٹن کی خادمہ۔
میں۔ معاذ اللہ! استغفر اللہ!! ہومس آپ کیا فرماتے ہیں۔
ہومس۔ ہاں ہاں ٹھیک تو ہے۔ بھئی مجھے کچھ باتیں کرنا تھیں سو کر لیں۔
میں۔ لیکن یہ نسبت اور منگنی والا قصہ کیا ہے۔
ہومس۔ جناب یہ ایک نہایت ضروری کارروائی تھی۔ اب میرا نام مسٹر ایسکاٹ ہے اور میں لوگوں کے گھروں میں نل لگانے کا کام کرتا ہوں۔ میں ہر روز شام کے وقت اس عورت کو ساتھ لیکر سیر کے لئے نکلتا رہا اور میں نے اس سے خوب خوب باتیں کیں۔ اللہ اللہ واٹسن وہ باتیں بھی کیا باتیں تھیں۔ بہر حال جو کچھ میں چاہتا تھا وہ میں نے پالیا اور جس طرح مجھے اپنے ہاتھ کی ہتھیلی کی ایک ایک لکیر معلوم ہے اسی طرح مجھ کو ملورٹن کے مکان کی ایک ایک جگہ بخوبی معلوم ہو گئی ہے۔
میں۔ اور وہ عورت؟
ہومس (مسکرا کر) میرے دوست واٹسن! اس کے بغیر چارہ کار ہی نہ تھا۔ جب اس قسم کا زبردست

معاملہ آپڑتا ہو تو ہر شخص کو اپنی بہترین تدبیر سے کام لینے کی ضرورت پڑتی ہو- بہر حال مین خوش ہون کہ اس وقت میرا ایک رقیب روسیاہ بھی پیدا ہو گیا ہو- جو میری صورت سے اسقدر جلتا ہو کہ اگر موقعہ پائے تو میرے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے- واللہ آج کی رات بھی کسقدر اعلیٰ درجہ کی رات ہو-

مین- کیا آپ اس طوفانی موسم کو پسند کرتے ہین؟

ہومس- ہان یہ موسم میرے کام کا ہے- سنو واٹسن! آج رات کو میرا ارادہ ملورٹن کے ہان چوری کرنے کا ہے۔

مسٹر ہومس کے یہ الفاظ سنتے ہی مین دم بخود رہ گیا- لرزہ براندام ہو گیا ع

کاٹو تو لہو نہین بدن مین

ہومس کے منہ سے یہ الفاظ کچھ اسقدر متانت اور سنجیدگی سے نکلے تھے کہ اُن سے عزم و استقلال اور صداقت پرستی ٹپکتی تھی جس طرح ایک تاریک اور طوفانی رات مین بجلی کی ایک چمک سے آناً فاناً گرد و پیش کی تمام چیزین نظر آجاتی ہین اسیطرح برقی سرعت کے ساتھ عالم خیال مین چوری کرنے کے جملہ نتائج و عواقب میری آنکھوں کے سامنے سے گزر گئے یعنی ارتکاب، انکشاف، گرفتاری، سزا اور ایک مشہور و معروف معزز شخص کی روشن زندگی کا نہایت ذلت اور بے آبروئی کے ساتھ خاتمہ- اور گویا میری عزت خود اس ملعون ملورٹن کے رحم و کرم پر جا پڑتا تھا- بالآخر مین گھبرا کر بولا-

مین- ہومس! خدا کے لئے پہلے سوچ سمجھ لو پھر کوئی قدم اٹھاؤ-

ہومس- میرے عزیز دوست مین اس معاملہ پر پوری طرح غور کر چکا ہون- مین اپنا کوئی کام بغیر سوچے سمجھے اور اندھا دھند نہین کرتا ہون- اور اگر کوئی دوسرا طریقہ کار ممکن ہوتا تو مین ہرگز اسقدر ذلیل اور خطرناک فعل کی طرف مائل نہ ہوتا- اب ذرا تمام معاملہ پر خوبی اور خوش اسلوبی کیساتھ غور و خوض کر لو- اصلی بات تو آپ ضرور تسلیم کر لینگے کہ یہ فعل اگرچہ عملاً مجرمانہ ہو لیکن اخلاقی نقطہ نظر سے اس کے ارتکاب مین کوئی قباحت نظر نہین آتی- ملورٹن کے گھر مین چوری کرنے کا مقصد بجز اس کے اور کچھ نہین ہو کہ کسیطرح اُس کی لوٹ یا کتاب اڑا لی جاسکے- اور یہ ایک ایسا فعل ہو جسمین غالباً آپ میری مدد ضرور کرینگے-

مین نے تمام معاملہ کو پھر اپنے دل مین دہرایا اور خوب اچھی طرح غور کیا-

[illegible] سے بیشک یہ فعل مستحسن ہو سکتا ہے لیکن اب صرف اسقدر سوچنا باقی ہو کہ آیا مین [illegible] اسقدر [illegible] اسقدر [illegible] ۱۹۲۰ [illegible] یہ بھی جانتا ہون

کہ جس وقت ایک خاتون کی عزت و آبرو کا معاملہ درمیان آ پڑے تو کسی شریف اور بھلے آدمی کو اس قسم کی جوکھون کی پروا نہین کرنی چاہیئے۔

ہومس۔ تو پھر کیا آپ خطرے مین پڑنے کے لئے تیار ہین۔

مین۔ بہر حال اس کام مین خطرہ ضرور ہو۔ لیکن جب اوکھلی مین سر دیا تو پھر موسلون کا کیا ڈر

ہومس۔ لیکن سوائے اس کے وہ خطوط حاصل کرنے کا اور کوئی طریقہ سمجھ مین نہین آتا۔ اس بیچاری عورت کے پاس اتنا روپیہ ہو نہین جتنا وہ مردود طلب کرتا ہو۔ اور اس کے اعزا و اقارب اور دوست احباب مین کوئی ایسا شخص ہو نہین جس سے وہ اس معاملہ مین مدد لے سکے اور کل آخری دن مہلت کا ہو۔ اور اگر آج رات کو وہ خطوط ہم نے نہ اڑا لئے تو اس ملعون نے جو کچھ کہا ہو وہ ضرور کر گزرے گا۔ اور اس طرح ایک شریف زادی ہمیشہ کے لئے تباہ و برباد ہو جائے گی۔ اب یا تو مین اپنی موکل کو اس کی قسمت پر چھوڑ دون یا آج اپنی آخری تدبیر سے کام لے گزرون۔ واٹسن یہ ہمارے اور آپ کے درمیان باتین ہو رہی ہین تیسرے شخص کے فرشتہ کو بھی ان باتون کی خبر نہین بس یہ سمجھ لو کہ یہ معاملہ میرے اور ملورٹن کے درمیان ایک کھیل ہو۔ ایک جوا ہو۔ ایک شکاری مقابلہ ہو اب جس کو خدا سرخرو کرے۔ تم دیکھ چکے ہو کہ جب اس شخص سے پہلے پہل گفتگو ہوئی تھی تو وہ کس طرح عمل کرتا تھا۔ لیکن اب مین نے سوچ لیا ہو کہ اس شخص کا مقابلہ کرنا میری خودداری اور میری عزت و ناموس کے لئے لازمی ہو گیا ہو۔ بس یا تو آج وہ نہین یا مین نہین۔

مین۔ خیر اگرچہ مین اس فعل کو پسند نہین کرتا لیکن یہ ضرور جانتا ہون کہ کچھ نہ کچھ کرنا پڑے گا۔ اچھا فرمائیے آج آپ رات کو کس وقت چلنا چاہتے ہین۔

ہومس۔ تو کیا آپ میرا ساتھ دینگے۔؟

مین۔ تو کیا آپ مجھے ساتھ نہین چلیں گے۔ دیکھیے مین آپ سے قسم کھا کر کہتا ہون اور اس بات کو آپ گرہ مین باندھ لین۔ کیونکہ مین نے آج تک اپنے قول کے خلاف نہین کیا۔ اگر آپ نے اس چوری مین مجھے ساتھ نہ لیا تو مین گاڑی مین بیٹھ کر سیدھا تھانہ جاؤن گا اور وہان رپورٹ کر کے آپکو گرفتار کرا دون گا۔

ہومس۔ لیکن آپ میری مدد کیا خاک کر سکین گے۔

مین۔ آپ کو کیا معلوم؟ آپ کیونکر بتا سکتے ہین کہ وہان کیا معاملہ گزرے گا۔ خیر جو کچھ بھی ہو مین نے اپنا ارادہ مصمم کر لیا ہو۔ کچھ آپ ہی ایسے شخص نہین ہین جنھین اپنی بات اور اپنی عزت و آبرو کا

خیال ہو۔ اور بھی ہیں۔

پہلے تو مسٹر ہومس کسیقدر برافروختہ سے نظر آئے لیکن بعدازان اُن کے تیور کے بل دُور ہو گئے اور انھون نے محبت کے ساتھ اپنا ہاتھ میرے شانہ پر رکھا۔

ہومس۔ اچھا دوست تم ناراض نہو۔ مین اور تم دونون عرصۂ دراز سے ایک ہی مکان مین مقیم رہتے ہین اور اگر اس واقعہ کے بعد دونون جیل خانہ کی ایک ہی کوٹھری مین رہنے لگین گے تو کوئی مضایقہ کی بات نہ ہوگی۔ واٹسن! مین تم سے صاف کہتا ہون کہ بعض اوقات میرے دل مین یہ خیال آیا ہو کہ اگر مین دنیائے جرائم کے میدان مین قدم رکھون تو نہایت اعلیٰ درجہ کا بدمعاش بن سکتا ہون۔ آج اُس میدان مین قدم رکھنے کا پہلا واقعہ ہو۔ لو اب ذرا یہ دیکھو۔

یہ کہکر شرلاک ہومس نے میز کی دراز مین سے ایک نفیس چرمی تھیلا نکالا اور اُسے کھول کر بہت سے نئے، خوبصورت اور چمکدار اوزار دکہائے جو چورون کے کام کے تھے۔

ہومس۔ دیکھو۔ یہ چوری کرنے کا اعلیٰ درجہ کا سامان اور اوزار ہین۔ آلۂ نقب بھی سفید ملمع شدہ اور چمکدار ہو۔ یہ دیکھو ہیرے کی کنی کی نوک کا شیشہ تراش ہے۔ یہ دیکھو چابیون کا گچھا ہے اور یہ تمام اوزار ایسے ہین جو موجودہ ترقی یافتہ تمدن ارتکاب سرقہ کے لئے پیش کر سکتا ہو اور یہ دیکھو چور لالٹین بھی ہے۔ ہر چیز ٹھیک ہو۔ اب یہ بتاؤ تمھارے پاس ایسے جوتے بھی ہین جنکو پہنکر چلنے مین آہٹ نہو؟

مین۔ ہان ٹینس کھیلنے کے ربڑ کے تلے کے جوتے ہین۔

ہومس۔ بہت ٹھیک! اور کوئی نقاب بھی ہے؟

مین۔ ہان مین سیاہ ریشم کے ٹکڑے سے نقاب بنائے لیتا ہون۔

ہومس۔ الغرض اب یہ معلوم ہو گیا کہ چوری کرنے کی طرف تمھارا قدرتی رجحان طبع موجود ہو۔ بہت اچھا اب یہ بتاؤ کہ کیا تم نقاب بنا سکو گے اگر بنا سکو تو پھر ہم دونون تھوڑا بہت باسی کہانا کہا کر چلے چلتے ہین۔ اب ۹½ بجے ہین ۱۱ بجے تک ہم گاڑی مین سوار ہو کر چرچ رو پہونچ جایئن گے۔ پھر وہان سے اپیل ڈور تک پاؤ گھنٹہ کا راستہ ہے۔ الغرض ہم اس طرح آدہی رات سے پہلے کام پر لگ جاوینگے۔ ملورٹن بڑا بیہوش سوتا ہو اور ہمیشہ رات ۱۰½ بجے بستر پر چلا جاتا ہو۔ اس کے بعد جو کچھ بھی ہو خواہ وہ خطوط ہاتھ لگین یا نہ لگین ہم یہان ۲ بجے تک واپس آجایئن گے اور انشاء اللہ مجھے یقین کامل ہو کہ لیڈی ایوہ کے خطوط

ہماری جیب میں ہو گئے۔

اسکے بعد ہومس اور مین نے اپنے شبروی کے کوٹ پہنے جس سے لوگون کو یہ معلوم ہوا کہ ہم لوگ تھیٹر جا رہے ہین یا گئے تھے۔ آکسفورڈ اسٹریٹ پہونچکر ہم نے ایک گاڑی کرایہ کی اور ایمپلیڈ پہونچ گئے۔ یہان ہم نے گاڑی کا کرایہ ادا کیا۔ اور اپنے اوور کوٹ جسم سے خوب لپیٹ کر کیونکہ اسوقت ہوا تیز چل رہی تھی اور جسم کو کاٹتی ہوئی نکلجاتی تھی۔ ہم دونون قدم بڑھاتے ہوئے جھاڑیون کے کنارے کنارے روانہ ہوئے۔

ہومس۔ دیکھیے جناب یہ ایسا معاملہ ہے جسمین سخت احتیاط اور ہوشیاری کی ضرورت ہو لیڈی ایوہ کے خطوط اور دیگر ایسے ہی کاغذات اس ملعون کے کتب خانہ مین ایک آہنی الماری یا تجوری کے اندر بند ہین اور اس کا کتب خانہ یا دارالمطالعہ کمرۂ خواب کے عقب مین ہو۔ دوسری طرف جس طرح تمام تندرست و توانا آدمی دن بھر کام کرنے کے بعد خوب کھاتے اور خوب سوتے ہین اسی طرح یہ شخص بھی بستر پر قدم رکھتے ہی خواب گران مین مبتلا ہو جاتا ہو۔ اور وہ میری جان یعنی آغسطہ کہتی ہو کہ نوکرون مین یہ بات مشہور ہو کہ آقا جب سوتا ہو تو کبھی کرن کی نیند سوتا ہو اور اس کا جگانا ٹیڑہی کھیر ہو جاتا ہو۔ ملورٹن کا ایک معتمد خصوصی (سکریٹری) ابھی ہو جو نہایت وفادار ملازم ہو۔ وہ شخص اس قدر خدمت گذار واقع ہوا ہو کہ دن بھر دارالمطالعہ سے نہین ٹلتا یہی وجہ ہو کہ ہم رات کے وقت وہان جا رہے ہین۔ علاوہ ازین ملورٹن ایک حرکت بھی کرتا ہو کہ وہ روز رات کے وقت ایک خونخوار کتا کھول دیتا ہو جو رات بھر باغیچہ مین گھومتا رہتا ہے کل اور پرسون کچھ دیر سے میری ملاقات آغسطہ سے ہوئی تھی۔ اور جب مین وہان جاتا ہون تو وہ اس خونخوار کتے کو قفل مین بند کرتی ہو تاکہ مجھے نہ چھیڑ سکے۔ وہ دیکھو وہ جو سامنے بڑا سا مکان نظر آتا ہو وہی مکان ملورٹن ہو۔ اس کے چارون طرف کی زمین اور باغیچہ بھی ملورٹن کی ملکیت ہو اچھا لو اب پھاٹک مین داخل ہو جاؤ اور باغیچہ مین چھپ جاؤ۔ اب یہان سے نقاب ڈال لو دیکھو مکان مین روشنی کا پتہ نشان نہین ہو ہر بات ہمارے موافق نظر آ رہی ہو۔

اس کے بعد ہم دونون نقاب پوش ہو گئے۔ کالے کالے نقاب منہ پر پڑتے ہی ہم ایسے نظر آنے لگے گویا ہم لندن بھر کے چھٹے ہوئے بدمعاش اور جرائم پیشہ لوگ ہین۔ یہان سے ہم دونون چھپتے چھپاتے نظرین بچاتے دبے پاؤن مکان کی طرف بڑھے جہان سناٹا چھایا ہوا تھا۔ مکان کے ایک طرف دور تک کھپریل دار برآمدہ چلا گیا تھا جسمین چند کھڑکیان اور دو دروازے بھی تھے۔

ہلومس۔ دیکھو یہ ٹورٹن کے سونے کا کمرہ ہے اور یہ دروازہ ٹھیک دارالمطالعہ میں کھلتا ہے۔ بس یہی دروازہ ہمارے لیئے ٹھیک ہوگا۔ لیکن مصیبت یہ ہے کہ علاوہ چٹخنی لگنے کے دروازہ مقفل بھی ہے اور اگر ہم نے دروازہ کھولنے کی کوشش کی تو شور مچیگا جس سے ممکن ہے تمام گھر بیدار ہو جائے۔ اچھا اب یہاں سے گھوم کر ادہر چلو۔ وہ سامنے ایک کمرہ ہے جسمیں گرم ممالک کے پھولوں کے گملے سجے ہوے ہین اور اُس کا دروازہ نشست کے کمرہ مین کھلتا ہے۔

کمرہ بند اور مقفل تھا لیکن مسٹر ہومس نے شیشہ کاٹنے والے قلم سے کام لیکر کھڑکی کا ایک شیشہ کاٹ ڈالا اور پھر اندر ہاتھ ڈال کر چابی سے قفل کھول لیا۔ ادہر ہم نے کمرہ کے اندر قدم رکھا اور ادہر ہم قانون کی نظروں مین مجرم ہو گئے۔ کمرہ کے اندر پھولوں کی تیز بو بسی ہوئی تھی جس سے ہمارا دم گھٹنے لگا۔ علاوہ ازین کمرہ کے اندر کی ہوا بھی گرم تھی۔ مسٹر ہومس نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور تیزی کے ساتھ جھاڑیوں کے برابر برابر جو کمرے مین اُگی ہوئی تھین لیکر آگے بڑہا۔ ہومس کی نظرین بڑی تیز تھین اور اندھیرے مین وہ تمام چیزوں کو اسی طرح دیکھ لیتا تھا جس طرح بلی یا دیگر جنگلی جانور دیکھ لیتے ہین۔ الغرض وہ میرا ہاتھ پکڑے ہوے آگے بڑہا اور ایک دروازہ کھول کر کمرہ کے اندر گھسا۔ اندھیرے مین مجکو خفیف سا نظر آیا کہ ہم ایک بڑے کمرے مین داخل ہوے ہین جس مین تمباکو کی بو بسی ہوئی اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کسی شخص نے تھوڑی ہی دیر پہلے اُس کمرہ مین سگار پیا ہے۔ مسٹر ہومس فرنیچر کو ٹٹولتے ہوے آگے بڑہتے رہے۔ پھر دوسرا دروازہ کھولا۔ اور دوسرے کمرے مین گھستے ہی اُسے بند کر دیا۔ مین نے جو ادہر ادہر ہاتھ بڑہا کر ٹٹولا تو دیوار پر چند کوٹ لٹکتے نظر آئے۔ معلوم ہوا کہ ہم لوگ ابھی تک کسی راستہ مین سے گزر رہے ہین۔ ہم چلتے رہے۔ تھوڑی دیر بعد مسٹر ہومس نے باہستگی تمام داہنی طرف ایک اور کمرہ کا دروازہ کھولا۔ دروازہ کھولتے ہی کوئی چیز جھپٹ کر ہم پر حملہ آور ہوئی۔ مین دم بخود رہ گیا۔ میرا دل دہڑکنے لگا اور قریب تھا کہ میرے منھ سے چیخ نکل جائے۔ کہ یہ دیکھ کر اطمینان ہوا کہ حملہ کرنے والی چیز ایک بلی تھی جو کمرہ کھلتے ہی ڈر کر بھاگی تھی۔ اس نئے کمرے مین آگ روشن تھی اور اس کمرہ مین بھی تمباکو کا دھوان بسا ہوا تھا۔ مسٹر ہومس پاؤن کی انگلیوں کے بل کمرہ مین داخل ہوے۔ یہ کمرہ ٹورٹن کا دارالمطالعہ تھا۔ ہومس نے میرا انتظار کیا جب مین بھی اُس کے پاس پہونچگیا تو اُس نے آہستہ سے دروازہ بند کر دیا کمرہ مین سامنے ایک اور دروازہ تھا جو ٹورٹن کے کمرۂ خواب مین جاتا تھا۔

کمرہ کے اندر آگ خوب روشن تھی اور اُس کی روشنی اس قدر کافی تھی کہ تمام سامان بخوبی نظر آرہا تھا۔ دروازہ کے قریب ہی برقی روشنی کا بٹن لگا ہوا تھا۔ لیکن اس وقت روشنی کرنا فضول تھا۔

آتشدان کے ایک طرف ایک بھاری پردہ پڑا ہوا تھا جس نے وہ کھڑکی ڈھک رکھی تھی جو ہم نے
باہر سے دیکھی تھی۔ دوسری طرف وہ دروازہ تھا جو برآمدہ میں کھلتا تھا۔ وسط میں ایک لکھنے پڑھنے
کی میز تھی جس کے سامنے ایک گھومنے والی کرسی بچھی ہوئی تھی جس پر سرخ مراکشی چمڑے کی گدیاں اور
تکئے لگے ہوئے تھے اس میز کے سامنے ایک بہت بڑی الماری کتابوں سے بھی ہوئی تھی جس کے بالائی
تختہ پر ایتھنی دیوی کا مرمریں نیم تن مجسمہ تھا۔ کمرہ کے گوشہ میں کتابوں کی الماری اور دیوار کے درمیان
ایک بڑی آہنی الماری یا تجوری تھی جس پر سبز رنگ چڑھا ہوا تھا۔ اور جس کے چکدار پیتل کے پرزے
آگ کی روشنی میں سونے کی طرح چمک رہے تھے۔ مسٹر ہومس دبے پاؤں اس الماری کے پاس پہونچے اور
غور سے دیکھنے لگے۔ بعد ازاں وہ کمرہ خواب کے پاس گئے اور گردن ٹیڑھی کر کے کان لگا کر سنتے رہے۔
لیکن اندر سے کوئی آواز نہیں آتی تھی۔ اسی اثنا میں مجھے خیال آیا کہ اگر ضرورت پڑی تو باہر والے
دروازہ سے نکل جانا قرین مصلحت ہوگا۔ لہذا میں نے اس دروازہ کو خوب غور سے دیکھا لیکن یہ
بات معلوم کر کے مجھے بڑی حیرت ہوئی کہ اس دروازہ میں نہ تو چٹکنی لگی ہوئی تھی اور نہ وہ مقفل تھا۔ یہ دیکھتے
ہی میں مسٹر ہومس کے پاس گیا اور ان کا بازو پکڑ کر اشارہ کیا چنانچہ انھوں نے بھی اپنا نقاب پوش چہرہ
اسی طرف موڑا اور دیکھنے لگے۔ دفعتًا وہ چونکے اور گھبرائے اور جو حیرت مجھپر طاری تھی وہی ان پر
بھی طاری ہوگئی۔ وہ اپنا منہ میرے کان کے برابر لائے اور آہستہ سے بولے۔

ہومس۔ یہ بات تو ٹھیک نہیں ہوئی۔ اور میری کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ کیا معاملہ ہے۔ بہر حال
یہ وقت ضائع کرنے کا نہیں ہو۔

میں۔ کیا میں کچھ کر سکتا ہوں۔؟

ہومس۔ ہاں دروازہ کے برابر کھڑے ہو جاؤ۔ اگر تم کسی شخص کے آنے کی آہٹ سنو تو اندر کی طرف سے
دروازہ کی چٹکنی لگا دو۔ اس طرح ہم جس راستہ سے آئے تھے اسی راستہ سے نکل جائیں گے اور اگر کوئی شخص
دوسری طرف سے آیا تو ہم اپنا کام کرنے کے بعد اسی دروازہ سے نکل جاوینگے۔ اور اگر نکل جانے کا موقعہ
نہ ہوا تو ان پردوں کے پیچھے چھپ جاویں گے۔ اب آپ سمجھ گئے۔

میں نے سر ہلا کر اثبات میں جواب دیا اور دروازہ کے برابر کھڑا ہو گیا۔ پہلا احساس خوف کا جو
مجھ پر طاری ہوا تھا وہ رفع ہو گیا۔ اور اب میں پورے جوش اور شوق سے اپنے کام میں مصروف
ہو گیا۔ اللہ اللہ ایک دن وہ تھا جب ہم جرائم پیشہ لوگوں کا شکار کر کے تائید و حمایت قانون کے دعویدار
ہوتے تھے یا آج یہ دن ہے کہ ہم دونوں بڑے ذوق و شوق سے قانون شکنی کر رہے ہیں۔ اس امر کا

علم کہ ہمارا مقصد بہت اعلیٰ و ارفع ہے، اور اس امر کا احساس کہ ہم جو کچھ کر رہے ہیں اس میں
خود غرضی اور کمینہ پن کا شمہ نہیں ہے، اور یہ کہ ہمارا مقابلہ ایک بیہودہ پاجی شخص سے ہے۔ یہ تمام باتیں
ہمارے ذوق و شوق کو دوبالا کر رہی تھیں۔ بجائے اس کے کہ ہم خود کو قصوروار اور قانون شکن
سمجھتے ہم تمام جوکھوں اپنے سر لینے کو تیار تھے اور ہمارے دل بڑھے ہوئے تھے۔

میں نے دیکھا کہ مسٹر ہومس نے اپنے اوزاروں کا تھیلا کھولا اور نہایت غور و خوض اور پوری
احتیاط کے ساتھ انھوں نے ایک ضروری اور مناسب اوزار نکالا۔ میں یہ بھی جانتا تھا کہ آہنی الماری
کھولنے میں ان کو ایک خاص ملکہ حاصل ہے اور میں یہ بھی دیکھ رہا تھا کہ وہ اس وقت اپنے سامنے
اس سبز رنگ تجوری کو دیکھ کر کس قدر خوش ہو رہے تھے۔ جو اپنے آہنی سینہ میں ایک خزانہ اسرار یعنی
لیڈی ایوا کے خطوط دبائے ہوئے تھی۔ وہ خطوط جن پر اس حسین و جمیل اور خوش اطوار خاتون کی
عزت و آبرو اور آئندہ زندگی منحصر تھی بلکہ بعض دیگر اشخاص کی بھی عزت و ناموس کا سامان جس کے
اندر موجود تھا۔

آستینیں چڑھا کر مسٹر ہومس نے ایک نوکدار آلۂ نقب اور دو برمے نکالے۔ اور کنجیوں کا گچھا بھی
سامنے رکھا۔ میں اس وقت مرکزی دروازہ پر کھڑا ہوا تھا۔ اور میری آنکھیں اس وقت ان کی
تمام حرکتیں دیکھ رہی تھیں۔ اور میں ہر افتاد کا مقابلہ کرنے کو تیار تھا۔ اگرچہ میں نے ابھی یہ رائے
دل میں قائم نہیں کی تھی کہ اگر کسی قسم کی مزاحمت ہوئی تو میں کیا کارروائی کروں گا۔

مسٹر شرلاک ہومس تقریباً نصف گھنٹہ تک پوری محنت سے کام کرتے رہے۔ کبھی وہ ایک اوزار
سے کام لیتے تھے کبھی دوسرے سے۔ اور جس اوزار سے بھی کام لیتے تھے تو اس طرح لیتے تھے گویا وہ
بہت بڑے ہوشیار اور تجربہ کار مستری ہیں۔ بالآخر ایک کھٹکے کی آواز سنائی دی اور اس بڑی سبز رنگ
آہنی الماری کا دروازہ کھلا۔ میں نے دیکھا تو اس کے اندر کاغذات کے بہت سے بنڈل نظر آتے تھے۔
ہر بنڈل سلیقہ کے ساتھ ایک ریشمی فیتہ یا بڑے ڈورے سے بندھا اور مہر لگا ہوا تھا اور ہر بنڈل پر
شخص یا اشخاص متعلقہ کا نام درج تھا۔

مسٹر ہومس نے ان بنڈلوں میں سے ایک نکال لیا لیکن چونکہ روشنی بہت کم تھی اس لئے اس
بنڈل کی تحریر کا پڑھنا دشوار تھا اس لئے مجبور ہو کر انھوں نے اپنی چور لالٹین نکالی۔ اس وقت
برقی روشنی کے لئے بٹن دبانا خطرے سے خالی نہیں تھا کیونکہ برابر والے کمرے میں خود مسٹر ملورٹن
پڑے سو رہے تھے۔ اسی اثنا میں کیا دیکھتا ہوں کہ مسٹر ہومس دفعتاً چونکے انھوں نے نہایت غور سے

کان لگا کر سننا شروع کیا۔ پھر لمحہ بھر بعد انھوں نے آہنی الماری کا دروازہ بند کیا۔ اپنے اوزار جلدی جلدی تھیلے میں رکھے۔ تھیلے کو جیب میں ڈالا اور جھپٹ کر ان پردوں کے پیچھے کھڑے ہو گئے جو کھڑکیوں پر پڑے ہوئے تھے۔ اور مجھے بھی اشارہ کر کے ہدایت کی کہ میں بھی ان کی طرح پس پردہ آ چھپوں۔

میں اگرچہ بد حواس نہیں تھا لیکن میرے حواس واقعی میرے قبضہ میں نہیں تھے۔ میں ایک بے جان چیز تھا جو کٹھ پتلی کی طرح شرلاک ہومس کے اشارہ پر کام کرتا تھا۔ میں ایک بیجان اوزار تھا اور شرلاک ہومس کاریگر تھے۔ مجھے اس وقت کچھ معلوم نہیں تھا کہ مسٹر ہومس نے کیا سنا؟ وہ کیوں گھبرائے اور کیوں پس پردہ جا چھپے۔ لیکن میں چونکہ ان کی ہر ہدایت پر بے چون و چرا عمل کرنا اپنا فرض سمجھتا تھا۔ اس لئے بلا پس و پیش میں ان کا اشارہ پاتے ہی پردوں کے پیچھے جا کھڑا ہوا اور چھپکر پردہ کی آڑ سے ادھر ادھر جھانکنے لگا۔ لیکن مسٹر ہومس نے میرا ہاتھ دبایا اور ایسا کرنے سے منع کر دیا۔ لہذا میں بے حس و حرکت تعمیلی حالت کھڑا ہو گیا۔

حسین قاتل

لمحہ بھر بعد مجھے معلوم ہوا کہ مسٹر شرلاک ہومس کے تیز حواس نے کیا بات خطرے کی محسوس کی تھی جو وہ اس عجلت کے ساتھ پردہ کے پیچھے پناہ لینے پر مجبور ہو گئے تھے۔ بات یہ تھی کہ مکان کے اندر کسی جگہ سے کسیقدر شور کی آواز آ رہی تھی۔ فاصلہ پر ایک دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی۔ بعد ازاں کچھ باتوں کی آوازیں آئیں۔ جو سمجھ میں نہیں آتی تھیں۔ اس کے بعد دو آدمیوں کے پاؤں کی آہٹ سنائی دینے لگی۔ اور معلوم ہوا کہ دو شخص لمبے لمبے قدم رکھتے ہوئے تیزی کے ساتھ اس کمرے کی طرف آ رہے ہیں جہاں ہم لوگ چھپے ہوئے تھے۔ یہ لوگ کمرہ سے باہر راستہ میں تھے چلتے چلتے وہ دونوں دروازہ پر آ کر ٹھہر گئے۔ پھر دروازہ کھلا۔ ایک کھٹکے کی آواز ہوئی۔ برقی روشنی کا بٹن دبا اور تمام کمرہ بجلی کی روشنی سے جگمگا اٹھا۔

اس کے بعد دروازہ پھر بند ہو گیا اور سگار کے دھوئیں کی بو ہماری ناک میں آنے لگی۔ پھر ایسا معلوم ہونے لگا کہ وہ لوگ کمرہ میں کبھی ادھر کبھی ادھر پھر رہے ہیں۔ اور یہ ان کا ٹہلنا ہم سے صرف چند گز کے فاصلے پر ہو رہا تھا۔ اس کے بعد کرسی پر بیٹھنے کی آواز آئی اور چلنا پھرنا بند ہو گیا۔ پھر قفل میں کنجی گھمنے اور قفل کھلنے کی آواز سنائی دی۔ پھر ایسا معلوم ہوا گویا کاغذ نکالے جا رہے ہیں۔ اب تک تو میری ہمت تاک جھانک کرنے کی نہیں ہوئی تھی۔ لیکن اب میں نے پردہ کی دراز سے آنکھ لگا کر دیکھنا شروع کیا۔ میں نے دیکھا کہ مسٹر ہومس بھی میری طرح پردہ کی آڑ میں آنکھ لگا کر دیکھ رہے ہیں۔

ہمارے سامنے اور ہم سے صرف چند گز کے فاصلہ پر مسٹر ملورٹن کی پشت تھی اب ہم کو معلوم ہوا کہ ہم نے اس شخص کی نقل و حرکت کا اندازہ کرنے میں غلطی کی تھی۔ اب معلوم ہوا کہ وہ شخص کمرہ خواب میں گیا ہی نہیں تھا۔ بلکہ برابر کے کسی کمرہ میں بیٹھا ہوا سگار پی رہا ہوگا جس کی کھڑکیاں ہم نے نہیں دیکھی تھیں۔ اس کی "فارغ البال" کھوپڑی جو تانبے کی طرح چمک رہی تھی ہمارے

سامنے تھی۔

وہ اپنی گھومنے والی کرسی پر پیچھے کی طرف تکیہ لگائے بیٹھا ہوا تھا۔ اُس کی ٹانگیں سامنے کی طرف پھیلی ہوئی تھیں اور اس کے منہ میں ٹیڑھا سگار تھا۔ اس کے ہاتھ میں کچھ عدالتی کاغذات تھے۔ وہ سگار کے دھوئیں اُڑاتا اور بے فکری کے ساتھ کاغذات پڑھتا جاتا تھا۔ اس وقت اسکے رنگ ڈھنگ سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ کمرہ سے جلد جانے والا نہیں۔

مسٹر ہومس نے میرا ہاتھ پکڑ کر دبایا جس سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ مطمئن ہیں اور اُن پر کسی قسم کی گھبراہٹ طاری نہیں ہوئی۔ بات صرف اسقدر تھی کہ الماری کا دروازہ پوری طرح بند نہیں ہوا تھا اور بہت ممکن تھا کہ مسٹر ملورٹن کسی وقت اس طرف متوجہ ہوں اور ہماری کارگزاری دیکھ لیں میں نے اپنے دل میں مصمم ارادہ کر لیا تھا کہ اگر ملورٹن نے مجھے دیکھ لیا۔ تو میں فوراً اس کو جا دبوچوں گا۔ اور اُسپر دنیا اور کوٹ ڈال کر ہاتھ پاؤں باندھ دوں گا۔ پھر اُس کے بعد مسٹر ہومس جانیں اور اُن کا کام، لیکن ملورٹن اپنے کاغذات کے مطالعہ میں کچھ اسقدر محو تھا کہ اُس نے ہماری طرف توجہ ہی نہیں کی۔ وہ اپنے عدالتی کاغذات کی ورق گردانی میں مصروف تھا۔

اس کے بعد مجھے خیال آیا کہ کاغذات پڑھنے اور سگار ختم کرنے کے بعد غالباً وہ اپنے کمرہ میں چلا جائے گا لیکن قبل اس کے کہ وہ کاغذات ختم کرے یا اپنا سگار پورا کرے معاملہ نے دوسرا رُخ اختیار کیا جسکی وجہ سے ہمارے خیالات بھی اس طرف منتقل ہو گئے۔

میں نے کئی بار غور سے دیکھا کہ ملورٹن گھڑی گھڑی اپنی گھڑی کو دیکھتا ہے اور ایک مرتبہ وہ اپنی جگہ سے اٹھا اور پھر بیٹھ گیا۔ اس وقت اس کی حالت سے اضطراب اور بے چینی کا اظہار ہو رہا تھا۔ ہم لوگوں کو خیال بھی نہیں تھا کہ اسقدر رات گئے اُسکا کسی سے ملاقات کرنے کا وعدہ ہو۔ لیکن تھوڑی دیر بعد میں نے ایک آواز، ایک خفیف سی آواز سنی جو باہر برآمدہ میں سے آ رہی تھی۔ یہ آواز سنتے ہی ملورٹن نے اپنے کاغذات ہاتھ سے رکھ دیئے اور ٹھیک ہو کر اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اسی قسم کی آواز پھر سنائی دی۔ پھر اس کے بعد کسی نے آہستہ آہستہ دروازہ کھٹکھٹایا۔ ملورٹن اٹھا اور اُس نے دروازہ کھول دیا۔ ایک شخص اندر داخل ہوا۔

ملورٹن۔ درشتی سے: دیکھئے جناب آپ نے نصف گھنٹہ کے قریب دیر کر دی ہے۔

الغرض یہی وجہ تھی کہ جو اتنی رات گئے بھی ملورٹن بیدار تھا اور اس کے کمرہ کا دروازہ مقفل نہیں ہوا تھا۔

آنے والے شخص کے پٹرون اور اس کی طرز رفتار سے ظاہر ہوا کہ وہ ایک عورت ہے۔ اس وقت ملورٹن کا رخ جو اتفاقاً ہماری طرف ہوا تو ہم نے پردہ کی درز بند کر دی لیکن اس عورت کے دیکھنے کے لئے طبیعت بے قرار ہو گئی۔ اور ہم نے تھوڑی دیر بعد پھر پردہ کی درز پر آنکھ لگائی۔ اب ملورٹن پھر اپنی جگہ پر بیٹھ گیا تھا۔ اور اس کے منہ میں سگار اس طرح دبا ہوا تھا کہ جس سے بے حد نخوت و غرور ظاہر ہوتا تھا۔ بجلی کی روشنی سے تمام کمرہ جگمگا رہا تھا۔ اور ملورٹن کے سامنے ایک سرو قامت، نازک اندام، نقاب پوش عورت کھڑی ہوئی تھی اور اس نے اپنا تمام جسم ایک چادر میں لپیٹ رکھا تھا۔ اس نازنین کا دم پھولا ہوا تھا۔ اور اس کے جسم کی بوٹی بوٹی کانپ رہی تھی۔

ملورٹن۔ جناب آپ کی وجہ سے مجھے اسقدر رات گئے تک بیٹھنا پڑا۔ بہر حال چونکہ آپ تشریف لے آئی ہیں لہٰذا اس تمام تکلیف کی تلافی ہو جائے گی۔ غضب تو یہ ہے کہ آپ کسی اور وقت آ ہی نہیں سکتی تھیں۔ یہی ہے نا؟

عورت نے سر ہلا کر اثبات میں جواب دیا۔

ملورٹن۔ خیر اگر آپ نہیں آسکتی تھیں تو نہ سہی۔ اگر بیگم صاحبہ کسیقدر سخت واقع ہوئی ہیں تو خیر آپ اس وقت اُن سے بدلا لے سکتی ہیں لیکن معاذ اللہ! آپ اسقدر کانپ کیوں رہی ہیں۔ ذرا حواس درست کر لو۔ اور آدمی بنو۔ اچھا بیٹھو اور معاملہ کی باتیں کرو۔

یہ کہکر ملورٹن نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک تحریر نکالی۔

ملورٹن۔ آپ کہتی ہیں کہ آپ کے پاس پانچ خط ایسے ہیں جن سے کاؤنٹس ڈی البرٹ کے چال چلن کی قلعی کھلتی ہے اور آپ اُن پانچوں خطوط کو فروخت کرنا چاہتی ہیں۔ بہتر ہے میں بھی انہیں خریدنا چاہتا ہوں۔ اب صرف تعین قیمت کا معاملہ باقی رہ گیا ہے۔ لیکن اس سے پہلے میں اُن خطوط کو دیکھ لینا چاہتا ہوں۔ اگر وہ واقعی کارآمد ہیں تو ....

(چونک کر) یا اللہ یہ آپ ہیں۔ آپ یہاں کیونکر تشریف لائیں۔

اس وقت اس نازنین نے جو ملورٹن کے سامنے موجود تھی۔ اپنی چادر اور نقاب اُتار دی تھی ملورٹن کو پہلے یہ خیال تھا کہ وہ کوئی اور عورت ہے لیکن اب اس کی صورت دیکھتے ہی وہ گھبرا یا حسینہ کا رنگ کسیقدر شام برن واقع ہوا تھا۔ خط و خال باریک اور وضع قطع نہایت خوبصورت تھی۔ ناک بلند اور کسیقدر خمیدہ تھی۔ ابرو سیاہ اور بھرے ہوئے تھے آنکھیں چمکدار اور تیز نظر تھیں۔ لب باریک اور گلاب کی پنکھڑیوں کی طرح خوبصورت تھے لیکن اس وقت اس حسین

ٹکڑے پر کسیقدر خطرناک تبسم طاری تھا۔
حسینہ۔ جی ہاں۔ میں ہوں وہ جس کی زندگی آپنے تباہ کر دی ہو۔
یہ فقرہ سنکر ملورٹن ہنسا لیکن اس کی ہنسی میں کسیقدر گھبراہٹ اور خوف ملا ہوا تھا
ملورٹن۔ آپ بھی تو بیحد ضدی واقع ہوئی ہیں۔ آپ کی ضد نے بھی مجھے آخری چارہ کار پر عمل کرنے کے لئے مجبور کیا۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں اپنی طبیعت سے اسقدر مرنجان مرنج واقع ہوا ہوں کہ کبھی کسی شخص کا دل دکھانا پسند نہیں کرتا۔ لیکن کیا کیا جائے معاملہ تو آخر معاملہ ہی ہوتا ہے۔ آپ ہی بتائیں کہ میں اور کیا کر سکتا تھا۔ میں نے تو قیمت بھی ایسی معمولی رکھ دی تھی کہ اگر چاہتیں تو فوراً ادا کر دیتیں لیکن آپنے تو ادا کرنا ہی نہ چاہا۔
حسینہ۔ اسیو جرسے تم نے میرے خاص میرے شوہر کے پاس بھیجدیے۔ آہ وہ اسقدر شریف آدمی واقع ہوا ہو کہ میں اس کی جوتیاں سیدھی کرنے کے بھی قابل نہیں۔ اسوقت دنیا بھر میں اس سے زیادہ شریف آدمی کوئی دوسرا نہ ہوگا۔ آہ تم نے وہ حرکت کی کہ خط پڑھتے ہی اس شریف آدمی کا دل ٹوٹ گیا اور وہ جان بحق تسلیم ہو گیا تمھیں یاد ہوگا کہ کل رات جب میں اس دروازہ سے ہو کر یہاں آئی تو میں نے تمھاری کسقدر منت سماجت کی تھی لیکن تمھارے پتھر کے دل میں رحم آنا تھا نہ آیا تم نے اسقدر غرور و نخوت سے کام لیا کہ تم میری مصیبت اور منت خوشامد پر ہنستے جس طرح تم اسوقت ہنس رہے ہو۔ او بزدل شخص تیرا دل اس وقت بھی پتھر کا بنا ہوا ہے۔ ہاں تم کو یہ خیال نہیں تھا کہ میں پھر بھی یہاں کبھی آؤں گی۔ لیکن اسی روز رات کو مجھے معلوم ہوا کہ میں تم سے کس طرح ملوں اور تنہا ملوں۔ اب بتاؤ مسٹر چارلس آغسٹس ملورٹن صاحب آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔
ملورٹن (کھڑا ہو کر) اس خیال خام میں نہ رہنا کہ تم مجھے اس طرح پریشان کر سکتی ہو۔ اگر میں چاہوں تو بس ذراسی آواز دیکر اپنے نوکروں کو بلا سکتا ہوں اور تمھیں گرفتار کرا کے پولیس کے حوالہ کر دوں گا۔ لیکن خیر چونکہ نقصان اٹھانے کے بعد آپ کا غضب ناک ہونا قدرتی امر ہو اسلئے میں رعایت کرتا ہوں۔ بس اب تمھارے لئے یہی بہتر ہے کہ جس طرح آئی ہو اسی طرح کمرے سے چلی جاؤ۔ بس اس سے زیادہ میں اور کچھ کہنا نہیں چاہتا۔
لیکن حسینہ اسی شان کے ساتھ کھڑی ہوئی تھی۔ اس کے ہاتھ سینہ کی جیب میں پڑے ہوئے تھے اور وہی خطرناک تبسم اس کے لبوں پر نمایاں تھا۔
حسینہ۔ لیکن دوست ملورٹن! اب وہ دن دور گئے جب خلیل خان فاختہ اڑایا کرتے تھے مسٹر

تم نے میری زندگی برباد کی اس طرح اب تم دوسروں کی زندگی تباہ نہیں کر سکو گے۔ اسی طرح تم نے میرا دل دکھایا اب تم دوسروں کا دل نہ دکھا سکو گے۔ میں نے ارادہ کر لیا ہے کہ ایک زہریلے ناگ ایک ہٹے کٹے بدمعاش، ایک سفید پوش غنڈے، اور ایک پاجی شیطان سے دنیا کو پاک کر دوں۔ اے دیکھ لے بدلے!!! لے!!! اور لے!!!!

حسینہ نے اپنی سینہ کی جیب سے ایک چمکدار چھوٹا سا ریوالور نکالا۔ اور ٹلورٹن کے سینہ پر تان کر فیر پر فیر کرنا شروع کر دیے۔ ریوالور کی نال ٹلورٹن کے سینہ سے صرف ۲ فٹ کے فاصلہ پر تھی۔ ٹلورٹن اٹھا۔ اس کا پاؤں ڈگمگایا اور سیدھا میز پر گر پڑا۔ اس وقت اس کو سخت کھانسی اٹھ رہی تھی اور اس کے ہاتھ کاغذات پر تھے۔ وہ پھر اٹھا حسینہ نے ایک گولی اور رسید کی بس اس کے بعد وہ فرش پر گر پڑا۔

ٹلورٹن۔ آہ مار ڈالا۔

اس کے بعد وہ خاموش ہو گیا۔ اس کی لاش بے حس وحرکت فرش پر پڑی ہوئی تھی۔ حسینہ نے لاش کو غور سے دیکھا۔ اس کا جذبۂ انتقام جوش میں تھا۔ اس نے ٹلورٹن کے منہ پر ایک ٹھوکر رسید کی۔ پھر اس کی صورت کو دیکھا لیکن اب وہاں کیا دھرا تھا۔ طائر روح قفس عنصری سے پرواز کر چکا تھا۔ لاش بے حس وحرکت فرش پر پڑی ہوئی تھی۔ اس کے بعد دروازہ کھلا۔ باہر کی سرد ہوا کا جھونکا کمرہ میں داخل ہوا اور وہ خونخوار حسینہ دیکھتے دیکھتے چھلاوہ کی طرح نظروں سے غائب ہو گئی۔

اس وقت اگر ہم لوگ دخل بھی دیتے تو بھی ٹلورٹن کی جان نہیں بچ سکتی تھی لیکن جس وقت وہ قاتل حسینہ ٹلورٹن کے جسم سے گولی پر گولی پار کر رہی تھی اس وقت میرا ارادہ ہوا کہ میں پردہ سے نکل کر اس کا ہاتھ پکڑ لوں لیکن مسٹر شرلاک ہومس کا سرد اور آہنی ہاتھ میری کلائی پر پڑا اور مجھے باہر نکلنے سے روک لیا۔ مطلب یہ تھا کہ ہم کو اس معاملہ سے کوئی تعلق نہیں۔ حق وانصاف نے اس سفید پوش غنڈے کا گلا آ دبوچا ہے اور اب اسے کوئی شخص نہیں بچا سکتا ہے۔ علاوہ ازیں ہمیں اپنا کام درپیش تھا اور خود اپنے مقاصد پورے کرنے تھے۔

لیکن وہ حسین قاتل مشکل تمام کمرے سے باہر نکلا ہو گا کہ مسٹر ہومس جلد جلد لیکن بے پاؤں پردہ سے باہر نکلے اور دوسرے دروازہ پر پہونچ گئے۔ انھوں نے قفل میں کنجی لگائی۔ اسی وقت

چاروں طرف سے گھر میں آوازیں آنا شروع ہو گئی تھیں۔ لوگ ادھر اُدھر بھاگے بھاگے پھر رہے تھے۔ ریوالور کے فیروں نے گھر بھر کو بیدار کر دیا تھا۔ لیکن مسٹر ہوسن نے پورے اطمینان سے قدم بڑھا لیا اور آہنی الماری کے پاس پہونچے۔ اور دونوں ہاتھوں سے کاغذات کے بنڈل نکال کر آتشدان میں پھونکنے شروع کر دیے۔ یہی عمل انھوں نے کئی بار کیا حتی کہ الماری میں کاغذ کا ایک پرزہ بھی باقی نہ چھوڑا۔

اتنے میں کسی شخص نے دروازہ کا ہینڈل گھما اور دروازہ کے باہر کھٹکھٹایا۔ مسٹر ہوسن نے جلدی سے ادھر اُدھر دیکھا۔ وہ خط جو آلورٹن کے لیے پیغام موت لایا تھا وہ اسفنج بجوں میز پر پڑا ہوا تھا۔ مسٹر ہوسن نے اس خط کو بھی آگ میں جھونک دیا۔ اس کے بعد انھوں نے باہر کے دروازہ میں سے کنجی نکالی۔ مجھے دروازہ سے نکالا اور اس کے بعد میرے پیچھے آکر دروازہ بند کر دیا۔

ہوسن۔ ادھر سے آؤ واٹسن! ادھر سے۔ اس طرف سے ہم باغ کی دیوار پھاند کر نکل جائینگے۔

مجھے ہرگز خیال نہیں تھا کہ تمام گھر اسقدر جلد بیدار ہو جائے گا۔ میں نے جو پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ عالیشان محل بقعۂ نور بنا ہوا تھا۔ سامنے کا دروازہ کھلا ہوا تھا اور لوگ ادھر اُدھر دوڑے پھرتے تھے۔ تمام باغ میں آدمی ہی آدمی نظر آتے تھے اور جس وقت ہم برآمدہ سے نکل کر باغ میں پہونچے تو ایک شخص نے ٹوکا۔ اور ہمارے پیچھے دوڑا۔ لیکن مسٹر ہوسن یہاں کے چپہ چپہ سے واقف نظر آتے تھے۔ وہ چھوٹے چھوٹے پودوں کے ایک تختہ میں ہو کر بھاگے۔ میں ان کے پیچھے پیچھے تھا۔ اور وہ شخص جس نے ہم کو ٹوکا تھا وہ تیزی کے ساتھ ہمارے پیچھے دوڑا ہوا آرہا تھا۔

اس وقت ہمارے سامنے ۶ فٹ اونچی ایک دیوار تھی۔ چنانچہ ہم دونوں اُچک کر دیوار پر چڑھ گئے۔ اور دوسری طرف پھاند پڑے۔ مسٹر ہوسن تو صاف پھاند گئے لیکن جس وقت میں پھاندنے لگا تو اس شخص نے جو ہمارے پیچھے دوڑا آرہا تھا میرے پاؤں کا ٹخنا پکڑ لیا۔ لیکن میں نے پاؤں مار کر اور تڑپ کر پاؤں چھڑا لیا۔ اور دوسری طرف اوندھے منھ گرا منھ ٹوٹ گیا۔ ناک پھٹ گئی۔ میری عجیب حالت تھی۔ لیکن مسٹر ہوسن نے مجھے سہارا دیکر فوراً اٹھایا اور پھر تو ہم دونوں اس بُری طرح سے سر پر پاؤں رکھ کر بھاگے کہ بس خدا کی پناہ۔ پیچھے مڑ کر نہ دیکھا اور بھاگتے ہی چلے گئے۔ اور اسی بدحواسی کی بھاگ دوڑ میں تقریباً دو تین میل نکل گئے۔ ہمارا دم پھول گیا تھا۔ ہم دونوں پسینہ پسینہ اور بدحواس ہو رہے تھے۔

بالآخر مسٹر شرلاک ہومس رُک گئے اور کھڑے ہو کر کان لگا کر سننے لگے۔ لیکن اب کوئی آواز سنائی نہیں دیتی تھی۔ ہمارے پیچھے اور چاروں طرف کامل سکوت اور سناٹا طاری تھا۔ اب کوئی شخص ہمارے پیچھے بھی نہیں آرہا تھا۔ الغرض بدقت تمام ہم اپنے تعاقب کنندوں کو دھوکا دیکر بچ نکلنے میں کامیاب ہوئے۔

الغرض اس قدر بھاگ دوڑ کے بعد اب ہم دونوں ہر طرح محفوظ تھے۔ اس کے بعد ہم دونوں پیادہ پا چلتے چلتے ایک بازار کے چوراہے پر پہونچے۔ جہاں ہم نے ایک گاڑی کرایہ کی۔ اور ہم اپنے مکان پر پہونچے۔

(۹)

خس کم جہاں پاک

صبح کے وقت ہم دونوں ناشتہ کر چکے تھے۔ اور بیٹھے ہوئے پائپ پی رہے تھے اور گذشتہ رات کے واقعات ہم کو یاد آ رہے تھے۔ اتنے میں اطلاع ہوئی کہ ہمارے دوست مسٹر لیسٹریڈ جو محکمہ پولیس میں اسکاٹ لینڈ یارڈ کے انسپکٹر تھے تشریف لائے۔ یہ شخص نہایت متین اور سنجیدہ آدمی تھا۔ ہم تینوں نشست کے کمرہ میں بیٹھ گئے۔

انسپکٹر۔ آداب عرض مسٹر ہومس! آداب عرض! کیا آج آپ کسی کام میں زیادہ مشغول ہیں۔؟

ہومس۔ اتنا مصروف تو نہیں جو آپ کی باتیں بھی نہ سن سکوں۔

انسپکٹر۔ میرا خیال تھا کہ اگر اس وقت آپ کو کوئی خاص کام درپیش نہ ہوا تو غالباً آپ ایک معاملہ کی عقدہ کشائی میں میری مدد فرمائیں گے۔ معاملہ بڑا بیڈھب اور دلچسپ ہے اور کل رات ہی گزرا ہے جائے وقوع ہیمپسٹیڈ ہے۔

ہومس۔ تو عزیز من وہ معاملہ کیا ہو؟

انسپکٹر۔ قتل عمد........ ایک عجیب و غریب اور قابل توجہ خون........ میں جانتا ہوں ایسی باتوں کا آپ کو کسقدر شوق ہے اور آپ کی میرے حال پر بڑی ہی مہربانی ہوگی اگر آپ اس وقت میرے ساتھ اپیل ڈور تک تشریف لے چلیں اور مقدمہ کی تفتیش میں مجھے مدد دیں یہ کوئی ایسا ویسا یا معمولی سا معاملہ نہیں ہے کچھ عرصہ سے ہم لوگ بھی اس مسٹر ملورٹن کی تاک میں تھے اور سچ تو یہ ہے کہ وہ ایک بڑا پاپی اور بدمعاش آدمی تھا کہتے ہیں کہ اس کے پاس ایسے خطوط اور کاغذات رہا کرتے تھے جن کے ذریعہ وہ استحصال بالجبر کا کام لیا کرتا تھا۔

لیکن معلوم ہوا ہو کہ قاتلون نے وہ تمام کاغذات اور خطوط جلا ڈالے۔ گھر مین سے کوئی قیمتی چیز ضائع نہین ہوئی جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ قاتل لوگ اعلیٰ حیثیت کے آدمی تھے اور اُن کا مقصد سوا ے اُس سے اور کچھ نہین تہا کہ لوگون کے معاشرتی رازدن پر پردہ ڈلال دیا جائے اور صاحب عزت لوگون کو رسوائی سے بچایا جائے۔

ہومس۔ قاتل! آپ صیغہ جمع استعمال کر رہے ہین۔ کیا وہ کئی آدمی تھے؟

انسپکٹر۔ جی ہان۔ دو آدمی تھے۔ اور دونون کو گھر والون نے گرفتار کر ہی لیا تہا مگر اُن کی تقدیر اچھی تھی جو بچ گئے۔ اُن کے پاؤن کے نشانات موجود ہین۔ اُن کے حلیے ہم کو معلوم ہین۔ اور انشاءاللہ ہم بہت جلد اُن دونون کا پتہ لگا لین گے۔ پہلا شخص کسیقدر زیادہ چست و چالاک تہا۔ لیکن دوسرے کو مالی نے پکڑ ہی لیا ہوتا لیکن وہ بھی ہاتھ پاؤن مار کر نکل گیا۔ وہ شخص میانہ قد، دوہرے اور ورزشی جسم، بھاری سکلے جبڑے، موٹی گردن اور گنجان مونچھون والا آدمی تہا۔ اُس کے چہرے پر سیاہ نقاب بھی تہا۔

ہومس۔ یہ تو کچھ عجیب مبہم سا حلیہ ہے۔ اس کا اطلاق تو ہمارے ڈاکٹر واٹسن پر بھی ہو سکتا ہے

انسپکٹر (مسکرا کر) بیشک۔ حلیہ تو واٹسن سے ملتا جلتا ہو۔

ہومس۔ اچھا تو دوست لیسٹریڈ! افسوس ہو کہ مین اس معاملہ مین آپ کی کچھ مدد نہین کر سکتا واقعہ یہ ہو کہ مین اس شخص ملورٹن سے بخوبی واقف تہا۔ وہ لندن بھر مین بے انتہا خطرناک آدمی تہا اور صحیح معنون مین سفید پوش غنڈا تھا۔ اور مین جانتا ہون کہ دنیا مین بعض جرائم ایسے بھی ہین جن پر قانون ملکی دست اندازی نہین کر سکتا۔ اور جن کی وجہ سے لوگون کا ذاتی طور پر انتقام لینا حق بجانب قرار پاتا ہو۔ بس اب اس معاملہ مین بحث مباحثہ فضول ہو مین نے اپنے دل مین مستقل ارادہ کر لیا ہو کہ مین اس معاملہ مین ہرگز ہاتھ نہ ڈالون گا۔ بجائے مقتول کے میری ہمدردی قاتلون کے لئے ہے۔ اور یہی وجہ ہو کہ مین اس معاملہ مین آپ کی کچھ بھی مدد نہین کر سکتا۔ ....

مسٹر شرلاک ہومس نے اس المناک واقعہ کی نسبت جو ہماری آنکھون کے سامنے گزرا تہا ایک لفظ بھی نہین کہا۔ وہ دن بھر خاموش رہے لیکن مین اُن کی صورت سے دیکھ رہا تہا کہ وہ دن بھر کسی بات کی اُدھیڑ بُن مین لگے ہوے ہین۔ سوچ اور فکر اُن پر دن بھر غالب رہی

اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ کوئی بات یاد کرنے کی کوشش کر رہے ہیں - اور وہ بات اُن کی طبیعت سے محو ہو گئی ہو -

سہ پہر کے وقت ہم دونوں لنچ کھا رہے تھے - اور ابھی کھانے سے فراغت بھی نہ ہوئی تھی کہ مسٹر ہومس دفعتاً چونک اٹھے اور کرسی پر سے کھڑے ہو گئے -

ہومس - واٹسن! واللہ اب تمام بھید کھل گیا - اپنی ٹوپی پہن لو اور میرے ساتھ آؤ -

یہ کہتے ہی مسٹر شرلاک ہومس اور میں دونوں بہت تیزی کے ساتھ بیکر اسٹریٹ سے نکلے اور آکسفورڈ اسٹریٹ سے گزر کر ریجنٹ سرکس پہنچے - یہاں سڑک کے بائیں طرف تصویروں کی ایک دکان تھی - جس کی کھڑکیوں میں وقتاً فوقتاً مشہور و معروف مہ جبینوں اور معزز و مقتدر آدمیوں کے فوٹو سجے رہتے تھے -

ہومس نے ان تصویروں پر نظر ڈالی - اور بالآخر اس کی آنکھیں ایک تصویر پر جم کر رہ گئیں اُن کی نظر کے ساتھ میں نے بھی تصویر پر نگاہ ڈالی - یہ تصویر ایک حسین و مہ جبین اور شاندار عورت کی تھی اور اس کے شریف اور حسین سر پر ایک جواہر نگار نیم تاج تھا -

میں نے وہ خوبصورت ناک دیکھی جو عجیب دلربائی کے ساتھ کسیقدر خمیدہ تھی - میں نے وہ خوبصورت ابرو بھی دیکھے جو زاہد خشک کے سینہ پر بھی تیر باری سے باز نہیں رہتے تھے - میں نے خوبصورت منہ بھی دیکھا جس کو دیکھ کر غنچے شرما جاتے تھے -

اس کے بعد میں نے تصویر کے نیچے نظر ڈالی تو ایک قدیم خاندان کی رئیس زادی کا نام لکھا ہوا تھا - وہ ایک زبردست اور مشہور امیر کبیر کی بیوی تھی - میں نے اس کے بعد ہومس کی طرف بھی دیکھا - دونوں کی آنکھیں چار ہوئیں - لیکن انھوں نے لبوں پر انگلی رکھ لی - اور اشارہ کیا کہ بس اب اس معاملہ میں خاموشی ہی بہتر ہے - اس کے بعد ہم دونوں اس دکان سے نکل کر چلے آئے -

مذہبی تاریخی اور اخلاقی کتابیں

سیر الطیبات

اسلامی دور کی مسلمان مشہور عورتوں کے حالات جو عورتوں اور بچوں کے لیے خاص طور پر مفید ہیں اس میں وہ وہ سبق آموز باتیں ہیں جو مسلمانوں کو راہ راست پر لگا سکتی ہیں اور منزل مقصود کا پتہ بتا سکتی ہیں اپنی اولاد کو اسلامی رنگ میں رنگنے کے لئے اس کتاب کا مطالعہ کرائیے۔ قیمت ۱۲/

علم الاخلاق

اخلاق پر ایک عام فہم لیکن عالمانہ کتاب چھوٹے بڑے سب مستفید ہو سکتے ہیں پڑھنے پڑھانے کی کتاب ہے۔ قیمت ۸/

خدا اور اُس کی ہستی

خدا کی ہستی کا ثبوت فلسفیانہ نقطۂ نظر سے مادہ سے استدلال کر کے خدا کی ہستی ثابت کی ہے۔ قیمت ۶/

سیر پنجتن

پنجتن پاک کی مختصر سبق آموز سوانح عمریاں جو بچوں اور بچیوں کے لئے خاص طور پر لکھی گئی ہیں۔ قیمت ۵/

میلاد حبیب

رسول کریم کے حالات عام فہم اور آسان زبان میں صرف معتبر روایات کا حوالہ دیا ہے میلاد کی مجلس میں پڑھنے کی چیز ہے۔ قیمت ۵/

نابینا علماء

اسلامی دور کے مشہور نابینا علما کے حالات جنھیں پڑھ کر آنکھ والے شرماتے ہیں اور ان کے علم کے نور سے اپنی آنکھیں منور کرتے ہیں ان کے علمی کارنامے حیرت میں ڈالتے ہیں کیا یہ بات حیرت انگیز نہیں ہے کہ اسلام کی بہترین اور مشہور ترین تصانیف انہیں نابینا علمار کی رہین منت ہیں۔ قیمت ۱۲ر

میلاد نامہ جدید

نئی روشنی کے لئے نئے انداز میں میلاد شریف کی کتاب جس میں غلط اور بے بنیاد روایات سے بچکر صرف مستند روایات کو لیکر رسول کریمؐ کے حالات بیان کئے ہیں جو محفل میلاد میں پڑھنے اور سنانے کی چیز ہے اسے پڑھکر مسلمانوں کی زندگی سدھر جائے اور وہ رسول کریم کے اسوۂ حسنہ کے قریب آجائیں گے زبان سیدھی سادی مولانا حالی کی نظمیں داخل کرکے کتاب کو اور زیادہ دلکش بنا دیا ہو۔ قیمت ۶ر

کلید مُراد

قرآن و حدیث کی تمام موثر دعائیں جو انبیاء نے مانگیں اور خود خدا نے جن کے مانگنے کی اپنے بندوں کو تلقین کی مع اُردو ترجمہ کے۔ قیمت ۵ر

اقوال اکبر

ہندوستان کے مشہور دہر دلعزیز اور بیدار مغز شہنشاہ اکبر کے حکیمانہ اقوال جو ہندوستان کی موجودہ ذہنیت کے لئے شمع ہدایت کا کام دے گی۔ اس میں رواداری اور ہمدردی کی بہترین مثالیں ہیں۔ قیمت ۱۲ر

احرار اسلام

حریت اسلامی پر بہترین مضمون نظام حکومت اسلامیہ کا موجودہ یورپ میں نظام حکومت

سے مقابلہ کرکے اسلامی حکومت کی فضیلت ثابت کی ہے اس مین بتایا گیا ہے کہ یورپین حکومتین باوجود اس ادعاے تہذیب کے مسلمانوں کا سا نظام حکومت پیش کرنے سے قاصر ہین بہترین کتاب ہے۔ قیمت ۵ر

فطرت اور قانون فطرت

فطرت اور اُس کے قوانین پر ایک علمی کتاب جس مین کتاب و حدیث اور اقوال و فلاسفہ اسلام کے اقوال سے استدلال کرکے ایک اہم مسئلہ کو حل کیا ہو قیمت ۴ر

آثار سانچی

بھوپال کے قریب سانچی نامی ایک مشہور مقام ہے جو ہندوستان کی قدیمی تہذیب کی یاد دلاتا ہے اور جہان صدہا گنبد اور منار اُس صناعی اور ذہانت کے ہاتھون تعمیر ہوے ہین کہ عقل دنگ ہو جاتی ہے اور قدیم تہذیب کا قایل ہو جانا پڑتا ہے۔ انھین تاریخی عمارات کے حالات مع تصاویر۔ نثر و نظم کے جواہرات سے مرصع ادبی خوبیون سے معمور جناب ارشد تھانوی کا زور قلم۔ قیمت ۴ر

اشاعت اسلام

جس مین مسلمانون کو اُن کے بھولے ہوے فرض تبلیغ کی طرف توجہ دلائی گئی ہے اور اسلام کے روشن زمانہ کی تبلیغی جد و جہد کا ذکر کرکے مسلمانون مین تبلیغی روح پھونکنے کی کوشش کی گئی ہے ممکن نہین کہ اس کے مطالعہ کے بعد ایک غیرت مند مسلمان تبلیغ کے ولولے سے نہ بھر جائے۔ اس دور مین یہ نسخہ مسلمانون کیلئے دارو ے شفا ہے قیمت ۶ر

المناظر السائکہ

خاندان برامکہ کا مختصر تاریخی خاکہ۔ اگرچہ یہ کتاب البرامکہ نامی کتاب کی تنقید پر لکھی گئی ہے لیکن اپنی جگہ خود مستقل کتاب ہو گئی ہے۔

قیمت ۸ر

آفتابِ رسالت

پیغمبر آخرالزمان روحی فداہ کی مقدس زندگی کے سچے حالات صاف اور سادہ طور پر بیان ہوئے ہیں مسلمانون کے جلسون مین سنانے کی چیز ہے۔ قیمت ۱۴ر

القرض

قرض سے محفوظ رہنے کے طریقے اسلامی حیثیت سے قرض کے ہر پہلو پر روشنی ڈال کر مسلمانون کو قرض کی بلا سے محفوظ و مامون رہنے کا راستہ بتایا گیا ہو۔ قیمت ۲ر

اخلاق محمدی

جناب نبی کریمؐ کے اسوۂ حسنہ کو عام فہم اُردو مین بیان کیا ہے معتبر احادیث سے استشہاد کیا ہے اور عربی عبارت کا ترجمہ کر دیا ہے اخلاق و عادات کے سنوارنے کے لئے بہترین تحفہ ہے۔ قیمت ۲ر

انسداد حرام کاری

حرام کاری کے خطرناک نتائج اس کے ہر پہلو پر مذہبی معاشرتی اخلاقی اور طبی حیثیت سے نظر ڈال کر اس سے بچنے کی ترغیب دی گئی ہو طبی نقطۂ نظر سے جو جدید معلومات بہم پہونچائی گئی ہے اس قابل ہے کہ ہر سمجھدار آدمی اسے ایک بار پڑھ لے اور اس سلسلہ مین پیدا ہونیوالے متعدی امراض سے خود محفوظ رہے اور دوسرون کو محفوظ رکھے۔ قیمت ۱ر

گداگری

ہندوستان مین گداگری کی حالت زار پر ایک دل ہلانے والا عبرت انگیز مضمون جس مین گداگری کے نتائج پر بحث کی گئی ہے اور ہر حیثیت سے اسے سوسایٹی کے لئے مضرت رسان ثابت کیا ہے جو لوگ بلا سمجھے بوجھے بھیک دیتے ہین اُن کے لئے تازیانہ عبرت ہے۔ قیمت ۱ر

صدیق بکڈپو لکھنؤ

سرگذشت نمبر ۱

سائیکل باز حسینہ

سنہ ۱۸۹۳ء سے سنہ ۱۹۰۱ء تک آٹھ برس گذرے۔ اور معلوم نہ ہوے۔ مگر اس دوران مین بھی وہ
منچلا شخص جس کا نام عرف عام مین "شرلاک ہومس" تھا۔ نچلا نہ بیٹھا رہا۔ ان معاملات سے قطع نظر
جو سرکاری طور پر بغرض تحقیق حال و تفتیش واردات کے سلئے اس کے حوالہ کئے گئے صدہا مرجوعات
ایسے بھی تھے جو لوگون نے نج کے طور پر اوسکے سپرد کئے۔ اور ان مین سے بعض نہایت ہی پیچیدہ اور
غیر معمولی قسم کے معاملات تھے جنمین شرلاک ہومس نے خاص کام کیا۔ اس لگاتار مصروفیت کا نتیجہ یہ نکلا
کہ بہت سے معاملات مین تو اوسکو درخشان کامیابی حاصل ہوئی اور بہت سی باتومین مجبوراً ناکام رہنا پڑا۔ اور
چونکہ اکثر مقدمات کی تفتیش مین خود مین بھی موجود تھا اور ان تمام واقعات کے متعلق نوٹ لکھتا جاتا
تھا جنمین ایک سے ایک بڑھ چڑھکر تھا اس لئے میرے لئے سخت دشوار ہے کہ کس معاملہ کو منظر عام پر لاؤن
اور کسکو چھوڑ دون۔ لیکن مین اپنے پرانے قاعدہ پر عمل کرنا زیادہ پسند کرتا ہون۔ لہذا مین اون مقدمات
کو ترجیح دونگا جو محض اس وجہ سے دلچسپ نہین ہین کہ ان مین مجرم نے نہایت سفاکی اور بربریت سے
کام لیا بلکہ جنکی عقدہ کشائی مین خاص ہنرمندی اور موشگافی سے کام لیا گیا۔ چنانچہ اس بات کو مدنظر
رکھتے ہوے مین اب ناظرین کرام کے سامنے وہ واقعات پیش کرتا ہون جنکا تعلق مقام چارلنگٹن
کی تن تنہا سائیکل باز خاتون مس وائلٹ اسمتھ سے ہے۔ اور جن کا نتیجہ غیر متوقع طور پر نہایت
الم ناک برآمد ہوا۔ یہ بات تو سچ ہے کہ حالات نے میرے دوست کو اپنی اون غیر معمولی قابلیتون
اور خصوصیات سے کام لینے کی اجازت نہ دی جن کے لئے وہ خاص طور پر مشہور تھا۔ لیکن معاملہ
مین بعض ایسی باتین ضرور تھین جن کی وجہ سے وہ دیگر بیشمار معاملات مین خاص طور پر نمایان ہوگیا تھا
سنہ ۱۸۹۵ء کے متعلق جو میری نوٹ بک ہے اوسپر نظر ڈالتے ہوے یہ اندراج نظر آیا کہ سب سے
پہلے جب مس وائلٹ اسمتھ کا نام مجکو معلوم ہوا تو وہ ۲۳ اپریل کی تاریخ اور دن سنیچر تھا۔ یہ بھی مجھے یاد ہے

کہ جب مس موصوف تیشر لائین تولان کا آنا میرے دوست ہومس کو کسی قدر گران گزرا تھا کیونکہ اُن ایام مین وہ اوس نہایت سخت اور پیچیدہ معاملہ کی عقدہ کشائی مین مصروف تھا جس مین تمباکو کا مشہور ومعروف ارب پتی ملک التجار مسٹر جان وکسنت ہارڈ ین پھنسا ہوا تھا۔ اور چونکہ میرا دوست سب سے زیادہ اس بات کو پسند کرتا تھا کہ صحت کے ساتھ کسی ایک امر پر اجتماع خیالات کیا جائے اسلئے اوسکو میری ایسی بات ناگوار خاطر ہوتی تھی جس سے اوسکے مسئلہ متعلقہ پر مرکوز شدہ خیالات منتشر ہون۔ اور چونکہ کسی قسم کی سختی یا بدمزاجی میرے دوست کی فطرت سے خارج تھی اسلئے ناممکن تھا کہ وہ اوس حسین و جمیل، صاحب شان و منزلت نوجوان خاتون کی بات پر توجہ نہ کرتا جو اوس روز شام کے وقت ہومس کے مکان واقع بیکر اسٹریٹ مین تیشر لائی اور بالحاح و منت میرے دوست سے مشورہ طلب ہوکر خواستگار امداد ہوئی ۔ اس نوجوان عورت کو یہ کہکر ٹال دینا بھی فضول تھا کہ بوجہ دیگر کار ہاے در پیش اسوقت فرصت نہین ہے کیونکہ وہ اس امر کا تہیہ کرکے آئی تھی کہ ہومس کو اپنا قصہ سنا کر چھوڑیگی لہذا صاف ظاہر ہے کہ ایسے شخص کو جو پہلے ہی سے اس قسم کا مصمم ارادہ کرکے آیا ہو بغیر جبر مکان سے نکالا نہین جاسکتا تھا۔ القصہ مجبور ہوکر اور کسیقدر تصنع آمیز تبسم کے ساتھ ہومس نے اوس برہم زن خیالات حسینہ کو جو اسوقت بلائے ناگہانی کی طرح نازل ہوئی تھی بیٹھنے کے لئے کرسی پیش کی اور پوچھا کہ کیا شکایت ہے۔

ہومس :- (سر سے پاؤن تک نظر ڈالکر) کم از کم آپ کو اپنی صحت کے متعلق تو کوئی شکایت ہو ہی نہین سکتی۔ کیونکہ آپ جیسی شوقین سائیکل باز مین تو جس قدر بھی چستی و چالاکی اور تندرستی و توانائی ہو وہ کم ہے۔

یہ سنکر وہ مہ جبین حیرت کے ساتھ اپنے پاؤن کی طرف دیکھنے لگی۔ میری بھی نظر اسطرف گئی تو کیا دیکھتا ہون کہ حسینہ کے جوتہ کے تلے کا کنارہ بائیسکل کے پائیدان یا پیڈل پر رگڑ کھانے سے کسی قدر ناہموار سا ہوگیا ہے۔

عورت :- ہان ! مسٹر ہومس مین بائیسکل کی سواری بہت کچھ کرتی ہون اور آج جو مین آپکی خدمت مین حاضر ہوئی ہون اُس کا بھی تعلق اسی بائیسکل بازی سے ہے۔

میرے دوست نے اُس خاتون کا ایک ہاتھ جسکا دستانہ اترا ہوا تھا اپنے ہاتھ مین لیا اور اوسکو اس طرح غور کے ساتھ دیکھنا شروع کیا جیسے کوئی ماہر سائنسدان کسی نادر نمونہ کا غور کے ساتھ معائنہ کیا کرتا ہے۔

ہومس ’’ (ہاتھ چھوڑ کر) معاف فرمائیے۔ اس طرح دیکھ بھال کرنا میرا کام ہے۔ مجھ سے قیافہ
شناسی میں ابھی ابھی کسی قدر غلطی ہو جانیوالی تھی۔ کیونکہ مجھے خیال گذرا تھا کہ آپ ٹائپ رائٹر پر بھی
کام کرتی ہیں۔ لیکن ہاتھ کے دیکھنے سے وہ غلطی رفع ہو گئی اور اب معلوم ہوا کہ آپ کو گانے بجانیکا
بھی خوب شوق ہے۔ کیوں مسٹر واٹسن آپنے ان لیڈی صاحبہ کی انگلیوں کو دیکھا جنکے سرے یعنی
پور کسی قدر چپٹے ہو گئے ہیں۔ یہ بات اکثر ان لوگونکی انگلیوں میں پیدا ہو جاتی ہے جو ٹائپ رائٹر یا
پیانو بجانے کا کام کرتے ہیں۔ لیکن لیڈی صاحبہ کے چہرہ پر کچھ روحانیت سی بھی برستی ہے۔ اور
یہ بات ٹائپ رائٹر میں پیدا نہیں ہوتی۔ نغمہ غذائے روح ہے۔ اور اسی سے یہ اثر پیدا ہوتا ہے۔
لہذا میرے خیال میں یہ لیڈی صاحبہ مغنیہ ہیں یعنی گانے بجانے کا پیشہ کرتی ہیں۔ کیوں لیڈی صاحبہ
یہی بات ہے نا!

عورت ’’ واقعی مسٹر ہومس میرا پیشہ لڑکیوں اور خاتونوں کو گانے اور پیانو بجانے کی تعلیم
دینا ہے اور میں یہی کام کرتی ہوں۔

ہومس ’’ آپکے چہرہ کا رنگ یہ ظاہر کرتا ہے کہ آپ یہ کام شہر میں نہیں بلکہ دیہات میں کرتی ہیں۔

عورت ’’ بیشک میں شہر میں کام نہیں کرتی بلکہ ضلع کسہرے کی سرحد پر جو مواضعات فارنہم
کے قریب آباد ہیں وہاں کرتی ہوں۔

ہومس ’’ واقعی وہاں کے گردو نواح قدرتی طور پر نہایت خوبصورت ہیں۔ اور بہت سی باتیں
وہاں عام دلچسپی کی پائی جاتی ہیں۔ کیوں واٹسن تم کو یاد ہوگا کہ ہم نے اوس مشہور جعلساز آرچی اسٹامفورڈ
کو اسی مقام کے قریب گرفتار کیا تھا۔ اچھا تو مس وائلٹ صاحبہ آپ فرمائیے کہ آپ پر بارنہم کے قریب سرحد
سہرے پر کیا واقعہ گذرا!

نوجوان حسینہ نے نہایت صفائی و وضاحت اور خوش اسلوبی سے حسب ذیل عجیب و غریب بیان دیا۔

عورت ’’ مسٹر ہومس! میرے والد کا تو انتقال ہو چکا ہے۔ اون کا اسم مبارک جیمس اسمتھ
تھا اور وہ قدیم امپیریل تھیئٹر میں طائفہ ارباب نشاط کے افسر اعلی تھے۔ والد کی وفات کے بعد بجز چچا
رالف اسمتھ کے ہمارا کوئی والی وارث نہ رہا۔ میں اور میری والدہ دنیا میں بیکس ہو گئیں۔ لیکن
میرے چچا بھی کوئی ۲۵ برس ہوئے افریقہ چلے گئے تھے اور اسوقت سے ابتک اون کا کچھ حال معلوم
نہیں ہوا۔ والد کی وفات کے بعد ہم لوگ سخت مفلس و نادار رہ گئے۔ لیکن ایک روز کسی نے ہم سے
ذکر کیا کہ اخبار ’’ٹائمس‘‘ میں ایک اشتہار چھپا ہے جس میں کسی شخص نے ہم لوگوں کا پتہ و نشان

دریافت کیا ہے۔ آپ خیال فرماسکتے ہین کہ یہ سنکر ہمارے دل کا کیا حال ہوا ہوگا۔ معًا یہ خیال گذرا کہ غالبًا کوئی شخص مرتے وقت ہمارے لئے بذریعہ وصیت کچھ دولت چھوڑ گیا ہے۔ لہذا اخبار مین جس وکیل کا نام شائع ہوا تھا ہم فورًا اوسکے پاس گئے۔ وکیل کے فرم مین دو آدمی تھے ایک مسٹر کار دتھرس اور دوسرا مسٹر وڈلے یہ دونون جنوبی افریقہ سے ولایت آئے تھے۔ ان لوگون نے بیان کیا کہ میرا چچا اونکے دوستون مین تھا جس کا بمقام جوہانسبرگ بحالت مفلسی انتقال ہوگیا ہے۔ اور یہ بھی کہا میرے چچا نے مرتے وقت اون لوگون سے یہ درخواست کی تھی کہ ہمارا پتہ لگا کر معلوم کرین کہ ہم کو کسی چیز کی ضرورت تو نہین ہے۔ یہ بات ہمکو نہایت عجیب معلوم ہوئی کہ چچا رالف جستہ جیتے جی تو ہماری خبر نہ لین اور مرنے کے بعد ہماری تلاش کرائین اور یہ پوچھین کہ ہم کو کچھ حاجت تو نہین ہے۔ لیکن مسٹر کار دتھرس نے اسکی توجیہ یہ بیان کی کہ میرے چچا کو اپنے بھائی کے انتقال کا حال ابھی معلوم ہوا تھا اور یہی وجہ تھی کہ وہ خود کو اپنے بھائی کے بال بچون کا ذمہ دار سمجھنے لگا تھا۔

ہومس:۔ معاف کیجئے قطع کلام ہوتا ہے لیکن یہ بتا دیجئے کہ یہ ملاقات اور گفتگو کب ہوئی تھی؟

عورت:۔ پچھلے دسمبر مین۔ گویا آج چار مہینے ہوے۔

ہومس:۔ اچھا اب آگے بیان فرمائیے

عورت:۔ اون دو شخصون مین سے مجھے مسٹر وڈلے کی حرکتین ناشائستہ معلوم ہوتی تھین۔ وہ شخص مجھے حریصانہ نگاہون سے گھور گھور کر آنکھون ہی آنکھون کھائے جاتا تھا۔ اوسکا چہرہ بد قطع گال پھولے پھولے اور حلیہ کریہ تھا۔ لبون پر سرخ مونچھین تھین۔ اور سر پر مانگ چمک رہی تھی۔ میرے دل مین اوسکی مکروہ صورت دیکھکر نفرت پیدا ہوئی جاتی تھی۔ اور مین جانتی تھی کہ پیارا سائرل ایسے شخص سے میرا بات کرنا ہرگز پسند نہین کرے گا۔

ہومس:۔ (مسکراکر) اوہو! آپکے محبوب کا نام سائرل ہے؟

عورت:۔ (کسی قدر لجائی اور ہنسی)۔ ہان مسٹر ہومس اونکا نام سائرل مارٹن ہے وہ برقی انجنیر ہین اور انشاء اللہ ہم دونون کی شادی آخر موسم گرما مین ہوجائیگی (مسکراکر) اوہی! بھلا سائرل کا تذکرہ کرنے کا کون موقعہ تھا۔ اور اونکا نام خواہ مخواہ کیون زبان پر آگیا خیر! مین کیا کہنا چاہتی تھی۔ ہان! وہ مسٹر وڈلے مجکو نہایت ہی کریہہ معلوم دیتا تھا۔ اور اوسکی صورت دیکھکر میرے دل مین نفرت پیدا ہوتی جاتی تھی لیکن مسٹر کار دتھرس جو وڈلے سے زیادہ عمر کے آدمی تھے وہ کسیقدر بہتر پسندیدہ صفات کے آدمی تھے۔ اونکا چہرہ شام برن، رنگ روکھا پھیکا، خط صاف اور خد و خال درست تھے

اور خاموش طبیعت کے آدمی نظر آتے تھے۔لیکن اون کے اوضاع و اطوار پسندیدہ معلوم دیتے تھے
اور کبھی کبھی لبون پر خوشگوار تبسم بھی نمودار ہوجاتا تھا۔انھون نے مجھ سے دریافت کیا کہ کیونکر
گذرتی ہے۔اور جب مین نے جواب دیا کہ نہایت مصیبت سے زندگی بسر ہوتی ہے تو انھون نے
صلاح دی کہ مین اون کے یہان چلون اور اونکی دہ سالہ دختر کو فن موسیقی کی تعلیم دیا کرون اس
خدمت کے لئے انھون نے مجھکو سنٹو پونڈ سالانہ تنخواہ دینا منظور کیا۔جو میرے لئے یقیناً ایک نہایت
اچھی اور معقول تنخواہ تھی۔الغرض مین نے یہ خدمت منظور کرلی اور معاملہ ختم ہوگیا مین اونکے یہانکی
بمقام چلشرن گرینج چلی گئی جو فارنہم سے چھ میل کے فاصلہ پر ہے۔مسٹر کارد تھرس کی بیوی کا
انتقال ہوچکا تھا اور وہ اوسوقت مجردانہ زندگی بسر کررہے تھے اور گھر کے کام اور کاج کیلئے صرف
ایک خادمہ کو نوکر رکھ لیا تھا اس عورت کا نام مسز ڈکسن تھا جو ایک سمجھدار معززہ اور قابل عورت
تھی اور یہی تمام گھر کا انتظام کیا کرتی تھی۔لڑکی جو میرے سپرد کیگئی تھی وہ نہایت پیاری بچی تھی۔اور
ہر ایک بات امید افزا نظر آتی تھی۔مسٹر کارد تھرس نہایت مہربانی اور اخلاق سے پیش آتے تھے
اور شام کو جب موسیقی کا شغل ہوتا تھا تو لطف کے ساتھ وقت گذرتا تھا۔مسٹر کارد تھرس جب مجھسے
بات کرتے تھے تو نہایت شیرین لہجہ مین کرتے تھے۔اور ہر ہفتہ کے آخر دن مین اپنی والدہ کے پاس
شہر مین چلی آتی تھی۔

الغرض اسی طرح زندگی عیش و مسرت کیساتھ کٹتی تھی۔اور مین گردش ایام سے قطعی بیخبر تھی
آخر ایک دن وہی سرخ مونچھون والا مسٹر وُوڈلے آپہونچا۔اور میرے عیش مین تلخی شروع ہوگئی
آیا تو یہ شخص صرف ہفتہ بھر کیلئے لیکن میرے نزدیک وہ ہفتہ تین ماہ سے کم نہین تھا۔یہ شخص نہایت
لغو اور بیہودہ آدمی تھا۔ہر شخص کو تنگ کرتا تھا اور مجھے تو اوس سے نہایت تکلیف ہوتی تھی۔وہ مردود
مجھسے اظہار عشق کرنے لگا۔اور اپنی دولت بیقیاس کا سبز باغ دکھا کر دام تزویر پھیلانے لگا اور وعدہ کرتا تھا
کہ اگر مین اوس کے ساتھ شادی کرلون گی تو وہ مجھے ایسے ہیرے اور جواہرات دے گا کہ لنڈن بھر
مین کسی کے پاس نہ نکلینگے۔لیکن باینہمہ مجھے اوس سے طبعاً نفرت تھی اور مین اوسکے لئے
ہمیشہ ناہموار و معدوم ہوگئی آخر جب اوس نے میری طرف سے یہ بے اعتنائی دیکھی تو اوس مردود نے
جس مین ضرورت سے زیادہ طاقت و قوت تھی ایک دن مجھے اس طرح دبوچ لیا جیسے کوئی درندہ اپنے شکار کو
دبا بیٹھتا ہے۔اور قسم کھا کر کہنے لگا کہ جبتک مین اوسکو پیار نہ کرلون گی وہ مجھے ہرگز نہ چھوڑے گا
اتنے ہی اثنا مین مسٹر کارد تھرس بھی آگئے اور انھون نے زبردستی اوس ملعون کے پنجہ سے چھڑا لیا۔اس پر وہ

شیطان کا بچہ غضبناک ہوکر مسٹر کارڈ تھرس پر بھی برس پڑا اور اونکے رخسار پر ایک ایسا زبردست گھونسا مارا کہ وہ بیچارے زمین پر لوٹنے لگے اور اونکا منہ پھٹ گیا۔ اس طرح گویا اوس پاجی شخص کی ملاقات کا خاتمہ ہوا اگلے روز مسٹر کارڈ تھرس نے مجھ سے معافی مانگی اور فرمانے لگے کہ آئندہ اس قسم کی کوئی بات ہونے پائے گی۔ الغرض مین نے اوس روز سے مسٹر وڈلے کو نہین دیکھا۔

اب مسٹر ہومس مین اپنی سرگذشت کے اصل موقعہ پر پہونچتی ہون جسکی نسبت مین آج آپکی خدمت مین مشورہ لینے حاضر ہوئی ہون۔ یہ تو مین عرض کر ہی چکی ہون کہ مین ہر ہفتہ شنبہ کے روز قبل از دوپہر بائیسکل پر سوار ہوکر فارنہم اسٹیشن پر جایا کرتی تھی تاکہ ۱۲ بجکر ۲۲ منٹ پر جو ٹرین شہر کو جاتی ہے اوس مین سوار ہو سکون۔ چلٹرن گرینج سے جو سڑک اسٹیشن تک جاتی ہے وہ اسقدر سنسان واقع ہوئی ہے کہ اوسپر آیندہ روندگان کی صورت بہت ہی کم نظر آتی ہے خصوصاً سڑک پر ایک موقعہ تو ایسا اجاڑ اور سنسان ہے کہ وہان کوئی چھکڑا گاڑی یا کسی کسان کی صورت شاذونادر ہی نظر آتی ہے اور سڑک کا یہ حصہ تقریباً ایک میل لمبا ہے۔ جو چارلنگٹن ہیتھ اور جنگل کے درمیان واقع ہے الغرض یہ حصہ کروکسبری والی پہاڑی تک اسی طرح اجاڑ پڑا ہے۔ دو ہفتہ ہوے کہ جب مین اس موقعہ سے گذر رہی تھی تو مین نے اتفاق سے پیچھے مڑکر نظر ڈالی تو کیا دیکھتی ہون کہ میرے پیچھے قریباً دو سو گز کے فاصلہ پر ایک آدمی بائیسکل پر سوار آرہا ہے۔ لیکن فارنہم پہونچنے سے پہلے مین نے پھر پیچھے نظر ڈالی تو وہ شخص غائب تھا۔ یہ ایک ادھیڑ آدمی تھا جسکے چہرہ پر سیاہ رنگ کی خشخاشی ڈاڑھی بھی تھی۔ اس بات سے مجکو تعجب تو ضرور ہوا لیکن چونکہ وہ شخص غائب ہو چکا تھا اسلئے میرے دل سے بھی اوسکا خیال محو ہوگیا۔ لیکن مسٹر ہومس آپ یہ بات سنکر غالباً حیران ہو نگے کہ جب مین دوشنبہ کے روز واپس آئی تو سڑک کے اسی ٹکڑے پر مین نے پھر اوسی شخص کو دیکھا۔ اور جب اگلے شنبہ اور دوشنبہ کو پھر بھی واقع گذرا اور پھر اوسی طرح اور اوسی شخص سے مڈبھیڑ ہوئی تو میری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی۔ لیکن ایک بات ضرور تھی اور وہ یہ کہ وہ شخص ہمیشہ اوتنے ہی فاصلہ پر رہتا تھا اور مجھے کچھ نہین کہتا تھا۔ لیکن پھر بھی ایک عجیب واقعہ تھا۔ مین نے یہ تمام واقعہ مسٹر کارڈ تھرس سے بیان کیا جو انھون نے نہایت دلچسپی اور غور سے سنا اور فرمایا کہ اچھا مین ایک ٹمٹم اور گھوڑا منگائے دیتا ہون۔ تم آئندہ اوسمین سوار ہوکر جایا کرو۔ آئندہ بغیر کسی ہمراہی کے جانا مناسب نہین۔ وہ گھوڑا اور ٹمٹم اوس ہفتہ آنیوالے تھے لیکن نہ معلوم کیا وجہ ہوئی کہ نہ آسکے۔ اور مجھے پھر سائیکل پر سوار ہوکر اسٹیشن تک آنا پڑا۔ یعنی یہ آج صبح کا واقعہ ہے۔ آج بھی جب مین چارلنگٹن ہیتھ کے قریب پہونچی تو مین نے پھر ادھر ادھر نظر دوڑائی

آج بھی وہ شخص حسب معمول موجود تھا۔ وہ ہمیشہ مجھسے اسقدر فاصلہ پر رہتا تھا کہ مین اُوسکی صورت صاف طور پر نہین دیکھ سکتی تھی۔ لیکن وہ شخص ایسا مرد تھا جس سے مین قطعی واقف نہ تھی آج وہ ایک سیاہ سوٹ اور کپڑے کی کیپ پہنے ہوئے تھا اور اُسکے چہرہ کی اگر کوئی چیز مجھکو صاف نظر آتی تھی تو وہ صرف اوسکی داڑھی تھی۔ آج مین بالکل نہین گھبرائی بلکہ میرے دل مین اس شخص کا حال معلوم کرنیکا شوق پیدا ہوا اور مین نے یہ معلوم کرنے کا ارادہ کرلیا کہ وہ کون ہے اور اس کا کیا مطلب ہے۔ یہ سوچکر مین نے اپنی بائسکل کی رفتار کچھ کم کی۔ مگر اوس شخص نے یہ دیکھکر خود بھی اپنی گاڑی روک روک کر چلانا شروع کیا پھر مین دفعتاً رک گئی۔ اوس نے بھی ایسا ہی کیا۔ اسکے بعد مین نے ایک چال چلی۔ ایک موقعہ پر سڑک مین گھماؤ ہے۔ جو دفعتاً آجاتا ہے۔ مین نے سائیکل پر سوار ہوکر اس گھوم کے گرد جلد جلد پاؤن چلائے اور آڑ مین آکر فوراً رک گئی۔ اور انتظار کرنے لگی۔ مجھے یہ خیال تھا کہ وہ شخص بھی تیزی سے میرے پاس ہوکر گذرے گا۔ لیکن اوسکی صورت ہی نظر نہ آئی۔ اسکے بعد مین واپس ہوکر موڑ کے سرے پر گئی اور تقریباً ایک میل تک نظر دوڑائی لیکن وہ شخص چھلاوہ کی طرح غائب ہوگیا تھا۔ اور حیرت کی بات یہ تھی کہ اس مقام پر سڑک سے کوئی دوسرا راستہ بھی نہین اگر ملتا تھا جس سے یہ خیال ہوتا کہ ممکن ہے وہ شخص دوسرے راستہ سے چلا گیا ہو۔

اسقدر سنکر مسٹر ہومس دل ہی دل مین ہنسے اور اور اپنے ہاتھ ملنے لگے۔

مسٹر ہومس ؛ اس معاملہ مین یقیناً چند باتین انوکھی اور خاص ہین اچھا یہ تو فرمائیے کہ آپکے نکلنے اور پھر گھوم کے سرے پر واپس آکر سڑک پر نظر ڈالنے کے درمیان کسقدر وقفہ گذرا تھا۔

عورت ؛ دو تین منٹ !

ہومس ؛ تو وہ شخص سڑک سے تو واپس جا نہین سکتا تھا اور آپ یہ بھی فرماتی ہین کہ سڑک کے ادھر ادھر سے کوئی راستہ بھی آکر نہین ملتا تھا۔

عورت ؛ راستہ تو کوئی نہین ملتا تھا۔

ہومس ؛ تو یقیناً وہ شخص سڑک کے ادہر یا ادھر کیلہ ڈنڈی سے چلا گیا ہوگا۔

عورت ؛ سڑک کے اسطرف سے تو گیا نہین جسطرف کانس اور سیتا بنی کا جنگل تھا ورنہ مجھے ضرور نظر آتا۔

ہومس ؛ اچھا تو فضول باتون سے قطع نظر کر کے جو واقعات بہ استدلال کیا جاسکتا ہے اوس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ وہ شخص چارلنگٹن ہال کی طرف چلا گیا ہوگا جو میرے خیال مین سڑک کے ایک کنارہ اپنے ذاتی رقبہ اور احاطہ مین واقع ہے۔ اچھا اور کچھ بھی کہنا ہے ؟

عورت :" نہیں مسٹر ہومس بجز اسکے اور کچھ کہنا نہیں چاہتی ! سو اتفاق سے ایسی گھبرائی کہ جبتک اس کے متعلق آپ مجھے کچھ مشورہ نہ دینگے میرا اطمینان نہ ہوگا۔
اسکے بعد مسٹر ہومس کچھ دیر تک خاموش بیٹھے سوچتے رہے اور پھر بولے۔
ہومس :" جن صاحب سے آپ کی منگنی ہوئی ہے وہ کہاں رہتے ہیں ؟
عورت :" کاونٹری میں مڈلینڈ برقی کمپنی کے یہاں ملازم ہیں۔
ہومس :" کیا وہ بغیر اطلاع کئے آپ سے ملنے نہیں آسکتے ؟
عورت :" اگر آتے تو کیا میں اُن کو شناخت نہ کرسکتی۔
ہومس :" اون کے علاوہ آپکے چاہنے والے اور لوگ بھی ہیں کہ نہیں ؟
عورت :" ہاں اسائرل سے پہلے چند آدمی ضرور خریدار تھے۔
ہومس :" اوس کے بعد سے کوئی چاہنے والا پیدا نہیں ہوا ؟
عورت :" ہاں اگر آپ اوسکو چاہنے والا کہہ سکتے ہیں تو اسی مردود دوسرے کو سمجھ لیجئے۔
ہومس :" بس ؟
عورت :" ہاں ! بس !
اس سوال پر نوجوان حسینہ کسیقدر رسٹ پٹائی ضرور اور اوسنے جواب بھی کچھ پس و پیش کے بعد دیا جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ کچھ دال میں کالا ضرور ہے۔
ہومس :" ہاں اون دوسرے صاحب کا نام بھی بتا دیجئے۔ دل میں نہ رکھئے گھبرائیے نہیں۔
عورت :" (جھنیپ کر) لیکن ممکن ہے کہ یہ میرا گمان ہی گمان ہو۔ اور کچھ اصلیت نہ رکھتا ہو۔ یعنی میرے آقا مسٹر کارد تھرس بھی میرے لئے بہت کچھ دلچسپی لیتے ہیں۔ اور محبت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ لیکن یہ بات ہی اور ہے یعنی تقدیر نے ہم دونوں کے تعلقات وابستہ کردئے ہیں۔ شام کو شبھکر جب وہ گاتے ہیں تو میں باجہ بجاتی ہوں۔ اور اسی صحبت میں لطف کے ساتھ زندگی بسر ہوتی ہے۔ لیکن اوس بھلے آدمی نے آجتک مجھسے کوئی بات نہیں کی۔ وہ نہایت شریف آدمی ہیں۔ لیکن عورت بھی بلا ہے۔ وہ فوراً دل کا حال معلوم کرلیتی ہے۔
خط کا مضمون بھانپ لیتے ہیں لفافہ دیکھکر
ہومس :" ہونھ ! مسٹر کارد تھرس کیا کاروبار کرتے ہیں ؟
عورت :" وہ ایک متمول آدمی ہیں۔

ہومس " گاڑی گھوڑے بھی رکھتے ہین
عورت " خیر نہ سہی لیکن وہ کافی امیر ہین۔ اور ہفتہ مین دو تین مرتبہ شہر کی سیر کر لیتے ہین اون کے تعلقات جنوبی افریقہ کی معادن طلا (سونے کی کان) سے بہت زیادہ ہین اور وہ بہت سے حصون کے مالک ہین۔
ہومس " اچھا تو مس اسمتھ اسکے علاوہ جو کوئی بات آئندہ پیش آئے تو اوس سے آپ مجھے ضرور مطلع کیجیے گا۔ اس وقت مین نہایت مصروف ہون ایک لمحہ کی بھی فرصت نہین۔ لیکن مین آپکے معاملہ کی تحقیقات کے لئے کہین نہ کہین وقت نکال ہی لونگا۔ فی الحال آپ مجھے بتائے بغیر کوئی کارروائی نہ کرین۔ اچھا خدا حافظ! مین امید کرتا ہون کہ انشاءاللہ آپ کی طرف سے ہمیشہ کوئی اچھی ہی بات سنونگا۔
اسکے بعد مسٹر ہومس میری طرف متوجہ ہوکر فرمانے لگے۔
ہومس " (پائپ کا کش لیکر) واٹسن یہ ایک قدرتی امر ہے کہ ایسی حسین لڑکی کے لاگو بہت سے آدمی ہون۔ لیکن یہ نہین کہ سنسان مقامات مین شہر و قصبہ سے باہر بائسکلون پر سوار ہوکر نظر بازی کرتے پھرین۔ یقیناً اس معاملہ مین کوئی پوشیدہ عاشق ہے۔ لیکن اس معاملہ مین بہت سی باتین عجیب اور پتہ دینے والی ہین۔
مین " یعنی وہ شخص جب ملتا ہے ایک خاص ہی موقعہ پر ملتا ہے
ہومس " بیشک! لیکن ہماری پہلی کوشش تو یہ ہونا چاہئیے کہ اون لوگون کا حال معلوم کرین جو چارلنگٹن ہال مین رہتے ہین۔ دوسری بات یہ ہے کہ جب مسٹر کاروتھرس اور مسٹر وڈلے کی طبیعتون مین اسقدر اختلاف ہے تو اونکا باہمی تعلق کس طرح واقع ہوا اور اون دونون کو رالف اسمتھ کے رشتہ دارون سے اسقدر تعلق خاطر کیون کر پیدا ہوا۔ اس مین کیا راز ہے۔ تیسری بات اور ہے۔ اور وہ یہ کہ وہ ایسا کس قسم کا متمول شخص ہے جو ایک فن موسیقی کی سکھانے والی لڑکی کو معمول سے دگنی تنخواہ تو دے سکتا ہے اور باوجودیکہ اسٹیشن سے چھ میل کے فاصلہ پر رہتا ہے لیکن گھوڑا یا گاڑی نہین رکھتا۔ کیون ہے نہ حیرت کی بات واٹسن؟
مین " کیا آپ اس معاملہ کی تحقیقات کے لئے تشریف لے جائینگے!
ہومس " نہین مین نہین بلکہ تم جاؤ گے۔ میرے خیال مین یہ کوئی معمولی سی سازش ہے اور مین اتنے سے معاملہ کے لئے یہ اہم معاملہ نہین چھوڑ سکتا جو مجھے آجکل درپیش ہے۔ اچھا

سن رکھو! دوشنبہ کے روز تم علی الصباح فارنہم پہونچو گے خود کو چارلنگٹن ہیتھ کے قریب کسی جگہ پوشیدہ کر لوگے۔ تمام واقعات خود اپنی آنکھون سے دیکھوگے اور اسوقت جو بات مناسب معلوم ہو وہ کروگے۔ پھر یہ بات معلوم کر کے کہ چارلنگٹن ہال مین کون کون لوگ رہتے ہین تم واپس آجاؤگے اور مجھسے تمام واقعات بیان کروگے۔ بس جب تک کوئی ایسی معقول بات معلوم نہو جس سے اس معاملہ کی عقدہ کشائی مین مدد ملے اوسوقت تک ہم اس قصہ کو ہرگز نہین چھیڑینگے۔

ہم نے مس وائلٹ سے یہ بات معلوم کر لی تھی کہ وہ دوشنبہ کے روز واپس جاتے ہوے واٹرلو اسٹیشن سے ۹ بجکر ۵۰ منٹ والی ٹرین سے سوار ہوتی ہین۔ لہذا مین نے پیشروی کر کے نو بجکر ۱۳ منٹ پر چلنے والی ٹرین سے فارنہم کا سفر کیا۔ اسٹیشن پر اتر کر مین دریافت کرتا ہوا اوس موقعہ پر پہونچ گیا جو چارلنگٹن ہیتھ سے متصل تھا۔ سڑک کا وہ حصہ جسکے ایک طرف کانس اور سیاہی کا کھلا جنگل اور دوسری مختلف قسم کے درختون سے ایک قسم کا پارک بنا ہوا ہے مجھے جلدی ہی ملگیا اور وہان پہونچکر اوس موقعکی تلاش مین کچھ دقت نہ ہوئی جہان کا واقعہ مس وائلٹ نے بیان کیا تھا۔ پارک مین بعض درخت نہایت خوبصورت اور شاندار تھے۔ اور ایک سنگین پھاٹک بھی جس پر سبز سبز کائی جمی ہوئی تھی اور جسکے دونون طرف ستونون پر جواب بوسیدہ اور شکستہ حالت مین تھے قدیم امرا کا کوئی خاندانی معرکہ بھی بنا ہوا تھا۔ پارک مین جانے کے لئے صرف یہی ایک سڑک تھی۔ لیکن بعض چھوٹے چھوٹے راستے اور پگڈنڈیان اندر گھسنے کے لئے اور بھی تھین جو جھاڑیون مین ہوتی ہوئی پیچ کھاکر گذرتی تھین۔ پارک کے اندر جو محل تھا وہ سڑک پر سے نظر نہین آتا تھا۔ لیکن گرد و نواح حالت پریشانی اور تباہی کا حال بیان کررہی تھی۔

کانس کے جنگل مین کہین کہین خودرو خوبصورت پھول بھی فصل بہار کی چمکتی ہوئی دھوپ مین نظر آتے تھے۔ مین پارک کے اندر درختون کے ایک جھنڈ مین پوشیدہ ہو گیا۔ یہ موقعہ ایسی جگہ تھا کہ یہان سے مین ہال کا پھاٹک اور سڑک کا بہت سا حصہ بخوبی دیکھ سکتا تھا۔ جب مین وہان پہونچا تو موقعہ قطعی سنسان تھا۔ لیکن تھوڑی دیر بعد مین نے ایک شخص کو سڑک کی دوسری طرف بائیسکل پر سوار آتے دیکھا۔ وہ شخص سیاہ سوٹ پہنے ہوے تھا اور اوسکے منہ پر سیاہ ڈاڑھی بھی تھی جسوقت وہ شخص چارلنگٹن کے احاطہ کے قریب پہونچا تو وہ اپنی بائیسکل سے اتر گیا اور پارک کی باڑہ مین جو رستہ تھا اوس مین سے مع بائیسکل گھس گیا اور تھوڑی دیر بعد میری نظرون سے غائب ہوگیا۔

کوئی پاؤ گھنٹہ بعد ایک دوسرا شخص بائیسکل پر سوار وہان پہونچا اس مرتبہ وہی نوجوان

اور خوبصورت لیڈی تھی جسکا ذکر ہم اوپر کر چکے ہین۔ جسوقت وہ چارلنگٹن کی باڑہ کے قریب پہونچی تو ادھر ادھر دیکھنے لگی۔ الغرض اسوقت اوس تمام وسیع منظر مین صرف دو متحرک صورتین نظر آرہی تھین۔ یعنی ایک تو وہی حسین لڑکی اور دوسرا اوسکے پیچھے وہی بائیسکل باز جسکی ہر حرکت سے انوکھا پن برستا تھا اور ظاہر ہوتا تھا کہ وہ شخص اپنی ہر حرکت کو پوشیدہ رکھنا چاہتا ہے۔ عورت نے مڑکر اوس شخص کی طرف دیکھا اور اپنی رفتار کم کردی۔ یہ دیکھکر اوس مرد نے بھی رفتار دھیمی کردی۔ عورت رک گئی تو وہ مرد بھی دفعتاً رک گیا۔ اس کے بعد عورت نے عجیب حرکت کی یعنی اوسنے دفعتاً اپنی بائسکل گھمائی اور تیزی کے ساتھ اوس مرد کی طرف چلی لیکن وہ مرد بھی پیچھے مڑکر بھاگا۔ تھوڑی دیر بعد عورت سڑک پر واپس آتی نظر آئی۔ اسوقت وہ شان کے ساتھ سر اٹھائے چلی جاتی تھی۔ اور اوس شخص کی پرواہ کرتی نظر نہین آتی تھی جو خاموشی کے ساتھ اوسکے پیچھے پیچھے آرہا تھا۔ وہ شخص سڑک کے گھوم تک اوسکے پیچھے حسب معمول بیس گز کے فاصلہ سے چلتا رہا۔ گھوم کے قریب وہ دونون میری نظرون سے غائب ہوگئے۔

مین اپنی جگہ پر چھپا رہا۔ اور یہ اچھا ہوا کیونکہ تھوڑی دیر بعد وہی شخص سائکل پر سوار پھر واپس آیا۔ اور آہستہ آہستہ چلکر پارک کے پھاٹک مین گھس کر بائسکل سے اتر گیا۔ تھوڑی دیر تک تو مین نے اوسکو درختون مین کھڑا دیکھا۔ اوسکے ہاتھ اوپر کو اٹھے ہوے تھے جس سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ اپنی نکٹائی درست کر رہا ہے۔ اوسکے بعد وہ اپنی بائسکل پر سوار ہوا اور سڑک پر چلتا ہوا ہال کی طرف روانہ ہوا مین بھی کانس مین سے دوڑتا ہوا اوسکے پیچھے روانہ ہوا اور پھر اس شخص کی طرف غور سے دیکھا۔ دور فاصلہ پر مجھے پرانا محل نظر آیا۔ جسکا رنگ بوجہ قدامت خراب ہوگیا تھا۔ کیونکہ وہ تھیوڈر خاندان شاہان انگلستان کے زمانہ کا بنا ہوا تھا۔ لیکن چونکہ راستہ جھاڑیون مین گھومتا ہوا جاتا تھا اسلیئے تھوڑی دیر بعد وہ شخص میری نظرون سے غائب ہوگیا۔

بہرحال میرا دل کہتا تھا کہ آج مینے خوب اور بہت سا کام کیا ہے۔ اور مین خوشی خوشی فارنہم کو روانہ ہوا یہان پہونچکر مین نے مقامی ہاؤس ایجنٹ (وہ شخص جو مالکان کی طرف سے مکانات کرایہ پر چڑھاتا اور کرایہ وصول کرتا ہے) سے چارلنگٹن ہال کی نسبت دریافت کیا۔ لیکن افسوس کہ وہ کچھ نہ بتا سکا۔ اور اوسنے مجھے ایک مشہور و معروف کوٹھی کا پتہ دیا جو پال مال مین تھی۔ الغرض گھر کو واپس آتے ہوے مین وہان بھی ٹھیرا۔ کوٹھی کے منیجر نے مجھسے بخندہ پیشانی بات چیت کی۔ لہذا یہ خیال کرکے کہ شاید مین خود چارلنگٹن ہال کو کرایہ پر لینا چاہتا ہون کہنے لگا کہ اس فصل گرما مین تو مکان کرایہ پر نہین مل سکتا۔ کیونکہ تقریباً ایک مہینہ گذرا کہ اوس سے ایک شخص نے جسکا نام مسٹر

ولیمسن نے کرایہ پر لے لیا ہے۔ وہ ایک مسن اور معزز آدمی ہیں لیکن اس سے زیادہ ایجنٹ صاحب نے مجھے ولیمسن کی نسبت اور کچھ نہ بتایا اور کہنے لگا کہ کسی شخص کے معاملات پر بحث کرنا مجھ کو حاصل
اوسی روز شام کو جب میں نے اپنی دن بھر کی رپوٹ سنائی تو مسٹر شرلاک ہومس نے نہایت غور کے ساتھ سنا۔ لیکن اپنے کام کے متعلق جس تعریف کی امید تھی وہ اس شخص کے منہ سے نہ نکلی۔ بلکہ تعریف تو درکنار اوس بندۂ خدا نے نہایت سرد مہری سے میرے کام پر نکتہ چینی شروع کی اور جو کچھ میں نے کیا تھا اور جو کچھ مجھ سے رہگیا تھا اوس پر نہایت سختی اور روکھے پن سے تبصرہ کرنا شروع کر دیا۔

ہومس :" سنیئے مسٹر واٹسن! جس جگہ آپ چھپے تھے وہ جگہ ٹھیک نہیں تھی۔ تم کو پارک کی باڑہ میں کسی مقام پر پوشیدہ ہونا چاہیے تھا۔ اسوقت واقعی تم اس دلچسپ شخص کو پوری طرح دیکھ سکتے تھے۔ اور اس حالت میں تو تم چند سو گز فاصلہ پر تھے۔ لہذا جو کچھ تم مجھے بتا سکوگے اوس سے زیادہ تو میں خود مس وائلٹ سے دریافت کر لونگا۔ اوسکا خیال ہے کہ وہ اس شخص نہیں جانتی۔ اور میں یقین کرتا ہوں کہ وہ ضرور اوسکو جانتی ہے۔ ورنہ وہ شخص اسقدر احتیاط کیوں کرتا کہ مس موصوفہ کو اپنی صورت دکھلانے سے بھی گریز کرتا۔ تم کہتے ہو کہ وہ شخص بائیسکل کے ہینڈل پر جھکا ہوا تھا۔ اسکے معنی یہ ہیں کہ وہ خود کو چھپانا چاہتا تھا۔ الغرض تم نے جو کچھ بھی کیا وہ بہت بری طرح کیا۔ وہ شخص اپنے گھر کو واپس بھی ہو گیا اور تم یہی معلوم کرتے رہگئے کہ وہ کون تھا۔ اور یہ بات دریافت کرنے کیلئے تم کو لنڈن آنا پڑا۔ لاحول ولاقوۃ۔

اپنے دوست کی اس چشم نمائی پر مجھے بھی غصہ آگیا۔ اور میں نے کسیقدر تیز ہو کر پوچھا۔

میں :" تو پھر آپ ہی بتائیے کہ میں اور کیا کرتا؟

ہومس :" جناب آپ کو قریب ترین بھٹی یعنی شرابخانہ جانا چاہیے تھا وہ جگہ مقامی سرگوشیوں کا مرکز ہوتی ہے۔ اگر آپ وہاں دریافت کرتے تو بڑے سے لیکر چھوٹے تک کا نام آپکو بتا دیتے۔ آپ چارلنگٹن ہال والے شخص کا نام ولیمسن دریافت کر کے آئے ہیں۔ اس سے میرے دل میں تو کوئی خاص خیال پیدا نہیں ہوتا۔ اگر وہ زیادہ عمر کا آدمی ہے تو ہرگز یہ سائیکل باز شخص نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ بڑھی ہوئی عمر کے آدمی میں یہ طاقت کہاں کہ وہ ایسی جوان اور ورزشی جسم کی عورت سے اسقدر تیزی اور پھرتی سے بھاگ کر روپوش ہوسکے۔ اب دیکھئے آپکے تجربات سے کیا فائدہ حاصل ہوا۔ بس صرف اسقدر کہ جو کچھ مس وائلٹ نے بیان کیا تھا وہ سچ ہے۔ لیکن

مجھے تو اُسکے بیان مین پہلے بھی کوئی شک نہین تھا۔ دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ اس سائیکل باز شخص اور چارلنگٹن حال مین کوئی تعلق ضرور ہے۔ یہ مین پہلے ہی قیاس کر چکا تھا۔ تیسری بات یہ کہ چارلنگٹن ہال مین رہنے والا شخص مسمیٰ ولیمس ہے اس سے کیا نتیجہ نکلا۔ بس اسی کارنامہ پر آپ اسقدر گرم ہوتے ہین۔ خیر آئندہ سنیچر تک ہم اور کچھ کر سکتے ہین۔ اور سفی الحال ایک دو امور کے متعلق مین خود تحقیقات کرون گا۔

اگلے روز ہم کو مس اسمتھ کا ایک خط ملا جس مین مختصراً وہی حال لکھا تھا جو مین بیان کر چکا ہون لیکن "مکرر" کرکے جو چند سطرین درج تھین وہ خاص اہمیت رکھتی تھین۔

"مسٹر ہومس مین یقین کرتی ہون کہ آپ میرا "آواز" اپنے ہی تک محدود رکھین گے۔ جو کچھ کہ اب میری ملازمت یہان کسی قدر دشوار ہوگئی۔ کیونکہ جس شخص کی مین ملازم ہون" انھون نے آخر کار مجھے شادی کی درخواست کرہی دی۔ مجھے یقین ہے کہ جو جذبات میری طرف سے اون کے دل مین ہین وہ عمیق اور قابل احترام ہین لیکن مین کیا کرون مین ایک دوسرے شخص کو زبان دے چکی ہون۔ جب مین نے اون کے سوال کا جواب نفی مین دیا تو انھون نے نہایت متانت اور تہذیب سے سنا۔ لیکن اُن کے دل پر اثر ضرور ہوا۔ خیر آپ بخوبی سمجھ سکتے ہین کہ اب یہان ملازمت کا معاملہ ذرا ٹیڑھا ہوگیا ہے"

مضمون خط پڑھنے کے بعد مسٹر ہومس نے مجھ سے مخاطب ہوکر فرمایا۔

ہومس "اب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مس وائلٹ کسی گہری سازش مین پھنسنے والی ہین۔ اس معاملہ مین بہت سی باتین خاص دلچسپی رکھتی ہین۔ اور اب خیال گذرتا ہے کہ معاملہ زیادہ طول پکڑے گا۔ ایسی توقع مجھے پہلے نہین تھی۔ خیر۔ مین بھی اگر دیہات مین جاکر سکون وسکوت سے ایک آدھ روز گذار لونگا تو کوئی مضائقہ کی بات نہین ہوگی اور مین نے ارادہ کیا ہے کہ آج شام کو موقع پر پہونچکر اون دو چار خیالات کی تحقیق و تدقیق کرون جو میرے دل مین قائم ہوئے ہین۔

اوس روز مسٹر ہومس جو بہت رات گئے گھر واپس آئے تو عجیب حلیہ سے آئے۔ اونکا ایک ہونٹ کٹا ہوا تھا۔ پیشانی پر چوٹ کا نیلگون داغ تھا۔ اور عام حالت کچھ ایسی ردی تھی اور قابل اعتراض تھی کہ اگر خفیہ پولیس والے اونکو دیکھ پاتے تو وہ خود اونھین کے حالات کی تفتیش کرنے لگتے۔ جو کچھ واقعات اوس روز اون پر گذرے اون سے وہ بہت کچھ محظوظ تھے۔

اور جب انھون نے بیان کرنا شروع کیا تو بار بار ہنسنے لگتے تھے۔
ہومس :- مجھے ورزش کرنے کا ایسا کم اتفاق ہوتا ہے کہ جب کبھی چلنے پھرنے کا ذرا بھی موقعہ ملتا ہے تو خوب لطف آتا ہے۔ واٹسن تم تو جانتے ہی ہو کہ مجھے قدیم انگریزی فن بوکسنگ (گھونسہ بازی) مین خوب مہارت ہے۔ اور سچ تو یہ ہے کہ بعض اوقات یہ فن خوب کام آتا ہے۔ مثلاً آج ہی اگر مین فن نہ جانتا ہوتا تو میری بری درگت ہوتی۔ اور کئی روز تک ہڈیان پسلیان سینکنے کی ضرورت پڑتی۔
یہ سنکر مین نے مسٹر ہومس سے درخواست کی کہ وہ اطمینان سے بیٹھکر اپنی اوس روز کی پوری سرگذشت مفصل طور پر سنائیں۔ چنانچہ انھون نے حسب ذیل واقعہ بیان کیا۔
ہومس :- مین یہان سے سیدھا موقعہ پر گیا اور معمولی دیکھ بھال کے بعد جیسا کہ مین نے تمہین مشورہ دیا تھا سیدھا قریب ترین شرابخانہ مین پہونچا۔ اور وہان مین نے نہایت احتیاط اور ہوشیاری سے حالات معلوم کرنے شروع کئے مین کھانے کے کمرہ مین بیٹھا ہوا تھا اور وہان کا باتون مالک جو کچھ مین طلب کرتا تھا مجھے دیتا جاتا تھا۔ معلوم ہوا کہ ولیمسن ایک سفید ریش بوڑھا آدمی ہے۔ اور وہ اپنے چند نوکرون کے ساتھ چارلنگٹن ہال مین رہتا ہے افواہ ہے کہ وہ کوئی پادری ہے یا کسی وقت تھا۔ لیکن اوسکے چارلنگٹن ہال مین چندروزہ قیام کے زمانہ مین جو چند واقعات گذرے اوس سے مجھے اوسکا پادری پن ثابت نہین ہوتا۔ اس سے پہلے بھی مین پادریون کی ایک ایجنسی مین تفتیش حالات کر چکا تھا۔ اور وہان مجھے معلوم ہوا تھا کہ ہان اس نام کا ایک پادری ضرور تھا لیکن اس کا چال چلن خاص طور پر خراب تھا۔ شرابخانہ کے مالک سے مجھے یہ بھی معلوم ہوا کہ ولیمسن کے یہان ہر ہفتہ کے آخر مین لوگ مہمان آتے ہین جو عموماً بڑے وہاوت شرابخوار ہوتے ہین۔ اور ان مین ایک شخص جسکے منہ پر سرخ مونچھین ہین بلا کا پینے والا اور تند مزاج شخص ہے۔ اس کا نام مسٹر ووڈلے ہے اور وہ ہمیشہ ہال مین رہتا ہے۔ ابھی ہماری باتین یہین تک پہونچی تھین کہ خود مسٹر ووڈلے جو برابر کے کمرہ مین بیٹھا ہوا بیر شراب پی رہا تھا کمرہ مین گھس آیا۔ وہ پہلے ہی تمام باتین سن چکا تھا۔ شخص مذکور نے آتے ہی نہایت تند مزاجی سے دریافت کرنا شروع کر دیا۔ تم کون ہو؟ کیا مطلب ہے؟ سوالات کرنے سے کیا غرض ہے؟ الغرض ہم دونون مین کسیقدر سخت گفتگو ہونے لگی۔ لیکن اوسکی گالیان نئی سانچہ کی ڈھلی ہوئی تھین اور کمبخت نے گالیان دیتے دیتے میرے منہ پر الٹے ہاتھ کا ایک طمانچہ رسید کیا۔ مجھے کچھ خیال نہین تھا ورنہ مین بچ جاتا اسکے بعد جو دو چار منٹ گذرے وہ نہایت پر لطف تھے۔ الغرض مین نے بھی اس بدمعاش کو سزا دینے مین کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ لڑائی کے بعد جب مین باہر نکلا تو میرا حلیہ یہی تھا جو اسوقت تمہارے

سامنے ہے۔ مسٹر ووڈلے کے اسقدر ضربین لگی تھین اور اسکی ہڈیان پسلیان اسقدر نرم کردی گئین تھین کہ بچے کو چھکڑے مین لاد کر گھر جانا پڑا۔ الغرض اس طرح یہ دن گذرا۔ لیکن افسوس ہے کہ جسطرح تم بیفائدہ گھر واپس آ گئے تھے اسی طرح مجھے بھی کچھ حاصل نہین ہوا۔

آئندہ جمعرات کو ہمارے پاس مس وائلٹ کا ایک اور خط پہونچا جس مین لکھا تھا کہ۔

"غالباً مسٹر ہومس آپ یہ معلوم کرکے متعجب ہونگے کہ مین مسٹر کارودھرس کی نوکری چھوڑ رہی ہون۔ بحالت موجودہ جو کچھ پریشانی مجھے لاحق ہے اوسکا علاج وہ عمدہ تنخواہ بھی نہین کرسکتی جو مجکو ملتی ہے۔ شنبہ کے روز مین لندن چلی آؤنگی اور پھر واپس جانیکا ارادہ نہین ہے۔ اب مسٹر کارودھرس نے ایک ٹمٹم منگالی ہے۔ لہذا سڑک پر جو خطرات درپیش ہوتے تھے اب اونکا کوئی اندیشہ نہین رہا۔

میرے ترک ملازمت کی خاص وجہ وہ کشیدگی نہین ہے جو مسٹر کارودھرس سے پیدا ہوگئی ہے بلکہ اصل سبب یہ ہے کہ وہ مکروہ صورت شخص یعنی مسٹر ووڈلے یہان پھر آنے جانے لگا ہے۔ اول تو مجھے اوس سے پہلے ہی نفرت تھی لیکن اب اوس جذبہ مین اور بھی زیادہ اضافہ ہوگیا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اوس پر کوئی ایسا ناگوار سانحہ گذرا ہے کہ اوسکی وجہ سے اوس کا مکروہ حلیہ اور زیادہ قابل نفرت ہوگیا ہے مین نے اوس شخص کو کھڑکی مین سے دیکھا ہے۔ ملاقات نہین ہوئی۔ اوس شخص سے مسٹر کارودھرس کی بہت دیر تک گفتگو ہوتی رہی۔ جسکے بعد مسٹر کارودھرس کچھ بدحواس سے نظر آتے تھے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ووڈلے کہین نہین آس پاس رہتا ہے کیونکہ وہ رات کو یہان نہین ٹھیرا لیکن آج صبح مین نے اوسکی ایک جھلک پھر دیکھی۔ اور وہ مکان کے گرد کی جھاڑیون مین چھپتا پھرتا تھا۔ الغرض مین بیان نہین کرسکتی کہ مین اوس سے کس قدر نفرت کرتی اور خوف کھاتی ہون۔ اگر میرا بس چلتا تو اوسپر کوئی خونخوار درندہ چھوڑ دیتی۔ میری سمجھ مین نہین آتا کہ مسٹر کارودھرس جیسی طبیعت کا آدمی ایسے بدوضع اور بدقماش آدمی کی صحبت کیونکر گوارا کرلیتے ہین۔ بہرکیف میری تمام مشکلات کا خاتمہ آئندہ سنیچر کو ہو جائے گا"؟

ہومس نے جواب دیا! واٹسن!! ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اوس غریب لڑکی کے متعلق کوئی گہری سازش ہو رہی ہے۔ اور اب ہمین یہ انتظام کرنا چاہئے کہ جب وہ حسینہ آخری مرتبہ فارنہم سے واپس آنے لگے

تو راستہ میں اوسکو کوئی شخص نہ چھیڑے۔ واٹسن! میرے خیال میں کوئی وقت نکالکر ہم دونوں آئندہ سنیچر کی صبح کو وہان پہونچین اور دیکھیں کہ کوئی ناگوار واقعہ تو پیش نہین آتا

مین سچ عرض کرتا ہون کہ مین اس معاملہ مین کوئی بات اسقدر سنگین نہین سمجھا تھا بلکہ یون خطرناک کے اس معاملہ کو قطعی لغو اور مضحکہ انگیز خیال کرتا تھا۔ کسی مرد کا ایک حسین اور نوجوان عورت کا پیچھا کرنا کوئی غیر معمولی بات نہ تھی۔ اور جب وہ اتنی جرات بھی نہین رکھتا تھا کہ اوس حسینہ کو سامنے اپنا منہ کر کے بات تک کر سکے تو اوس سے کسی خطرناک حملہ کا قطعی اندیشہ نہین ہوسکتا تھا۔ اب رہا بدمعاش دوڈلے تو اوس نے سوائے ایک مرتبہ کے مس وائلٹ کو پھر کبھی نہ چھیڑا تھا۔ اور اب اگر اوس کا آنا جانا مسٹر کاروتھرس کے یہان پھر شروع ہوگیا تھا۔ تو اوس نے مس موصوفہ کو اس مرتبہ دق نہین کیا تھا۔ اور وہ شخص جو بائیسکل پر سوار ہوکر حسینہ کا پیچھا کیا کرتا تھا میرے خیال مین ان شخصوں میں سے کوئی ہوگا جو ہر ہفتہ کے آخر مین چارلنگٹن ہال جاکر ٹھہرا کرتے تھے۔ لیکن اسکی نسبت ابھی تک یہ کچھ معلوم نہین ہوسکا تھا کہ وہ کون ہے اور اوس کا کیا مقصد ہے۔

اس وقت ہومس کے مزاج مین کچھ سختی بھی تھی۔ اور جب انھون نے گھر چھوڑنے سے قبل اپنی جیب مین ایک ریوالور بھی رکھا تھا تو مین سمجھ گیا تھا کہ آج کوئی نہ کوئی الم انگیز واقعہ ضرور در پیش آنے والا ہے۔

رات کے وقت بارش ہوچکی تھی اور جب صبح کو ہم فارنہم پہونچے تو چارون طرف سے قدرتی مناظر پر صبح کی نورانی روشنی پڑکر عجیب لطف کا عالم پیدا کر رہی تھی۔ مین اور ہومس اوس سڑک پر صبح کی ٹھنڈی ٹھنڈی اور خوشگوار ہوا کھاتے چلے جاتے تھے جو چارلنگٹن ہال کے قریب سے گذرتی تھی۔ چارون طرف مرغان سحر کا خوش لحانی سے چہچہانا عجیب جادو کی کیفیت پیدا کر رہا تھا۔ کروکسبری والی پہاڑی کے قریب سڑک مین کسیقدر چڑھائی واقع ہوتی تھی۔ چنانچہ اس بلندی پر پہونچکر جو ہم نے چارون طرف نگاہ ڈالی تو سامنے چارلنگٹن ہال کا قدیم محل نظر آتا تھا۔ جو قدیمانہ عزوشان کیساتھ آسمان کی طرف سرکشی کر رہا تھا۔ محل کے چارون طرف اونچے اونچے شاہ بلوط کے درخت کھڑے آسمان سے باتین کر رہے تھے۔ یہان مجھے ہومس نے سڑک کا ایک گھوم دکھایا جو گھاس والے میدان اور دوسری طرف کے جنگل کے درمیان واقع تھا۔ یہان سے بہت فاصلہ پر ہم کو کوئی سیاہ سی چیز سڑک پر اپنی طرف آتی نظر آئی۔ جو غالباً ایک سواری گاڑی تھی اس گاڑی کو دیکھکر ہومس کسیقدر مضطرب ہوکر بولے

ہومس :- مین یہان صرف نصف گھنٹہ قبل از وقت آیا۔ اور اگر مسٹر واٹسن یہ سامنے والی گاڑی ہی ٹمٹم ہے جس پر مس وائلٹ سوار ہوکر آرہی ہے تو غالباً وہ کسی پہلی ٹرین سے جانیکی فکر مین ہوگی اور ہم اوسوقت تک پہونچ بھی نہ سکین گے جبتک وہ چارلنگٹن ہال سے گذر جائیگی۔

یہ کہتے ہی ہم اوس بلندی سے اترے اور وہ گاڑی ہماری نظرون سے غائب ہوگئی۔ اب مسٹر ہومس نے اسقدر تیزی کے ساتھ لمبی لمبی ڈگین بھرنی شروع کین تھک کر پیچھے رہگیا۔ لیکن ہوسن مین وقت پر نہ معلوم کہان سے چستی و توانائی آجاتی تھی کہ وہ کسی طرح اور کسی وقت تھکتا نظر بھی نہ آتا تھا۔ الغرض وہ شخص بغیر رکے اوسی طرح چلتا رہا حتی کہ وہ مجھسے تقریباً سو قدم آگے بڑھگیا۔ یہان وہ رکا اور مین نے اوسکو رنج اور مایوسی کے ساتھ اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھاتے دیکھا۔ اوسی وقت ایک ٹمٹم جو خالی تھی۔ اور جسکی باگین گھوڑے پر پڑی ہوئی تھین ہماری طرف دوڑتی ہوئی نظر آئی۔ گھوڑا ہوا سے باتین کرتا چلا آتا تھا۔ مین بھی دوڑ کے مسٹر ہوسن کے پاس جا پہونچا۔

ہومس :- آج مسٹر واٹسن غضب ہوگیا۔ ہم لوگ وقت پر نہ پہونچ سکے۔ آج کیسا بیوقوفی کا کام کیا جو مین یہان کسی پہلی ٹرین سے نہ آیا۔ آج واٹسن بڑی سنگین واردات ہوئی ہے۔ عورت کو لے بھاگنا۔ قتل عمد۔ اور نہ معلوم کیا کیا ہو گذرا۔ بس اب تم راستہ روک لو۔ گھوڑے کو پکڑو۔ ہان بس ٹھیک ہے۔ بس اب جھپٹکر ٹمٹم مین کود پڑو۔ اور موقعہ واردات کی طرف چلو۔ دیکھین اب بھی ہمسے کچھ ہوسکتا ہے یا نہین۔

الغرض ہم دونون جلدی سے ٹمٹم مین سوار ہوئے۔ اور ہومس نے گھوڑا گھماتے ہی اوسکی پشت پر ہنٹر رسید کیا۔ اور گھوڑا سڑک پر ہوا ہوگیا۔ جسوقت ہم سڑک کے گھوم سے نکلے تو تمام سڑک کا منظر ہماری آنکھون کے سامنے تھا۔ مین نے مسٹر ہومس کا ہاتھ پکڑ کر دبایا۔

مین :- یہ ہے وہ آدمی!

ایک شخص تن تنہا بائیسکل پر ہماری طرف آرہا تھا۔ وہ اسقدر تیزی کے ساتھ بائیسکل چلا رہا تھا کہ اوسکی گردن زمین کی طرف جھک گئی تھی۔ یہ خیال کر لینا چاہیئے کہ وہ ہوا سے باتین کر رہا تھا۔ دفعتاً اوس شخص نے اپنا سر اٹھایا۔ اوسکے منہ پر داڑھی تھی۔ اور ہم کو قریب دیکھ کر رکا۔ بائیسکل پر سے کود پڑا۔ اوسکی آنکھین سرخ تھین۔ اور ایسا معلوم ہوتا تھا گویا اوسے بخار چڑھا ہوا ہے۔ وہ ہماری اور ٹمٹم کی طرف تکنے لگا۔ اوسکے بعد اوسکے چہرہ پر کسقدر حیرت و استعجاب کی جھلک نمودار ہوئی۔ اور اوسنے اپنی بائیسکل سڑک کے بیچ مین کھڑی کر کے اور راستہ روک کر آواز دی۔

شخص "رو کو! رو کو! یہ ٹمٹم تم لوگون کو کہان سے ملی۔ رو کو یہان رو کو۔ مین تم سے کہتا ہون کہ ٹمٹم رو کو ورنہ مین خدا کی قسم کھا کر کہتا ہون کہ مین تم لوگون کو گولی مار دونگا۔

یہ سنتے ہی ہومس نے گھوڑے کی راسین مجھ پر ڈالدین اور ٹمٹم سے کود کر اوس شخص کے پاس گیا۔

ہومس "ہم لوگ تمہاری ہی تلاش مین تھے۔ اب بتلاؤ کہ مس وائلٹ اسمتھ کہان ہے؟

شخص "یہی بات مین تم سے پوچھنا چاہتا ہون۔ تم لوگ اوسکی ٹمٹم مین سوار ہو۔ تم کو خود معلوم ہونا چاہئے کہ وہ کہان ہے۔

ہومس "یہ ٹمٹم تو دوڑتی ہوئی ہم کو سڑک پر ملی تھی۔ اس مین کوئی شخص نہین تھا۔ بالکل خالی تھی۔ ہم بھی ٹمٹم کو پکڑ کر اوس نوجوان لیڈی کی مدد کو آئے ہین۔

شخص "(مایوسی کے لہجہ مین) یا الٰہی یہ کیا ہوا۔ ہائے اب مین کیا کرون۔ ہائے وہ لوگ اوسکو پکڑ لیگئے۔ وہ دوڑ لے اور وہ بدمعاش پادری۔ آؤ دوست آؤ۔ اگر واقعی تم اوسکے دوست ہو تو آؤ۔ میرے ساتھ رہو۔ اور ہم اوس لیڈی کو ضرور بچا لین گے۔ خواہ چارلنگٹن ہال کے جنگل مین میری لاش پڑی نظر آئے۔

یہ کہکر وہ شخص پستول ہاتھ مین لئے ہوئے بھاگا۔ اور باڑہ مین ایک رستہ دیکھکر اوسمین گھس گیا۔ مین اور ہومس بھی گھوڑے کو سڑک کے ایک کنارے چرتا ہوا چھوڑ کر اوسکے پیچھے دوڑے وہ شخص ایک جگہ رکا اور کیچڑ مین چند پاؤن کے نشان دکھلا کر بولا۔

شخص "دیکھو وہ بدمعاش اس راہ سے آئے تھے۔ او ہو! ذرا ٹھیرو! یہ جھاڑی کون ہے۔

جھاڑیون مین ایک نوجوان شخص جسکی عمر غالباً سترہ اٹھارہ سال کی ہوگی چت پڑا نظر آیا۔ اوسکے گھٹنے اوپر کو اٹھے ہوئے تھے اور اوسکے سر پر ایک نہایت گہرا اور خوفناک زخم آیا تھا وہ شخص زندہ تھا مگر بیہوش۔ مین نے جو ایک نظر اوسکے زخم پر ڈالی تو معلوم ہوا کہ زخم ہڈی تک نہین پہونچا۔

شخص "یہ پیٹر سائیس ہے۔ یہی شخص مس وائلٹ کو سوار کئے لاتا تھا۔ اون بدمعاشون نے اوسکو ٹمٹم سے گھسیٹ کر اوتار لیا۔ اور اوس کے سر پر لٹھ مارا۔ اچھا ابھی اسے یہین پڑا رہنے دو۔ اسوقت ہم اس کو کوئی فائدہ نہین پہونچا سکتے۔ چلو مس وائلٹ کی فکر کرین اور اوسکو اوس خوفناک مصیبت سے بچائین جو کسی عورت پر نازل ہوسکتی ہے۔

الغرض ہم بے تحاشا دست بدوش سے جو درختون مین گھومتا ہوا گذرتا تھا۔ اور جسوقت ہم
ان جھاڑیون مین پہونچے جو محل کے چارون طرف تھین تو ہومس رک گئے

ہومس:۔ وہ لوگ محل مین نہین گئے۔ یہ دیکھو بائین طرف اون کے پیرون کے نشانات ہین۔
اسی اثنا مین ایک زنانی چیخ کی تیز آواز جھاڑیون سے نکل کر ہوا مین گونجتی ہوئی سنائی دی
جس سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کسی عورت پر سخت مصیبت نازل ہو رہی ہے۔ وہ جھاڑیان ہمارے
سامنے تھین جن مین سے یہ آواز آئی تھی اسکے بعد ایسی آواز آئی گویا کسی نے عورت کا منہ دبا کر
گھونٹ دیا ہے اور وہ غرغراہٹ کی آواز سے فریاد کرنا چاہتی ہے۔

شخص:۔ ادھر آؤ ادھر۔ وہ لوگ سامنے کے درختون مین ہین۔ آؤ دوستو آؤ۔ دیکھو ان پاجیون اور
بزدلون کو کیسا مزا چکھاتا ہون آہ بہت دیر ہوگئی۔ خدا کی قسم دیر ہوگئی۔

اسوقت ہم ایک خوبصورت اور نظر فریب جگہ مین پہونچ گئے تھے جو کسی دریا یا ندی کی تنگ
گھاٹی سے مشابہ نظر آتی تھی۔ اور جس کے چارون طرف سرسبز و شاداب درخت کھڑے ہوئے تھے
اس تنگ گھاٹی کے اسطرف جہان جہان بعض سبز اور گنجان درختون کا جھنڈ تھا۔ ایک سر بفلک
شاہ بلوط کے نیچے تین شخصون کا ایک عجیب و غریب اجتماع نظر آیا۔ (حاشیہ ملاحظہ فرمائیے) ان مین
ایک تو وہ نازنین تھی جس نے یہ تمام قصہ ہم سے رجوع کیا تھا جسکو وکیلون اور مختارون کی
اصطلاح مین اگر موکلہ یا سائلہ کہدیا جائے تو شاید بیجا نہ ہوگا۔ کیونکہ ایک حسین و جمیل نوجوان لڑکی
کے لئے لفظ "سامی"۔ "معمول"۔ یا "مفعول" استعمال کرنا ثقات کے نزدیک
پہلوئے ذم رکھتا ہے۔ بلکہ اون تجربات اور جدید فوائد کی نظر سے اگر دیکھا جائے جو اس معاملہ
مین ہمکو حاصل ہوئے ہین تو مس وائلٹ کے لئے لفظ عنایت فرما" زیادہ موزون ہوگا۔

الغرض وہ حسین مظلوم۔ گرہن مین پھنسے ہوئے آفتاب کی طرح ساکت و صامت ہمارے سامنے
کھڑی ہوئی تھی اور اوسکے اوس منہ پر جو انشائے شاعرون کی عقل و فہم کی طرح معدوم کرکے ساتھ
باتین کرنے ملک عدم کو چلا گیا تھا ایک رومال بلکہ دستمال اس طرح مسلط تھا کسی کھلنے والے

علہ آپکا غلام کلام یہان یہ لفظ "اجتماع" محض تین شخصون کے لئے اچھا نہین سمجھتا۔ لیکن اصل کتاب مین
لفظ گروپ آف ہتھری پیپل" لکھا ہوا ہے۔ اردو زبان مین تین ادمیون کے لئے اجتماع، جماعت، گروہ، مجمع، یا اور کوئی
لفظ لکھنا صحیح نہین معلوم ہوتا۔ ہان ہندی زبان کا مفہوم سنگت یا جوکڑی" سے ادا ہوسکتا ہے۔ اور چوکڑی کا لفظ
بھی کسیقدر پہلوئے ذم رکھتا ہے۔ کوئی عنایت فرما اگر زیادہ خوبصورت لفظ بتائین تو احسان مند ہونگا۔

غنچہ کے دہن تبسم آفرین پر موسم سرما مین برف کی چادر پڑجایا کرتی ہے ادب نے بولنے نہین دیتی نقصہ کوتاہ اوس حسینہ کا منہ ایک رومال سے بندھا ہوا تھا۔

حسینہ کے سامنے ایک سرخ موچھون والا شخص کھڑا ہوا تھا جو تن و توش مین بھاری بھرکم تھا۔ گال پھولے ہوئے۔ آنکھین چڑھی ہوئین۔ اور شکل و شباہت سے خونخوار اور سفاک نظر آتا تھا۔ یہ شخص دونون ٹانگین پھیلائے ہوئے۔ غرور و نخوت کے ساتھ ایک ہاتھ کمر پر رکھے ہوئے کھڑا ہوا مسکرا رہا تھا۔ اوسکے دوسرے ہاتھ مین ایک چابک تھا اور اس کا تمام رنگ ڈھنگ یہ ظاہر کرتا تھا کہ وہ ایک منچلا اور باجی شخص ہے جو اپنی کسی تازہ کامیابی پر پھول رہا ہے۔

ان دونون شخصون کے درمیان ایک سفید ریش مسن شخص کھڑا ہوا تھا جس نے کشمیرہ کے سوٹ پر ایک سفید پادریانہ عبا پہن رکھی تھی۔ اور چونکہ وہ اپنی جیب مین نماز اور دعاؤن کی کتاب رکھ رہا تھا۔ اور اپنے مشفقانہ ہاتھ سے بطور مبارکباد دینے کے پاس کھڑے ہوئے نوجوان کی کمر پر تھپکی دے رہا تھا۔ اس سے معلوم ہوتا تھا کہ یہ ذات شریف ابھی ابھی خطبہ نکاح پڑھکر فراغت پا چکے ہین۔

جب مین نے یہ بات دیکھی تو مجھسے نہ رہا گیا اور میری زبان سے نکلا

مین "آہ! ہومس شادی ہو چکی۔ ان دونون کا ابھی ابھی نکاح ہوا ہے

شخص ہمراہی "آؤ! آؤ!! چلے آؤ۔

ہمارے ساتھی نے یہ کہا اور جھپٹ کر گھاٹی مین گھس گیا۔ مین اور ہومس اوسکے پیچھے پیچھے تھے جسوقت ہم وہان پہونچے تو وہ لیڈی چکرا رہی تھی اور ایک درخت کے تنہ سے سہارا لیکر کھڑی ہو گئی تھی۔ ہم لوگون کو دیکھتے ہی وہ تمین یعنی وہ بڈھا آدمی جو کسی زمانہ مین پادری تھا طنز یہ طور پر آداب و بندگی عرض کرتا ہوا آگے بڑھا۔ اور وہ باجی شخص یعنی وڈ ڈلے بھی نخوت آمیز سرکشی اور ظالمانہ کامیابی کے نشہ مین چور مسخرانہ قہقہہ لگاتا ہوا آگے بڑھا۔

وو ڈلے "بس بس باب اب اپنی مصنوعی داڑھی اتار ڈالو یہ مین خوب ہی شناسم سیران پارسا۔ بہت اچھا ہوا کہ اسوقت تم اور تمہارے ساتھی دوست آ گئے اور مین اس قابل ہو گیا کہ تم سے مسز وڈ ڈلے کا تعارف کرا دون۔

اس کا جواب ہمارے رہنما نے عجیب دیا۔ اوس نے پہلے تو اپنی سیاہ داڑھی چہرہ سے نوچکر زمین پر پھینکدی۔ بعد ازان اپنا ریوالور نکالکر اوس نوجوان بدمعاش کے سینہ پر تان دیا جو اوسکی طرف ایک خطرناک طریقہ سے چابک ہلاتا ہوا بڑھ رہا تھا۔

ساتھی ۔ جی ہاں مین ہاب کارتھرس ہون ۔ اور مین اس غرض سے آیا ہون کہ خواہ مجھے پھانسی پر لٹکنا پڑے لیکن جو نقصان یا تکلیف اس عورت کو پہونچائی گئی ہے اوسکا انتقام لونگا ۔ مین نے تمکو پہلے ہی جتادیا تھا کہ جو شخص اس عورت کو دق کرے گا مین اوسکے ساتھ کیونکر پیش آؤنگا ۔ اور مین خدا کی قسم کھا کر کہتا ہون کہ جو کچھ مین زبان سے کہہ چکا ہون وہ کر کے دکھلادونگا

وووڈلے ۔ لیکن تم بہت دیر بعد آئے ۔

کاروتھرس ۔ تو خیر اب بیوہ بنجائیگی ۔

یہ کہتے ہی کاروتھرس نے ریوالور سے فیر کیا اور مین نے دیکھا کہ ووڈلے کے سینہ سے ایک پرخون نمودار ہوا ۔ چوٹ کھاتے ہی ووڈلے لڑکھڑایا اور زمین پر چاروں شانے چت گرا ۔ اور اوسکا چہرہ جو پہلے ہی مکروہ تھا اب اور بھی زیادہ ہیبتناک نظر آنے لگا ۔ وہ بوڑھا سفید ریش آدمی جو ابھی تک اپنی عبا و قبا اور جبہ و دستار مین ملبوس تھا ۔ بے تحاشا برافروختہ ہوا اور ایسی ایسی مغلظات سنائین کہ غالباً ویسی گالیان شیطان کے لغت مین بھی نہ ہونگی ۔ اور اپنا پیترا بدل کر اپنا پستول نکالا ۔ لیکن قبل اسکے کہ وہ پستول اٹھائے میرا دوست مسٹر ہومس اپنا ریوالور اوسکے سینہ کے سامنے تو لکر کھڑا نظر آیا ۔ اور سرد مہری سے بولا ۔

ہومس ۔ بس بس اب کافی مارپیٹ ہو چکی ۔ پھینکدو وہ پستول ! واٹسن آگے بڑھو اور پستول اٹھالو ۔ اور اسکے سر پر تانکر کھڑے ہو جاؤ (پادری نے پستول دیدیا) ۔ تسلیم ! مین جناب کا شکریہ ادا کرتا ہون ۔ اور اب مسٹر کاروتھرس صاحب آپ بھی اپنا ریوالور عطا فرمئیے ۔ بس اب کافی طوفان کھڑے ہو چکے ۔ اب کچھ ضرورت نہین رہی ۔

کاروتھرس ۔ (گھبرا کر) ۔ آپ ہین کون ؟

ہومس ۔ لوگ مجھے شرلاک ہومس کہتے ہین ۔

کاروتھرس ۔ اے میرے اللہ !

ہومس ۔ اچھا تو تم کو بھی میرے نام سے واقفیت ہے خیر تو اسوقت مین بطور سرکاری پولیس افسر کے اپنا فرض ادا کرتا ہون ۔

اتنے مین وہ خوفزدہ اور زخم خوردہ سائیس بھی موقعہ پر پہونچگیا جو تھوڑی دیر پہلے جھاڑیون مین بیہوش پڑا ہوا تھا ۔

ہومس ۔ (سائیس سے) ادھر آؤ ۔ اور لو یہ رقعہ فارنہم لیجاؤ ۔ اور جلد جاؤ گویا تم پر لگا کر اڑ رہے ہو

(نوٹ بک سے ایک ورق نکالکر کچھ لکھا اور سائیس کو دیا) لو یہ لو اور تھانہ مین جاکر کوتوال صاحب کو دیدو۔
(دوسرون سے مخاطب ہوکر) جبتک کوتوال صاحب تشریف لائین مین تم سب آدمیون کو اپنی حراست مین لیتا ہون۔

الغرض مسٹر ہومس کی طاقتور اور بارعب شخصیت نے سب کو اپنے قابو مین کرلیا۔ اور وہ تمام بدمعاش اوسکے ہاتھ کے اشارہ پر اس طرح چلتے تھے جیسے پتلیان۔ ہومس نے کاروتھرس اور ولیمسن کو حکم دیا کہ وہ مجروح ووڈلے کو اٹھاکر محل مین لے چلین۔ اور مین نے اوس لیڈی کو خوف کے مارے کانپ رہی تھی اپنا ہاتھ دیا۔ الغرض محل مین پہونچکر زخمی کو پلنگ پر لٹا دیا گیا۔ اور ہومس کے کہنے سے مین نے اسکا معائنہ کیا۔ خود مسٹر ہومس کھانے کے کمرہ مین اپنے دونون قیدیون کو حراست مین لئے بیٹھے تھے۔ مین نے جاکر وہین رپوٹ کی۔

مین "مین نے زخم دیکھ لیا ہے۔ وہ زندہ رہیگا۔

کاروتھرس "کیا؟ زندہ رہیگا؟ مین ابھی اوپر جاکر اوس پاجی کا خاتمہ کئے دیتا ہون۔ کیا یہ ہوسکتا ہے کہ یہ حور کی بچی حسینہ ہمیشہ کیلئے اوس بدمعاش جیک ووڈلے کے دامن سے بندھی رہے۔

زاغ کی چونچ مین انگور خدا کی قدرت
پہلوئے حور مین لنگور خدا کی قدرت

ہومس "آپ اسکی بات کچھ نہ کرین یہ لیڈی اس بدمعاش کی بیوی ہرگز نہین ہوسکتی جسکی دو وجہین ہین۔ اچھا پہلے تو مین مسٹر ولیمسن سے یہ دریافت کرتا ہون کہ اونکو یہ نکاح پڑھنے کا کیا حق حاصل تھا۔

ولیمسن "مین سند یافتہ ہون۔

ہومس "لیکن آپ دستار فضیلت بھی تو اتروا چکے ہین۔

ولیمس "لیکن جو ایک دفعہ پادری بن چکا وہ ہمیشہ پادری رہتا ہے

ہومس "میرے خیال مین یہ غلط ہے۔ اچھا شادی کا لائسنس کہان ہے۔

ولیمسن "ہم نے شادی کا لائسنس لے لیا تھا جو یہ میری جیب مین ہے۔

ہومس "تو ماشاء اللہ یہ بھی کسی چال اور دھوکا دھڑی سے لیا گیا ہوگا۔ بہرحال جبریہ نکاح ہرگز نکاح نہین ہوسکتا۔ لیکن یہ بڑا سخت جرم ہے جیسا کہ تم کو معلوم ہوجائے گا۔ اور میرے خیال مین عدالت سے تم کو دس برس یا اوسکے قریب مدت ملیگی اوس مین تم اپنی اس جعلسازی پر خوب

غور کر سکوگے۔ اور یہاں کاروتھرس بہت اچھا ہوتا اگر تم اپنا پستول اپنی جیب مین بھی رکھتے تم نے بہت جلد بازی کی۔

کاروتھرس ”واقعی مسٹر ہومس! اسکا خیال اب مجکو ہو رہا ہے۔ لیکن اس لیڈی کی حفاظت کے لئے مجھے اور اور کوئی تدبیر نہ سوجھی۔ کیونکہ مین اسکا عاشق ہون۔ اور اب مجھے معلوم ہوا کہ عشق و محبت کسے کہتے ہین۔ اور جب مین نے دیکھا کہ وہ ہمیشہ کیلئے ایک ایسے بدمعاش کے پھندے مین پھنستی ہے جس نے تمام جنوبی افریقہ کو پریشان کر رکھا تھا تو مجسے ہرگز ضبط نہ ہو سکا۔ یہ وہ بدمعاش ہے جسکا نام سنکر کمبرلے سے جوہانسبرگ تک تمام لوگ گھبراتے ہین۔ مسٹر ہومس! ممکن آپ کو یقین نہ آئے۔ لیکن جب سے یہ لیڈی میرے یہان ملازم ہوئی تھی مین نے اس محل کے پاس سے کبھی تنہا گذرنے نہین دیا۔ کیونکہ مین جانتا تھا کہ بدمعاش لوگ اس محل کے اندر رہتے ہین اور اس حسینہ کی تاک مین ہین۔ مین ہمیشہ بائیسکل پر سوار ہوکر اسکے پیچھے اس خیال سے آتا تھا کہ کوئی شخص اسکو تنگ نہ کرے۔ مین داڑھی لگا کر دو سو قدم اس کے پیچھے رہتا تھا۔ اور یہ مصنوعی داڑھی محض اس غرض سے لگائی جاتی تھی کہ یہ لیڈی مجکو پہچان نہ سکے کیونکہ وہ بہت ہی عالی دماغ اور نیک عورت ہے۔ اگر اسکو معلوم ہوجاتا کہ مین سڑکون پر اوسکے پیچھے پیچھے پھرتا ہون تو وہ ہرگز میرے یہان ملازم رہنا قبول نہ کرتی۔

ہومس ”تم نے اوسکو اس خطرہ سے آگاہ کیون نہین کردیا تھا

ولیمس ”محض اس خیال سے کہ کہین ایسا نہو وہ مجھے چھوڑ کر چلی جائے۔ اور اوسکی جدائی میرے اختیار سے باہر تھی۔ ایسی حالت مین اگر وہ مجھسے محبت نہ بھی کرتی تو کم از کم یہی طمانیت تھا کہ اوسکی حسین و جمیل صورت میرے سامنے رہتی تھی۔ اور مین اوس کی پیاری اور سریلی آواز سنتا رہتا تھا۔

مین ” تو پھر مسٹر کاروتھرس یہ تو عشق نہ ہوا خود غرضی ہوئی

کاروتھرس ”دونون چیزین خالہ زاد بہن بھائی ہین اور دونون مین چولی دامن کا ساتھ ہے۔ اور ایسی حالت مین جبکہ ان بدمعاشون کا گروہ اوسکی تاک مین قریب ہی رہتا تھا تو یہ زیادہ مناسب تھا کہ اوسکی نگاہداشت کی جائے۔ اور کوئی شخص اوسکے قریب رہے۔ بعد ازان جب وہ بحری تار آیا تو مین سمجھ گیا کہ یہ لوگ ضرور بالضرور کوئی حرکت کرنے والے ہین

ہومس ”کون سا بحری تار؟

ولیمس :- (جیب سے ایک تار نکالکر) یہ ملاحظہ فرمائیے۔
تار کا مختصر لیکن پر معنی مضمون حسب ذیل تھا۔
" بڈھے کا انتقال ہوگیا ہے "
ہومس :- (تار پڑھکر) ہونھہ ! اب مین سمجھا کہ یہ معاملہ کیونکر شروع ہوا تھا۔ اور کیا کیا تدبیرین سوچی گئی تھین۔ یہ تار گویا ایک اشارہ تھا جسکے معنی یہ تھے کہ بس اب میدان خالی ہے کام شروع کر دیا جائے۔ اچھا تو مسٹر کار و تھرس جبتک پولیس آئے اُسوقت تک جو کچھ آپ بیان کر سکین سن و عن کہہ ڈالئے۔
یہ سنتے ہی وہ بدمعاش بوڑھا پادری برافروختہ ہوا اور اوسکی شیطنت جوش مین آئی تو لاکھو نئی نئی گالیان سنائین۔ اور کار و تھرس کو دھمکایا۔
ولیمس :- خدا کی قسم باب کار و تھرس اگر تمنے ایک بھی بات بیان کی تو مین تمہارا وہی حال کر بیٹھون گا جو تم نے جیک و وڈلے کا کیا ہے۔ تم اگر چاہو تو اوس عورت کے متعلق جو چاہو بکو کیونکہ وہ تمہارا ذاتی معاملہ ہے لیکن تم نے اپنے ساتھیون کے پیچھے اس سادہ مین پولیس کو دھوکہ دیا تو تمہارے حق مین اچھا نہ ہوگا۔ بس مین کہہ چکا ہون۔
ہومس :- (سگرٹ جلاکر) جناب تقدس مآب اسقدر برافروختہ نہ ہون۔ آپکے خلاف تمام معاملہ صاف ہے اور مین صرف چند تفصیلات اپنی ذاتی واقفیت کے لئے دریافت کرنا چاہتا ہون۔ اور اگر جناب کو بتلانے مین کوئی دقت محسوس ہو تو کہئے مین یون شروع کردون اوسوقت حضور کو معلوم ہو جائے گا کہ حضور اپنے راز کہان تک پوشیدہ رکھ سکتے ہین۔ اچھا سنئے۔ مسٹر کار و تھرس تم تینون آدمی جنوبی افریقہ سے یہان آئے تھے اور یہ کھیل کھیلنے کا ارادہ کر کے چلے تھے یعنی تم کار و تھرس ہو وڈلے اور ولیمسن۔
ولیمسن :- میرا نام جھوٹ ہے۔ مین نے دو مہینہ سے پہلے ان دونون مین سے کسی کی بھی صورت نہین دیکھی تھی۔ اور مین عمر بھر مین کبھی افریقہ نہین گیا۔ سنا میان ہومس
کار و تھرس :- جو کچھ یہ شخص کہتا ہے وہ صحیح ہے۔
ہومس :- خیر یون ہی سہی۔ الغرض تم مین سے دو آدمی یہان آئے۔ اور یہ جناب تقدس مآب یہین یعنی انگلستان کی ہی بنی ہوئی چیز ہین۔ اچھا تم لوگ افریقہ مین رالف اسمتھ سے واقف تھے اور تم کو یقین تھا کہ وہ شخص زیادہ عرصہ زندہ نہ رہیگا۔ اور تم کو یہ بھی معلوم ہوگیا تھا کہ اوسکی بھتیجی

اوسکے مال کی وارث ہوگی کیون ہے نہ یہی بات؟

یہ سنکر کاروتھرس نے سر ہلاکر اثبات مین جواب دیا۔

ہومس ": یقیناً تم جانتے تھے کہ اوسکی بھتیجی اوسکے سب سے قریبی رشتہ دار ہے۔ اور تم کو یہ بھی خبر تھی کہ وہ بڈھا کسی قسم کی وصیت کرکے نہین مریگا۔

کاروتھرس ": ہان وہ لکھنا جانتا تھا نہ پڑھنا۔

ہومس ": چنانچہ تم لوگ یہان پہونچے اور اوس لڑکی کی تلاش کی۔ تم لوگون کا خیال یہ تھا کہ دونون مین سے کوئی ایک اوس سے شادی کریگا۔ اور وہ دوسرے کو مال غنیمت مین سے حصہ دے گا۔ اور بوجوہ چند در چند مسٹر ووڈلے شوہری کے لئے منتخب ہوا اچھا ایسا کیا گیا؟

کاروتھرس ": بات یہ تھی کہ ہم لوگ شرط بدھکر تاش کھیلے۔ اور وہ جیت گیا۔

ہومس ": یہ بات تھی۔ خیر تم نے اوس نوجوان لیڈی کو نوکر رکھلیا۔ اور تمہارے یہان ہوکر مسٹر ووڈلے نے معاشقہ کرنا شروع کیا۔ لیکن وہ لڑکی چونکہ ہوشیار اور دانشمند ہے وہ اوس شرابی کبابی شیطان زادہ کو خوب سمجھ گئی اور اوس سے کوئی تعلق نہ رکھا۔ اسی اثنا مین تمہارا انتظام درہم برہم ہوگیا جسکی وجہ یہ ہوئی کہ تم خود اوس حسینہ کے دام زلف مین اسیر ہوگئے۔ اور تم ہرگز یہ گوارا نہین کرسکتے تھے کہ وہ بدمعاش اوس پری پیکر کو لے اڑے۔

کاروتھرس۔ واللہ مین ہرگز ہرگز گوارا نہین کرسکتا تھا۔

ہومس ": تم دونون مین اسی بات پہ جھگڑا ہوگیا۔ وہ جلکر تمہارے گھر سے چلا گیا اور اپنی تدبیرین خود کرنے لگا۔

کاروتھرس ": سن لو میان ولیمسن! میرے خیال مین اب کوئی بات ایسی نہین رہی جو اس بھلے آدمی کو معلوم نہو۔ (ہومس کی طرف مخاطب ہوکر) جی ہان بالکل سچ ہے۔ ہم دونون لڑبھڑ دست و گریبان ہوگئے۔ اور اس نے مجھے مار گرایا۔ لیکن خدا کا شکر ہے کہ اب ہم دونون برابر ہوگئے۔ مین نے بھی خوب انتقام لے لیا ہے۔ تنازع کے بعد یہ شخص مجھسے نہین ملا۔ مین نے اسکی صورت تک نہین دیکھی۔ اور یہی وہ زمانہ ہے جب اس مردود نے اس جنت سے نکالے ہوئے ابلیس پر تلبیس۔ یعنی اس بڈھے پادری سے یارانہ گانٹھا۔ اور سازش کی۔ مجھے یہ بھی معلوم ہوگیا ہے کہ ان لوگون نے ایسی جگہ اپنا کوارٹر بنایا ہے جہان سے یہ لیڈی اسٹیشن کو جاتی ہوئی گذرتی ہے اسکے بعد مین ہمیشہ اوس کی نگرانی کرتا رہا کیونکہ مجھے اندیشہ تھا کہ ان لوگون کی طرف سے کسی نہ کسی بابی

پہنچنے کا اظہار ضرور ہوگا۔ علاوہ ازین مین ان لوگون سے بھی محض اس خیال سے ملتا رہتا تھا کہ ان کی دلی باتین معلوم کرون۔ دو دن ہوئے یہ بدمعاش وو ڈلے میرے یہان یہ خبر دیا تار لیکر آیا جس سے معلوم ہوا کہ رالف اسمتھ کا انتقال ہوگیا ہے۔ اس شخص نے مجھسے پوچھا کہ جو کچھ مفاہمت (سمجھوتہ) اس سے قبل دونون مین ہوچکا تھا۔ اوسکی پابندی کیجائیگی یا نہین یعنی انکار کردیا۔ پھر اوسینے پوچھا کہ کیا مین خود لیڈی سے نکاح کر لینا اور اوسکو مال غنیمت مین سے حصہ دیدینا چاہتا ہون؟ اس پر مین نے رضامندی کا اظہار کیا۔ لیکن اب یہ مشکل درپیش ہوئی کہ مس ڈانلٹ مجھے اپنا شوہر بنانا نہین چاہتی تھی۔ جب یہ واقعہ اس کو معلوم ہوا تو اس نے یہ کہا۔ "اجی بسطرح ممکن ہو پہلے شادی کرلیجئے۔ پھر ہفتہ دو ہفتہ بعد صورت ہی دوسری ہوجائیگی" اسکا جواب مین نے یہ دیا کہ مین کسی قسم کی زبردستی سے کام لینا نہین چاہتا۔ یہ کورا جواب سنکر وہ بکتا جھکتا چلا گیا۔ اور یہ بھی جتا گیا کہ جس طرح ہو سکے گا وہ خود اپنے نکاح مین لائے گا۔ اس ہفتہ کے آخر مین یہ لیڈی صاحبہ میری ملازمت چھوڑ دینے والی تھین۔ اور مین نے اون کے اسٹیشن آنے جانے کے لئے ٹمٹم گھوڑا ابھی منگا دیا تھا۔ لیکن اوسکے لئے میرے دل مین اسقدر تشویش تھی کہ مجھسے نہ رہا گیا اور مین بائیسکل پر سوار ہوکر اوسکے پیچھے پیچھے روانہ ہوا۔ لیکن وہ مجھسے بہت آگے بڑھ گئی تھی اور قبل اسکے کہ مین اوس تک جا پہنچون یہ بدمعاش اپنی کارروائی کر چکے تھے۔ اور مجھے خبر تک نہ ہونے پائی۔ واقعہ کا حال مجھے اوسوقت معلوم ہوا جب مین نے آپ دونون صاحبان کو اوسکی کالی ٹمٹم مین سوار دیکھا۔

یہ حال سنکر مسٹر ہومس اوٹھے اور سگرٹ کا بجھا ہوا ٹکڑا آتشدان مین پھینک کر بولے۔

ہومس "او ہو! واٹسن! اس معاملہ مین میرے خیالات اصل مرکز سے بہت دور ہوگئے تھے اور مین بھٹک رہا تھا۔ کیونکہ جب تم نے مجھ سے یہ بیان کیا کہ وہ سائیکل باز آدمی ہاتھ اٹھائے ہوئے اپنی نکٹائی درست کر رہا تھا۔ تو مجھے پورا حال اوسی وقت سمجھ لینا چاہئے تھا۔ بہرحال اب بھی ہم اس عجیب و غریب اور ایک طور پر نرالے معاملہ کی عقدہ کشائی مین کامیاب ہوگئے جس کے لئے ہم مستحق داد ہین۔ دیکھو سامنے تین پولیس کانسٹبل اس طرف آتے نظر آرہے ہین۔ مجھے ابھی اون کی جھلک جھاڑیون مین نظر آئی تھی۔ اور یہ بھی خوشی کی بات ہے کہ وہ نوجوان سائیس بھی باوجود مجروح ہونے کے اب اس قابل ہے کہ ان لوگون کے ساتھ چلا آرہا ہے۔ اور اب امید ہے کہ نہ سائیس اور نہ اون انوکھے دولہا صاحب

کو کسی قسم کا مستقل ضرر پہونچیگا۔ اور یہ دونون اچھے ہوجائینگے میرے خیال مین مسٹر والٹسن تم بحیثیت ایک ڈاکٹر کے مس وائلٹ کی خدمت مین رہو اور اس سے کہو کہ اگر اون کی طبیعت اس ناگوار حادثہ کے بعد سنبھل گئی ہو تو ہم نہایت خوشی کے ساتھ اپنی حفاظت مین لیکر اون کی والدہ کے مکان پر پہونچادینگے۔ اور اگر اوس کو کچھ افاقہ نہین ہوا تو اوس کا بہترین نسخہ یہ ہے کہ کہ مڈلینڈ مین ایک نوجوان برقی انجینیر رہتا ہے۔ ہم بذریعہ تار اوسکو بلائے لیتے ہین جو مس صاحبہ کا علاج پوری طرح کر دیگا اب ہے آپ جناب کار تھرس صاحب! آپ نے بیشک ایسا کام کیا ہے جسکی وجہ سے اوس بڑے جرم کی تلافی ہو سکتی ہے جو تم لوگون نے اوس بھولی بھالی حسینہ کو پھانسنے کے لئے پھیلا دی تھی۔ یہ لیجئے میرے پتہ کا کارڈ۔ اور دوران مقدمہ مین اگر تم لوگون کو میری گواہی کی ضرورت ہو تو مین نہایت خوشی سے آپ کیلئے گواہی دونگا۔ اس کارڈ کو اپنے پاس احتیاط سے رکھیے۔

ہماری مسلسل مصروفیت کیوجہ سے اکثر یہ بات مشکل ہوئی کہ مین اپنے ناظرین کے سامنے کیس کے مفصل حالات پیش نہین کرسکا اور جو آخری نتائج کسی شوقین قصہ خوان کو معلوم کرنے کی خواہش ہوتی ہے وہ بیان نہین کرسکا میرے بیان کردہ مقدمات مین ہر معاملہ دوسرے کا پیش رو رہا ہے اور جب معاملہ ختم ہوگیا تو اسمین کام کرنے والے تمام اشخاص بھی ہمارے یاد سے ہمیشہ کے لئے محو ہوگئے۔ کیونکہ لوگون کو یاد رکھنے کی آجکل دنیا مین فرصت ہی کسے ملتی ہے۔ لیکن جو نوٹ اس معاملہ کے متعلق مین نے اپنی کتاب یادداشت مین درج کئے تھے اون کے آخر مین مجھے یہ بھی لکھا ہوا ملا کہ مس وائلٹ اسمتھ کو واقعی اپنے چچا کی چھوڑی ہوئی بہت بڑی دولت ملی تھی اور اب وہ مسٹر سائرل مارٹن کی بیوی ہین جو ویسٹ منسٹر کے مشہور و معروف کارخانہ برقی قوت موسومہ مارٹن اینڈ کمپنی لمیٹڈ مین سب سے بڑے حصہ دار ہین۔

ولیمسن اورووڈلے دونون پر عورت کو بھگا لیجانے اور حملہ کرنیکا مقدمہ چلایا گیا تھا اول الذکر کو سات سال اور دوسرے کو دس برس کے لئے ملک معظم کا مہمان بننا پڑا اور کارتھرس کا معاملہ تو اوسکا حال مجھے کچھ معلوم نہین ہے۔ لیکن مین یقین کرتا ہون کہ اوسکی حملہ آوری کو عدالت مجاز نے بری نظر سے نہین دیکھا ہوگا۔ کیونکہ مسٹر ووڈلے ایک نہایت خطرناک اور مشہور و معروف بدمعاش تھا۔ اور میرے خیال مین تقاضائے عدل و انصاف پورا کرنے کیلئے عدالت نے مسٹر کارتھرس کیلئے صرف دو چار مہینہ کی سزا ہی کافی سمجھی ہوگی۔

انگریزی ناولون کے جدید ترجمے

ہوائی بندوق - ایک حیرت خیز جاسوسی فسانہ - شرلک ہومز نامی جاسوس کی عجیب و غریب داستان ایک نو ایجاد ہوائی بندوق سے ایک رئیس کا قتل قیمت ۶؍ رعایتی ۱؍

انوکھا فقیر - ایک یورپین فقیر کی عجیب و غریب داستان - شرلک ہومز کی جاسوسی کا خاتمہ سراغرسانی کا کمال ایک انوکھے فقیر کی بےنظیر شاطرانہ عیاریان صفحہ ۳۲ قیمت ۴؍ رعایتی ۲؍

شریف چور - ایک شریفانہ چوری اور اوسکی سراغرسانی - شرلک ہومز نامی جاسوس کے حیرت انگیز قیاسات اور مجرم کی گرفتاری ۲۰ صفحہ قیمت تین آنہ رعایتی ۱؍

شریف بدمعاش - ایک شریف صورت بدمعاش کی انتقامی سازشین - ایک بے قصور کی گرفتاری - شرلک ہومز کی جاسوسی اور اوس بیگناہ کی رہائی ۳۶ صفحہ قیمت ۴؍ رعایتی ۲؍

شریف چور کلان - ایک سائنسدان کی بدنیتی - جواہرات کی تلاش مین ایک بیگناہ کا قتل - ایک رہرو کی گرفتاری - سراغرسانون کی جانفشانیان - ملزم کی عیاری - عجیب و غریب تہ خانے حیرت انگیز اسرار ۱۸۰ صفحہ قیمت عمہ رعایتی ۱۲؍

زر پرست - روپیہ کے لالچ مین قتل و غارت - سراغرسانون کو دھوکا - رقیبون مین نوک جھونک - سربستہ واقعات - عجیب و غریب عیاریان - عورتون کی ابلہ فریبی - حق کی فتح انداز دلکش - قیمت عمہ - رعایتی ۱۰؍

کرشمۂ رقابت - زبردستی کا عشق - عاشق جانباز کی ناقدری - رقابت مین ارتکاب قتل رقیب کی چہ میگوئیان - حق و صداقت کی فتح ۱۲۸ صفحہ عمہ رعایتی ۱۲؍

ہوس انتقام - البانیہ کے کوہستانی باشندون کے رسم و رواج - رقابت کے جھگڑے - حسن و عشق کے معرکے ۱۰۰ صفحہ قیمت عہ رعایتی ۸؍

بہرام چور - بنک کی چوری - خوفناک قتل - کاوس مرزا کی جاسوسیان - بہرام کا بہروپ بدلنا ظریفانہ عیاریان - بہرام اور خفیہ پولیس کے جوڑ توڑ - بہرام کا فرار ۱۲۶ صفحہ عمہ رعایتی ۱۲؍

ملنے کا پتہ ناول ہوس لکھنؤ

گھنی کا راز۔ ایک شریف زادہ کا قتل۔ بے گناہ دو شہرہ کی گرفتاری ۱۱۲ صفحہ رعایتی ۱۲ ر
بلائے بد۔ ایک شریف زادہ کا بدمعاشون کے دام فریب مین گرفتار ہونا۔ ۱۵۶ صفحہ رعایتی ۱۲
محب وطن۔ مصریون کی غیرت۔ ملکی مفاد کے لئے برطانیہ سے جنگ ۹۲ صفحہ رعایتی ۸ ر (زیر طبع)
پیرس کا دغاباز۔ ایک عجیب کا انوکھا مقدمہ خفیہ پولیس کی کارستانیان۔ صفحہ قیمت رعایتی ۸ ر (زیر طبع)

دلچسپ انگریزی ناولون کے اردو تراجم

فطرتی قاتل۔ ایک عجیب و غریب قتل بگیناہون کی گرفتاریان۔ قاتل کی بےنظیر عیاریان خفیہ پولیس اور ایک نوجوان فوجی افسر کی لاجواب سراغرسانیان قاتل کا پراسرار محل تعجب خیز طور پر اصلی قاتل کی گرفتاری۔ واقعات کا انکشاف حسن و عشق کے راز و نیاز۔ دل بیچین کر دینے والا منظر قیمت رعایتی ۸ ر ۱۰۵ صفحہ۔
لندنی جاسوس۔ مصر کی بغاوت کا انکشاف، سراغرسانون کی کامیابی، سازش لنان کی بربادی و تباہی۔ محبت کی نیرنگیان وغیرہ قیمت ۱۲ ر رعایتی ۸ ر ۱۰۰ صفحہ
زندہ لاش۔ امریکہ کے نامور سراغرسان کی دل ہلا دینے والی تحقیقات۔ مجرم کی چالاکیان متعدد جرم عشق و محبت وغیرہ۔ [illegible] قیمت [illegible] رعایتی
سونے کا جزیرہ۔ نوعمر لڑکے کا غیر آباد جزیرہ پہونچنا۔ لڑکی کا آنا۔ دونون کا محبت سے بے بہرہ ہونا۔ سونا کھونا، گرفتار ہونا۔ معشوقہ کا ملنا۔ بڑے خطاب اور جائداد کا ملنا قیمت ۱۲ ر رعایتی ۸ ر ۱۰۶ صفحہ
خونی وکیل۔ ہیڈ اینڈ رنگ کا ترجمہ بے گناہ کا قتل، قاتل کی دلیری ناکردہ خطا پر شبہ۔ جاسوسون کی پریشانی محبت کے پاک جذبات صفحہ ۲۶۶ قیمت ۱۸ ر رعایتی ۱۲ ر

ملنے کا پتہ ناول ہوس لکھنؤ

تاج شہادت - معزز خاتون کی دردناک کہانی صفحہ ۱۸ رعایتی ار

امریکن عیار - امریکن جاسوس کی چالاکیاں روسی ظلم محبت کے جذبات قیمت عہ رعایتی عمر صفحہ ۱۱۸

محاصرۂ درِ دانیال - گذشتہ محاصرۂ درِ دانیال پر سخت حملہ کے اسباب جہازون اور سپاہ کی تعداد و کارگذاریان - سچی محبت - درہ دانیال کے قدرتی استحکامات افواج متحدہ کی جد و جہد صفحہ ۱۶۴ قیمت عہ رعایتی ۸ر

عجیب روشنی - جعلیون کی نوایجاد روشنی کے حیرت انگیز نظارے حسن و عشق قیمت عہ رعایتی ۸ر

چور شاطر - پیچ در پیچ واقعات حیرت انگیز و عبرت خیز واقعات - سراغرسانی کے ڈھنگ اور جاسوسی کی قوت سے حالات کا انکشاف، شرارتون کا کھلنا - قیمت عہ رعایتی ۸ر صفحہ ۱۹۲

عروسِ ارم - جلال نوری بے اڈیٹر لیجون ترک کے مشہور ترکی ناول کا ترجمہ سلطنت ترکی کے مشہور سلطان عبد الحمید مرحوم کے زمانہ کے حالات حرم سلطانی کے حالات حسین عورت کی کیفیت صفحہ ۱۵۱ قیمت عہ رعایتی عہ

حسین لڑکی - عاشق و معشوق کا راز و نیاز دشمنون کی چالاکیاں صفحہ ۹۴ قیمت ۸ر رعایتی ۲ر

فاتح یورپ - اسرار دربار نپولین (کانن ڈائل کے انگریزی ناول کا ترجمہ) فاتح اعظم نپولین بونا پارٹ کی تحیر خیز کامیابی کا راز اسکی شخصی زندگی کے رنگین اور دلچسپ واقعات دماغی قابلیت کے حیرت انگیز تذکرے۔ ملکہ جوزیفائن نامور مدبرین کی قلمی تصویرین جاسوسون کی چالاکیان حسن و عشق صفحہ ۱۴۸ قیمت عہ رعایتی ۸ر

نازنین بلخ - مکایل میکمن کے مشہور ناول دی فسر آف بلخ کا ترجمہ دلچسپ واقعات حب الوطنی کا نمونہ پاک و بے لوث محبت کا افسانہ عاشق کا ولولہ، زعم محبت، رزم و بزم فراق و وصال صفحہ ۷۵ قیمت ۱ر رعایتی ۴ر

ستارہ بیگم یا نادر شاہ کی معشوقہ - نادر شاہ کی مکمل سوانح عمری تاریخی واقعات شیراز کے ملک ستارہ کی وفاداری اور محبت - ہندوستان کے حملون کی خونی تصویر سر ماتیمر ڈیورنڈ کی تاریخ صفحہ ۳۸۸ قیمت عگر رعایتی عہ ر

ملنے کا پتہ ناول ہوس لکھنؤ

شہنشاہ عیاران ۔ شہدون کے ہتھکنڈے ایک حسین کی موروثی جائداد کو ہضم کرنیکی چالین حسن وعشق کی چاشنی وغیرہ صفحہ ۱۹۰ قیمت عہ رعایتی ۶؍ معرکہ فرانس ۸؍

بچھڑون کا ملاپ ۔ بچہ کا دریا مین بہ جانا ، والدین کا پھر دوبارہ ملنا صفحہ ۱۵۰ قیمت

امریکین ڈاکو ۔ ڈاکو کا پولیس کو دھوکا دینا جیل سے فرار ہونا ۔ لڑکی کو اڑا کر پہاڑون پر لیجانا عاشق کی سراغرسی اور گرفتاری ، ڈاکو کی گرفتاری و سزائے موت عاشق کی کامیابی صفحہ ۲۰۰ قیمت ۸؍ رعایتی

کا لاشکاری ۔ خوبصورت بے زبان معصوم بچی کی حق تلفی جرمن جنرل کی وفاداری حسن وعشق صفحہ ۲۲۰ قیمت ۱۰؍ رعایتی ۲؍

عاشق مزاج معشوقہ ۔ (جین اسٹن کے ناول کا ترجمہ) انگلستان کی معاشرت کا مرقع صفحہ ۲۲۰ قیمت عہ رعایتی عہ

نیرنگ شباب یا برف کی دیوی ۔ میری کوریلی کے ناول کا ترجمہ (سید محمد مہدی صاحب رضوی لکھنوی بی اے وکیل) مغربی معاشرت کا دلکش افسانہ صورت پرستون کے لئے تازیانہ

شباب کی قدر قیمت عہ رعایتی عہ

خونی بہن ۔ مکارون کا خاکہ حسن وعشق ۔ راز و نیاز وغیرہ قیمت عہ رعایتی ۴؍

یہودی سوداگر ۔ یہودی سوداگر کا مہ جبین کے دام محبت مین گرفتار ہونا پولیس کی عیاریاں صفحہ ۱۸۸ قیمت ۱۲؍ رعایتی ۳؍

سنہری زلفین ۔ عاشق ومعشوق کا فریفتہ ہونا جاسوسیان رعایتی قیمت ۴؍

پراسرار شادی ۔ پاک محبت قیمت رعایتی ۳؍

تصانیف محمد یعقوب خانصاحب نضا کلام بی اے

شیطان زادہ ۔ ایک ظریفانہ ناول جو سومرکوٹ کر بھا ہے ۔ ایک شریر لڑکے کی حیرت انگیز اور مضحکہ خیز شرارتون کا دلچسپ مرقع ۔ ان کی عجوبہ حرکتین ان کے نام ہی سے ظاہر ہین غرض دلچسپ فسانہ ہے ۲۴۴ صفحہ قیمت ۸؍ رعایتی ۲؍

ملنے کا پتہ ناول ہاؤس لکھنؤ

بہادر ترک۔ ایک بہادر ترک کی جانبازی اور سرفروشی۔ ترکیوں اور روسیوں کے جان توڑ مقابلے۔ شجاعت اور دلیری کا مرقع ۲۰۰ صفحہ قیمت ۸ ر رعایتی ۵ ر

طلسم نجد۔ ایک عجیب و غریب حیرت انگیز ناول۔ فن سراغرسانی کا کمال۔ جرائم پیشہ طبقہ کی عجیب و غریب طلسم سازیاں دماغ انسانی کی عجوبہ لدریاں۔ الف لیلہ کے فسانے علی بابا ین طلسم سمسم کی سیر کی ہوگی لیکن یہ طلسم ان سے زیادہ ہوشربا ہے۔ طلسم ہوشربا اور بوستان خیال کے طلسمات اس کے آگے گرد ہیں صفحہ ۲۷۲ قیمت ۸ ر رعایتی ۲ ر

مراکش کا خونی ڈاکو۔ ایک عجیب و غریب ناول جس کا پلاٹ اقصائے مغرب کی ارض مراکش میں رکھا گیا ہے۔ ہسپانیہ پر ریف کی چڑھائی کے حالات۔ ایک وجب القتل خونی ڈاکو کے خوفناک ہتھکنڈے جس کی گرفتاری کے لئے ۵۰ ہزار کا گرانقدر انعام مشتہر ہوا تھا۔ باپ بیٹے کی جنگ یا رستم و سہراب کی جنگ کا اعادہ۔ رازونیاز کے فنون سازیاں۔ حسن و عشق کے معرکے خدائی فیصلے۔ غیبی گوسے کا حیرت ناک اثر۔ افشاء راز، پاداش عمل حق کی فتح، ادبی، سیاسی دلچسپیوں سے معمور از کلام صاحب بی اے قیمت عہ ر رعایتی ۶ ر

حسن عیار۔ حسن و عشق کے معرکے۔ عاشق و معشوق کی چھیڑ چھاڑ۔ فتح و شکست کے کارنامے۔ ایک سنار کا عیاری کر کے دولت پیدا کرنا۔ اور پھر اسے صرف ایک بوسہ پر قربان کر دینا۔ صیاد کا خود اپنے دام میں گرفتار ہونا۔ حیرت انگیز عیاریاں۔ شاطرانہ چالیں۔ سراغرسانی کے حیرت خیز کرشمے قیمت عہ رعایتی ۸ ر

مسٹر رنالڈ کے انگریزی ناولوں کے تراجم

ولایتی پرستان۔ اول موجود ہیں ۲ ضمیمہ متعلق اول ہے صفحہ ۷۰ قیمت ۸ ر رعایتی حصہ دوم۔ حسن محبت کی چالیں صفحہ ۲۵۶ قیمت للعہ ر رعایتی عہ ر حصہ سوم عا ر رعایتی عہ ر جنت الفردوس عہ رعایتی ۱۲ ر فسانہ اللہ دین و لیلی عا ر رعایتی عہ ر ریلز و نسیڈا عا رعایتی عہ ر

مصر میں انقلاب

اسکی وجہ خدیو مصر محمد علی پاشا کے پُراسرار معاملات ہیں۔ اس انقلاب کی دلچسپ اور حیرت انگیز کہانی۔ مصر و شام کے سنسنی خیز حالات۔ یوروپین ساز و باز کا کچا چٹھا۔ برٹش دست اندازی اور مصری قوم کی حریت نواز قربانیاں۔ غداروں کی ملک فروشی۔ مصری تمدن کا جنازہ۔ جدید پالٹیکس کے کھلونے۔ مصری بیداری کے آثار۔ لیکن تیار کماں جستہ کا معاملہ۔ مصر کی اندرونی ترقی اور اسکے بیرونی تعلقات وہاں کے رسم و رواج بہر حال مصر کی موجودہ اور گذشتہ تاریخ اور آئندہ مصر کا ایک دھندلا خاکہ۔ ایک افسانہ حسن و عشق کے ساتھ ساتھ امین بک ناول میں ہیگا لکھائی چھپائی اور کاغذ معمولی قیمت عہ

ناولوں کے شائقین

ناولوں کی تلاش میں کیوں وقت اٹھاتے ہیں۔ دکان دکان تلاش کرنے اور جگہ جگہ خط وکتابت کرنے کے بجائے ہمکو کیوں نہیں ایک خط بھیجکر فہرست منگوا لیتے کہ اس دردسر سے بچ جائیں اور گھر بیٹھے ہر قسم کے جدید الطبع نیز مطبوعۂ قدیم

ناول اور افسانے

ملجائیں

ہم خود برابر نئے نئے ناول شایع کرتے ہیں نیز ناول کے تمام تاجران سے انکے تازہ مطبوعات منگاکر فراہم کرتے ہیں

سب سے بڑی خوبی یہ ہی کہ ہم قیمت بہت مناسب لیتے ہیں

ہمارا پتہ

ناول ہوس امین آباد لکھنؤ